TEXT PROBLEM WITHIN THE BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224118

UNIVERSAL
LIBRARY

	تعداد کتب موجود و جلد	برای اطلاع ناظرین

(۱) کوئی صاحب ایک کتاب کو پندرہ یوم کے عرصہ سے زیادہ رکھنیکے مجاز نہونگے اگر بالفرض مدت معینہ سے عرصہ تجاوز کرجائے تو مکرر اون صاحب کے ملاحظہ کیلئے کتاب نہ بھیجی جائیگی۔

(۲) کتاب کی حفاظت کی ذمہ دار بھی معائن کتاب ہی سمجھے جائینگے۔ اگر کتاب بے احتیاطی سے خراب یا چاک ہوگی تو اوسکے وجہ نقصان کے بھی ذمہ داری اونہین پر ہوگی

جلد چہارم — حسن بعد حسین — نمبر ۶

اعینونی اذا اعنت امرا — فان اللہ یوتی کل قوم
وان اخطاء فلیونی صلاحا — صعونی الارض صلاحا فلاحا

Checked 1969.

بابت ماہ جون سنہ ۱۹۰۹ عیسوی

مضامین

		صفحہ
ہر پیشہ داروں کے حالات زندگی	از جناب مولوی محمد عبدالکریم خان صاحب آزاد۔ گورکھپور	(۱)
انسانی جذبات	از جناب مولوی خلیل احمد صاحب اسرائیلی۔ مدرس اول محمڈن کالج علیگڈھ۔	(۳۷)
صنعت و حرفت	از عالیجناب نواب عماد نواز جنگ بہادر	(۵۰)

حیدرآباد دکن

مطبع حسن میں چھپا

ہرسہ ڈارون کے حالات زندگی

۱ رسمس
دادا

۲ رابرٹ
باپ

۳ چارلس
بیٹا

لفظ ڈارون از ہر سے ہم اسوقت بوجہ اوس اصول کے جو آزاد خیالوں کے طبقہ میں بہت زیادہ مشہور اور شایع ہی بخوبی واقف ہیں۔ جس سے اوس قضیہ کا اظہار ہوتا ہے جسے بہت سے عالموں نے سرگرمی سے قبول کیا ہے ٭

سوال متنازعہ سے ہمکو کوئی بحث نہیں ہی کیونکہ ہم معتقدان الہام کو پورا یقین ہی کہ علم خود اقسام و ماہیت اشیا اور واجب الوجود خدا کے مسبب الاسباب ہونے اور مقاصد کی اصلیت اور سچائی کو ثابت و مستحکم کرے گا اور یہ بیرونی غلط فہمیاں جو علم کے ناقص رہجانے اور خیالات کی بے پروائی سے کہیں کہیں پیدا ہو گئی ہیں آپ سے آپ جاتی رہیں گی۔

اس سے صرف ہمارا یہ مقصود ہی کہ عوام کو اس مشہور خاندان کی تین پشتوں کے حالات زندگی سے آگاہ کریں اور اوس سوسیل و مذہبی زمین کی تحقیقات کریں جسمیں سے یہ مشہور تر و تازہ اصول اوگ پڑے ہیں ٭

اپنی اسغرض کی تکمیل مین ہمکو ان تین لیڈیون کا شکر گذار ہونا چاہئے جنھون نے مندرجہ عنوان بزرگون کے حالات زندگی جمع کئے تھے یعنے مس میسورڈ - مس سیمیل پینک اور مس میٹارڈ - ہمکو اس مختصر سوانح عمری سے بھی کسقدر مدد ملی جسے خود مسٹر چارلس ڈارون نے اپنے جدّ بزرگوار ارسمس ڈارون کی نسبت لکھا تھا +

ارسمس ڈارون ۱۲ - دسمبر ۱۷۳۱ء کو مقام الستن واقع ناٹنگہم شیر مین جو نیو یارک کے قریب ہی پیدا ہوا - بیان کیا جاتا ہی وہ ایک ایسے گھرانے مین پیدا ہوا جو مرض درج مفاصل مین مبتلا تھا - اس خاندان کے لوگ چارلس اوّل کی جانب سے جنگ مین شریک تھے - چارلس دوم بھی ان لوگون پر مہربان تھا -

ارسمس کے باپ نے ایک عجیب مقفّا دعا ایجاد کی تھی جسے وہ خدا سے پناہ مانگنے کیلئے استعمال کیا کرتا تھا اوس دعا کے تین فقرون کا ترجمہ ذیل مین درج ہے -

(۱) ایک صبح سے جو روشن ہی +

(۲) ایک لڑکے سے جو شراب پیتا ہے

(۳) ایک جورو سے جو لاطینی بولتی ہے -

اس سے قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ ایک پرہیزگار شخص تھا اور یہ بھی کہ اوسکی جورو یعنے ارسمس کے ماں انگلش نہ تھی -

ارسمس اپنے لڑکپن مین نظم سے بہت زیادہ شوق رکھتا تہا - اور میکانکس (یعنے کلون اور پیچونکے علم) سے بہی اوسکو رغبت تہی - یہ دونون شوق اوسکی عمر کے ساتہہ اوسمین بڑہتے گئے اور مرتے وقت تک اوسکے ساتہہ رہے -

جب وہ دس برس کا ہوا تو چیلٹر فیلڈ کے گرامر سکول مین زیر نگرانی ریورنڈ برووز تعلیم کے لئے داخل ہوا - اور یہان نو برس تک رہا جو اسکی زندگی کا بہت بڑا زمانہ ہے -

ان ایام مین لاطینی اور یونانی ادب پر وہ بخوبی حاوی ہوگیا تہا ایسا کہ گویا اسطرح کی دو زبانین اوسکی مادری زبانین تہین -

اوسنے اپنی عمدہ اور لگاتار محنت کے باعث کیمبرج کے سینٹ جان کالج مین سولہ پونڈ سالانہ کا اسکالرشپ حاصل کیا - اور ایڈن برگ مین طبی تعلیم حاصل کی - اسکے بعد اوسنے نانٹنگہم مین پیشہ طبابت جاری کرنے کی کوشش کی مگر تین ہی مہینہ بعد (نومبر ۱۷۵۶ء مین) اوسکو پھر فیلڈ جانا پڑا جہان اوسنے مہلک اور معرکہ کے مریضون کا معالجہ کامیابی سے کیا اور اوسکے پیشے کو بہت کچہہ فروغ ہوا - اوسنے پھر فیلڈ کے ایک معزز شخص کی لڑکی سے شادی کی جسکا نام ملیری ہنوورڈ تہا اور اوسوقت اوسکی عمر ۱۷ برس کی تہی - بہ اعتبار حسن صورت اور حسن سیرت کے خوش قسمتی سے ارسمس کو

ایک بہت عمدہ اور مقبول شریک زندگی ہاتھ آئی - اس عورت سے اوسکے تین لڑکے ہوئے - پہلا چارلس جو ایک ہونہار نوجوان تہا اور عین شباب مین بعمر بست سالگی انتقال کرگیا - دوسرا ارسمس جو ایک تنہائی پسند شخص تہا اور چالیس برس کی عمر مین جنون کے دورے سے خودکشی کرکے مرگیا - تیسرا رابرٹ ویونگ ڈارون جسکا ذکر اسکے بعد ہوگا - اور جو مسٹر چارلس ڈارون کا باپ ہے - ان لڑکون کی ماں صیلوی ہوورڈ ایک سخت مرض مین مدت تک مبتلا رہکر ۱۷۹۷ء مین مرگئی -

۱۷۹۸ء مین ڈاکٹر ارسمس ڈارون نے اپنی دوسری شادی کرنل لوول کی بیوہ سے کی جو ایک خوبصورت - ہوشیار - اور ماہر فن عورت تہی - اور ۶۰۰ پونڈ سالانہ کی ذاتی آمدنی رکھتی تہی - اسکے بعد وہ ڈربی مین آیا - اور برسون طبابت کرتا رہا اور بہت محنت عالمانہ محنت کے بعد ۱۸۰۲ء مین ۷۲ برس کی عمر مین یکایک اس دنیا کو خالی کرگیا -

ڈاکٹر ارسمس ڈارون قد و قامت مین کسیقدر نکلتا ہوا تہا - صورت وجیہ اور جسم لحیم تہا - چیچک کے داغ جسم پر زیادہ تھے - موٹاپے اور قدرتی طور پر اوسکا نصف سر کاندہون مین چہپا ہوا تہا - جو چوٹی دار بالون سے ڈہکا ہوا تہا - دانتون کے جاتے رہنے نے اوسکے موجودہ سن سے زیادہ بوڑہا کردیا تہا -

گھٹنون مین چوٹ آجانے سے گاڑی سے اوترنے پر لنگ کہا کر چلتا تہا

اوسکی زبان باوجود یکہ لکنت کرتی تہی مگر جو باتین وہ کہتا تہا غور اور عزت کے قابل تہین۔

ایک مرتبہ ایک نوجوان شخص نے اوس سے سخت لفظون مین دریافت کیا کہ آیا یہ ہکلانا تمکو خراب نہین معلوم ہوتا۔

اوسنے جواب دیا۔ کہ ہین صاحب! مجھے اس عیب کیوجہ سے باتون کے کہنے اور سننے مین غور کرلینے کا موقع ملتا ہے اور بیہودہ سوالات کرنے مین باز رہجاتا ہون۔

اہم و دشوار معاملات کو بہ آسانی بیان کرنے پر وہ قادر تہا اور قلم کے ذریعہ سے اوسے مطالب مین اوسے کمال حاصل تہا۔

ڈاکٹر اڈسمس بطور معمول کے اوس طریقے کا پابند تہا جس اصول کے پیرو آجکل اپنے کو ٹی ٹوٹلر کے نام سے موسوم کرتے ہین۔ مسکرات سے اوسے حد درجہ کی نفرت تہی۔ جب تک وہ جیتا رہا اوسکے اکثر دوستون کی میز سے شراب کا نام نابود ہوگیا تہا۔ اوسکے موثر نصایح نے قریب قریب کل شہر ڈربی کو تارک شراب بنا دیا تہا۔ یہ امر پرہیزگارون کی جماعت کے وجود کے چالیس برس قبل کا ہے اوسنے سفارش کی کہ

"اناج کے شراب بنانے کے تباہ کن کاروبار اور"

"اسطور پر انسانی غذا کے ترکیبی زہر بنانے اور"

" جماعت کا درجہ گھٹانے ۔ دونون طور سے یعنے ۔ "
" غذا کم کرنے اور آدمیونکی زندگی کو بیماریون سے "
" پامال کرنیکی سخت ممانعت کی جاتے ۔ "

اوسکی تندرستی مرتے دم تک یکسان رہی اور کبھی بیمار نہ پڑا اسکا سبب اوسنے یہ بیان کیا کہ ایک پرہیزگار کی زندگی کا ہر حالت مین یہی نتیجہ ہے ۔ باوجود ان تمام باتونکے وہ " خوب کھانے " کے مسئلہ کا بشدت پیرو رہا ۔ اوسکا قول ہے کہ کھاؤ یا غذا ہو جاؤ ۔ وہ اکثر نصیحت کے طور پر کہا کرتا کہ ۔ کھاؤ ! کھاؤ !! کھاؤ !!! ۔ جہان تک تم سے ہو سکے ۔

اوسکے تمام دوستونکو یہ معلوم تہا کہ مخمر عرقیات سے اوسکو نفرت اور وحشت تہی ۔ نیز یہ کہ اوسکو عمدہ اور لذیذ کہانونکے زیادہ اور اکثر کہانے مین بہت سے فوایدکا اعتبار تہا ۔

ایک مرتبہ وہ اپنے ایک دوست کی میز پر ۳ گھنٹہ تک بیٹہا رہگیا جسپر میوے اور مکھن چنا گیا تہا ۔ اور اپنی حکایتون اور چٹکلون سے سب کو بہلاتا رہا ۔ تیاری کی گھنٹی (کہانے پر جانے کے لئے کپڑے بدلنے کی) کی آواز سنکر بہت خوش ہوتا اور یہ امید کرتا کہ اب کہانے کی اطلاع دیجائے گی ۔

اپنی گاڑی مین (جو خاص اوسیکی ایجاد تہی جسکی چھت مین روشندان تہا ۔ اور بیٹھنے والے کے سامنے ایک صندوق ۔ چھری ۔ چمچہ ۔ کانٹا ۔ اور

سامان نوشت کا تہا - اور جو صرف ایک آدمی کو لیجا سکتی تہی اسی باعث سے اوسے سلکی یا گوشہ عزلت کہتے تھے) وہ ایک طرف کتابون کا انبار اور دوسری طرف ایک گھڑی - کہانے - میوے - اور مکھن رکھتا تھا - اور پیچھے گھوڑے کے دانہ اور گھاس کی گٹھا باندہا جاتا تہا - دور کے کسی مقام مین جب اوسے کسی مریض کے دیکھنے کے لیے جانا ہوتا تہا جیسا کہ اوسکو ہمیشہ اتفاق پڑتا تہا - تو وہ اوسیطرح تیار ہوکر جاتا - جانور اور آدمی دونون کے لیے وہ فیاضی سے زاید از ضرورت سامان خورد و نوش مہیا کر لیتا تہا - اوسکی طبیعت بڑے زورون پر تہی اور ہر وقت اوسکی گاڑی چلتی ہی رہتی تہی - ایک مرتبہ ایک شخص نے بطور مذاق کے بہی ایک خط اس پتہ سے روانہ کیا -

بخدمت

ڈاکٹر ارسمس ڈارون

سڑک پر

ڈاکٹر ارسمس ڈارون - ایک صبح خیز - جفاکش - محنتی - آدمی تہا - اوسکی محنت اور جودت طبع دونون یکسان اور مساوی تہین - اپنے پیشہ کی ابتدائی حالت مین اوسنے علم تشریح اعضاء انسان پر بے شمار لکچر دیے ہین

جیسا کہ اوسکے ایک عجیب اشتہار سے ظاہر ہوگا جو درج ذیل ہے۔

۲۴۔ اکتوبر ۱۸۶۲ء

اوس بدکار مجرم کی نعش جسکو دوشنبہ کے روز ۲۵۔ اکتوبر کو مقام ہیچ فیلڈ مین پھانسی دیے جانے کا حکم ہوا ہے۔ بعد پھانسی پانے کے ڈاکٹر اڈسمس ڈارون کے مکان پر جائیگی۔ اور ڈاکٹر منگل کے دن ۴ بجے شام سے علم تشریح انسان کے لکچر کا سلسلہ شروع کرے گا۔ اور جب تک وہ نعش محفوظ رہ سکے مشتہر اوس لکچر کے سلسلہ کو جاری رکھے گا۔ مشتہر اون لوگون کی ملاقات سے خوش ہوگا جنکو طبابت۔ سرجری۔ یا رگ زنی سے تعلق ہو۔ نیز اونکا بھی شکرگذار رہوگا جنکو علم کی آرزو وہان تک لے آوے۔

۱۷۹۳ء مین بھی جب اوسکے بیٹے نے یہ ضد کی کہ وہ اپنے پیشہ کے کاروبار سے دست کش ہو تو اوسنے جواب دیا کہ یہ ایک خطرناک اور نازک تجربہ ہے اور عام طور سے اسکا نتیجہ مجنون یا شرابی ہوتا ہے۔ ایک شخص کو کچھ کرنا چاہیے۔ اور ایک شخص کوئی مفید و کارآمد اپنے لئے یا اپنے دوستون کے لیے یا نوع انسان کی بہتری کے لیے کرسکتا ہے جیسا کہ وہ آپ کو تماش کھیلنے یا اسیطرح کی اور بے مصرف کام مین مصروف کرسکتا ہے۔ اوسوقت مشہور آدمیون سے اور اوس سے بہت زیادہ خط و کتابت رہا کرتی تھی اور ایچ فیلڈ مین اوسکا مکان دماغی تجربات اور عقل و ذہن کا مرکز سمجھا جاتا

مسٹر اجو رتھ جو مسماۃ اجو رتھ کے باپ تھے جو شایا وج وڈاوڈرا کا مشہور کاسہ گر۔ مسٹر ڈی۔ سینڈفورڈ و مرٹن کا مصنف جیمس واٹ بوالٹن۔ کرک۔ اسمال۔ اور نیز دوسرے مشہور اشخاص جو اوس زمانہ کے سرسبر آوردہ تھے تا دم آخر اوسکے دوست رہے۔

لیکن وہ مشہور ڈاکٹر جانسن سے جو اکثر لچ فیلڈ مین آیا کرتا تھا متفق نہ ہوسکے شاید اون دونون مشہور شخصون مین باہم ایسی جداگانہ رائے تھی جو آپسمین ملنے ندیتی تھی گو جانسن۔ ڈاکٹر ڈارون کے اصول و عادات کو تسلیم کر لیتا۔

مذہبی دنیا مین وہ منکر خدا معلوم ہوتا ہے۔ خدائی۔ اور الہام کا وہ معتقد نہین ہے۔ اپنے باپ کے مرنے پر جبکہ وہ چھوٹا تھا یون لکھتا ہے کہ

یہان وجودون کا ایک وجود قایم ہے جسنے مختلف
مخلوقات کو پیدا کیا جو ایک فلسفانہ (ریاضی کا) بیان
یا تشریح ہے۔ اور یہ کہ وہ اشیاء موجودات پر ایک
خاص قوت سے اثر ڈالتا ہے جو صریحہ طور سے ظاہر
نہین ہے۔

اور جسنے یہ اکثر کہا ہے کہ۔

انسان ایک کہانیوالا۔ پینے والا۔ اور سونے والا جانور ہے
وہی وہ ہے جو عالم اسباب مین رکھا گیا ہے اور وہی (عالم)

ہے جو تنہا انسان کے تمام حیوانی خواہشات کو پورا کرتا ہے
علاوہ تمام باتونکے اوسمین ادراک کی قوت ہی جو دراصل
اس دنیا کے اسباب کو تلاش کرتی اور اپنے استعمال
مین لاتی ہے۔ دوسری تمام باتین کچھہ نہین ہین۔ نقاشی
اور اعتقاد صرف خیالات کی اشتغال اور بندش ہین۔

یہ مس سمئل مینگ کی تحریر ہے۔ لیکن وہ اسکے اس بیان سے اوسکی تعریف کرتی ہی۔ کہ۔

بہت سے لوگ مذاقاً کہنے کیلئے اون باتون کو روا رکھتی ہین جنکے واقعی عملدرآمد کی دراصل وہ اجازت نہ دینگے۔

وہ کہتی ہے کہ۔

"ڈاکٹر ڈاردن کی گفتگو تمام تر ہنسی سے تہی جسے مذاق کہتے ہین۔ لیکن اوسکے تیر ہمیشہ اون پاک حقیقت کے نشانون پر چلتے تھے۔ جس سے اوسکو (عورت کو) خاص تسکین تہی۔

ڈاکٹر ڈاردن نے اپنی چچیری بہن کو جو بیمار تہی کہا کہ۔

میری پیاری بہن تم مین صرف ایک شکایت پائی جاتی ہے ہے یہ وہ شکایت ہے جسمین عورتین اکثر مبتلا ہین اور

یہ تمام شکایتون سے بڑھکر زبون ہے یعنی کانشنس یا ضمیر کا
رکھنا۔ بہت جلد اس سے خلاصی حاصل کرو۔
اوسنے کہا کہ۔
ڈاکٹر تم عزیز پرسلا کو ضرور مذہبی کتابین پڑھنے کی
اجازت دوگے۔
اسپر اوسنے جواب دیا کہ۔
پیاری اوسمین سے ایک ایک کو آگ مین جھونک دو
مین اون مین سے ایک کی بھی اجازت نہین دے سکتا
سوائے چار لفظ اِملیس کے جو مجھکو ہنا سکتی ہے۔
اوسکی جماعت مین سے یہ امید ایک شخص نے ظاہر کی کہ ایک روز وہ ضرور
مذہب عیسائی قبول کریگا اوسپر اوسنے کہا کہ۔
قبل اسکے کہ مین عیسائی مذہب اختیار کرون تم عیسائیونکو
متفق ہوجانا لازم ہے۔ گذشتہ صبحکو مجھے دو پارسل
ملے ایک مین ڈاکٹر پریسٹلی کی ایک کتاب تھی
جسمین ثابت کیا گیا ہے کہ روح کوئی چیز نہین ہے
دوسرے مین برکلی کی ایک تصنیف تھی جسمین اونہون نے

یہ ثابت کیا ہی کہ کوئی مادہ یا جسم نہین ہے - پھر مین تم لوگون
مین کس بات کا اعتبار کرون -

کالساج نے ڈاکٹر ڈارون کو یون ملقب کیا ہے -

(ماسوائے عیسائی کے اور سب کچھہ)

تاہم اس امر کا ثبوت کہ اوسکو کانشنس کا اعتبار تہا ہم اوسکے عمدہ اشعار
سے دیکھتے ہین جو غلامی پر لکھے گئے تھے -
اوسنے ایک عمدہ غزل لکھی ہے جسکا عنوان یہ ہے -

۱ اے بیوقوف دہر یہ کیا غیر مستقل ناچنا -
خود لاتیجرا کا جو بے قاعدہ پھینکا گیا ہے -

۲ بنا سکتا ہی ؟ ایسی عجیب - ایسی غافلانہ -
ایسی ایک با ترتیب دنیا -

اخلاق کے بارے مین وہ کہتا ہی -

یہ پاک اصول بانی مذہب عیسائی کا کہ کرو جیسا تم
چاہتے ہو کو تمہارے ساتھہ کیا جاے - اور اپنے
پڑوسیون کو ایسا پیار کرو جیسا آپ کو - ہمارے
تمام فرائض سعادت مندی - فیاضی - اور اخلاق

پر محیط ہے۔

پھر بھی اوسکا پوتا جو صریحی ایک بہت مفید و معین بات یہان بیان کرتا ہے خود ہی معترف ہے کہ ڈاکٹر ارسمس ڈاروِن کو الہام کا اعتقاد نہین تہا نہ اوسنے توحید کی زیادہ قدر کی کیونکہ وہ کہتا تہا۔ کہ

توحید ایک پرکا بچھونا ہے جسمین گرتے ہوئے عیسائی لئے جاتے ہین۔

ڈاکٹر ارسمس ڈاروِن کی ضمیر مین ذہانت۔ ہمدردی۔ اور فیاضی۔ تعجب خیز باتین تہین۔ اوسکا خیال تہا کہ تمام سعادت مندی اور نکوکاری فیاضی پر ختم ہے۔ ایک مرتبہ اوسنے اپنے لڑکے کو لکہا کہ۔

جب کوئی شخص میری تحقیر کرتا ہے تو بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہرگز اوسکو اشتعال دلانے والا یا دلشکن جواب ندیا جاوے کیونکہ وہ شخص جو تم سے اون باتون کو کہتا ہے جو دوسرے تمہاری نسبت کہتے ہین وہی اون باتونکو اوسسے کہتا ہے جنکے خلاف تم کہتے ہو

وہ ہمیشہ ڈاکٹر اسمال کے ساتہہ چار پیار کرتا جنکی نسبت اوسے معلوم تہا کہ وہ میری برائی کیا کرتے ہین۔ عام جلسون یا جماعتون مین تہوڑی ہی

توجہ اون لوگون پہ کرنا جو کسیکو برا سمجھتے ہون نہایت عمدہ طریقہ اسبات کا ہے کہ بالا خر اونمین اتحاد ہوجائے۔ جب تک بچے فیلڈ مین رہے اونسے کلرجی مین سے فیس نہین لی اور غریبون کا علاج بہت توجہ سے کیا۔ نیو کیسل کی گھوڑ دوڑ مین اونسے ایک مریض کو دیکھنا تہا مگر وہ ہوٹل مین سوگیا۔ رات کو جب دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک شخص نے اوسکے پلنگ کے پاس آکر کہا کہ۔

مین نے سنا کہ آپ یہان ہین لیکن دن مین آکر آپکے
کی جرأت نہ کرسکا۔ مین آپ کی اون مہربانیون کو
نہین بہولا ہون جو میری ماں کی سخت علالت مین آپنے
جانب سے ظاہر ہوئین۔ چونکہ مین پہلے کسیطور پر ادائے
شکرگذاری کے قابل نہ تہا۔ اب آپ سے کہتا ہون
کہ آج کی دوڑ مین فلان گھوڑے پہ بڑی رقم کی
بازی لگائیے۔ نہ کہ اس گھوڑے پہ موسومہ فیورٹ پر جسپر
مین چڑہونگا۔ کیونکہ یہ مین اپنی سٹے کیے دیتا ہون کہ
خلاف قیاس یہ نہ جیتیگا

اسکے بعد اوسنے یہ اخبار مین دیکہا کہ فیورٹ بازی نہین جیتا جسپر سب کو تعجب تہا۔

جب لارڈ چیسٹر فیلڈ اپنے لڑکے کی تعلیم کے لیے آمادہ ہوا تو ڈاکٹر ارسمس ڈارون نے دو رکیون مس پارکر مس کی تعلیم و تربیت کی ہدایت کی۔ اونہنے انکو عمدہ تعلیم و تربیت کے بعد آکسفورڈ کے ایک اسکول مین داخل کیا اور اونکی رہنمائی کے لیے ایک رسالہ لکھکر شایع کیا۔ جسکا نام "بورڈنگ اسکول مین زنانہ تعلیم کا طور و طریقہ" تہا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ۔

عورتون کی تعلیم جسمانی تندرستی اور تیزی وجودت طبع وخوش مزاجی پر منحصر ہے۔ نیز یہ کہ اول الذکر کے ساتہہ مرغوب الطبع حرکات ہون اور آخر الذکر کے ساتہہ پسندیدہ۔

باندان۔

وہ بیان کرتا ہے کہ خوبی تقریر دو باتون پر منحصر ہے ایک اچہی طرح سننا دوسرے اچہی طرح بولنا۔

۱۷۵۸ء مین اونہنے بے فیلڈ مین ۱۸ ایکڑ کے قریب زمین خریدی جسپر اونہنے باغ نباتات لگایا۔ مس سوبرڈ اونکی سوانح عمری لکھنے والے نے اسموقع پر چند اشعار لکھے ہے اونہنے اسکو پسند کیا کہ کہا کہ مین ایسے موقع الشیوع کاغذ مین چھپنے کے لیے نہین دونگا لیکن انکو کسی بڑی تصنیف کا عنوان ہونا چاہیے اسلیے تم اشعار لکھو مین اونپر نوٹ (شرح) لکھون گا۔ تصنیف "باغ نباتات" (دی بوٹانک گارڈن) کی یہ ابتدائی جودو

جلد دن مین ہے اور ۱۷۸۱ء مین شایع ہوکر مشہور اور پسند ہوئی۔
اوسنے مس ہسورڈ کی نظم کو "جنٹلمین میگزین" مین بھیجا اور پہلے اوسکے نام سے بعد اوسکے اپنی نظم کے ابتدا مین شامل کرکے اوس محترم بی بی کی تعظیم کے خیال سے اوسنے نظم اور شرح دونون کو خود لکھا۔

ایک وقت مین یہ تصنیف بہت معقول ہوئی اور اس سے اوسکو بہت زیادہ فائدہ ہوا۔ لیکن کننگ کی مشہور پیراڈی نے جسکا نام "دی لوز آف دی ٹو انگلس" یعنے (مشلثون کی محبت) تہا یکایک اسکی شہرت کو ڈہانک لیا۔

اوسکی دوسری محنت کا نتیجہ عجیب ومفید واقعات اور نادر خصوصیات کی ترکیب تہا۔ جسکا نام "زولوسیا" ہے اور ۱۷۹۴ء مین شایع ہوئی۔ اور فرانس کے مشہور نیچرلسٹ لیمارک کی تحریرون سے بہت زیادہ پہلے کی تصنیف ہے۔ یہ ایک تصنیف ہے جسمین اوسکی نظر کا بابت اصلیت اور انکشاف تراکیب اقسام کا بیان ہے۔ اوسنے کہا ہے کہ۔

مجھے ایک رشتہ دو جسمین اجزائے نباتی وحیوانی موجود ہون اور جسمین حسی قوت موجود ہو۔ مین اوس سے ایک درخت۔ کتا۔ گھوڑا۔ انسان بناؤنگا۔

رابرٹ ۔ ویرنگ ۔ ڈارون

ڈاکٹر ارسمس ڈارون کی پہلی بی بی سے تیسرا لڑکا ۳۰ مئی ۱۷۶۶ء کو الچ فیلڈ مین پیدا ہوا جسکا نام اس سطر کے اوپر لکھا ہوا ہے ۔

یہ ماں کو اوسوقت مین کھو بیٹھا جبکہ صرف ۴ سال کا تہا ۔ اسکا باپ لڑکپن مین اسکے ساتھ سختی اور ظلم سے پیش آیا کرتا ، اور ہمیشہ نا انصاف رہا ۔ جسکا خیال کبھی فراموش نہین کیا گیا ۔

جوشیا وج وڈ کے خطوط سے ایک مین ہم اوسکا ذکر پاتے ہین جو جنوری ۱۷۷۰ء مین لکھا گیا کہ ۔

مین ڈاکٹر ڈارون کے دو لڑکون کو رکھتا ہون جو میرے ساتھ چند روز قیام کرنے کو آئے ہین ۔ اور پھر اوسکے بھائی چارلس کے مرنے پر ہم اوسکو چھوٹے ڈاکٹر کے لقب سے ملقب پاتے ہین یہ دو لڑکے پانی اور اسفنج کیطرح علم کو اپنے مین جذب کرتے ہین اور مجھکو پوری تسکین ہے ۔

اسیطرح یہ چھوٹا ڈاکٹر اٹروزیا مین بلایا گیا کہ چھوٹے جان وج وڈ والیڈر کے خانگی درس کیمیا مین شریک ہو اسکے بعد ہم اوسکو ایڈن برگ مین طالب علم سنتے ہین ۔ جہان اوسنے عزت کے ساتھ درجے حاصل کئے اور اعلے درجہ کی لیاقت سے لاطینی کے ضروری مضامین لکھے ۔ یہان اوسنے اپنا زمانہ وقت مشہور

ڈاکٹر بلیک کے ساتھ صرف کیا جسکی حد درجہ سادگی عادت اور شفقت اور دلی مہربانی کے اوسنے اکثر تذکرے کیے ہین آخر مین وہ بلوس گیا جہان اوسنے مشہور انجمن فرنکلن سے دوستانہ برتاؤ پیدا کیا جو اوسوقت اپنے اوج شہرت پر تہا - اسکے بعد وہ جرمنی مین گیا جہان اوسکا زیادہ وقت لیڈن یونیورسٹی مین صرف ہوا - جہان کہ بڑے عالم اور مشہور طبیب ڈاکٹر فرایر نے اوس سے دوستی پیدا کی اور دوامی دوستی اونکے درمیان قایم رہی -

۱۷۸۶ء مین رابرٹ دوامی طور سے پیشہ طبابت کے لیے قدیم اور خوبصورت شہر شیلو وذبری مین آباد ہوا اوسمس اوسکو ۱۲ برس کے سن مین شرو وذبری لایا تہا - اور ۲ پونڈ دیکر یہ کہا کہ اگر تمکو زیادہ کی ضرورت ہو تو مجھے اطلاع دو - مین بھیجون گا -

اوسکے چچا نے ۲۰ پونڈ بھیجے - یہی نقدی امداد تہی جو اوسکو میسر ہوئی مس ہیوورڈ بیان کرتے ہین - کہ -

اپنے باپ کے زیادہ حصہ علم و ذکات کے ساتھ
اوسکے ماں کی دلی مہربانی بہی اوس مین موجود

اوسکی آنا فانا حصول قابلیت اور بلا انتظار نشان و شوکت نے اوسمس کو اپنے بیٹے چارلس کے مرنے

کا معاوضہ کر دیا -

پہلے ہی سال مین اوسکے پیشے نے اوسے دو گھوڑے اور ایک نوکر رکھنے کی استطاعت پیدا کر دی - اجرائے پیشہ سے ۶ مہینہ کے اندر ہی اندر ۴۰ ۵۰ - مریض زیر علاج تھے اور ایک تعجب کی بات ہے کہ اوسکے حریف پیشہ ور اوس مقام مین زیادہ تھے یعنے تین حکیم - چھ جراح - اور متعدد دوا فروش -

اوسکے باپ نے یہ خواہش کر کے کہ وہ - ایف - آر - ایس (فیلو آف دی رایل سوسیٹی) ہو جائے - بڑے جوشایلوجو وڈ سے مدد کی درخواست کی اور کہا کہ یہ اوسکی ٹوپی کا پر ہوگا (یعنے سرمایہ افتخار ہوگا) اور فلسفیانہ تحقیقات مین مستعد کرے گا -

بڑے جوشایلوجو وڈ کی آنکھون مین کسی قسم کی ناقابل تلافی کمزوری سے آشوب آجانے کے باعث رابرٹ ڈاون نے ایک مضمون "نور بصر" پر لکھا جو اوسوقت مین حاذقانہ ایجاد سمجھا گیا -

یہ مضمون رایل سوسائٹیون کی کارروائیون مین چھپا -

سنہ ۱۷۶۶ء مین وہ دوستون کی مدد سے فیلو منتخب ہوا

سنہ ۱۷۹۹ء مین اوسنے ایک رسالہ بقوت دماغی بابت مس ہولسٹن وڈلکہکر شایع کیا۔ یہ مضمون ڈاکٹر ویڈ دنگ ساکن ہوشنگہ کے جواب مین تہا جو یہان اسکے مغلوب کرنے کو روانہ کیا گیا تہا۔ نوجوان ڈاکٹر کا معالجہ جسے اوسکے افسر یا سرپرست نے خلاف کہا درست سمجہا گیا۔ گو مخالفت سخت تہی اور مخالف ایک مشہور شخص تہا تاہم اوسکو کامیابی ہوئی اور اوسنے اپنی تحریر کو اپنی مخالف کی نمایش و فخر اور ہنسکر ختم کیا۔

اوسکو بڑے کامیابی اور شہرت ہوئی۔ کیونکہ کچہہ روز تک اوسنے اس پیشے سے نفرت رہی اور کہتا تہا کہ اگر دوسرے طور سے مجہے سو پونڈ سالانہ ملنے کی بابت تعین ہو تو مین کبہی ڈاکٹری نہ کرون گا۔ لیکن پھر وہ خوبی اور کامیابی کے ساتہہ اپنے پیشے مین مشغول رہا۔ اور اوس شہر کے دلکش کنارے پر چند قطعات آراضی خرید کئے اور ایک کشادہ اور عمدہ خاندان کے مصرف کا ایک گھر بنایا جسکا نام اوسنے اوسکی اونچائی کے سبب سے جو دریائے سیورن سے قریب سو فیٹ کرتی تہی "دی مونٹ" (یعنے کوہک) رکہا یہ فرانکول کے قریب تہا جو سیورن زیری مین نہایت تباہ حال حصہ ہے لیکن موقع نہایت عمدہ اور منظر دل آویز تہا۔ یہان اوسنے اپنے بقیہ ایام زندگی بسر کئے۔

اپریل سنہ ۱۷۹۶ء مین مسز حسن سے شادی کی جو شایا دوجہ وڈ

مشہور انگریزی کاسہ گر ساکن اڈودیا کی سب سے بڑی لڑکی تھی ۔ یہ دونوں لڑکیں ہی سے ایک دوسرے سے واقف تھے اور ان دونوں کے باپ میں باہم بھائی چارہ تھا ۔ یہ عورت اوسکے لئے ۲۵ ہزار کی پونڈ کی دولت لائی ۔ مگر بڑی دولت اوسکی ۔ متحمل ۔ ہمدرد طبیعت تھی یہ اپنے شوہر کے کاموں میں مستعدی سے سرگرم رہی ۔ اور چونکہ اوسکو بھی اپنے باپ کیطرح علم نباتات و معدنیات کا بہت زیادہ شوق تھا لہذا ان کا باغ نہایت نفیس پودوں اور درختوں کے لیے مشہور تھا یہ بیان بی بی چڑیوں اور جانوروں کی خدمت و پرورش کیا کرتے ۔

اوس شہر میں نیز بیرونجات میں دی مونٹ (کوہک) کے کبوتروں کی عمدگی اقسام اور پلوائن مشہور تھا ۔ جب وہ مکان پر رہتا تو اوسکا شاداب باغ اور سنہرا مکان ۔ اور کتب خانہ اوسکی بے انتہا خوشی کا سرمایہ تھا ۔ اور ان میں مصروف رہنا اوسکا نہایت عمدہ شغل تھا ۔ لڑکی خیال میں جو کچھ معرکہ اور چوٹ کی باتیں ہوتیں وہ بے روک دی مونٹ پر پہونچتیں ۔

ڈاکٹر رابرٹ کو تاریخ یاد رکھنے کی عجیب قدرت تھی اور مشاہدات

کے بہت سے رئیسون کی تاریخ تولد۔ شادی۔ اور وفات وہ بروقت بتلا سکتا تہا۔ وہ ایک بلند حوصلہ۔ اور عمدہ تقریر کرنے والا تہا۔ اوسکے گولڈن رول (سنہرے قواعد) مین سے جنپر وہ عملدرآمد رکھتا۔ یہ ایک تہا کہ کبھی اوسکے دوست نہ بنو جسکی تم پورے طور سے تعظیم نہین کر سکتے۔

ذاتی خصلتون مین ہمدردی کی صفت اوسمین سب سے زیادہ ممتاز تہی وہ عادات کو خوب پہچانتا تہا۔ اور آدمی کو ایک نظر دیکھکر اوسکے اطوار معلوم کر لیتا۔ وہ غریبونکو بلا فیس دیکھتا اور دوسرے طور پر اونکی مدد بہی کرتا۔ پہل۔ اور ساگ۔ سبزی۔ بہیجا۔ اور بیماری مین ضرورت کے وقت شراب بہی۔

کبھی کبھی پریشان حال تاجرون کو کسیقدر قرضہ دیتا اور اونکو کام دیکر اونکی مدد کرتا۔ اور دوسرونسے اونکی سفارش کر دیا کرتا۔

بہت ضعیف ہوکر اوسکی شریک زیست مس رابرٹ ڈاڈون ۸۲ برس کی عمر مین دی مونٹ پر ۷ جولائی ۱۸۱۸ء کو مری اوسکی لاش چھوٹے خوبصورت سانٹا فرڈ کے گرجا کے چانسل مین دفن ہے۔ اوسکے مرنے کے بعد اوسکی لڑکیان اپنے باپ کی خادمہ ہوئین اور اوسکی ہر مشقت مین شریک رہین۔

۱۸۲۳ء مین اوسنے اپنی رکیون کی مدد سے بچون کا پہلا اسکول نتس ورتبری - مین قایم کیا - جسمین تین سو پونڈ صرف ہوا - اسمین ایک خاص طور کا بنا ہوا اسکول کا مکان تہا جو دلیش برج کے نزدیک ناصاف ضلع مین تہا اور جسمین نہایت عمدہ آلات بغرض تعلیم موجود تھے پورے پچاس برس تک اوسکا تجربہ قابل حیرت تہا -

اپنے باپ کیطرح وہ بہی ہمیشہ سڑک پر رہتا تہا اوسکی چھوٹی سی زرد رنگ کی گاڑی (جسمین اوسکی گنجایش کے بعد ایک انچہ جگہ بہی باقی نہ رہتی تہی) اور دو چکدار گھوڑے اور ایک اوسکا مستعد کوچمین ہر جگہ نظر پڑتے تھے - گاڑی گھوڑے کوچمین اور اوسکا وجیہ و شاندار چہرہ ملک کے ایک بڑے حصہ مین - مرد - عورت - اور رکونکو معلوم تہا - اسی وضع سے وہ دریا - شہر عبادت گاہ - اسکول - اور مریضون کے دہان دکہلا دیتا تہا -

گاڑی مین اسطرح جکر بیٹہتا تہا گویا پتھر پر منقوش ہے - اپنے باپ کے خلاف وہ گاڑی مین پڑہتا نہ تہا بلکہ خاموش رہتا - لیکن ویسے ہی متحمل - موقر - اور غور کرنے والا بشرہ رکہتا تہا - جس سے اعتبار اور تعظیم دلون مین پیدا ہوتی تہی -

ڈاکٹر ارسمس ڈارون ایک عظیم سانچہ مین ڈہالا گیا تہا لیکن اوسکا

بیٹا رابرٹ ایک عظیم ترین قالب مین - قد چھ فٹ سے زیادہ اور جثہ قد کے مناسب - اوسکی جسامت عمر کے ساتھ ساتھ بڑہتی گئی - باپ کیطرح یہ بھی بڑے کھاؤ تھے - سلم بلا اسطور سے صاف کر جاتے تھے جسطرح کوئی ٹیبر -

آخر عمر مین یہ اوس سے شکل تہا کہ تنگ زینہ اور بوسیدہ مخدوش چھتون پر چڑھ سکے - چونکہ یہ دونون باتین ستہر سلشر وزبری مین کثرت سے تہین لہذا پہلے ایک معتبر نوکر تحقیقات کرنے جاتا تہا -

لڑکون سے محبت ڈاکٹر رابرٹ ڈارون مین ایک عجیب بات تہی - وہ چھوٹے بچونکو محبت آمیز بلند اور موثر آواز سے بلاتا اور کرسی یا بنچ پر اونکو بٹہاتا - اور اونکے کاسۂ سر کو اپنے کشادہ ہاتہون سے پیمائش کیا کرتا - اور اونکی وضع و فطرت کا اندازہ کرکے اون کی آیندہ زندگی کی بابت پیشین گوئی کیا کرتا -

اسی مختصر سوانح عمری کے جمع کرنے والے کو (نہ کہ لکھنے والے کو) اچھی طرح یاد ہے کہ جب مین بچہ تہا تو میرا باپ مجھے ڈاکٹر رابرٹ ڈارون کے پاس میری بابت رائے دریافت کرنے کو لے گیا تو مہربان ڈاکٹر کا یہ نسخہ تہا -

جسقدر پوڈنگ - پیمی - سیب - ناشپاتی

تم کہا سکو کہاؤ - اور ایک انڈے کی زردی
وسفیدی ہر صبح کو مگر ساتھہ ہی اوسکے اوسکا
چھلکا بھی کھا جایا کرو -

اگرچہ یہ آخری شرط بدمزہ تھی تاہم عرصے تک اس نسخہ کی متابعت کیگئی - اور جب زردی وغیرہ ختم ہوجاتی تب چھلکے پر ہاتھہ صاف ہوتا - یہ ٹیڈیون مین چونہ پہونچانے کا ایک انوکھا طریقہ تھا - نیز ڈاکٹر کے اس خاندانی مقولہ کے مطابق کہ -

کفایت شعاری اور فائدہ ہی

بعد اس تجویز کے جب میرے باپ نے ڈاکٹر کو معمولی فیس ایک گنی دی تو ڈاکٹر رابرٹ ڈاردن نے داہنے ہاتھہ سے لی اور خوشنما تبسم کے ساتھہ بائین ہاتھہ پر رکھکر کہا کہ -

میرے دوست مین تمہارا شکر گذار ہون

اپنی میز کے لئے وہ اکثر خوبصورت ظروف اپنے ہمسایہ ویج وڈ کے کارخانہ سے خریدا کرتا تھا -

اور منہ سے کام لینے کی وہ اسقدر ضرورت سمجھتا تھا کہ قبل اسکے کہ اوسکے حلق سے کوئی لقمہ نیچے اترے اوسکی رکابیون کے حاشیہ پر عبارت لکھی ہوئی تھی کہ -

کیلو ۔ چیاؤ ۔ نگلو۔

اوسنے بچونکو غذا دینے کے لیے ایک دودہ دان بہی ایجاد کیا جس کا کاروبار
ایڈورڈ مین ہوا اور وہ بہت کامیابی کے ساتھہ فروخت ہوئے ۔
باعتبار مذہب یہ ظاہر ہے کہ وہ مثل اپنے باپ کے منکر خدا تہا ۔ اتفاق سے
اصلی عیسائی زندگی اوس احاطہ مین نہ تہی جسمین اوسکی بود و باش تہی ۔ پھر
بہی اوسکی ذہنی خیال نے اوسکے پیشے مین کوئی روک نہین پیدا کی کیونکہ
اوسکا مطب عام طور پر مقبول و مشہور و کامیاب رہا ۔
خانگی عادات مین جودت طبع کے ساتھہ اوسکے سر برآوردہ فیاض دلی ۔
و مستقل ہمدردی ۔ ہمیشہ دیکہی گئی جسکے باعث ہر درجہ کے آدمیون مین
محبت اور تعظیم کے ساتھہ اوسکا استقبال کیا جاتا ۔
ہر روز اوسکے گرد و پیش مختلف کامون کا ہجوم رہتا تہا اور جب شام ہوتی
تو دن بھر کی معروفیت کی ماندگی اوسے مغلوب کر لیتی تہی ۔ اوس کا
بیٹا کہتا ہے کہ ایک دن مین نے اوس سے کہا ۔ کہ ۔

تم دن بھر کے کام کے بعد کیسے تہکے اور افسردہ
معلوم ہوتے ہو تو اوسنے جواب دیا کہ اسے
مینے اپنے باپ سے میراث مین پایا ہے ۔

آخو کا رجب اوسکے ایام زندگی ختم ہو گئے جو وسیع اور سخت تہے تو اوسکی

بارعب صورت شہر وذبری کی سڑکون سے معدوم ہوگئی اور اوسکی لاش خاموش آرام کی جگہ مونٹ فرڈ مین اوسکے عزیز میوون کی نبل مین رکھی گئی ۔

۱۵۔ نومبر ۱۸۴۸ء مین وہ ۸۲ برس کا ہوکر مرا اوسکی موت کی صبح کو اوس اسٹریٹ پر جو اوسکے مکان کو جاتی تھی نہایت ادنے درجہ کے غریب اور جھونپڑے مین رہنے والون نے بھی اپنے دریچے اظہار ماتم کے لئے سیاہ رنگے تھے ۔

اور وہ لڑکے جو ہر صبح کو اوسکے مکان سے کبھی خالی ہاتھ نہ پھرتے تھے اپنے اپنے دروازون پر اوسکے غم مین روتے ہوئے کھڑے تھے ۔

چارلس ڈارون

اب ہم مسٹر چارلس ڈارون کے حالات زندگی سے قریب ہین جو ڈاکٹر رابرٹ ویرنگ ڈارون کا بیٹا اور ڈاکٹر ارسمس ڈارون کا پوتا ہے ۔

۱۲ فروری ۱۸۰۹ء کو یہ شہر وذبری مین پیدا ہوا ۔ اور ڈاکٹر ٹیلر (جو بعد ازان لچ فیلڈ کا بشپ ہوا تھا) کے نگرانی مین

شرسبری کے پبلک گرامر سکول مین برسون تعلیم پاتا رہا اور سولہ برس کی عمر مین ایڈن برگ بھیجا گیا جہان دو برس تک یونیورسٹی مین پڑھتا رہا۔ وہان اسکی خاص توجہ آبی جانورون کیطرف تھی۔

۱۸۲۸ء مین وہ کیمبرج کے کرائیسٹ کالج مین داخل ہوا۔ اور ۱۸۳۱ء مین۔ بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ اور ۱۸۳۷ء مین ماسٹر آف آرٹس (ایم۔ اے) ہوا اوسکے ابتدائی تعلیم کے زمانہ مین بھی میراثی رغبت نیچرل سائنس کیطرف پائی گئی۔

ریورنڈ ہنسلو کیمبرج کے بڑھانی پروفیسر نے اوسکی سفارش کپتان فٹزرائے اور لارڈ ایڈمرلٹی (امیرالبحر) سے ۱۸۳۱ء مین کی جبکہ شاہی جہاز موسومہ بیگل کی دوسری گشت مین دوسری جنوبی سمندر کی تحقیقات کے لئے ایک نیچرلسٹ کی ضرورت تھی۔ مسٹر چارلس ڈارون نے اس تجویز پر اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور اوسکو وہ جگہ دیگئی اوسنے بلا تنخواہ کام کیا۔ اور کسیقدر اپنا ذاتی سرمایہ بھی اس تحقیقات مین صرف کیا اس شرط پر کہ حیوانی اور حیوانی فاجیل ذخیرہ جمع کرنے پر اوسکو پورا اختیار حاصل رہے۔

ہم سے یہ بات کہی گئی ہے کہ اس عظیم سفر بحری مین دوران سر اور بستی پر وہ (جو جہازی سفر مین ہوا کرتی ہے) غالب نہ آسکا۔

کئی مرتبہ اوسکی سخت تکلیف مین مبتلا ہوا۔ لیکن باوجود ان موانع کے اوسنے اپنی تحقیقات کو سرگرمی سے جاری رکھا۔ اس دورے مین جنوبی امریکہ کے ساحل کا بڑا حصہ۔ اور جزائر بحرالکاہل۔ اسٹریلیا۔ نیوزیلینڈ۔ جزائر ماریشس۔ کا معائنہ اور تحقیقات کی گئی۔ قبل اسکے کہ وہ واپس ہو سنہ ۱۸۳۴ء مین۔ لیف۔ آر۔ ایس (فیلو آف دی رایل سوسیٹی) منتخب ہوا

۲۔ اکتوبر سنہ ۱۸۳۶ء کو وہ انگلنڈ مین پہونچا۔ اور اوسوقت سے اوسکی کل زندگی جہان تک کہ اوسکی تندرستی اجازت دے سکے علمی تحقیقاتون مین صرف ہوئی۔ سنہ ۱۸۳۹ء مین اوسنے بیگل جہاز کے بحری سفرنامہ کا بیان تین جلدون مین شایع ہوا۔ اسکی تیسری جلد مین نیچرل ہسٹری اور جیالوجی کے انکشافات کا بیان مسٹر ڈارون کی اعانت سے مرتب ہوا۔

دوسری طبع اس جلد کی علیحدہ سنہ ۱۸۴۵ء مین شایع ہوئی "ایک نیچرلسٹ کے بحری سفر" کے نام سے موسوم ہوئی۔ یہ نہایت ہی دلچسپ اور اعلے درجہ کی قابلیت سے لکھی ہوئی تصنیف ہے۔

سنہ ۱۸۳۹ء چارلس ڈارون نے مس ایما وج وڈ اپنے ماموں کی لڑکی جوشایا وج وڈ۔ (مشہور کاسہ گر) کی پوتی سے شادی کی اس تقریب سے چارلس کو ایک خاندان وسیع میسر ہوا۔

سنہ ۱۸۴۲ء تک وہ لنڈن مین رہا اور اسکے بعد وہ اپنے شہر کے مکان

واقع ڈاون مین چلا گیا جو میگنہم کے قریب کنٹ مین ہے - یہان اوسکی خاموش - بیکار - بے واقعہ - زندگی تھی - جہان یہ صبر کے ساتھہ اپنی تحقیقاتون مین مشغول اور اپنی سرگرمیون مین منہمک تہا -

باوجودیکہ اوسکی صحت نازک حالت مین تہی لیکن کسی عالم کو یہ شہرت نصیب نہین ہوئی جیسا کہ ہمارے چارلس کو چند مشہور تصانیف کے باعث جو اوسکے قلم سے وقتاً فوقتاً نکلتی رہین -

یہ ایک طویل القامت چکنے سر کا خوبصورت گہنی ڈاڑہی اور مہربان نگاہون والا آدمی تہا - لیکن اپنے باپ کیطرح قوی الجثہ نہین تہا -

سنہ ۱۸۴۲ء مین اوسنے ایک کتاب "وضع و تقسیم سلسلہ مرجان" پر شایع کیا -

اور سنہ ۱۸۴۴ء مین اوسکے قلم سے ایک کتاب "جیالوجی کی تحقیقات کوہ آتش فشان مین" کے نام سے نکلی -

سنہ ۱۸۴۶ء مین اوسنے ایک کتاب لکہی جسکا نام "جیالوجیکل تحقیقات جنوبی امریکہ مین" تہا -

بعد بے شمار علمی مضامین کے سنہ ۵۳-۱۸۵۱ء مین اوسکی دو جلدین "دی فیملی سیری پیڈیا" پر نکلین - اور اوسکے بعد بہت جلد اوسی قسم کی دو جلدین "اقسام منقوشات الارض والحجر" پر شایع ہوئین سنہ ۱۸۵۵ء مین رایل سوسیٹی

نے شاہی تمغہ دیا۔ اور ۱۸۵۹ء مین اوسنے جیولاجیکل سوسیٹی سے اولاوسٹن مڈل حاصل کیا۔

مسٹر ڈارلس اپنی اوس تصنیف مین بہت زیادہ کامیاب ہوئے جسے مسٹر مرے نے شایع کیا۔ جسکا نام ہے "اصلیت اقسام بذریعہ انتخاب فطرت" (یا) "حفاظت پیاری اقوام کی زندگی کے لئے کشاکش مین" اسکے دیباچہ مین وہ کہتا ہے کہ۔ پانچ برس کی محنت کے بعد مین نے آپ کو اس مضمون کے بجائے خود تایم کرنے یا نام رکھنے کی اجازت دی ہے کہ اقسام انشیاء کی اصلیت بہیدون کا بہید ہے۔ اور اسپر چند مختصر سرخیان تایم کین۔ ۱۸۴۴ء مین مین نے نتایج حاصلہ کا ایک خلاصہ اضافہ کیا جو مجھکو بطور اغلب ممکن معلوم ہوا۔ اور اوس زمانہ سے اب تک مین اس اصول کا سرگرمی سے پیرو رہا ہون۔ میرا کام اب ختم ہونے کے قریب ہے لیکن چونکہ مجھکو اسکے تمام کرنے مین دو یا تین برس لگین گے اور میری تندرستی اپنی حالت سے بہت دور ہے اس سبب سے مین مجبور ہوا کہ اس خلاصہ کو شایع کردون"۔

اس تصنیف نے نہ صرف علمی دنیا مین جوش و تحریک پیدا کی بلکہ مذہبی میدان مین بھی ایک ہل چل ڈالدیا۔ یہ کتاب بار بار شایع کی

اور بہت سے یورپین زبانون مین اسکا ترجمہ ہوا۔
نیچرل الکشن (فطرتی انتخاب) ایک احتیاط یا ضرب المثل ہوگیا۔
بندر اور گورلا (یہ بھی ایک قسم کا بندر ہے جو اپنے کل اقسام سے زیادہ تنومند اور قوی ہوتا ہے اور افریقہ کے جنگلون مین پایا جاتا ہے) کا ترقی کرکے انسان ہوجانے نے پنچ اور ظریف اخبارات کا زمانہ دراز تک ورق گھیرا۔ ہر طرح کے میگزین (مخزن) اور ریویو (تقریظ) مین عرصے تک اس مسئلہ پر چرچا رہا کیا۔ اس مسئلہ کے حامیون نے اس قابل قبول اصول کے انکار کو تحقیر کے ساتھہ دیکھا کہ یہ جہالت اور تعصب کے آثار ہین جن لوگون نے اسکو باصول مذہب نامنظور کیا اونہون نے اسکے قبول کرنے والون پر کفر خدا کا الزام لگایا۔ چند مشہور عالمون کی تحقیقات نے اونکو اس امر کے قبول کرنے سے باز رکھا کیونکہ مسٹر ڈارون کے قائم کردہ مادہ بحث کی تائید واقعات سے نہین ہوتی۔
بالخصوص مسٹر ڈبلیو کاروتھرایف۔ آر۔ ایس۔ محافظ ذخیرہ نباتات برٹش میوزیم وصدر انجمن جماعت ماہرین علم الارض نے بہت سی برسون کی تحقیقات کے نتیجے کو شایع کیا اور یہ رائے قایم کی کہ کل ثبوت جو استجار متحجر سے اخذ کئے گئے ہین۔ مسٹر ڈارون کے مادہ بحث خلیک الوالیوشن کے خلاف ہین۔

مسٹر ڈارون کی مشہور تصنیف (اصلیت اقسام) کے بعد متعدد کتابین اوسکی تائید مین لکھی گئین جیسے۔

کتاب موسومہ "آرٹیفیشل سلیکشن" جو ۱۸۶۲ء مین شایع ہوئی۔

کتاب "ڈیسنٹ آف مین" جو ۱۸۷۱ء مین شایع ہوئی۔

اس آخر کی کتاب سے کافی طور پر ملحوظ اخلاق و باعتبار مذہب اوس اصول کی تائید ہوتی ہے۔ انسان کے اخلاقی عادات۔ دماغی قوت۔ اور نیز جسمانی صورت کے بارے مین بیان کیا گیا ہے کہ اسکی فطرتی ترقی اسکے بندر کے قسم کے اجداد سے ہوئی ہے۔

یہان مسٹر ڈارون کی یہ غرض ہے کہ مین ثابت کرونگا ہون کہ انسان یقیناً کسی بندر کے ایسے جانور سے پیدا ہوا ہے اور یہ نہ صرف باعتبار اوسکے جسم کے بلکہ طبیعت۔ تمیز۔ اور حوصلہ مندی کے لحاظ سے۔

اوس سلسلہ اشکال مین جو فطرتاً ایک بندر کے سے جانور سے آدمی کی موجودہ صورت ہونے مین ہوئی ایک معین حد ٹھہرانا کہ اوّل اوّل کب لفظ انسان اوسکے لئے استعمال کرنا مناسب ہوگا ناممکن بات معلوم ہوتی ہے۔ لیکن صرف تین حد کا معاملہ کچھ ضروری نہین ہے وہ قوت ممیزہ جسے اخلاق کہتے ہین ابتدا مین جماعت کی عقل حیوانی

سے پیدا ہوئی - ممکن ہے کہ اوسے سابق مین بندر کے سے اعداد نے حاصل کی ہو -

بے شمار وضخیم تصانیف جو سٹر چارلس ڈارون کے اصول کیوجہ سے موجود ہوئین حیرت انگیز ہین - اور کسیقدر دوسرے طور پر علمی مباحثات اور تفریح طبع کے عمدہ سامان ہین - ان کتابون کی فہرست سے برٹش میوزیم کے کتب خانہ کی فہرست کے چالیس صفحے بھرے ہوئے ہین اور اوسمین ایک سو پچاس مختلف مصنفون کی کتابین شامل ہین - یہان پر چند کا نام لکھنے سے اوسکے انداز خیال کا پتہ چل جاتا ہے -

نمبر (۱) ڈارون ازم کیا ہے ؟ — مصنفہ ڈاکٹر ہاج

نمبر (۲) استیصال ڈارون ازم ؟ — مصنفہ لنگ

نمبر (۳) ہومو - نام ڈارون ؟ — مصنفہ - ڈبلو - پی - لائیل

نمبر (۴) ؟ خلاف ڈارون ازم ؟ — مصنفہ - کِک کِن

نمبر (۵) ؟ ڈارون ازم کتاب مین لائی گئی ؟

نمبر (۶) موسی نہ کہ ڈارون ؟ — مصنفہ - بی - جی - جانس

نمبر (۷) ؟ ڈارون ازم کی تشکلات ؟ — مصنفہ ریوینڈ - ایف - او - مورس وغیرہ وغیرہ وغیرہ

غرضکہ اسیطرح سے وہ اوسوقت کی تصانیف مین بدنام ہوگیا تہا - مگر ساتھہ ہی

اوسکے بے شمار علمی جماعتوں کے نشانات عزت (بیج) وتکریم سے اوسکا سینہ بوجھ ہوگیا تھا۔

پرشیا گورنمنٹ سے اوسکو پور لی می رایٹ کے نایٹ آف دی آرڈر کی عزت حاصل ہوئی۔

اور ۱۸۴۲ء میں وہ دانیا کی اکاڈمی کا کارسپانڈنگ ممبر مقرر ہوا

فروری ۱۸۴۳ء میں لیڈن کی یونیورسٹی نے اوسکو۔ یم۔ ڈی کی آنریری ڈگری دی۔

اور ۱۸۴۳ء نومبر ۱۸۴۳ء کو کیمبرج یونیورسٹی نے اوسکو۔ ایل۔ ایل ڈی کی اعزازی ڈگری دی۔

اگست ۱۸۴۳ء میں وہ علوم کی فرنچ اکاڈمی کا کارسپانڈنگ ممبر مقرر ہوا۔

یہ بھی ایک کہنے کے قابل بات ہے کہ مذہب کے بارے میں سٹر جارلس ڈارون کہتا ہے کہ۔

میں قادر مطلق خدا کی ہستی کا
قلیل قدر اعتبار رکھتا ہوں۔

لیکن وہ یہ بھی کہتا ہے کہ

دنیا کے فیاض خالق کا خیال انسان کے
دل مین نہین پیدا ہوتا جب تک کہ وہ
مدتہا علے التواتر تعلیم سے مالامال نکیا
جاوے۔

تاہم یہ سوال کہ آیا کوئی خدا ہے یا نہین وہ ہمکو بتلاتا ہے کہ اس سوال کے
نوعیت سے ہی صاف ظاہر ہے۔ اوسنے یہ بہی کہا ہے کہ دنیا کی نہایت
تیز طبع اور لایق لوگون نے جو یہان موجود رہے اسکا جواب اثبات مین
دیا ہے۔

خود تصنیف اصلیت اقسام کا اس بیان سے ختم ہوتی ہے کہ
اس زندگی کے ظہور مین جسمین مختلف
اقوام ہین ایک جلال ہے جسے خالق نے
ابتدا مین چند شکلون یا ایک شکل مین
پھونک دیا ہے۔

راقم
محمد عبدالکریم خان۔ آزاد

جذبات انسانی

خدا تعالے نے نباتی اور حیوانی قوتون کے لئے ایک خاص حد مقرر کردی ہے وہ اپنی اپنی معمولی ساخت اور چند اعمال فطری کے دائرہ سے آگے قدم نہین بڑہا سکتین۔ لیکن انسانی زندگی کے کمال اور نقصان مین عجیب تفاوت کیا ہے۔ عقل انسانی کو ان تفاوتون کی نیرنگیان دیکھہ دیکھکر سراپا حیرت ہونا پڑتا ہے نفس انسانی کو مختلف مرحلون کے تگاپو مین عجیب الجھن ہوتی ہے۔

عقل انسانی ابراہیم کیطرح انسان کے ذاتی جذبات کو پہلے تفحص کرتی ہے کبھی اوسکو بلند جو مین چاند سا نورانی چہرہ نظر پڑجاتا ہے اوسکی عظمت دلپر چہا جاتی ہے وہ ان ولولون مین بیقرار ہوکر پکارتا ہے ھذا ربی! اور جب آہستہ آہستہ اسکا نور ماند ہوتا جاتا ہے اور یک لخت آفتاب کا نورانی جرم افق سے گوشے سے طلوع کرتا ہے اسکی آنکھونکو اوسکا نور خیرہ کردیتا ہے۔ اسکی جلالت اوسکے تحریکات کو

کو اپنی طرف جذب کرلیتی ہے اور سراسیگی کے ہجوم مین نعرہ زن ہوتا ہے کہ
ھذا ربی اسطرح وہ زوال پذیر جذبات کو ترک کرتا ہوا اصلی مقصود تک
پہونچ جاتا ہے - ایسی ہی حیرتمین انسانی جذبات کی بدیع المثال منظر کے
مطالعہ سے پیش آتے ہین انسان مین فطرۃً بعض جذبات ایسے ہین جنکا
دائرہ بہت مختصر ہے اونکی تحریک جزئی ہوتی ہے اونکے آثار صرف طبیعت
تک محدود رہتے ہین - پھر اون جذبات مین امتداد پیدا ہوتا جاتا ہے
تب وہ طبیعت کے دائرہ سے نکل کر نفسانی تحریکات سے متولد ہوتے
ہین اسکے بعد وہ جذبات اور آگے قدم بڑہاتے ہین - اور خاندانی - قومی
ملکی - الٰہی جذبات ہوجاتے ہین - ان جذبات مین جتنا امتداد ہوتا جاتا
ہے اوتنی ہی اوسکی سطح بلند ہوتی جاتی ہے -

یہ جذبات قدرتی اصول کے موافق شہری لوگون مین کمتر مائل
ہین وہ عموماً آرام دامن کے سرسبز سایہ مین زندگی بسر کرتے ہین اپنی حفاظت
کے لئے کسی قسم کی ریاضت کی اونکو ضرورت نہین پڑتی بادشاہی سیاست اونکی
پاسبانی کرنے کی کفیل ہوتی ہے اسلئے قدرتی جرات اور جذبات کے استعمال
سے ملکہ حاصل کرنے کا اونکو موقع نہین ملتا شہر نیا ہین اور پولس اون خطرات
سے جو اونکی زندگی کے درپے رہتے ہین اور لشکر و دراز کے خطرات
سے محفوظ رکھتے ہین لہذا اونکے پرامن زندگی بچون اور عورتون کے مشا

ہو جاتے ہین رفتہ رفتہ یہ فارغ البالی سے متجاوز ہو کر طبیعت کے درجہ کو پہونچ جاتی ہے بخلاف انکے بادیہ نشین قومین خطرات کے رخ کے سامنے دوبدو زندگی بسر کرتی ہین نہ انکے آرام گاہونکے گرد کوئی پناہ ہوتی ہے جسکی آڑ مین وہ سیر ہو کر امن کی خاموشی مین راتین کاٹ سکین اکثر اوقات وہ چلتی ہوئی سواریون پر اپنی نیند کا ملال رفع کر لیتی ہین اونکو اپنی حفاظت کے لئے مدافعت کے وقت صرف اپنے دائین بائین کے ہتھیار پر بھروسہ کرنا پڑتا ہے زندگی کا حفظ ہتھیارون کو کسیوقت اونکے پہلو اور خواب گاہون سے جدا نہین کرتا خطرات ہمیشہ مجبور کرتے ہین کہ نہایت ہوشیاری کے ساتھہ راستون کی دیدبانی کرین اکثر وہ تنہا ہو کر اپنی جرات کے بھروسے پر اور اپنی بے باک سماوریت کے اعتماد پر لق و دق بیابانون کو طے کر جاتے ہین شدہ شدہ یہ شجاعت کا ملکہ اون مین راسخ ہو جاتا ہے اور اون کی طبیعت مین حرارت دلیری کا دیوتا اوتار لیتا ہے انہی قومون کے بہت سے ایسے خواص ہین جو اونکے جذبات کو ہمیشہ بڑہاتے رہتے ہین اور عجیب عملی تعلیم سے ایسے لوگ اپنے ملکات کو پختہ کرتے رہتے ہین چند بطور مثال کے مذکور ہوتے ہین ۔

(۱) اون مین آبادی کے اندازے کے موافق خاندانون کے بہت سے مجموعون کی ترتیب ہوتی رہتی ہے اون مین قدرتی رہنمونی نہ ہونے سے بمقتضائے طبعی جذب کے مغلوب معہ مقبوضات کے غالب کا شکار ہو جاتی ہین اسلئے

ہر ایک حصہ اپنی زندگی کے ضروری متمتعات کی پائیداری کے لئے جمعیت کی ایک خاص نصاب کو قرار دیتا ہے - یہ مجموعہ دو طاقتون سے مرتب ہوتا ہے اول افسر جنکی رائے دور اندیشی - دلیری - پر سب کو وثوق ہو - دوسرے اوس خاندان کے نوجوان بہادر جو قریب نسل کے اجزا سے ترتیب دئے گئے ہون -

(۲) دوسری خاصیت ان قومون مین یہ ہوتی ہے کہ اون جذبات قومی کی روح پڑکر ایک خاص مزاج حاصل ہوتا ہے - یہ قومی پیوند اون مین ایسا محکم ہوتا ہے کہ گویا ایک شخص کے سب اعضا مین ایک جنبش سے فورا سب کو جنبش ہوجاتی ہے اسقدر ان قومون کی آبادی بہت سے مزاجونکے سلسلون سے سلسل ہوجاتی ہے -

(۳) تیسری خاصیت ان قومون مین یہ ہوتی ہے کہ آپسمین یہ ہمیشہ ٹکرایا کرتی ہین کوئی مذہبی یا عقلی مکمل قانون ایسا نہین ہوتا جو اونکی طبعی جنبشون مین خاموشی پیدا کرسکے اسلئے اون کی زندگی کے صفحے مہیب داستانون سے لبریز ہوتے ہین اور جیسے کہ اونکے قومی مزاجمین باہمی اتحاد اور الفت کا ایک محکم پیوند ہوتا ہے ایسی ہی دوسری قومون سے (جنسے اون کے مقاصدمین مزاحمت ہوتی ہے) نہایت سخت نفرت کے ساتھہ اون کے قومی مزاجمین راسخ ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ یہ نفرت کا مزاج دیرینہ ہوجاتا ہے

اسلئے ہمیشہ اوس ملک کے مختلف حصون مین فتنونکی تند ہوا چلتی رہتی ہے اور صبحکا وقت اسکے لئے نہایت مناسب ہوتا ہے۔

(۴) خاصیت ان قومون مین یہ ہوتی ہے کہ اون مین مدوجزر ہوتا رہتا ہے کبھی کوئی خاندان غالب ہوجاتا ہے اوسیقدر اوسمین جذبات قومی کا استداد ہوتا رہتا ہے اور وہ ضعیف کو اپنے اندر جذب کرلیتا ہے اسطرح اوسمین تدریجًا وسعت ہوتی جاتی ہے اسکے بعد اوسکی وسعت کا دائرہ یا آن متفرق خاندانون سے آگے متجاوز نہین ہوتا یا یہ مجموعی طاقت کسی بڑی سلطنت قاہرہ سے ٹکرا جاتی ہے اور سوقت اگر اوسکے اولیائے دولت مین مدافعت کی طاقت نہین ہوتی تو وہ سلطنت قاہرہ کیطرف منتقل ہوجاتی ہے ورنہ اوسکی نظر بن کر اپنی طاقت کا ستون اوسکے مقابلے مین بلند کرتی ہے یا وہ سلطنت قاہرہ اپنی طاقت بڑہانے کو اوسکو اپنا رکن کرلیتی ہے۔

(۵) خاصیت ان خاندانون کی یہ ہوتی ہے کہ ملکی فطرت پختہ معدنیات کیطرح نہایت محکم ہوتی ہے اور اگرچہ قدرت ہر ایک فطرت کے پاس ایک مجموعہ اخلاقی بداعتیون کے ساتھہ ہوتا ہے لیکن اگر اوسمین مکمل رہبری نہ ہو تو وہ بغیر اسکے کہ طبیعت کے دار القضا سے اوسپر منظوری کے دستخط ہون قابل نفاذ نہین ہوا کرتی۔ اسلئے ان قومون کے اخلاقی

اور مذہبی دستور العمل یا محض طبعی ہوتے ہین یا اگر مسلم ہدایتون سے بھی ماخوذ ہوتے ہین تاہم اون مین طبیعت کے احکام مخلوط ہوکر قدرت کے قانون سے متجاوز ہوجاتے ہین بہرحال کیسے ہی ہون لیکن اون کے اندر راسخ ایسے ہوتے ہین کہ وہ اپنی زندگی کو اون کے لئے طلسم کر دیتے ہین وہ اپنی زندگی کی حالت مین اونکو مردہ نہین دیکھہ سکتی یہ اصول اون طبعی جذبات کو ایک اور مضبوط بندش سے جکڑ دیتی ہین اور قوت حافظہ اون احکام کو ہمیشہ محو ہونے سے محفوظ رکھتی ہے۔

ان جذبات کے زوال کے مختلف اسباب ہوتے ہین۔

(۱) جب ایسی قومون مین دولت کی بنا پڑتی ہے تو اقتدار کے زمانہ مین یہ دولت اپنے فتوحات اور اس کے خوشنود کرنے والے اسباب سے بہرہ مند ہونیکے خواہان ہوتی ہے طبیعت کے جذبات اوسکو اپنا اسیر کر لیتی ہین کوئی مخالفانہ صدا اوسکے کان مین نہین پڑتی اور بیدار دولت اوسکی لذتون مین شریک ہوتے ہین اونکی طرف سے اعانت دینے مین سرگرمی ہوتی ہے ایسے وقت مین دولت پر ایک خواب گران طاری ہوتا ہے اور وہ شاہی عمارات فاخرہ لباس زندگی کے عمدہ تکلفات کا خواب دیکھتے ہی یہ شوق اوسمین راسخ ہوجاتے ہین اور آیندہ نسلین بھی انہین آثار کا جنکے پیچھے بالوس کے سلاح پوش لشکر گھات

ہین ہوتے ہین اقتدا کرتے ہین رفتہ رفتہ اقبالمندی اپنی برکتون کو
اونکے تواے سے جدا کرلیتی ہے اور اس پیری کے عہد مین اولوالعزمی کے
اوصاف کیا معنی وہ خود ہی صفحہ وجود سے حرف غلط کیطرح محو ہوجاتے ہین
(۲) اوسکے زوال کا باعث یہ ہے کہ اوسکو کوئی غیر جنس طاقت اپنی اطاعت
سے مقہور کرتی قدرتی اثر سے جسے کہ یہ ضروری ہے کہ فاتح کی طبیعت مین
نشاط حیوانی و نفسانی قوی مین شگفتگی اور بالیدگی ہمیشہ مضاعف ہوتی جاتی
ہے اسلیئے ان قوی کے آثار مثل تولید وغیرہ فاتح کی طاقت کے
اندازے کے موافق زیادہ ہوتی رہتی ہے ایسی ہی مغلوبیت کے نہ ہونے
سے مفتوح مین آہستہ آہستہ اضمحلال پیدا ہوا کرتا ہے تھے کہ عزم اور
اقدام کے آثار کسی مکمل تحریک کے بعد ہی اون مین یکایک جنبش نہین کرتی

پچھلی دنیا کے واقعات سے مستنبط ہوتا ہے کہ انسانی جذبات
کے اعلے اصول کی تحریک جبھی ہوئی ہے کہ جب اونکو ایسے جذبات
صحرا نشینی کے ہم پہونچے ہنود کی قدیمی تعلیم مین لازمی قرار دیا گیا تھا
کہ ایک ثلث زندگی کا صحرا نوردی مین بسر کیا جاوے۔
اسرائیلیون کے مقدس مذہب نے جو کہ مدت تک نہایت عمیق اور وسیع
سرچشمہ فطرت انسانی کی تربیت کا رہا ہے جذبات کو تلاش کیا

وہ فرعون کے دربار مین گیا لیکن سخت متمردپاکر اوسکو معہ حشم کے اپنے
غصہ کی زنجیر مین دریائے نیل کے ساحل تک کھینچ لایا اور اونکی سرکشی کے
شعلہ زن آگ کو اوس مواج دریا کی لہرون سے بجھا دیا مذہب نے یہ
ایکبار قدرت کا ہولناک نمونہ دکھاکر اسرائیلیون کی نسبانت اور رجعت بات
کے نیل سے اوترتے ہوئی آزمائش کی کہ خدانے تمہاری مہمانی کیلئے
ملک شام کی معمور بستیون کو پسند کیا ہے اور مقدر کیا ہے کہ اریحا کی سرکشی
کرنے والی عمالقہ تمہارے تیرون کا شکار ہون اسرائیلی اولاً تو قربون
تک مطیع رہ چکے تھے دوسرے تمدن کی محفوظانہ زندگی نے اون کے
قوے مین افسردگی پیدا کردی تہی اونکے ارادون مین وہ حریت اور
جذبات کہان تھے کہ عمالقہ کی جبر وتیت سے ٹکرا جانے کا باوجود ایسی
قوی تحریک کے بھی اون مین خیال پیدا ہوتا۔ صاف کہدیا کہ وہ نہایت
زورمند ہین جب تک کہ خدا اپنے معجزنما اثر سے اونکو وہان سے نہ نکالدے
ہم اوسمین قدم نہین رکھین گے اسلئے خدانے اونکو چالیس برس تک
شام ومصر کے درمیانی بیابان مین محبوس کیا یہ اتنی مدت جو اخلاقی
زندگی کی سخت تبدیلی کا پورا پیمانہ تہی صحرانشینی کے جوہر اور آزادانہ
جذبات کے اثرون کی از سرنو زندہ کرنے کے لئے کافی تہی اسطرف
صحرانشینی نے متفرق جنبشون کو ایک جاکر کے ایک پرزور مزاج

اتحاد کا قایم کیا اور سطرف نبوت ظاہرہ نے جذبات آلہیہ کے ذریعے سے
اور موسوی صداقت کے مبارک سنہ سے مخالفت اور باہمی بغاوت کے
پنہانی افزون کو اونکی طبیعتون سے تخرج کر دیا اور مجموعی جنبشون کا رخ جذبات
آلہیہ کیطرف پھیر دیا اسطرح پر توریت کے مقدس قانون کی برکتین ایک دراز
زندگی ایک کنعانیون کے اون قدیمی اثرون کے زندہ رہنے کی ہمت
ہوئین جب طبیعتون مین جہل یا دولت کی تاریکیان پھیلکر اوس مذہب
کے نورانی چہرے پر نقاب ہو جاتی تھین اور حقیقی جذبات کمزور ہو جاتے
تھے تو جدید نبوت پھر اصلی جذبات کیطرف اونکو کشان کشان لاتی تھی
اخیر مین اوس نبوت کو مبارک فرزند نے جو دنیا مین بیت المقدس کی
تعمیر کا بانی سمجھا جاتا ہے اپنی نبوت کے زمانہ اثرون اور سلطنت کی
دفادار طاقتون سے اون جذبات کے مزاحمین دوبارہ تنگدلی پیدا کی
اور مذہبی اور اسرائیلی طاقت کا نمودار نشان تعمیر کیا لیکن جب رفتہ
رفتہ توریت مخلوط ہوا کر اپنی صداقت کی شہادت سے مہر بلب ہو گئی اور
اور اسطرف رسمی اور تشریعیت اعمال کی اوٹ مین آگئے تو توریت کا
مسلسل فیضان فطرت کے اصلی جذبات کی تربیت مین کوتاہی کرنے لگا
دوسرے اس عہد مین کنعان ۔ فلسطین ۔ بنی عیص ۔ بنی مدین ۔ بنی لوط

روم - یونان - عمالقہ - ایگرتین جو الجزیرہ نینوا نک جسکے مقابل موصل آباد ہے بے اندازہ متفرق طاقتین بڑہتی گئین اسکا انجام یہ ہوا کہ سلطنت کا تاج اسرائیلیون کے سر سے اوتر گیا اور اونکو فارسیون نے پا بزنجیر بابل مین مقید کر دیا اور سکے بعد یونانیون نے اور یونانیون کے بعد رومیون نے اوسکی بقیہ قوت کا پیمانہ بالکل خالی کر دیا اور سکے بعد اوس ابدی جلال کے مبارک فرزند نے ظہور کیا جس کا آغاز بیت اللحم سے ہوا وہ شریعت اعمال مین زندہ جذبات کے القا کرنے کو پیدا ہوا تہا اوسکا ہر اثر صداقت اور زندگی کی روح سے پر تہا اور سکے اثرون نے دلکی چھپی تونکے اندر سرایت کرنی شروع کی اور از سر نو اون اصلی جذبات کو اوبھارا محبت انسانی اور عبادت یزدانی کا وعظ ایسے پر تاثیر لفظون مین کہا جس سے اندرونی جذبات فوارہ کیطرح جوش زن ہو گئے اور نئے آسمانی وحی کو دلکے صفحون پر لکھا نہ کاغذ کے صفحون پر اور نئے اس وعظ کا مخاطب کسی بیابانی قوم کو جب نپایا اور انجیل کی تعلیمات کے لئے اون طبیعتون کی ضرورت تہی جو بیابان کے آغوش مین زندہ بسر کرین اسلئے اوسنے رہبانیت کی تعلیم دی اور اسطرح پر انسانی جذبات کے لئے بدوی المشرب ہونا علی العموم ظاہر کیا لیکن جب عیسویت کے راز کلیسیاؤن کے سیاختون مین پڑکر انسانی خیالات مین منتقل ہوئے اور تثلیث کفارہ نے تمام کلیسیاؤن کا رخ اپنی طرف پھیر لیا تو اوس کی

مکمل تعمیل بشری خیالات کے دباؤ سے گزر ہو گئی تب اخیر کتاب آسمانی کے
نزول کا عہد آیا اسکے لئے خدا نے اسمٰعیل کی ذرّیت کو منتخب کیا جنکا وطن قدرت
نے اون بیابانون مین بنایا تہا جنکا سطح مجرروم - قلزم - عمان کے سطح سے
ملا ہوا تہا اونکی قدیمی طاقتون کا نام عاد - ثمود - عمالقہ - حمیر تبّاع - جرہم -
تہا - اونکے حملات مغرب - فارس - ہند - چین کے فتوحات مین بہت زیادہ
مشہور تھے - خدا نے اونکو اسلام کے لئے ایسا ہی خاص کیا جیسا کہ بدن انسان
کو نفس ناطقہ کے لئے اور ابر کو سیرابی کے لئے - اونکے قوا رمین قدرت نے
صحرا نشینی کے وہ موروثی جوہر ودیعت کر رکھے تھے جنکو اسرائیلیون کے پیغمبر نے
چالیس برس کی تربیت سے اون مین پیدا کئے تھے دراز قرنون تک اونکے
قویے جوہر ونکو اونکی نسلون مین پختہ کرتا رہا اونکی نشو و نما کے ساتھہ جذبات
مین بالیدگی ہوتی رہی اونکے قبایل مین سے ملوک حمیر و کہلان جنکے خاندان
تخم - جذام - غسّان - طی - قزاعہ - آباد - تہے اس انتخاب سے اسواسطے
علیحدہ رہے کہ دولت کی خوشحالیون نے اونکے قوی جذبات کو مضمحل
کر دیا تہا البتہ اون مین سے مضر کی نسل جسمین سے - قریش - کنانہ ثقیف
بنی ہذیل - بنی اسد وغیرہ - تہے اسی انتخاب کی عزت سے سربلند کئے گئے
اور سکے جذبات کا اندازہ اوس اقدام سے ہو سکتا ہے جو تیس ہزار کی مجموعی
طاقت سے تمام دنیا کی متقدر طاقتون کے درمرکزون کے تنزل

کرنے میں ظاہر ہوا اونہون نے یک لخت قادسیہ میں ایک لاکھ بیس ہزار اور یرموک میں چار لاکھ کو شکست دی - یہ اقدام قوم گاتھ کا سانہ تہا کہ جسکو فرانس سے جنبش ہوئی اور رومنہ الکبرے پہونچتے پہونچتے اوسکا خاتمہ ہوگیا اور نہ کیا نیون کا ساجنکو اسفند یار اپنی ماتحتی میں دس ہزار یونانیون سے پس پاکر واکذاون ناکامیابی کے راستون سے لوٹا لایا جن پر وہ چند روز پہلے خوشنودیون کے لدگن بجاتے ہوے جارہے تھے -

وہ تاریخی قلم جن سے زمانہ کے تمام کج و پیچ گردشون کا اندازہ کیا جاتا ہے اور نہایت عمیق تلاش سے ہر ایک واقعہ کی بنیاد معلوم کی جاتی ہے اس مفتخر قوم عرب کے چند روزہ تاریخی واقعات کے فیصلہ کرنے میں رک جاتی ہین - تمام واقعات عالم سے اونکے حالات ملائے جاتے ہین - لیکن اس مجموعہ کی ترتیب کی شان کہین نہین ملتی - اگرچہ اون حالات میں بعض کرشمے ایسے بہی ہین کہ جنکی بنیاد عالم طبیعت کے اصولون سے جدا ہے لیکن تاہم عمیق نظر کو اوس ترقی کے اکثر طبعی اسباب معلوم ہونے میں کامیابی بہی کسیقدر ہوسکتی ہے -

ان اسباب میں بڑا حصہ اون فطری جذبات کا ہے جو صحرا نشینی کی آزادانہ زندگی اور سخت سے سخت صعوبتین جھیلنے سے اون میں راسخ ہوگئے تھے - اون کی خاندانی زندگی نے اونکے لئے ایک ایسا اسکول بنا دیا تہا

کہ جسمین باہمی نزاع اور کامل الفت کے جذبات سے ہمیشہ اونکی تربیت ہوتی رہتی تہی ۔ افتتاح اون جذبات کا بنات عم کی شیفتگی سے ہوتا تہا۔ نو خاستہ طبیعتون مین ایسے بہت کم ہوتے تھے جو اس پُر زور نگار سے خالی ہون پھر وہ تمام خاندانی مجموعہ مین نہایت مستحکم بندش سے قایم رہتی تہی۔

جیسے کہ قدرتی قانون ایک بدن مین قوائے رئیسہ و مرءوسہ کے مابین ایک محکم اختلاط پیدا کردیتی ہین ۔ تمام بدنی قوا قوۃ حیوانی کے زیر فرمان رہتے ہین جب قوۃ حیوانی کو زیادہ صدمہ پہونچتا ہے فوراً سب طاقتین اوسکی حمایت کے لیے برانگیختہ ہوجاتی ہین ۔ ایسے ہی جب ، کسی اور حصہ بدن پر کوئی آفت آتی ہے تو قوۃ حیوانی معہ تمام اور بدنی طاقتون کے اوس آفت کے استیصال مین سرگرم ہوجاتی ہے اسیطرح بقائے حیات تک اون کا یہ باہمی معاہدہ جو قدرت کا ایک بے بہا عطیہ ہے اپنے دایمی اثرون سے موکد رہتا ہے ۔

ایسے ہی قدرتی نمونون کے انداز پر عرب کے قبایل مین بہی باہمی حمیت مالی ۔ جانی ۔ بدنی ۔ اونمین بے دریغ فیاضی کے اصولون سے نافذ ہوتی تہی جسکے اثر یکسر اونکے تمدن مین منعکس تھے ۔

اسی خاندانی زندگی کے قومی الفتون نے انتقام کی بے حد حمیت

اون مین پیدا کردی تھی جب وہ اون میدانون کیطرف اقدام کرتی تھی جو انتقام کے لئے قرار دیجاتے تھے تو کوئی کشش اور آرزو اونکے لئے عنان گیر نہین ہوتی تھی۔ سیقل شدہ تلوارون کے محاصرے کے وقت جب اونکی ہم خوابہ کی دلکش ولولے اپنے آپ کو اونکے سامنے پیش کرتے تھے تو وہ بجائے اسکے کہ اونکے ارادون مین اضمحلال پیدا کرتے اونکو اخیر الوداع کرکے قومی جذبات مین منتقل کردیتے تھے۔ ان سمندر فتار جذبات کو وہ قطعہ زمین اور بھی مہمیز کردیتا تھا جو اونکے کسی سردار یا کسی خاندانی نوجوان کے خون سے انسان پایا جاتا تھا اور وہ عبرت کدہ لحد جو اپنی غمگین درخواست سے طبیعتون مین انتقام کا جوش پیدا کردیتا تھا ان سب سے زیادہ اون کا آخر تھا جو طبیعت سے انتقام کی تند موجین اوٹھاتا تھا۔ نسل کے گھٹجانے پر اون جذبات مین کچھ تھوڑی خاموشی پیدا ہوجاتی تھی لیکن زمانہ بہت جلد اوسکا نصاب پورا کرکے از سر نو ان اثرونکو برپا کردیتا تھا۔ اسیطرح نسلاً بعد نسلٍ یہ ولولے اونمین منتقل ہوتے رہتے تھے

ان جذبات اور حمیت قومی مین زیادہ تر گران بہا حصہ اون جذبات کا تھا جو ناموس اور شرافت خاندانی کی حفاظت سے پیدا ہوتی تھی۔ اسکے شاہد اونکے حالات مین اکثر ملینگے۔

لقمان ابن منذر نے کسروی درخواست کو جو بعض مخدرات

محل کے متعلق تھی۔ ایسے نقطوں سے متاثر کر دیا جسکو کر دی غیرت فیصلہ نہ کر سکی اور زی قار کی جنگ پر اوس غصہ کا منفعلانہ اختتام ہوا۔

وایل کی نسل جب عرصہ دراز کی باہمی نزاعوں سے اپنے چیدہ چیدہ جگر کو برباد کر چکی اور اسنے شیبانیوں کی طبیعتوں میں کسیقدر اعتدال پیدا کر دیا تو حارث ابن عباد نے اپنے نامور فرزند بجیر کو مہلہل کی منتقم تلوار کے سامنے استعراض سے پیش کر دیا کہ مہلہل اوسکے قتل کر ڈالنے سے اپنے غصہ کو فرو کر لے حارث کے دلمین انتقامی قربانی نے کوئی افسوسناک اثر پیدا نہین کیا لیکن مہلہل کے ان نقطون نے جو بجیر کے قتل کے وقت اوسنے کہے تھے "کہ آج کلیب کے کفش پا کے تسمہ کا انتقام ہوا ہے۔ حارب کے دلمین اس بلا کی بیتابی پیدا کر دی کہ جب تک ان نقطون کے کہنے والے کو اوسنے گرفتار نہین کر لیا اوسمیں بیتابی مین خاموشی نہین پیدا ہوئی۔

اونکے ناموس کا پاس عمرو بن کلثوم کے واقعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے جب بادشاہ منذر بن ماء السماء نے عمرو کے نانہند کو استعراض سے بلایا کہ اپنے دربار پر ظاہر کر دے کہ کسی عربی النسل کے نانکا یہ رتبہ نہین ہے کہ وہ بادشاہ کی محترمہ مان کی خدمت سے اعراض کر سکے۔ دعوت سے فارغ ہونیکے بعد خدام حرم علاحدہ کر دیے گئے تھے اوسوقت منذر کی مان نے ہند سے سبوے شراب اوسنے کی درخواست کی اور اسکے غیور طبیعت نے نہایت بے پروائی سے اس درخواست کو سنا

جب دوبارہ اوس درخواست کی تکرار کی گئی تو خاندانی غیرت نے اوسکی طبیعت مین ایک جنبش پیدا کی اور خود اوسنے شاہی مجمع کے شرکت کرنیوالون کو جنمین اوسکا شوہر بیٹا عمرو بن کلثوم بھی تہا مطلع کیا کہ ہائے تغلبی غیرت - یہ لفظ عمرو کے دلمین سراپا اثر ہوکر اوتر گئی اور اوسکی طبیعت نے اپنے غصے کو چہرہ اور ہاتہ کیطرف پہینکا - سراپردہ کے قریب تلوار شاہی اویزان تھی اوسی تلوار سے عمرو نے منذر کے پارہ پارہ کردیے -

یہی ناموس کی پر غیرت طاقت تہی کہ کسی اجنبی طاقت کا اون پر دباؤ نہین پڑسکتا تہا - جیسے یہ جذبات قوی تھے ویسے ہی پختگی کے ساتہہ کسی امر اہم کے وقت اونکا ضبط کرنا بھی اونپر آسان تہا - قیس ابن عاصم منقری لکھوریے تہا کہ اوسکے فرزندکا لاشہ معہ اوسکے قاتل کے جو قیس کا بھتیجا تہا سامنے پیش کیا گیا لیکن جب تک اوسنے اپنے لکھو کو ختم نہ کرلیا اوس واقعہ کیطرف بالکل توجہ نہ کی - حارث ابن عباد نے جب اپنے عزیز دشمن مہلہل کو گرفتار کرلیا تو صرف ایک زبانی معاہدے کے سبب سے فوراً اوسکو رہا کردیا - کعبہ کے حریم مین وہ خاندانی قاتلون کے دوش بدوش کھڑے رہتے تھے کوئی حرکت اونکی خاموشی کو نہین توڑ سکتی تہی -

اس خاندانی زندگی نے اون کے قوا کو نہایت وزرشے بنادیا تہا اسلئے بڑے بڑے جوہرون کی اون مین تولید کردی تہی

گھوڑون کے زین اونکے تکیے تھے۔ صبرا ونکا زادہ راہ تہا زمین اونکے لیئے مہد تہی آسمان اونکا ایک کشادہ سائبان۔

زیرکی اور فراست کے میدان مین وہ یکہ تاز تھے شب کے وقت ایک شخص سو رہا تہا اور اوس کے قریب دودہ کا بہرا ہوا ایک ظرف رکہا تہا۔ یہ اپنی خواب مین سرگران تھا کہ ایک مار سیاہ آیا اور اوسنے اوس شخص کے سر کیطرف رخ کیا اوس نے اوسی استغراق مین اپنے سر کو ہٹا لیا۔ تب وہ اوسکے ہاتہہ کیطرف بڑہا اسنے اپنے ہاتہہ کو بہی اونکی طرف سے جدا کر لیا۔ ایسے ہی جب وہ اوسکے پاؤن کیطرف بڑہا تو اوسنے پاؤن کو بہی علیحدہ کر لیا۔ آخرکار وہ سانپ نیچے اترا اور ظرف مین منہہ ڈالکر کیقدر دودہ پی کر چلا گیا۔ جب یہ شخص اپنی خواب سے متنبہ ہوا اور چاہا کہ اوس ظرف مین سے دودہ پیئے دفعتاً اوسکی بو سے تاڑ گیا کہ اسمین سے سانپ نے دودہ پیا ہے اور چپ درانست سانپ کو دیکہنے لگا۔

اسی فراست کا اثر تھا کہ تاریخی دماغ۔ اور نمین قیافہ۔ عیافہ سراغ معلوم کرنے کے وقایق بکثرت پاتے ہین۔

ان امور کی تکمیل مین تربیت کو بہی بڑا دخل ہے۔ ساسانی شہنشاہ بہی اونکی تربیت کے قایل تھے چنانچہ بہرام گور نے ابتدائی عہد سے بلوغ تک نعمان ابن منذر کی زیر نظر تربیت پائی تہی جسکا اثر یہ ہوا

کہ خیالی اور جسمانی قوا کے لحاظ سے ساسانیون مین یہ ایک مقتدر فاتح شہنشاہ تھے۔

اور تربیت بغیر کمال تولید کے ہو نہین سکتی اس راز کیطرف مقدس رسالت نے رہبری کامل فرمائی ہے الناس کالمعادن خیارکم فی الجاہلیۃ خیارکم فی الاسلام اور کمال تولید کے مطابق بہت سے طبعی راز ہین جن کے بیان کا اب موقع نہین ہے لیکن بڑا سبب اس کا عورتون کی طبیعت مین دیری اور قوت مزاجی ہے۔

کیا کوئی عورت یمامہ کے اوس دور بین رز قار سے زیادہ ہو سکتی ہے جو ۸ میل کے فاصلے سے دیکھ لیا کرتی ہے۔

اونکی عورات کی قوۃ مزاجی کے لیے یہ نمونہ کافی ہے کہ خرقار نے ۱۲۰ برس کی عمر مین تحیف شاعر سے درخواست کی کہ میری نسبت غزلیہ شعر لکھے شاعر نے اس درخواست پر اولاً تعجب کیا لیکن اوس نے جب اپنا نقاب اوٹھا دیا تو اوسکی کمال رعنائی نے جو اوسکے دیدار کیا اوسکو وہ بغیر اوسکے نہ رہ سکا۔ اونکی عورتون کے نظم بالکل زندہ دلی سے بھری ہوئی ہے۔ یہی اسباب باہمی تعشق کے تھے جس کا نتیجہ لازمی یہ تھا کہ اولاد دل و دماغ کے لحاظ سے ایک اعلےٰ حالت مین ہو۔

مرد جب اپنے عزیز کے خون بہا لینے سے کسی مصلحت کے سبب سے

پہلوتہی کرتے تھے تو عورتیں اپنی دلیرانہ حمیت اور بے مثال غیرت سے خاندانوں کو جنگ پر آمادہ کر دیتی تھیں اور بعض وقت خود فوجوں کی طبیعت کو جانبازی پر مشتعل کرتی تھیں فقط

راقم

خلیل احمد اسرائیلی

صنعت و حرفت

سلسلہ کے لئے نمبر گذشتہ ملاحظہ ہو

سینے کے سانچے

اگرچہ سو برس سے زیادہ زمانہ گذرا تھا کہ سینے کے سانچے بنائے گئے تھے اور اونکے حقوق محفوظ کئے گئے تھے تاہم مسمے الیاس ہو باشندہ شہر میسی چوسٹس واقع امریکہ نے ۱۸۴۶ء مین سینے کی کل ایجاد کی - مسمے ہو کے سانچے مین سوئی کے سرے پر سوراخ رہتا ہے اور سیون مین دو کو رونکو ملانے کے لئے ایک سینٹھا رہتا ہے اوسوقت سے ۱۸۷۱ء تک تقریباً ہزار قسم کے سانچے وقتاً فوقتاً ایجاد ہوا کئے - زمانہ حال مین سینے کے سانچے حسب ذیل چار قسم کے بنتے ہین -

(۱) شٹل یا لوک اسٹچ مشین - جو خانگی استعمال کے لئے موزون ہوتی ہے -

(۲) وہی مشین مگر وسعت و ترقی یافتہ دستکاری و کاروبار تجارتی کے لئے -

(۳) مشین دوہری زنجیر وار سلائی کی -

(۴) شین اکھری زنجیردار سلائی کی۔

اسوقت پہلی اور دوسری قسم کے سانچے۔ سنگر۔ ہو۔ ویڈ۔ ولسن اور وہیلر کے نام سے مشہور ہین۔ تیسرا سانچہ حسب نمونہ قدیم گروو اور بیکر کے ہے۔ اور چوتھی قسم کا سانچہ ڈیل کوکس اور گبس کا بنایا ہوا ہے چند برسون سے خصوصاً اسبات پر زیادہ خیال کیا جاتا ہے کہ سینے کے سانچون مین حتے الامکان کم آواز ہو اور اوسکی قوت و استحکام مین ترقی ہو۔

ایک رشتی یعنے اکھری کام کی شین مین سوئی دونون طرف سے نوکدار رہتی ہے اور وہ ایک سرے سے کپڑے مین گھستی ہے۔ وہاگا آگے پیچھے ہوکر برابر سیا جاتا ہے۔ یہ سانچہ بوٹ بنانے مین بہی مستعمل ہوتا ہے زنجیردار سلائی مین ترچھی پھرکی کی وجہ سے ایک سلائی پر دوسری ترچھی سلائی خود بخود ہوجایا کرتی ہے جس سے زنجیرہ بن جاتا ہے۔ اسطرح سینے کا کام نہایت آسانی سے ہوجاتا ہے اور انسانی عقل کے مقابلہ مین جسمانی طاقت بیکار ہوجاتی ہے۔

گھڑیان

تخمیناً بارہوین صدی مین صنعت گھڑی سازی ایجاد ہوئی۔ اگرچہ وقتاً فوقتاً گھڑی سازی مین ترقی ہوتی گئی مگر اصول مین تغیر و تبدل نہین ہوا مثلاً گھڑی کے اندر کے متعدد چکر جو ایک دوسرے کے ذریعے سے پھرتے

اور بالآخر کانٹوں کو اوس سطح پر چلاتے ہیں جس پر وقت بتلانے کے لئے گھڑی کے ہندسے لکھے ہوئے رہتے ہیں ۔ گھڑیال پر تار سے لٹکا یا ہوا بھاری وزن آہستہ آہستہ نیچے اترتا جاتا ہے اور اس اثنا میں چکر پھرتا جاتا ہے جیسی گھڑیاں سترویں صدی میں ایجاد ہوئیں ۔ ابتدائی گھڑیاں وزن کے زور سے چلتی تھیں بعد میں فولادی کمان کی طاقت سے چکر کو پھرانے کی تدبیر نکالی گئی ۔ کمان جو کنجی دینے سے لپٹ جاتی ہے کھلتے وقت تمام کانٹوں کو حرکت دیتی ہے ۔ جیبی گھڑیاں سب سے پہلے نورمبرگ (جرمنی) میں بنائی گئیں ۔ اسطرح اندرونی پرزے جو پیتل اور فولاد کے رہتے ہیں کثرت سے بنتے ہیں اور برابر کام دیتے ہیں اور ایک دن میں ہزارہا چکر صرف ایک آدمی سانچے کے ذریعے سے بنا سکتا ہے

چھاپہ خانہ

سب سے پہلے چھاپنے کا سانچہ لکڑی کا ہوتا تھا جس پر صرف چمڑا یا پتلے پاڈنڈے سے تختی کو تھپ پر دبا لیتے تھے اور کاغذ اوپر کے درمیان رہتا تھا اسلئے جو حرف اُلٹے آتے تھے ۔ چھاپنے کی دقت

کل سب سے پہلے اخبار لندن ٹائمس کیلئے ۱۸۱۴ء مین تیار ہوئی - اس کل مین مثل حال کے سانچوں کے ایک مدور بیلن رہتا ہے جو کاغذ کو چھاپنے کیلئے اون تختون پر لپٹاتا جاتا ہے جنپر ٹائپ رہتے ہین - اس صنعت کے ایجاد ہونے کے بعد اوسمین بہت کچھ ترقی ہوئی یہان تک کہ ایک گھنٹہ مین گیارہ سو سے بیس ہزار تک کا پیان چھپنے لگین اور اکثر حال کے اخبارات اسی قسم کی کلون پر چھپتے ہین - بیلن دار کل مین چھاپنے کا اصول ۱۸۱۷ء مین معلوم ہوا تھا اور اوسوقت سے اوسکی برابر ترقی ہوتی گئی - امریکہ مین سمے رچرڈ - ایم - ہو - نے اوسمین بہت کچھ ترقی کی - اور اس صنعت مین یہ تدبیر نکالی کہ ایک بڑے آڑے بیلن پر سانچون مین ٹائپ یعنے حروف جمائے جاتے ہین اور اوسپر کاغذ رکھکر دوسرے خارجی اور چھوٹے بیلنون سے دبائے جاتے ہین جن خانون مین ٹیپ رہتے ہین اونکو ٹرٹلس کہتے ہین اور وہ بیلن کے ہر دو جانب قطعہ دائرہ بن جاتے ہین - متفرق ٹیپ کی عوض اسٹیریو ٹائپ یعنے پورا صفحہ ڈالکر چھاپنے مین اور بھی آسانی ہوگئی ہے - سمے بلگ اور والٹر کی تحقیقات سے ویٹ پر کاسٹنگ پریس (ایک قسم کا مطبع) نکلا جسمین چار میل بلکہ اوس سے زیادہ طویل کاغذ کو مسلسل چھاپ سکتے ہین - نرم کاغذون پر ٹائپ سے حروف

چھپ کر پھر اسٹی ری اوٹائپ ہو جانے کی صنعت امریکہ میں ۱۸۶۷ء میں نکلی - جو پریس ہاتھ سے چلائے جاتے ہیں اونکی ترقی بھی خوب ہو رہی ہے ایسے پریس کی وہاں زیادہ ضرورت رہتی ہے جہاں قلیل تعداد مطبوعات کے لینی ہوتی ہے یا جہاں عمدہ اور نفاست سے چھوٹے چھوٹے کام نکالے جاتے ہیں یا جہاں دخانی کل دستیاب نہیں ہو سکتی - چنانچہ ملاقات کے کارڈ نفیس تصویریں - سنہری اور برنجی کام اور رنگین مطبوعات دستی چھاپہ خانوں میں ہوتے ہیں -

---

جہاز سازی

ابتداءً جہاز بنانے کی صنعت حضرت نوح علیہ السلام سے نکلی اور درستگی پاتی ہوئی اس درجہ تک پہونچی کہ حال میں فولادی اور آہنی جنگی جہاز معہ آب بند کمروں کے جنمیں پانی کا گذر محال ہوتا ہے بننے لگے -

جب تک کہ امریکہ میں گورنمنٹ قایم نہیں ہوئی تھی اوسوقت تک جہاز کو خوبصورت بنانے یا اوسکی رفتار کو تیز کرنے کیطرف کسی نے توجہ نہ کی تھی - مگر بعد میں اوسکو زود رفتار کرنے اور قلیل ترین مزاحمت اور روک دور کرنے کے لئے خاص طریقے انتخاب کرنے کیطرف تجارتی

اقوام نے توجہ بلیغ کی ابتداءً جہاز کا نمونہ اسطرح بناتے ہین کہ یکے بعد دیگرے تختہ جات درختان صنوبر و سرو علے الترتیب جاتے ہین ان تختون کی درازی ایک گز یا کچھ اوس سے زیادہ کی ہوتی ہے اور جس نمونے کا اصلی جہاز بالاخر بنانا منظور ہوتا ہے اوس نمونے کا یہ ڈہانچہ تیار کیا جاتا ہے ایسے ڈہانچون سے جہاز کے متعلق تین باتین معلوم ہوتی ہین اول اوسکا مسلم پہلو دویم اوسکا جڑوی حصہ لمبائی مین - اور سوم جہاز کے دو سادی حصے - انکے بڑے نمونون سے کاریگرونکو موقع ملتا ہے کہ وہ اپنے حسب خاطر طول وعرض کی کڑیان جسپر شکل ونمونہ کی مناسب سمجھین انتخاب کرین اور جمائین - جہاز بنانے کے کارخانون مین پانی کے سطح کے قریب لکڑی کے کندون پر جہاز کا پیندہ رکھا رہتا ہے اور اوسکے بعد دنبال جہاز اور بعدہ اوسکے متعلقات سلسلہ سے رکھے رہتے ہین اوسکے بعد وہ شہتیرین جو بمنزلہ اور قبل پسلی کے ہوتے ہین ان اجزاء منفردہ کو جوڑنے سے جہاز کی شکل بنتی ہے - تختہ اور شہتیرین گرم کرکے ٹیڑہے کیے جاتے ہین - مضبوط شہتیر عموماً درخت بلوط کے ہوتے ہین - بلوط کے تختے جو بیرونی حصے مین نصب کیے جاتے ہین وہ چار سے دس انچہ تک موٹے ہوتے ہین - صحن جہاز زرد رنگ صنوبر کے تختون کا اور سکان بلوط اور درخت موسوم الم کا بنتا ہے - دو تختون

کے جوڑ مین پرانی سن ڈالکر جہاز کے شگاف وغیرہ بند کرتے ہین پھر اونکو رال سے لیپتے ہین اور تہ مین چار فٹ لمبی اور چودہ انچ چوڑی تانبے کی چادر لگاتے ہین - لکڑی کے جہازون مین بھی بعض جگہ جوڑ اور شہتیر اور ستون لوہے کے ہوتے ہین -

ایک جہاز خالص لوہے کا بہ مقابلہ چوبی جہاز کے جو اوسی قد و قامت کا بنایا جائے وزن مین بہت ہلکا ہوگا کیونکہ آہنی جہاز کے لئے ہر ایک تختہ نقشے کے مطابق بناتے ہین اور میخ بندی کے لیے سوراخ بھی سانچہ سے کیے جاتے ہین - پیندا لوہے کا رہتا ہے اور لوہے کے سیدھے شہتیرون مین تختون سے میخ بندی پہلے ہی رہتی ہے ایک جوڑ دوسرے پر تہ پر تہ کئے ہوتے ہین اسطرح ہر ایک کمرہ جہاز بطور خود ایک علیحدہ کشتی ہو جاتا ہے جس سے جہاز کی استحکامیت بڑہ جاتی ہے -

الات موسیقی

مختلف قسم کے آلات موسیقی کی مختلف صدائین صرف چار طریقون سے نکلتی ہین اول حرکت تموج - دوم ضرب - سوم ہوا پھونکنا اور انگلیون سے حسب موقع سوراخ کو کھلنا و بانا - چہارم ایک دوسری کمان سے جنبش دینا - مثلاً ستار

پیانو۔ بانسلی۔ اور سارنگی وغیرہ۔

ارگن ایک قدیم باجا ہے جو مشہور شخص مسمے پین کی ایجاد پر مبنی ہے اسمین مختلف لمبائی کی نلیون کو ایک دوسرے سے جوڑ کر منہ سے بجاتے ہین اوسمین مرتبک نلی موسیقی کی مقدرتی آواز نکالنے کے لیے ایک حدمعین کی جسامت مین رکھی گئی ہے ان اصول کو مدنظر رکھکر ہر شخص آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ پانی سے مختلف درجہ کی حسب ضرورت و مذاق کیونکر کلین چلتی ہین۔ کیبنٹ ارگن امریکہ کی ایجاد ہے سنہ ۱۸۴۱ء مین تخمیناً تیس ہزار ارگن اور اتنی ہی تعداد کے پیانو فورٹ امریکہ مین بنے اور بکے اور گذشتہ دس برسون مین ان باجون مین بہت کچھ ترقی ہوئی۔ پیانو فورٹ کا عام اصول یہ ہے کہ اوسکے سامنے کے حصہ مین ایک مجموعہ کنجیون کا رہتا ہے جس سے اوسکے اندرونی کھونٹیان وابستہ رہتی ہین۔ ان کھونٹیون مین تار مسلسل رہتا ہے۔ باجا بجانے والا ان کھونٹیون کو ضرب دیتا ہے جس سے تارون مین تموج پیدا ہوتا ہے

سنہ ۱۷۴۱ء مین سب سے پہلے امریکہ کے ایک مشہور شہر فلاڈلفیا مین پیانو فورٹ بنایا گیا اور اٹھارہوین صدی کے آخر تک اوس شہر نے باجون کی صنعت مین اعلے درجہ کی مہارت حاصل کی اوسوقت کہ جب امریکہ کے پیانو کو پیدار سیخون سے جوڑتے تھے غیر ممالک کے پیانو صرف سرلشین سے وصل کیے جاتے تھے۔ سنہ ۱۷۴۲ء تک پیانو کی ایجاد نہ ہوئی تھی۔ اولانیچو کی کھونٹیون کو

ایک سیدھا تار لگا کر اوپر کیطرف کھینچتے تھے اور تار کے دوسرے سرے پر [illegible] لگا ہوا کنجی کے دوسرے کنارے پر چسپاں رہتا تھا۔ بعد میں اسمیں آہستہ آہستہ ترقی ہوتی رہی یہانتک کہ اب کہاں کی کہاں پہونچگئی۔ پہلے زمانے میں پیانو فورٹ کی [illegible] مہین تاروں کی رہتی تھیں مگر اب تانت کی ڈوریاں بہت موٹی ہوتی ہیں جسپر مسی ملی رہتی ہے۔ ڈوریوں یعنی تاروں کی سطحی۔ مضبوطی اور کشش نیچے سے اوپر تک رفتہ رفتہ کم ہوتی گئی ہے جس سے آواز میں نمایاں تفرقہ رہتا ہے۔ متطیل پیانو میں تار نیچے سے اوپر تک طول میں لگائے جاتے ہیں اور بڑے و مربع پیانو میں تار عرض میں ہوتے ہیں۔ بڑے پیانو فورٹ میں ہر ایک درمیانی اور بالائی آوازوں کے واسطے تین تین تار اور باریک آواز کے لئے صرف دو تار رہتے ہیں۔ غیر ملک کی بہ نسبت زیادہ ارزان اور زیادہ کثرت سے ہر قسم کے اعلے و ادنے باجے ملک جرمن میں بنتے ہیں گو کہ انگلنڈ اور فرانس میں چند میکر یعنی باجہ ساز شہرت یافتہ ہیں تاہم دنیا میں امریکہ کے باجے سب سے زیادہ عمدہ ہیں۔ احمد نگر کالج کے آرگن بنانے والے اہل جرمن سب پر سبقت لے گئے ہیں

تیاری کتب

جلد سازی روز بروز اسقدر وسیع ہوگئی ہے کہ اوسکے لئے بعض موقعوں پر

بڑے کارخانے قایم کئے گئے ہین جہان ہر قسم کا کام مکمل رہتا ہے - بڑے چھاپہ خانون مین اکثر اوقات نہ صرف کتابون کی جلد ہی تیار ہوتی ہے بلکہ ٹائپ بھی بنائے جاتے ہین - ٹائپ کے بنانے مین سیسہ اور سرمے کے سوا ہر حصہ ٹین کا مخلوط رہتا ہے ٹائپ تانبہ کے سانچون مین بنتے ہین اولاً ایک سخت دھات پر جملہ حروف مختلف اقسام کے کندہ کر لئے جاتے ہین جب اور ٹائپ اوس تیار شدہ حروف کی مانند بناتے ہوئے تو رخ اے مذکورہ بالا کے مجموعہ کو تانبہ کے سانچون مین ڈھال لیا اور اوس سخت دھات سے جسپر حروف پہلے سے کندہ رہتا ہے مرتسم کر دیا ٹائپ خانون مین باعتبار حروف تہجی رکھے جاتے ہین جاتے وقت اونکے بیچ دو لکڑیون کے درمیان مین جنکو کمپوزنگ اسٹک کہتے ہین رکھتے ہین وہان سے سطر بسطر گیلی مین جاتے ہین - گیلی سے صفحون مین جنکے چارو نطرف لوہا لگا رہتا ہے اور پریس مین چھاپنے کے لیے تیار رہتے ہین -

اگر کتاب کو الکٹروٹائپ مین لانا منظور ہوتا ہے تو ٹائپ جما کر چھاپنے کے کمرے مین لانے کے پہلے ڈھالنے کے لئے لیجاتے ہین

الکٹروٹائپ کرنے کا یہ آسان طریقہ ہے کہ جو صفحہ منفرد ٹائپ کا جمایا جاتا ہے اوسکو بالاجماع قوت برقی کے ذریعے سے ڈھال لیتے ہین

جس سے خفیف نقش (حروف) تانبے کے تختہ پر نمایاں ہو جاتا ہے۔
الکٹرو ٹائپ ہو جانے کے بعد پھر ٹائپ کو متفرق کر دیتے ہیں اور مثل سابق
اور نئے دوسرے کام لئے جاتے ہیں۔
چھاپنے کے کمرے سے مطبوعہ کاغذات خشک کرنے کے کمرے میں پہونچائے
جاتے ہیں جہاں ۱۰۰ درجہ سے ۱۲۰ درجہ تک گرمی رہتی ہے بعدہ ہائیڈرالک
پریس سے دباتے ہیں کل کے ذریعے سے صفحہ وار لپیٹے جاتے اور بعد
کاٹنے۔ دبانے۔ اور سینے کے حسب ضرورت دماغ کپڑے یا چرمی
یا کلی چمڑے کی جلد باندھی جاتی ہے۔

سگار اور تنباکو

سگار بنانے کی ترکیب آسان ہے۔ تنباکو کے ایک پتہ کو سہ گوشہ بنا کر
ایک تختہ پر رکھتے ہیں۔ پھر بہت سے تپون کے ٹکڑوں کو اوس سہ گوشہ
کے بیچ میں رکھکر ہاتھوں سے لپیٹتے ہیں۔ سگار کی نوک قینچی سے کرتے
ہیں۔ اور پھر گوند اور چکوری سے چپکا دیتے ہیں اُسکے بعد سگار ناپ کر کے

یہ گرمی ایک تھرمامیٹر کے ذریعہ سے دریافت کی جاتی ہے اگر گرمی کم ہو تو آگ سے گرمی
پہونچا کر حجرے کو گرم کیا جاتا ہے۔

کشادہ سرے کے حصے کو مربع شکل مین کاٹتے ہین - یورپین ملکون مین سگار سازی مین اکثر عورتون سے کام لیا جاتا ہے - صرف شہر برمین واقع جرمنی مین اس کارخانے مین پانچہزار سے زیادہ لوگ کام کرتے ہین اور ہر سال نیس کروڑ سے زیادہ سگار غیر ممالک مین ارسال ہوتے ہین - ۱۸۷۹ء مین ممالک متحدہ امریکہ مین زاید از ۶ لاکھ ایکڑ زمین مین تمباکو کی کاشت ہوئی تھی جسکی پیداوار ۴۷ ½ کروڑ رطل تمباکو قیمتی پانچ کروڑ نسلنگ یعنے تخمیناً چار کروڑ روپیون کی ہوئی ۱۸۷۷ء تک سو برس مین گورنمنٹ ممالک متحدہ امریکہ کو - ۴۰ کروڑ ڈالر (ایک ڈالر - سوا دو روپیہ سکہ قیصری) صرف محصول تمباکو سے وصول ہوا ۱۸۸۰ء مین شہر نیویارک واقع امریکہ مین ۶۵ کروڑ سگار اور ۳۵ کروڑ سگار یٹ (چھوٹے سگار) بنائے گئے - کہانے اور پینے کے لئے تمباکو دانہ دار باریک یا لمبی کاٹتے ہین - ملک ورجی نیا واقع شمالی امریکہ کی تمباکو کو لوگ زیادہ پسند کرتے ہین جنگ لوئی زیانہ واقع شمالی امریکہ خاص قسم کی تمباکو کے لئے جسکو پرک کہتے ہین بہت مشہور ہے اس قسم کا تمباکو کہین نہین پیدا ہوتا - شہر کنٹکی واقع یونائیٹڈ سٹیس کا تمباکو عموماً سیاہ رنگ کا ہوتا ہے - گمرشالی کیرولینا اور ورجی نیا کا تمباکو چمکدار زرد رنگ اور نہایت خوشبودار رہتا ہے سگار بناتے وقت ایک رنگین عرق کا بھی استعمال ہوتا ہے

جس سے چٹے کا رنگ بدلجاتا ہے اور اسمین خوشبو پیدا ہوتی ہر تمباکو استعمال انگلنڈ مین فی آدمی ۱½ ارطل اور ممالک متحدہ امریکہ مین ۶ ارطل ہے

شیرینی بنانیکے کارخانے

گنے کی شکر اور مصری بنانے کی ترکیب بہت قدیم زمانہ سے مروج ہے اور یہ صنعت تخمیناً آٹھوین صدی مین ایشیا سے یورپ مین لائی گئی - امریکہ کے ظاہر ہونے کے بعد بہت جلد شکر سازی کا کارخانہ شہر سیلن اڈر منگو واقع ویسٹ انڈیز مین بنایا گیا ممالک متحدہ امریکہ مین صدہا شراکت دار ان کارخانونکے متعلق ہین - صرف شہر نیویارک مین پچیس یا تیس کارخانے قایم ہین - اس قسم کے مربہ اور مٹھائی وغیرہ بنانے مین اکثر اشیائے ذیل مستعمل ہوتے ہین -

شکر - شہد - قند سیاہ - ملائی - صمغ عربی - پھٹکری - ناریل مٹر - کھوپرے کا سفوف - رب السوس - جوبلی - تخم سن - دارچینی - لونگ - اور جزیرہ الس لینڈ کی کائی وغیرہ -

اسکے علاوہ لذت کے لیے - سیاہ مرچ - مشک - پیپرمنٹ رالبس بری - گلاب کے پھول - تخم زعفران وغیرہ وغیرہ بہت سے

خوشبو دار اجزا شریک کرتے ہین اور نیز اس قسم کی شیرینی مین رنگ پیدا کرنے کے لئے ولایتی قرمز دنیل - اور زعفران ملاتے ہین -

قند بنانے کی خاص ترکیب یہ ہے کہ شکر کے سخت شیرہ کو ابال کر اس ترکیب سے جماتے ہین کہ اوسکی چمکدار قلمین بن جاتی ہین اوسکے بعد رنگ چڑھاتے ہین اور پھر اوسکی متعدد شکلین بناکر خشک کرتے ہین - اس کام مین سانچہ اور ہاتھہ دونون کی ضرورت رہتی ہے

چھری وغیرہ بنانے کے اوزار

کچھہ عرصے سے عمدہ قسم کی کٹلری (یعنے کاٹنے کے اوزار) جو مہذب ملکون کے حوائج کے لئے ضروری ہوتی ہے - انگلستان مین بنتی ہے - موجودہ مہدی کے شروع مین اس صنعت کا کارخانہ ممالک متحدہ امریکہ مین نکلا - اور چھری وغیرہ کے پہلو نکو گرسنے کے لئے چھوٹے پہوڑون کی ایجاد (جو امریکہ کی اصلاح سمجھی جاتی ہے) ہونے سے کام مین بہت سہولت ہوگئی - اوسکے بعد ان ہتھیار کی دہارون کو تیز کرنے کی کل ایجاد ہوئی جسکے باعث اس قسم کے اوزار و ہتھیار ارزان ہوگئے - ایک چھری اپنی ساخت مین از ابتدا تا انتہا مختلف کام کیوجہ سے ۱۷ - منزلین طے کرتی ہے - اور یہ سب کام سانچون مین کیے جاتے ہین - اس صنعت نے کسقدر جہ تک ترقی کی اوسکا تخمینہ ذیل کے

کے لئے صرف ایک کارخانہ مین ایک برس کے عرصے مین جسقدر خام مصالح کا مصرف ہوا اوسے ہم ذیل مین درج کرتے ہین -

معدنی کویلا (۵۶۰۰۰ من) لکڑی کا کوئلہ (۲۰۰۰۰ من) ۴۰۰۰۰۰ رطل گرائنڈ سٹون - ۴۴۰۰۰ رطل - امری - ۳۰۰۰۰ رطل موم -

اور دستون کے لیے ۳۶۰۰۰ رطل ہاتھی دانت - ۱۱۲۰۰۰ رطل آبنوس ۵۷۰۰۰ رطل روز وڈ (یہ ایک قسم کا درخت ہر جو آلپس کے پہاڑون واقع شوزرلنڈ مین پیدا ہوتا ہے) ۳۰۵۰۰۰ رطل ناریل کی لکڑی اور ہر روز دو ٹن فولاد اور پیتل دوستون پر ملمع کرنے کے لئے چاندی کثرت سے مستعمل ہوتی ہے نقط (باقی آیندہ)

راقم

حسن

ہم ذیل مین اجرتی اشتہار بجنسہ درج کرتے ہین - محمد یوسف منیجر

تدبیر نوجوانی

پیر کو کرتا ہے یہ روغن جوان

یہ روغن قوت باہ کے لئے حکم اکسیر کا رکھتا ہے جس سے پیران ہفتاد سالہ تک کو یکسان نفع ہوا ہے اوسکے استعمال مین نہ کسی قسم کی پرہیز کی ضرورت ہے نہ افیمہ وغیرہ کا کچھ خطرہ ورک دیٹھ کو حیرت بخش استحکام بخشتا ہے اور ہر قسم کے امراض نامرد کو خواہ وہ کسی سبب سے ہون بجز خلقی اور مادر زاد ہونیکے اپنی معجزنما تاثیر سے دفع کرتا ہے اور صرف ایک ہفتہ کے استعمال سے فائدہ کامل ہوتا ہے ترکیب کاکاغذ ہمراہ تیل کے ملتا ہے قیمت فی شیشی صمہ محصول ۱۴ر اور ایک شیشی مین ایک تولہ روغن رہتا ہے -

دوائی عجیب یعنی کشتہ زمرد

زمرد کا کشتہ جو باجزائی مناسب تیار کیا گیا ہے چار حصہ چاول کے برابر خوراک ہوتی ہی قیمت فی خوراک عد ر پانچ روز ۱۵ گیارہ روز کی خوراک مین بفصلہ فائدہ کلی ہوتا ہے **خواص ان** یعنے براے قوات باہ اور تمام امراض متعلقہ اوسکے خواہ وہ کسی قسم کے ہون اور سوزاک کہنہ ہو یا جدید واقع جریان - معوی دماغ واعضاے رئیسہ وارواح وضیق النفس وسرفہ کہنہ خواہ خشک ہو یا تر اور لاغری بدن ووقوع قبائی بمضمہ مین نوحکم اکسیر کا رکھتا ہے یعنی کیسی ہی مریض کی حالت ردی ہوکر خراب ہوگئی ہو بفصلہ صحت ہوگی - **اکسیر حیات** یعنی عرف نجاہ - امراض دماغ ودماغ وصفاتی خون وانواع درد واقسام تپ جڑیا چوتہیا - تپ دق - استسقا - طحال - آتشک سوزاک جریان سفید داغ - ناسور - بواسیر خونی وبادی اور مزاج کی اور جاری رہتی سے جو خشکی لاغری اور ضعف جگر وغیرہ لاحق ہونے ہین بسکو بغیر پرہیز دفع کرتا ہے ایکہ [illegible] ایکاہ کو کافی ہے قیمت فی بوتل صمہ محصول عر **عجیب چیز** مجس [illegible] خونی وبادی

وتحلیل درد مسہ کے لئے عجیب چیز ہے۔ پہلے ہی روز مین ایک دو بار کے استعمال سے درد و جریان خون دفع ہوتا ہے اور تین ہفتہ مین بالفعل درد مسہ بالکل دفع ہو جاتے ہین اور پھر کبھی عود نہین کرتے وزن دوا ایک تولہ قیمت صمہ ۴ محصول ۴ر۔ **جہان نما**۔ اس عرق کے لگانیسے آنکھونکی روشنی تیز ہوتی ہے پھولی درد و ہند سرخی چشم جملہ بیماریونکو دفع کرتا ہے قیمت صمہ ۴ محصول ۴ر وزن عرق ۲ ماشہ۔ **خضاب نایاب**۔ بے مثل رنگ ڈنگ ہے نادر خضاب ہے۔ گویا کہ آمد آمد فصل شباب ہے جیسے کہ عوام مین خضاب سے دقتین واقع ہوتی ہین ہر شخص پر ظاہر ہین یعنی چوتھے آٹھوین روز مہندی لگاکر باندھتے اور بعد تین گھنٹے کے پھر وسمہ لگاکر باندھنا اسمین قریب چھ گھنٹہ کے وقت ضایع ہوتا ہے اور بال سیاہ ہونیکے سوا اور کوئی فائدہ نہین اور نقصان بہت ظاہر ہے کہ مہندی اور وسمہ کا پانی جب دماغ مین جذب ہوگا تو اوس سے سوای نقصان کے اور کوئی فائدہ نہین جیسا کہ ایام سرما مین مثل سردی وغیرہ کے جسقدر کہیے بجا ہے ناظرین سے امید ہے کہ قیمت بھیجکر طلب کرین۔ اسمین کوئی مبالغہ نہین۔ تھوڑی تعریف اوسکے اجزا کی ظاہر کرتا ہون۔ واقع بالجوزہ۔ خارشت سر۔ ضعف دماغ علاوہ برین خوشبو مین بےنظیر مثل کیوڑہ۔ باعث درازی مو۔ مفرح دماغ۔ بالون مین سختی نہین دیتا ہے بلکہ ملایم رکھتا ہے۔ سیاہی مین بالونکو مثل اصل بالونکے کرتا ہے دوسرے روز بطور روغن چپڑنی لگانا ہوتا ہے کسی چیز سے باندھنے کی ضرورت نہین۔ دوسرے تیسرے روز لگانے سے بال مثل اصل بالونکے سیاہ ہونیکے کوئی تمیز نہ کرسکے گا کہ یہ خضاب ہے ایک بوتل مین تین روپے بھر یعنی ڈیڑھ پاؤ ہوتا ہے قیمت فی بوتل عمدہ علاوہ محصول نصف شیشی عمدہ چہارم شیشی عمدہ اس سے کم غیر ممکن ہے میرے شفاخانہ مین ہر قسم کا علاج ہوتا ہے۔ **اطلاع ضروری** واضح ہو کہ بہت سے سندی خطوط یعنی سرٹیفکٹ جو صاحبان یورپین بہادران نے میرے عمدہ علاج کے ثبوت مین عطا فرمای ہین اور نیز سندوستانی خطوط صحت۔ قریب ہزار بارہ سو کے موجود ہین جو شاید اور کارخانون مین نہ ہونیگے چاہے طلب فرماکر ملاحظہ ہون

میرے ادویہ سے ہزارون نے صحت پائی ہے اور بغیر سفارش بہت ملکون کے سارٹیفکیٹ
ملی ہین آدہ آنہ ٹکٹ بھیجکر طلب کرین کیونکہ بعض حکیمون نے اپنی شہر کے رئیسونکی خوشامد
کرکے سارٹیفکیٹ بنای ہین۔ بس میرے سرٹیفکیٹ منگاکر ملاحظہ فرمائین تاکہ دھوکا نہ ہو۔
ایک طویل فہرست ادویہ کی جو اخبار مین طبع کی گنجایش نہین رکھتی اور جس سے لطف زندگی تادم
مرگ انسان قایم رہسکتا ہے قابل ملاحظہ ہے جو صاحب چاہین کارخانہ سے طلب کرین کیفیت ادویہ
کی فہرست سے ظاہر ہوگی۔ المشتہر حکیم ابوالحسن نمبر ۲۰ شفاخانہ شہر بنارس محلہ دالمندی
متصل ٹی جوکی۔

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائین

امراض ذیل کی ادویہ شفاخانہ زبدۃ الحکما ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور مین
جو ۱۳۱۲ھ سے جاری ہے ملتی ہین۔ مفصل فہرست سارٹیفکیٹ ٹکٹ ایکہ آنہ سے مل سکتی
ہے **طلاء** جو استعمال بچہ پن کے نقص رگونکی رطوبت و بگاڑ کو دور کرتا ہے فی تولہ للعہ
ضعف اعصاب رئیسہ و معدہ۔ تاریکی چشم۔ درد سر وغیرہ جو کثرت مسکرات و اقسام توابع
کی اشتہا و ضعف جگر و سستی لاحق ہو دور کرتا ہے فی بوتل للعہ **رسوزاک** نیا ہو یا پرانا عہ
العموم ۲۰ گھنٹہ مین اپنا اثر سڑن ریم وغیرہ کو دور کرتا ہے فی بوتل صمہ **ریر ایتیل**
خوشبودار۔ بالونکو سیاہ رکھتا ہے۔ نزلہ۔ زکام۔ ریزش۔ درد سر۔ ضعف باہ
و بصر کو مٹاتا ہے فی شیشی لے روپیہ۔ **حب آتشک**۔ بلا منہ آئے تمام
دوستک دور کرتا ہے پہر پیو تا نہین دو ہفتہ للعہ **کحل الجواہر** سرمہ مقوی بصر
حافظ بینائی دافع نزول و دہند و حالا خارش پانی جانا ۳ ہفتہ سے۔ **عجیب**
الاثر سنون۔ دانت کا ہلنا کیڑے کا لگنا بدبو میل خون جانا مسوڑونکی خرابیان
ہر تولہ۔ عصان۔ **حب بواسیر**۔ بادی خونی مسوکی ٹیسین قبض کو مفید دو ہفتہ
عہ **حب ذیابیطس**۔ بار بار آنا پیشاب کا پاس و کمزوری و لاغری کو دافع

فی تولہ ۱۲ عطر حب قائم مقام۔ افیون و چانڈو بلا ضرور مرچ نشہ چھوٹ جاتا ہے فی تولہ صمہ۔ خضاب زینت شباب چند منٹ مین نیا رنگ نیا ڈھنگ نہ بانڈہ ہنے کی ضرورت ۔ قیمت تین روپے

روغن اعجاز۔ ناسور بھگندر۔ تالو کا سوراخ خنازیر۔ بد۔ کیڑے زخم سنکے۔ کالی کھانسی۔ سے ایام حمل۔ خسرہ۔ چیچک کو دفع کرتا ہے ۲ تولہ ۔ عطا۔ رسالہ دافع آتشک وسوزاک ۔ رسالہ ہیضہ۔ رسالہ بواسیر۔ مصراب وسکرات ۔ رسالہ حافظ صحت عطا ۔۔۔ ۱۰ عمر ۱۰ ار ۹ ار المشتہر۔ زبدۃ الحکما ڈاکٹر غلام نبی ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور۔ نامی و معتبر کارخانہ عطر لکھنو

عرصہ دراز سے یہہ کارخانہ ساتھ نیکنامی و عمدگی مال و صفائی معاملات کی شہرت پذیر ہے و نیز اسناد و سرٹیفکیٹ و تمغہ درجہ اول کی حاصل کی ہوی ہے اوسکے مال عمدہ ہونے کی دلیل کہی ہے کہ ایک مرتبہ لطف فرماکر امتحان کیا ہے جاز یادہ لکھنے کی ضرورت نہین ہے مذریعہ ویلو پیبل یا نقد قیمت آنے پر تعمیل ہو سکتی ہے علاوہ ان عطرونکے اور بھی ہین جنکی فہرست علوہ ہے طلب فرماکر ملاحظہ کرلین

فہرست عطر درج ذیل ہے

عطر حنا فی تولہ صمہ زلفہ سے عطا عصر ۱۲	عطر موتیا فی تولہ سے عطا عصر ۱۲	عطر کیوڑہ فی تولہ سے عطا عصر ۱۲	عطر گلاب فی تولہ عطا عصر ۱۲	عطر چنبیلی سرخ فی تولہ لعہ	عطر اگر فی تولہ سے
عطر مٹی فی تولہ عصر ۱۲	عطر بدن مان خلا فی تولہ سے	عطر جوہی فی تولہ عطا عصر ۱۲	عطر سوناک فی تولہ عطا عصر ۱۲	عطر مجموعہ فی تولہ عطا عصر ۱۲	عطر وس فی تولہ عطا عصر
عطر شمامہ فی تولہ سے عطا عصر	عطر حمامی فی تولہ عطا عصر	عطر حنس فی تولہ سے عطا	عطر مولہ فی تولہ عطا عصر	عطر اکرابادی فی تولہ لعہ	عطر فتنہ فی تولہ لعہ سے عطا
عطر چنبیلی فی تولہ سے عطا عصر	عطر روح حنس فی تولہ سے				

الہی بخش و امام الدین لکھنو منصور نگر

جلد چہارم　　حسن　　نمبر ۷

اعینونی اذا حسنت مرا　　فان اللہ یوتی کل قوم۔
وان اخطأت فاتونی صلاحا　　سعونی الارض صلاحا فلاحا

سنہ ۱۹۱۰ء
بابت ماہ جولائی

مضامین

سلطان بایزید یلدرم اور تیمور بادشاہ گورگانی۔ اور مسلمانونکی موجودہ پولٹکل حالت کی نسبت ایک خیال
(اس مضمون کے صلہ میں ایک اشرفی نذر دیگئی)
از جناب مولوی سراج الدین احمد صاحب اوٹیر سرمور گرٹ　　صفحہ (۱)

صنعت و حرفت
از عالیجناب نواب عماد نواز جنگ بہادر　　(۳۷)

واعظان مسیحی کی ناکامیابی پر ایک غیر مسیحی کی نظر۔
یکے از مشنریان تجربہ کار　　(۴۷)

حیدرآباد دکن

مطبع حسن میں چھپا

رسید زر

جن قدر دانون نے رسالہ حسن کی امداد بعطائے زر چندہ فرمائی اونکے نام نامی بعد شکریہ حسب ذیل ہین - امید ہے کہ جن حضرات نے اب تک کسیوجہ سے بعطائے چندہ رسالہ ممنون و شکر گذار نہین فرمایا وہ بخیال ضروریات روزمرہ مطبع جلد سرفراز فرمائین گے - گذشتہ و پیوستہ کی رقمین بہت سے نامی گرامی حضرات کے ذمہ ہنوز باقی ہین -

عالیجناب نواب برق جنگ بہادر	۱۰۰
عالیجناب نواب تہور جنگ اشرف الدولہ بہادر	۵۰
عالیجناب نواب بحر افسر جنگ بہادر	۲۵
عالیجناب نواب فتحنواز جنگ بہادر	۲۵
عالیجناب راجہ شیوراج بہادر دہرم ونت	۲۵
عالیجناب نواب فخر الملک بہادر	۲۵
عالیجناب آقا مرزا امہد یخان صاحب	۲۵
عالیجناب لفٹنٹ کرنل سر ولیم عطار اللہ خان بہادر	۲۵
عالیجناب نواب سلام اللہ خانصاحب بہادر جاگیردار	۲۵
عالیجناب نواب غلام زین العابدینصاحب	۲۵
عالیجناب ڈاکٹر محمد عباس صاحب	۱۰
عالیجناب مولوی سید محمود صاحب ایڈی کانگ	۵
عالیجناب مولوی احمد صاحب مدنی معتمد	۳
عالیجناب منشی محمد مبارک حسن صاحب	۲

(باقی بموجب اخبار)

سلطان بایزید یلدرم اور تیمور بادشاہ گورگانی

اور

مسلمانونکی موجودہ پولیٹکل حالت کی نسبت ایک خیال۔

مسلمانون کی سلطنت کو جس قدر اُن کی خانہ جنگیون نے صدمہ پہونچایا ہے کسی بیرونی طاقت نے اُوسکا عشر عشیر بھی نہین پہونچایا۔ اون کی بڑستی ہوئی طاقت کے زمانے مین کسی غیر اسلامی سلطنت کو اونکے مقابلہ کی طاقت ہرگز ہرگز نہین تھی اور کوئی طاقت اون کو نقصان پہونچا نہین سکتی تھی جب تک اون کے اقبال اور بخت نے یاوری کی وہ غیر سلطنتون کے فتح کرنے کی طرف متوجہ رہے۔ اور جب بدقسمتی کے دن آئے تو اپنے ہی گھر مین اون کو تلاش کر لیا۔ لوہا لوہے کو کاٹ دیتا ہے اور جب دو شیر آپس مین لڑتے ہین تو غریب بکری صحیح وسلامت اپنے گھر پہونچ جاتی ہے بارہا ایسا ہوا ہے کہ یورپ کی متعدد عیسائی طاقتین متحد ہوکر ایک مسلمان بادشاہ کے مقابلے مین آئین مگر اسپر بھی نیچا دیکھنا پڑا۔ لیکن یہ اتفاق بہت کم ہوا ہے یا نہین ہوا کہ دو مسلمان بادشاہ ہی کسی غیر سلطنت کے مقابلے کے واسطے

ایک دوسرے کا دست و بازو بن گئے ہوں۔ بلکہ برخلاف اسکے تمام بڑی اسلامی سلطنتیں آپس ہی میں ایک دوسرے کے رقیب ہوکر مٹ گئیں یا کم زور ہوگئیں۔ خصوصاً سلمان بادشاہوں نے اپنے آپ کو اس اخوت کی نعمت سے جو حکماً دی گئی تھی مستثنیٰ سمجھا تھا۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ ہر سلطنت کا مذہب ہی دوسرا تھا۔ اسلام سے اوسکو بہت کم تعلق تھا

كنتم اعداء فالف بين قلوبكم
واصبحتم بنعمته اخوانا

اس بدبخت سلطنتی مذہب نے خلفاے راشدین کے زمانہ خلافت کا خاتمہ بھی اطمینان سے نہ ہونے دیا تھا۔ لکھنے والونکو ہوشیار رہنا چاہیے کہ کیون کردہ بادشاہون کے افعال کو اسلام مین ملاکر وغیرجنس چیزون کے پیوستہ کردینے کی غلطی مین پڑتے ہین۔

یورپ ہمکو ایک نپولین دکھلاتا ہے۔ اس عظمت اور شان وشوکت سے کہ آنکھون کے سامنے چکا چوند اجاتی ہے۔ لیکن اسلام نے اتنے نپولین پیدا کئے تھے کہ اگر اونکی ڈائری لکھکے دکھائی جاتی تو یورپ کے نپولین کے سننے کی کوئی ضرورت باقی نہ رہتی۔

فلک یک جلوۂ خورشید دارد با ہمہ شوکت
ہزاران این چنین دارد گریبانی کہ من دانم

مسلمانون کی قوت بازو کا خود نپولین کو معترف ہونا پڑا تھا۔ مصر مین اگر

اوسکے سر مین سب سے بلند خیال یہ تہا کہ اوسکے عظیم الشان ارادہ کے پورا ہونے (دنیا کے فتح کرلے) کی اس سے زیادہ قابل اعتماد کوئی تدبیر نہین ہے کہ مملوکیون اور مسلمانون کی دوسری بہادر قومون سے ایک جرار فوج تیار کرے اور خشکی کے راستہ وسط ایشیا سے گذر کر ہندوستان پر حملہ کرے اس قوم کی حیرت انگیز بہادری نے اسکے دلکو سخر کرلیا تہا سچے دل سے یا مصلحت سے یہ کون بتا سکتا ہے اوسنے کلمہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پڑہ لیا تہا۔ اگر اوسکی قسمت اوسکو چند روز اور مصر مین مہلت دیتی تو وہ بجائے نپولین شاہنشاہ فرانس کہلانے کے ایک خلیفہ کہلانا زیادہ پسند کرتا۔ مصر کے بلند مینار پر ٹہکر اوسنے تین مفتیون سے جو گفتگو کی تہی اوسکو پڑہکر اس امر مین کوئی شبہ باقی نہین رہتا۔ گو آج ان باتون کے کہنے سے کوئی فائدہ نہو اور ذکر جوانی در عہد پیری سے زیادہ کوئی وقعت نہ رکہتا ہو۔ لیکن جب کہا جائے تو یہ آسانی سے کہا جا سکتا ہے کہ ہم ایک نپولین کے مقابلے مین بہت سے نپولین دکہا سکتے ہین۔ بہت دور مت جائے۔ تیمور کا تذکرہ ماہ اپریل کے حسن مین چھپا ہے۔ اسی بادشاہ کے روزنامچے کو دیکہیے اور اوسکے ارادون کی بڑائی اور نظر کی بلندی اور حیرت انگیز کامیابی کو نپولین سے مقابلہ کیجیے تو معلوم ہوگا کہ بہادری اور جنگ کے میدان مین جو بے داغ شہرت اسکو

حاصل ہے وہ نپولین کو نہین ہے - اور اگر دونون کے اون اسباب کا جو قدرۃً اونکے گرد و پیش جمع تھے لحاظ کیا جائے تو تیمور اپنے فن مین زیادہ تعریف کا مستحق ہے - قدیم مورخون کا یہ دستور تہا کہ بجائے اسکے کہ اس قسم حیرت انگیز جی نی اس اور بہادری کا کریڈٹ خاص ہیرو کو دیتے وہ اسکو بعض دور از کار اور بعید از قیاس اسباب اور واقعات سے منسوب کر دیتے تھے - ناممکن اور مہمل قصون پر یقین کرنا اونکو آسان معلوم ہوتا تہا مگر اوس ایک شخص سے ایسے امور کا سرزد ہونا امکان سے بعید سمجھتے تھے تیمور کے ہر ایک بڑے حیرت انگیز کارنامے کو کسی کرامت اور معجزے سے منسوب کر دیا گیا ہے اگر سید ہے اور سادے واقعات کو اونکے اصل مالک کے سپرد کر دیا جائے اور اوسکے بن حقون کا دوسرونکو بلا استحقاق غاصب بنا دیا گیا ہے تیمور کو واپس دلائے جائین تو وہ قدیم المثال نکل آئے گا

چرخ نیلی ہے بہت اپنی شفق پر نازان
تو بھی اب بام پہ آکر کفک پا دکھلا -

مگر میرا مطلب ان چند سطور مین ایسے متفرق اور بے مرکز خیالات کے لکھنے سے نہین تھا - ماہ اپریل کے حسن مین ہمارے مخدوم مکرم جناب مولانا مولوی احمد شفیع صاحب نائب وزیر ریاست بہاولپور نے جو نہایت عمدگی کے ساتھ تذکرہ تیمور لکھا ہے - اوسمین اونھون نے تیمور پادشاہ

اور سلطان بایزید کی باہم جنگ کا حسب ذیل حال لکھا ہے کہ

"بایزید کو چودہ برس تک یورپ میں ایسی ہی کامیابی ہوتی رہی جیسی کہ ایشیا میں تیمور کو ہوتی رہی۔ پس بایزید وہ شخص تھا جسنے اس بڑے فاتح کے ساتھ نبرد آزمائی چاہی۔ تیمور نے ہندوستان سے سمرقند کو منصور و مظفر واپس ہوکر سیریا پر چڑھائی کی۔ حلب اور دمشق کو لوٹ لیا اور شہر انگوریہ کا محاصرہ کرلیا۔ بایزید محاصرہ اوٹھانے کے واسطے انگوریہ کیطرف بڑھا اور ۸۔ جون سنہ ۱۴۰۲ء میں یہ دونوں بہادر ایک دوسرے کے مقابلے میں آئے۔ اوسوقت دنیا کی جنگ ہائے عظیم سے ایک بڑی جنگ کا فیصلہ ہوا تیمور کا ستارۂ اقبال اوج پر تھا۔ بایزید نے نیچا دیکھا۔ تیمور کا یہی ایک رقیب ایسا تھا جو تیمور کے سر سے آج تاج شاہی اوتارنے کی امید کرتا تھا مگر واژگونی طالع نے بایزید کا سر تیمور کے آگے جھکوادیا اور وہ تیمور کی قید میں آگیا۔ جس طرح اس سلطان کی قسمت کا لکھا پورا ہوا اوسکی نسبت مختلف روایتیں ہیں مگر یقینی امر یہ ہے کہ وہ بحالت قید ایک سال کے عرصے میں مرگیا۔ مشہور قصہ یہ ہے کہ تیمور اوسکو لوہے کے قفس میں بند کیے ہوئے اپنی مظفر و منصور فوج کے ساتھ لیے پھرتا تھا اور خلقت خدا کی اوسکا تماشا دیکھتی تھی۔"

اس مختصر کیفیت کے لکھنے سے اون لوگونکو جو تاریخ سے واقف نہیں ہیں

سلطان بایزید کے واقعہ کی دلچسپ یا دردناک کیفیت جس سے کہ وہ خیال کیجاوے معلوم نہیں ہوسکتی۔ حالانکہ اس سلطان کی قسمت دنیا کے عظیم واقعات میں سے ایک واقعہ ہے اسلئے میرے دلمیں آیا کہ آپ کے ناظرین کے واسطے سلطان بایزید کے مختصر حالات لکھکر آپ کے پاس بھیجوں۔

اگر نپولین شاہنشاہ فرانس کو شاہانہ بہادری اور عظمت کا ایک نمونہ فرض کرنا مناسب ہو تو سلطان بایزید بجائے خود ایک دوسرا نپولین اسلام کی تاریخ میں تھا اور اگر سچ پوچھو تو واقعات تاریخی کے لحاظ سے جسقدر مناسبت سلطان اور شاہنشاہ کے حالات میں ہے وہ اور کسی دو بادشاہوں کے حالات میں نہیں ہے اور جو شباہت ان دونوں کی قسمت اور انجام میں ہے وہ بھی حیرت انگیز ہے جسطرح نپولین نے اپنی قوت بازو سے کامیابی حاصل کی تھی۔ اوسیطرح بایزید کا بھی کوئی دوسرا شریک اور معاون نہ تھا نپولین نے جنرل کے خطاب سے گرینڈ کانسل اور اوس سے امپرر کا خطاب اپنے لئے اپنی عظمت اور شوکت کی مناسبت سے خود تجویز کر لیا تھا اسیطرح بایزید نے **خان** سے اصلو۔ اور امیر سے **سلطان** کا خطاب اپنی بزرگی اور شان کی مناسبت سے خود تجویز کیا تھا جسطرح نپولین کے نام کے رعب سے دنیا کے بادشاہ کانپتے تھے اسیطرح بایزید کے نام سے یورپ کے تمام سلاطین تھراتے تھے۔ جسطرح نپولین کی قسمت کا فیصلہ عین

جاہ و جلال کے زمانے مین اوس ایک ہی شکست مین جو اوسنے اپنی تمام کارزار کی زندگی مین دوسری دفعہ پائی ہی ہوگیا تہا۔ اسیطرح عین عروج اقبال کے دنون مین اوس ایک ہی شکست مین جسکی شکل بایزید نے اپنی تمام عمر مین پہلی دفع دیکہی تہی اوسکی قسمت کا آخری فیصلہ ہوگیا تہا۔ نپولین کے لئے آخری میدان جنگ واٹرلو کا میدان تہا اور بایزید کے لیے انگورہ کے مضافات۔ نپولین کا فاتح اوسکا ہم مذہب ولنگٹن تہا اور بایزید کا فاتح اوسکا ہم مذہب تیمور تہا۔ بایزید اس شکست کے بعد جسطرح ایک قفس مین قید کردیا گیا تہا اوسیطرح نپولین بھی ایک چہوٹے سے جزیرہ سینٹ ہلینا مین قید کردیا گیا تہا جو اوسکے واسطے ایک پنجرہ سے کچہ بھی بہتر نہ تہا۔ اگر بایزید کے قفس مین بند رکھے جانے کی روایت مین کچہ شبہ ہو سکے تاہم ان دونون کی موت کا سبب ایک ہی ہے۔ دونون اپنی عظمت اور بلندی کی انتہا سے گرجانے کے صدمہ کو برداشت نہ کرسکے اور اسی غم و رنج مین شکستہ دل ہوکر مرگئے۔ قدیم تواریخ مین کروسس شہنشاہ لیڈیا کی قسمت ان دو بدقسمتون سے مشابہ ہے اور صریح اور فوری انقلاب زمانہ کی سب سے زیادہ موثر مثالین یہ تین ہی ہین۔

سلطان بایزید عثمان خان ارتغرل بانی سلطنت عثمانیہ کے پوتے سلطان مراد خان کا دوسرا بیٹا تہا اور برصہ مین ۷۶۱ھ کے مطابق ۱۳۵۹ عیسوے

ہن پیدا ہوا تہا بچپن سے اوسنے فنون جنگ کے سیکہنے کا اسقدر شوق ظاہر کیا تھا اور اسقدر جلد بہادری اور مردانگی کے کھیلون مین سبقت حاصل کر لی تھی کہ مورخین اوسکو پیدائشی سپاہی کے لقب سے پکارتے ہین - بچپن ہی سے وہ اپنے باپ کے ہمراہ میدان جنگ مین شریک رہا اور ایسی نمایان خدمات کین جیسے کہ سکندر نے بچپن مین فیلقوس کی اور نوجوان نپولین نے اپنی سرپرست آزاد سلطنت کی کی تھین -

سنہ ۷۹۱ ہجرے مطابق سنہ ۱۳۸۹ء کی جنگ کسوو | مین جو سلطان مراد خان نے فتح پائی اور عجب طرحسے دست اجل کا شکار ہو گیا تہا بایزید موجود تہا - اور اسس فتح کا اصلی باعث بایزید ہی کی نڈر بہادری تھی کہ وہ اپنی خاص قتیل فوجکو لیکر دشمن کی لکھ کھا اور بے حد و حساب فوج پر ٹوٹ پڑا اور دست بدست لڑائی کر کے بادشاہ قرال کو جو عیسائی فوجکو مقابلے کے لیے میدان جنگ مین لایا تھا زندہ گرفتار کر لیا - اور لاکھون اجل رسیدون کے خون سے

قرال نامی عیسائی بادشاہ سرب نے اپنے ہم مذہبون کے اتفاق سے کئی لاکہہ فوج جمع کر کے سلطان مراد خان پر لشکر کشی کی تہی سلطان نے اپنی قلیل فوجکے ساتہہ جو عیسائی فوجکی ایک چوتہائی فوج سے بہی کم تہی بڑی بہادری اور مردانگی کے ساتہہ مقابلہ کر کے قرال کو شکست دی - ۱۵ ستمبر سنہ ۱۳۸۹ء کو وہ غنیم کی لاشون اور مجروحین کی تنقیح کر رہا تہا کہ مجروحین مین سے ایک شخص نے جو نیم جان پڑا تھا ایک خنجر سلطان کے پیٹ مین مارا جس سے سلطان کا کام تمام ہو گیا -

زمین کو رنگ دیا۔ مگر بجائے اسکے کہ وہ اس نمایان فتح حاصل کرنے اور قوت بازو اور بہادری کی بے نظیر نشان دکھانے کے واسطے اپنے بہادر باپ سے تحسین و آفرین حاصل کرتا اوسکو اپنے باپ کا ماتم کرنا پڑا۔ سلطان مراد خان کا بڑا بیٹا اپنے باپ کے خلاف سازش کرنے کے جرم میں شکی ہو گیا تھا اور اوسکی دونوں آنکھیں سلطان نے نکلوا ڈالی تھیں اور سلطان کی زندگی ہی میں بایزید ولیعہد قرار پا چکا تھا۔ بس اپنے باپ کے انتقال کے بعد ۷۹۱ھ ہجرے میں تخت اور خود مختاری کا مالک بنایا گیا۔ زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لینے کی تاریخ سے اوسکی نچلی و بے طبیعت نے ایک دن اوسکو آرام کے ساتھ نہ بیٹھنے دیا۔ کسی خاص شہر کو اوس کا دارالسلطنت مقرر کرنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ اوسکا قیام گاہ میدان جنگ کے خیمے تھے۔ اس تیرہ برس کے عرصے میں جب تک وہ سلطنت کرتا رہا اوسکی تلوار جنا وصہ انسان کے جسم میں ٹھہری ہے اپنے نیام میں نہیں رہی وہ خون کی چاٹ میں گویا اپنے نیام کو بھی بھول گئی تھی۔ اور اس تمام زمانہ میں ایک سلسلہ اوسکی فتوحات اور بہادریوں کا زنجیر کی کڑیوں کی مانند پیوستہ تیار ہو گیا تھا۔ اوسکی نقل اور حرکت کی تیزی ایک حیرت انگیز معاملہ تھا۔ تمام دور و نزدیک کی سلطنتیں نہایت بے اطمینانی اور بے چینی میں پڑی رہتی تھیں اور نہیں جانتی تھیں کہ کسوقت خبر ہی

مین آپہنچے گا۔ جدہر اوسکا منہ اوٹھ جاتا تہا وہ جلانے والی آگ کے شعلہ کیطرح ویران بنا دیتا تہا۔ اوسکی تیز نقل وحرکت اور طبیعت کے سبب سے اوسکا لقب "یلدرم" ہوگیا تہا۔ جسکے معنی "بجلی یا برق" کے ہین۔ حقیقت مین وہ بجلی کی مانند تہا۔ اور اوسکے نام کی دہشت دلون کو تھرا دیتی تہی۔ صوبون پر صوبہ فتح اور مطیع ہوتے گئے۔ اناطولیہ کے بہت سے حصے اوسکی جنگ جو نبرگون سے فتح نہین کئے گئے تھے۔ اور غرمیان اور کرامیان کے امیر بجائے خود اتنے طاقت ور تھے کہ ہر ایک اُن مین سے چالیس ہزار فوج میدان جنگ مین لاسکتا تہا۔ مگر اونکو بہی بایزید کے مقابلے کی جرات نہ ہوئی۔ اور دوسرے عام سرداروں کی طرح بھاگ کر اپنا ملک خالی کر جانے مین سلامتی سمجہے۔ اسطرح سارا اناطولیہ اوسکا مطیع فرمان ہوگیا۔

سلجوقیون کی قدیم سلطنت نے بہی سوائے اسکے کچہہ چارہ نہ دیکہا کہ اپنے ہمسایون کیطرح ملک سے ہاتہہ دہوکر اپنی جان بچاتے۔ اسطرح ایشیا مین اپنا سکہ بٹھاکر بایزید نے یورپ کیطرف منہ موڑا۔ دریائے جنوب سے گذرکر اوسنے یونان کی سلطنت پر حملہ کیا جو اوسکے باپ کے حملے سے پہلے بہی کیقدر ضعیف ہوچکی تہی تھر مپلی کا بہت بڑا حصہ سلطان مراد خان فتح کرچکا تہا باقی حصہ اب تک یونان کی سلطنت مین شامل تہا وہ اوسکے بہادر بیٹے نے آسانی سے فتح کرلیا۔ اسکے بعد اسنے بہت جلد تھسلی اور مقدونیہ کو مسخر کیا

اور یونان میں بڑھتا ہوا قدم موریا کے دروازے تک پہنچ گیا۔ جب وہ دلھی کے مشہور و معروف سندر میں پہونچا تو اندلس کے سردار کی بیوی نے اپنی بیٹی کی شادی بایزید سے کر دی۔ اور اسطرح سے بادشاہ کو راضی کر کے اسوان رہی کیونکہ یورپ اور ایشیا کے درمیان ترکوں کی آمد و رفت ایک خاص حد سے خطرہ سے خالی نہیں تھی اسلئے اونے گلی پولی پر ایک بیڑا مسلح جہازوں کا اسپارٹن سے بھیڑ دیا کہ وہ ہلسپانٹ پر قبضہ رکھے اور قسطنطنیہ کو جو امداد مغرب سے آئے اوسکو روک دے۔

اسوقت اونے اپنی بڑھتی ہوئی طاقت کا خود موازنہ کیا اور امیر کے لقب کو سلطان کے معزز اور فخر لقب سے اپنے کو اسلئے بدلدیا اور سلطان بایزید کہلانے لگا اس بڑے نام نے اوسکی ہمت اور ارادوں کو بھی بڑھا دیا۔ اور اونے ایک بڑے کارنامہ کی تیاری کی اوسکی نظر ہنگری پر تھی ہنگری کی زمین کتنی دفعہ ترکوں اور عیسائیوں کے خون سے آلودہ ہو چکی تھی وہ ضروری تیاری کر کے ہنگری پر چڑھ گیا۔ سگسمند اوس ملک کا فرمانروا تھا۔ وہ اکیلا تو زبردست اور زور اور عثمانیوں کا مقابلہ کرنے کی جرات نہیں کر سکتا تھا مگر مغرب میں بڑے بڑے بادشاہ اوسکے دوست اور رشتہ دار تھے۔ اونے فرانس اور جرمنی کو مطلع کیا۔ اوسکی خطرناک حالت کی اطلاع پاتے ہی فرانس اور جرمنی کے منتخب بہادر نائٹ (جنگی مغرز سوار) اوسکی مدد کے لئے دوڑے

وہ تمام راستے مین یہ فخر کرتے آئے کہ اگر اوپر سے آسمان ہی گر پڑے گا تو وہ اپنی برچھیون کی نوکون پر اوٹھا لین گے۔ مگر امتحان کا وقت بہت دور نہین تھا نکوپولیس کے مقام پر دونون فوجون کا مقابلہ ہوگیا اور سخت لڑائی ہوئی جسمین بایزید نے عیسائیون کی ایک لاکھ متحد فوج کو شکست فاش دی۔ بڑا حصہ فوج کا مارا گیا۔ یا ڈینوب مین ڈوب کر رہگیا۔ سگسمنڈ بڑی مشکل سے جان بچا کر بھاگ گیا۔ اس بڑی فتح کے نشے مین سرشار ہوکر سلطان نے دھمکی دی تھی کہ مین ۱۴۰۱ کا محاصرہ کرون گا۔ اٹلی اور جرمن کو فتح کرون گا اور جب تک روم مین مدینٹ پیٹر کے مقبرے پر اپنے گھوڑے کو دانہ نہ کھلالون گا پھر کو واپس نہ جاؤن گا۔ مگر اوسکی صحت مین خلل آگیا۔ اپنی اس دھمکی کو پورا نہ کرسکا۔ نقرس کے بیماری کے شدید دورے نے اوسکو مجبور کیا کہ سردست وہ اپنے ارادونکو چھوڑکر واپس جائے۔ ان حالات کیطرف اشارہ کرکے اہل روما کا مورخ یعنی گبن لکھتا ہے کہ "اخلاقی دنیا کی خرابیان بعض اوقات جسمانی دنیا کی خرابیون سے درست ہوجاتی ہین اور ایک شخص کی ایک رگ مین نادرستی اور بگاڑ ہونے کے سبب سے قومون کی شامت اور بدبختی ٹل جاتی ہے یا ملتوی ہوجاتی ہے"

نکوپولیس کی شکست نے بہت کچھ غم اور غصہ اور رنج و برانگیختگی پیدا کرادی۔ عیسائیون کے خون اور جان کے نقصان کا ہی اون کو اتنا

خیال نہ تہا جس قدر کہ اس امر کا تہا کہ خود صلیب نہایت خطرہ مین ہے
تمام عیسائی سلطنتین متفق اللفظ اور متحد اللسان ہوکر پکار اوٹھین کہ اس مسلمان
بادشاہ کو نیچا دکہا دینا پڑتا ہے ورنہ عیسائیت کی خیر نہین ہے - مگر یہ ایسا
آسان کام نہ تہا - ایک لمبا عرصہ تو سوچنے اور تیاری کرنے مین صرف ہوگیا
اب یورپ کو نہ جرات ہوتی تھی اور نہ اپنی متحدہ طاقتون پر اطمینان ہوسکتا
تہا وہ بجائے اسکے کہ سلطان کیطرف جائین سلطان کے حملے کا اپنے گھر مین
انتظار کرنے مین خوش ہوتے اگر مردانہ کونٹ نروس اپنی جوانی کے
جوش کے ساتھ کروسیڈ شہر نہ کردیتا - وہ ڈیوک آف برگنڈی
کا بیٹا تھا جو فلینڈرس کا بادشاہ اور شاہ فرانس کا چچا تہا - پس اوس نے
ایک معقول تعداد فوج اور نائٹ کی جمع کرلی سوڈی کا نکی یورپ کا
مشہور پرانا کپتان اوسکا راہ بر تھا اور بوسی کالٹ جو ایک مشہور اور
معروف شخص تھا کروسیڈ کا مارشل تھا - دونون فوجون کا مقابلہ اوسی
میدان مین ہوا جہان کہ تھوڑا ہی عرصہ پہلے عیسائیون کی ایک اس سے
بھی بڑی فوج شکست پاگئی تہی - لڑائی سخت ہوئی اور بہت عرصے تک
رہی - مگر فتح و نصرت نے ترکون کا ساتھ دیا - کروسیڈر بے شمار مارے گئے
اور قید ہوگئے - کونٹ نروس اور بیس سردار آخر کار دو لاکھ ڈوکٹ
یعنے پانچ لاکھ روپیہ ادا کرکے چھوٹ گئے اور عہدنامے مین اپنی خوشی

سے اسبات کی قسم کھالی تھی کہ آزاد شدہ فرانسیس کبھی فاتح کے خلاف ہتھیار نہ اوٹھائین گے۔ مگر بایزید نے اپنی بہادرانہ فیاضی سے اس قید کو اوٹھا دیا اور کہا کہ "مین ایک دفعہ پھر میدان جنگ مین آپ کے ساتھ ہنر آزمائی کرنے مین بہت خوش ہون گا۔

فتحمند سلطان اب قسطنطنیہ کیطرف متوجہ ہوا۔ اور جان بالانوع والی قسطنطنیہ اور اوسکے بیٹے مانوئل کو اندرونیکوس کی سازشانہ مدد سے پکڑ کر قید کرلیا اور اندرونیکوس کو ایک باجگذار حاکم بناکر قسطنطنیہ کا فرمان روا مقرر کردیا مگر جان بالانوع اور اوسکے بیٹے نے اوس سے زیادہ خراج اور فوج دینے کا وعدہ کرکے اپنا تخت واپس لے لیا اور چند روز کے بعد مرگیا۔

مانوئل اوسکا بیٹا تخت پر بیٹھا اور نئے جوش جوانی نے اوس کو سلطان کو رضامند رکھنے کی ضرورت فراموش کرادی۔ اسکی یاد اوس مین سلطان کا زہرہ تنگاف پیغام سننا پڑا۔ جسنے اوسکو چونکا دیا اور آخر تین لاکھ سونے کی مُہر کا سالانہ خراج دینا منظور کرکے چند روز کے لئے آرام نصیب ہوا۔ مگر تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ پھر بگاڑ ہوگیا اور سلطان کے حملہ کے خوف نے مانوئل کو شاہ فرانس سے مدد مانگنے پر مجبور کیا۔ شاہ فرانس نے مدد دینے مین بہت جلدی کی اور مارشل بوسی کالٹ بڑے جوش

اور بڑے سامانون کے ساتھہ سلطان کے مقابلے مین آیا اور چند روز محافظت پر اڑا رہا۔ مگر آخر اوسکو مجبور ہوکر پہلے کیطرح لوٹ جانا پڑا اور شاہ مانویل کو اوسنے یہ صلاح دی کہ اپنے بھائی کو تخت پر بٹھا کر خود اوس کے ساتھہ فرانس جائے اور بالمواجہ بادشاہ سے امداد کے واسطے درخواست کرے مانویل اس صلاح پر عمل کرکے وہان چلا گیا اور قسطنطنیہ کا محافظ اب سوائے بایزید کے کوئی نہ رہا تہا اور کوئی شبہ نہین کہ قسطنطنیہ کی فتح اوس کے نام لکہی جا چکی ہوتی اگر دفعتہً اوسکے تیمور کے حملون کے دفعیہ کے واسطے اسے چہوڑ کر واپس نہ آنا پڑتا۔

تیمور اور بایزید کے درمیان ناچاقی ہونے اور جنگ تک نوبت پہونچنے کی بابت مختلف روایتین ہین۔ بعض اسکا الزام سراسر بایزید کے سر رکہتے ہین اور تیمور کو بالکل بری الذمہ بتاتے ہین اور لکہتے ہین کہ امیر تیمور کا ایک ایلچی بایزید کے پاس نامہ لیکر آیا تہا جسمین امیر نے بایزید سے احمد جلایر والی عراق کو جسنے بایزید کے پاس پناہ لی تہی طلب کیا تہا اور دوستانہ طور پر یہ بہی لکہا تہا کہ عیسائی تمہارے دین اور جان کے دشمن ہین اونسے غافل نہین بیٹہنا چاہیے۔ بایزید کو یہ پیام بہت گران معلوم ہوا اور ایلچی کو نہایت ذلت اور سبکی کے ساتھہ دربار سے نکال دیا اور نامہ کا نہایت سخت جواب دیا اور جب بایزید نے یہ سنا کہ قیصر روم نے

امیر تیمور سے استمداد کی تھی تو وہ اور بھی بھڑک اوٹھا - اور قسطنطنیہ پر چڑھائی کردی - امیر تیمور نے جب اپنے نامہ کا جواب نا ملایم پایا اور اپنے ایلچی کی بے عزتی کی کیفیت سُنی تو نہایت جوش مین آیا اور ایک عظیم لشکر فراہم کرکے بایزید سے جنگ کرنے پر آمادہ ہوگیا -

ایک دوسرا بیان یہ ہے کہ امیر تیمور نے بایزید سے قرا یوسف ترکمان کو مانگا تھا جسکے نہ حوالہ کرنے پر یہ لڑائی شروع ہوئی - مگر اصلیت یہ معلوم ہوتی ہے کہ تیمور مشرق مین اور بایزید مغرب مین یک سان بلندی کیطرف تیزی کے ساتھ چڑھتے جارہے تھے جو رقیب اور غنیم اون کے راستے مین آتا تھا اوسکو بگ کاہ کیطرح اوڑا دیتے تھے - عاجز اور شکستہ امیر دنکو تیمور کے ہاتھون سے بایزید کے پاس پناہ ملتی تھی اور بایزید کے ہاتھون سے تیمور کے پاس مل سکتی تھی - اسکے سوائے تیسری جگہ پناہ کی رہی ہی نہ تھی بایزید کے ستائے ہوئے بہت سے امیر تیمور کے پاس چلے گئے تھے اور تیمور کے خطاکار بایزید کے پاس بھاگ آئے تھے - اس حالت مین ایسے غریب قریب دو برابر قوت کے بادشاہون کا رہنا ناممکن ہوا جاتا تھا اور اونکے رعب اور دبدبہ مین بڑا فارق تھا دونون کے دل اسباب پر آمادہ ہوچکے تھے کہ اپنی طاقتون کو جنگ کی ترازو مین تول کر فیصلہ کرین اور کسی خفیف سے بہانہ کے محتاج تھے -

بایزید نے جو اناطولیہ کو فتح کرکے جارجیا کی حدود پر کچھ تشویش پیدا کردی تھی وہ تیمور کے لئے کافی بہانہ تھی۔

یہ خبرین تیمور کو گنگا کے کنارے پر پہونچین۔ تیمور کی عمر اسوقت چونسٹھ برس سے زائد تھی مگر اس پر صعوبت لمبے زمانے نے تھکا دینے کے بجائے اوسکو ایک تجربہ کار جنگ آور یا گرگ باران دیدہ بنا دیا تھا۔ اناطولیہ کے مفرور امیرون کے تصون نے اوسکو اور بھی جوش دلایا۔ بایزید کا غرور توڑ دینے پر اوسنے کمر باندہ لی مگر تہیار اوٹھانے سے پہلے دونون مین لفظی جنگ ہوئی اور آخر کار انتہا کو نوبت پہونچگئی خشگین مغل نے سیواس کا محاصرہ کر لیا جو دریائے قزل ارمان پر واقع تہا۔ بایزید کے ایک بیٹے اور چند سردارون نے امیر کا مقابلہ کیا جو لڑائی مین مارے گئے اور شہر تباہ کر دیا گیا۔ اور تیمور نے ترکون کی زیادتی کا بدلہ لینے کے واسطے چار ہزار آدمی کو زندہ دفن کرا دیا۔ اب امیر نے یا تو کافی بدلہ لیکر دل ٹھنڈا کر لینے یا جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے مذہبی پاسداری کے خیال سے اور یا دشمن کو طرح دینے اور غافل کرکے مارنے کیغرض سے اپنے رخ کو شام اور مصر کی فتح کیطرف پھیرا۔ اور بایزید کو قسطنطنیہ کے حملہ مین مصروف رہنے کے واسطے گویا آزادی دیدی۔

مگر سیواس کی تباہی اور قتل نے بایزید کے فخر کو نہایت سخت صدمہ پہونچا دیا تہا - اور جب کہ تیمور حلب اور دمشق کے محاصرے مین مصروف تہا اوسنے ایک غیر معمولی جرار فوج تیار کی - دو سال مین اوس نے چار لاکھ سوار اور پیادہ فوج جمع کر لی اور اوسی مقام کو جہان ترکون نے شکست کھائی تہی اپنا بدلا لینے کے واسطے پسند کر کے سیواس کے کھندرون کے پاس فوجکے خیمے لگا دیے مگر بڈھے تجربہ کار تیمور کو اسطرح جیتنا مشکل تہا وہ ترکون کی سلطنت کے بیچ مین لڑائی کر نیکی غرض سے سلطان کے خیمہ گاہ کے پاس سے خاموش نکل گیا اور ایک چکر کہا کر انگوریا کا محاصرہ کر لیا - بایزید ان داؤون سے واقف نہ تہا اور بڑے اطمینان سے پڑا ہوا تہا - جب اوسکو انگوریا کے محاصرے کی خبر پہونچی وہ غصے کے پرون پر اوسکی محافظت کے لئے اوڑا - اور اپنی فوج کو اچھی طرح سنبھال لینے کا بہی خیال نہ کیا اور چونکہ دونون سردار اپنی طور پر سرفرازائی کے واسطے بے صبر تھے ایک دوسرے سے آویختہ ہو گئے سنہ ۱۴۰۲ء مین جون کی آٹھوین تہی بایزید نے اوس قابل یادگارون مین سپاہیانہ بہادری اور سپہ سالارانہ ذہانت کی ایسے اوصاف اور کرتب دکہائے کہ زمانے نے بہت کم دیکہے تھے مگر اوسکی بدقسمتی کا پیمانہ لبریز ہو چکا تہا اور رقیب کا نصیبا اوج اقبال پر تہا - بایزید نے کامل

شکست کھائی اور بھاگنا چاہا۔ مگر بھاگتے ہوئے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی۔ بایزید گر پڑا اور امیر کے سپاہیوں نے پکڑ لیا۔ بایزید کے پانچوں بیٹے۔ موسےٰ سلیمان۔ محمد۔ عیسےٰ۔ اور مصطفےٰ۔ اوس جنگ مین شریک تھے مصطفےٰ مارا گیا۔ موسےٰ باپ کے ساتھہ گرفتار ہوا۔ اور باقی تین جان بچا کر بھاگ گئے۔

تیمور نے جو سلوک اپنے بدقسمت شاہی قیدی کے ساتھہ کیا اوسکے بارے مین مختلف بیان ہین۔ صرف شرف الدین علی مورخ تیمور نے اپنے ہیرو کو ایسی بے رحمی کے داغ سے بچانے کی کوشش مین یہ لکھدیا کہ جب بایزید پکڑا ہوا امیر کے سامنے لایا گیا تو امیر نے اوس کی تعظیم کی اور اخلاق اور دلجوئی سے اپنے برابر بٹھایا۔ اور حسن برلاس کو اوسکی خبرگیری پر مقرر کیا تاکہ اوسکو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو مگر عموماً باقی سب مورخ اس عام روایت کی تائید کرتے ہین۔ شاید پہلی ملاقات کے وقت فاتح نے اپنے مفتوح سلطان کیطرف اخلاق ظاہر کیا ہو مگر اسمین کوئی شبہ نہین ہے کہ جب امیر نے سمرقند کیطرف معاودت کی تو بایزید کو ایک آہنی پنجرے مین بند کرکے اپنے ساتھہ لے گیا۔ بعضون کے قول کے مطابق بایزید نے اس اوج اقبال کی بلند ترین مرتبہ سے اس ذلیل ترین قید مین پڑجانے کے غصے مین خودکشی کرلی۔ صاحب روضۃ الصفا کے

قول کے موافق خناق اور ضیق النفس کی بیماری مین بلدۂ عاق شہر مین وفات پائی - ہر حال مین ۱۴ شعبان سنہ ۸۰۵ ہ مطابق ۹ مارچ سنہ ۱۴۰۳ء کو وہ غم اور غصہ کی موت سے مرگیا - امیر تیمور نے اوسکے بیٹے موسے کے ساتھہ کوئی سلوک کیا یا نہ کیا اسکی بحث فضول ہے - اوس نامراد سلطان کا اپنا حال نہایت عبرت ناک ہے - ہمارے مخدوم تذکرہ نویس کے ان الفاظ کے معنے اب سمجھے جائینگے کہ -

دگرگون حال ہوجاتا ہے اکدم مین زمانہ کا

انقلاب زمانہ کا نمونہ اس سلطان روم کی مثال سے بہتر کہین نظر نہین آتا یہی سلطان روم وہ شخص تہا جسکی ہیبت سے بڑے بڑے شاہان یورپ کو تپ و لرزہ چڑہ آتا تہا - یہی سلطان روم وہ شخص تہا جسنے بہت سے دیگر سلاطین اسیر کئے تھے اب اوسکا یہ حال ہوا کہ خود ایک تنگ پنجرے مین بند کیا گیا اور خلقت اوسے گھورتی تہی اور وہ وحشی جانورون کی طرح پنجرے کی سلاخون سے بیکسی کی حالت مین لوگون کیطرف دیکھتا تہا خون جگر کھاتا اور چپ رہجاتا - ہائے -

نہ تو دانہ ہے قفس مین نہ کہین پانی ہے
واہ صیاد عجب قدرت ربانی ہے

بدنصیب بایزید اور اقبال مند تیمور کو رخصت کرتے وقت ہم کو سوائے ان دو لفظوں کے کچھ نہیں کہنا ہے کہ اگر وہ اسطرح اپنی بڑھتی ہوئی فتوحات سے قدم ہٹا کر آپس میں نہ لڑ مرتے تو کوئی شبہ نہیں کہ تیمور چین کے شرقی کناروں تک اور بایزید یورپ کی مغربی حدود تک پہونچگیا ہوتا۔ اور بحرالکاہل کے کناروں سے بحر اوقیانوس تک ایک خط مستقیم میں اسلامی سلطنت دنیا کے پردے پر نظر آگئی ہوتی۔ اور نپولین بوناپارٹ کے پیدا ہونے کی ضرورت نہ ہوتی۔ مگر اتفاق اور گھر کی دشمنی سے زیادہ بُری کوئی چیز نہیں ہے۔ ان خیالات کا خاتمہ تو یہی ہے کہ خدا نے بلندی اور پستی کا ایک پیمانہ مقرر کردیا

نوٹ ہم نے قدیم مورخوں کی نسبت اون کی مہمل تاویلات اور بناوٹی قصوں کیطرف اشارہ کیا ہے جو شاید ناظرین میں سے کسیکو ناگوار گذرے مگر حق یہ ہے کہ تیمور کی عجیب وغریب شجاعت ذہانت اور قابلیت میں غیر مستحق خانہ نشینیوں کا شریک کرنا تیمور کے ساتھ اور تاریخ کے ساتھ بڑی بے انصافی کرنا ہے۔ اسی انگوریہ کی فتح کی نسبت اکثر مورخین نے بڑے وثوق کے ساتھ لکھا ہے کہ جب تیمور لڑائی کے ارادہ سے آردبیل میں آیا تو حضرت خواجہ علی کی خدمت میں تنہا حاضر ہوا۔ حضرت صبح کی نماز پڑھ کے مراقبہ میں مشغول تھے۔ امیر کو تعظیم دی کر اپنے برابر بٹھالیا۔ امیر کے دلمیں اوسوقت اپنی آئندہ قسمت کا خیال گذر رہا تھا۔ حضرت نے اوس خطرہ پر مشرف ہو کر فرمایا کہ جائیرا مطلب حاصل ہوگا اور اپنے ملبوس خاص میں سے ٹوپی عنایت کی۔ جب امیر فتحمند واپس آیا تو بہت کچھ بیش بہا جواہرات وغیرہ نظر کرنا چاہا مگر اونہوں نے قبول نکیا

ہے اور جب کوئی ان حدود سے گذرنے لگتا ہے تو اوسکی قدرت کے زبردست ہاتھ تھام لیتے ہین مگر ہمارے زمانہ کے بھائی مسلمانون کو اس واقعہ سے سبق لینا چاہئے اور یہ سیکھنا چاہئے کہ اتفاق مین کیا کیا برکتین ہین اور نا اتفاقی اور خانہ جنگی مین کیسی تباہی اور ذلت ہے۔ خدا نے سب مسلمانون کو بھائی بھائی بنایا ہے۔ اس بھائی چارے پر غور کرنا چاہئے کہ اسکے کیا معنے ہین۔ تمام دنیا کے مسلمان وہ ترک ہون یا تاتاری مغل ہون یا کابلی چینی ہون یا ہندوستانی حبشی ہون یا ایرانی۔ عربی ہون یا مصری انگریز ہون یا امریکن۔ بنگالی ہون یا پنجابی۔ ہندوستانی ہون یا دکھنی۔ سب آپسمین بھائی ہین اور برادری کے سچے حقوق اور مراعات اور سلوک کے مستحق ہین مگر یہی نہین ہے اور اسلیئے یہ تباہی اور پریشانی ہے۔

ہمارا یہ حق تھا کہ سب یار ہوتے　　زمانے مین یارون کے غمخوار ہوتے
سب ایک اک سے باہم مددگار ہوتے　　عزیزون کے غم مین دل افگار ہوتے
جب الفت مین یون ہوتے ثابت قدم ہم
تو کہہ سکتے اپنے کو خیر الامم ہم

یفیہ نوٹ ص۲۱۱ ۔ اخ اصرار کرنے پر اسقدر رنا کہ جسقدر قیدی بایزید کے لشکر کے تمہارے ساتھہ ہین اور جسمین سے جسقدر میرے حجرے مین آوین وہ مجھے دیجاوے۔ امیر نے قیدی بلاکر اوس حجرے مین بٹھانے شروع کئے یہان تک کہ تمام قیدی جو کئی ہزار تھے سب کے سب اوس حجرے مین آگئے۔ امیر یہ کرامات دیکھہ کے اوسی معتقد ہوگیا ۔ دروغ بر گردن راوی۔

اگر بھولتے ہم نہ قول پیمبر　　کہ ہین سب مسلمان باہم برادر
برادر ہے جب تک برادر کا یار　　معین اوسکا ہی خود خداوند دادار

تو آتی نہ ٹیرے یہ اپنے تباہی
فقیری مین ہی کرتے ہم بادشاہی

خاتمہ پرہم

مسلمانون کی موجودہ پولٹیکل طاقت کی نسبت ایک خیال

ظاہر کرینگے ۔ جس کا ایسے حالات کے پڑہنے سے قریبًا ہر ایک شخص کے دل مین پیدا ہونا لازمی ہے ۔ جب ایک شخص مسلمانون کی گذشتہ اور پچھلے دنون کی تاریخ مین اونکے فتوحات کی ایسی عجیب وغریب شانین دیکھتا ہے اور یہ بہی اوسکو یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ فتوحات اتفاقی اور عارضی نہین ہوتی تھین بلکہ مسلسل اور مستقل طور پر نہایت اعتماد سے حاصل ہوتی تھین تو وہ اس امر کا سبب دریافت کرنے کا خواہشمند ہوتا ہے کہ آج اونھین مسلمانونکو اپنے فتوحات کی عوض مین شکستین کیون کہانا پڑتی ہین اور رفتہ رفتہ وسیع ملک اور سلطنتین اونکے قبضے سے کیون نکلتی جاتی ہین ۔ کیا اونکی شجاعت اور بہادری جو اونکے خون کا ایک جزو تہی اون مین سے جاتی رہی ہے ؟ کیا اونکے دست و بازو تہیار اوٹھانے کے قابل نہین رہے ہے ؟ کیا کوئی نا معلوم سبب اس تمام کا باعث ہے ؟ اس قسم

کے تمام سوالات کا جواب نفی مین دیا جا سکتا ہے اور اسکا سبب تحقیق کرنا ایک آسان امر ہے کہ کوئی دقیق بحث اوسکے واسطے ضروری نہین ہے۔

درحقیقت پچھلی صدی سے یورپ اور ایشیا کی اقوام مین تمام دنیوی ضروریات کے اسباب کے لحاظ سے ایک عظیم فرق اور فاصلہ ہو گیا ہے۔ اہل یورپ جسقدر کہ عام علوم اور فنون مین ایشیا کی نسبت بہت زیادہ ترقی کر گئے ہین اسیطرح فنون جنگ اور آلات جنگ مین بھی بے انتہا ترقی کر گئے ہین۔ اور باہم اسقدر فرق ہو گیا ہے کہ اوسکا اندازہ کرنا اور اونکی ترقی کے اسباب اور نتائج کو شمار کرنا ایک محال امر ہے۔ اصل یہ ہے کہ اب جنگ کا دار و مدار اسقدر بہادری اور شجاعت پر نہین رہا جسقدر کہ حکمت اور صنعت پر ہے۔ اس سے پہلے بھی جنگ کے واسطے کچھ قواعد اور قوانین مقرر تھے اور اونکے جانے بغیر بہادر جنگ کرنے والا آدھا کام بھی نہین کر سکتا تھا مگر اس زمانہ کے مدرسہ فنون جنگ مین اوس زمانہ کا پڑھا ہوا طفل نوآموز کے برابر بھی نہین ہے۔ آلات جنگ مین جو ترقی ہوئی ہے وہ اون فنون کے ساتھہ ساتھہ ایک جداگانہ زبردست پہلو ہے اور اوسنے شجاعت اور قوت بازو اور بہادری کو بھی گرد کر دیا ہے تو گویا جنگ کے واسطے موجودہ ترقی کے حالات کے لحاظ سے تین چیزین درکار ہین جنمین سے اول اعلے فنون جنگ کا علم مع انجنیری وغیرہ کے۔ دوسرے آلات

جنگ کی ترقی اور اصلاح - اور بیسری بہادری اور شجاعت - یہ تینون چیزین اقوام یورپ کو آج حاصل ہین اور اونکے وہ پورے طور پر مالک ہین - ایشیا جس حال مین وہ بہت بڑی ضروری چیزون سے محروم ہے تو کیونکر اونکا برابری کر سکتا ہے - خالی بہادری کا نام جہالت ہی اور اوس جہالت کا نتیجہ سوائے اپنی تباہی کے اور کچھہ نہین ہو سکتا -

گیا دور حکومت کا بس اب حکمت کی باری ہے
جہان مین چار سو علم و عمل کی ہی عملداری

یورپ کی اون لڑائیون مین جسمین فتح و نصرت کا جھنڈا اوسکے ہاتھہ مین رہا ہے - ہم ایک لڑائی کا مختصر حال لکھتے ہین جس سے ہمارے اس بیان کی وضاحت اور تصدیق ہو جائیگی - یہ لڑائی مسمون نپولین اور ملوکیون کے درمیان ہوئی تہی جو ایک بڑی بہادر قوم افریقہ کی ہے - یہ کیفیت نپولین کے دمساز راہی بوردین کی لکھی ہوئی ہے جو جنگ مین شریک تہا - وہ لکھتا ہے کہ —

رسالہ کی ایک عالیشان صف جو مراد اور دوسرے بیٹون کے ماتحت تہی گویا ملوکیون کی تمام طاقت ظاہر کرتی تہی - اون کا دایان ایک بالکل نا مکمل خیمون کا لشکر تہا جنمین بیس ہزار سوار تہے اور چالیس توپین محافظت کے واسطے تہین - ... الہ ایک بے ترتیب ہجوم اور نا قواعد مان

بھیڑ کی مانند تھا۔ توپون کی گاڑیان نہ تھین اور بجاے لکڑی کے ڈھانچون پر چڑھائی ہوئی تھین (یعنی جہان ایک دفعہ رکھی جائین وہان اور ہر اُدھر لیجانے کے ناقابل تھین) بونا پارٹ نے اپنی فوجکو آراستہ کیا۔ اوسنے داہنی جانب صف کو اسطرح بڑہایا کہ توپون کی زد سے محفوظ رہے (گویا وہ توپین اب بیکار ہوگئی تھین۔ وہ صرف اوسصورت مین کام آسکتی تھین اگر خود دشمن اونکے مقابلے مین جا کھڑا ہو) اور صرف رسالہ کی صف سے مقابلہ ہو۔ مراد بے اس حرکت کو دیکھتا اور نتیجہ کو سمجھتا تھا۔ اوسنے رسالے سے حملہ کرنے کی تیاری کی اور یہ پکارتا ہوا بڑہا کہ مین فرانسیسیون کو خربوزون کی مانند کاٹ دونگا۔ بونا پارٹ نے اپنی پیادہ فوج سے اونکا مقابلہ کیا۔ ملوکی نہایت تیزی اور تندی کے ساتھ چیخین مارتے ہوے بڑہے۔ انہون نے ایک فرانسیسی دستہ فوج کو اکھیڑ کر تتر بتر کردیا اور اپنی تلوارون سے کاٹ ڈالا ہوتا اگر یہ آتش مزاج فوج بڑہے ہوے گارڈ سے ذرا فاصلہ پر نہ ہوتی۔ فرانسیسی فوج ایک لمحہ مین سنبھل گئی۔ اوسوقت کی لڑائی زیادہ تر اوس جنگ سے شابہ تھی جو بیس برس بعد واٹرلو کے میدان پر ہوئی۔ ملوکیون کا رسالہ نہایت تندی کے ساتھ ہر ایک مقام پر حملہ کرتا تھا اور وہ ہر چیز کو ہاتھون کی قوت سے فنا کردینا چاہتے تھے۔ مگر گرنیون کی باڑہ اور چھرون کی مار اور بمب کے گولے (یعنے آگ برسانے کے تدبیری سامان) اونکو لوٹا دیتے تھے

آجتک جنگ مین کوئی چیز اسقدر خوفناک اور مایوسانہ نہین دیکھی گئی تھی جیسی کہ ملوکیون کی شجاعانہ کوشش اور جانفشانی - چونکہ وہ فرانسیسی پیدل فوج کے اسکویر مین اپنے گھوڑونکو جیساکہ وہ چاہتے تھے زور سے داخل نہین کرسکتے تھے (اسکویر پیدل فوجکے اوس حلقہ کو کہتے ہین کہ سوارونکے حملہ کے وقت فوجی قواعد کے بموجب تمام پیدل فوج ایک رخ ہوکر اپنے اطراف ایک حلقہ باندہ لیتی ہے جسمین ممکن نہین کہ کوئی سوار یا رسالہ داخل ہوسکے) تو اکثر سپاہی اونکو چھوڑ دیکر پھر لوٹتے تھے اور دشمن کی صف توڑنے کے واسطے ہمیز مارتے تھے (گویا ہاتھہ اور پاؤن ہی اونکے تمام آلات جنگ تھے) جو ملوکی سپاہی زمین پر زخمی ہوکر گر جاتا تہا - اگرچہ وہ نیم مردہ ہوتا ہتا تب بہی وہ اپنے آپ کو گھسیٹ کر آگے بڑہتا ہتا اور اپنی خدا تلوار سے فرانسیسیون کی ٹانگین کاٹتا ہتا - آخر لڑائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ آتشبار ہتیار دونکے سامنے زبردستی نہ چلی ناچار ملوکیون نے شکست کہائی - جب بہاگے تو دریا کیطرف جہان بہت سے ڈوب کر مرگئے - اسطرحسے وہ رسالہ بہی جو اپنی قوت اور بہادری مین بے نظیر سمجہا جاتا تہا بالکل ضایع ہوگیا - نپولین نے عربون کی اس بہادری کو دیکہکر یہ کلمات کہے کہ "اگر ملوکی رسالہ فرانسیسی پیادہ فوج سے ملکر کام کرتا تو تمین دنیا کا بادشاہ ہوگیا ہوتا یعنی عربون کی بہادری کے ساتہہ یورپ کے قواعد جنگ اور باقاعدہ ترتیب اور آراستگی شامل ہوتی تو یہ فوج دنیا مین بے نظیر سمجہی جاتی -

نپولین کے بہادر اور اولوالعزم ہونے مین کوئی کلام نہین ہے

سینٹ برنارڈ کی چوٹیون پر سے گذرنا بجاے خود ایک دنیا کا فتح کرنا تھا۔ مگر وہ بے دھڑک شخص نکل ہی گیا۔ لیکن باین ہمہ اگر وہ صرف اپنے اس جوہر کے بھروسے پر پھرتا تو پہلے ہی دن سلامت گھر لوٹ آنا غنیمت سمجھتا۔ درحقیقت وہ فنون جنگ کی بے نظیر مہارت اور قابلیت رکھتا تھا۔ راتون کو وہ نہین سوتا تھا جنگ کے موقعون اور دشمن کے ملک اور شہرونکے نقشون پر غور کرتا رہتا تھا۔ جن دنون وہ آسٹریا کے ساتھہ جنگ کی تیاری کر رہا تھا ایک دن ایک نقشہ اپنے سامنے پھیلائے بیٹھا ہوا تھا اور نقشے مین لوہے کی چھوٹی چھوٹی کھونٹیان گاڑتا جاتا تھا۔ اون مین سے کسیکے سر پر سیاہی لگا دیتا تھا اور کسیکے سر پر سرخی اسطرح کرتا کرتا وہ دفعتہ چلا اٹھا کہ دشمن فتح ہو گیا۔ جو لوگ پاس بیٹھے تھے اس کو سنکر حیران ہوئے۔ نپولین نے بوریین سے نقشہ دکھاکر پوچھا کہ بتاؤ تم اس سے کیا سمجھہ سکتے ہو۔ اوسنے کہا کہ کچھہ نہین۔ نپولین نے اوسکو سمجھایا کہ سرخ اور سیاہ نشان والی کھونٹیان دونون فوجین ہین جو آپسمین لڑ رہی ہین۔ مین نے آخر کار فتح پائی ہے۔ بوریین لکھتا ہے کہ جب یہ لڑائی ہوئی تو بعینہ اسیطرح فتح ہوئی۔ الغرض فنون جنگ ایک نہایت وسیع اور مشکل علم ہو گیا ہے اور اوسکے جاننے والے اور نہ جاننے والے کے درمیان لڑائی گویا انسان اور حیوان کے درمیان لڑائی ہے جسمین حیوان کا مغلوب ہونا گو وہ ہاتھی کے برابر مضبوط اور شیر کے برابر بہادر ہو یقینی ہے

یہی عثمانی ترکون کی سلطنت سولھوین صدی کے وسط مین سلیمان المشہور بہ عالیشان کے عہد مین ایسے عروج پر پہونچگئی تہی کہ اوسکے موجودہ زوال کا خیال بھی نہین ہوسکتا تہا۔ فرانس اور انگلستان ترکون کی دوستی کے خواہشمند رہا کرتے تھے اور عیسائی بادشاہونکے دلون مین اسقدر عظمت بیٹھگئی تہی کہ خود شاہنشاہ جرمنی سلطان کے وزیر اعظم کا بہائی بننے کی آرزو رکہتا تہا گویا وہ اپنا رتبہ سلطان کے وزیر کے برابر سمجہتا تہا۔ یورپ کی تمام قومین ترکون سے ڈرتی تھین اور عیسائی مذہب کی سلامتی کا کوئی اعتبار نہ رہا تہا تمام عیسائی دنیا ترکون کے قدمون مین پڑی ہوئی تہی۔ مگر دفعتہً یہ نقشہ تبدیل ہوگیا۔ اسکی وجہ سوائے اسکے کچہہ نہین کہ یورپ فنون جنگ مین ترقی کرگیا اور ترکی اور سلمانی سلطنتون کیطرح پیچہے رہگئی۔ پچھڑنے کے اسباب سب کے یکسان ہی ہین۔ اپنی کامیابی کے گھمنڈ مین دوسرون سے کچہہ سیکھنا عار سمجھتے تھے اور دوسرے ممالک مین جو ترقیان ہورہی تہین اون سے فائدہ اوٹھانا اپنی شان کے خلاف جانتے تھے۔ اسکے علاوہ مذہبی تعصب اور باطل اوہام نے سلمانون کی ہر چیز مین دخل پالیا تہا۔ سلیم اول کے زمانے مین مصر مین فوج نے توپون کے استعمال سے تشبہ بالکفار سمجھکر انکار کردیا تہا۔ اگرچہ اونکی آنکہونکے سامنے تمام قومین ترقی کررہی تھین مگر اونپر اسکا کچہہ اثر نہین ہوتا تہا اونکے اوسٹے ہوئے بخت بھی اون کو نہین

سکھلا سکتے تھے - پے در پے شکستین کھاتے اور روز بروز صوبہ ہارتے چلے جاتے تھے مگر اسکے سبب پر غور کرنے کی پروا نہین کرتے تھے - ایک مشہور فرانسیسی مؤرخ نے یہ بیان کیا کہ اٹھارہوین صدی کے شروع مین جو ترکون کی فوجکو شکست ہوئی اسکی وجہ یہ تہی کہ انہون نے نئے ہتھیارون کی لڑائی مین استعمال نہین کیا ایڈورڈ کریسی کی رائے مین شکستون سے عیسائیون کو مسلمانون پر فتح ہوئی - نپولین نے جو پیشین گوئی ترکی کی نسبت کی تہی وہ اگرچہ پوری نہین ہوئی مگر اوسکی رائے کی پختگی مین کوئی شبہ نہین ہے وہ لکھتا ہے کہ دور فی زمانہ ترکی کی فوج کوئی مفید کارآمد چیز نہین ہے - عثمانی ترک ایشیائی کوچک یا شام اور مصر مین کہین قدم نہ جما سکین گے اگر ایک دفعہ روس قسطنطنیہ پر قبضہ کر لیا - فارس - اور بحیرہ کاسپین پر قبضہ کرے گا - نہ تو لوگون کی سرپرستی اور نہ یورپ کے درمیان کی پالیسی پولینڈ کے تفریق اور قومون کو لوٹ لینے سے مانع اوسکی اور نہ وہ عثمانیہ سلطنت کو شکست اور پامالی سے بچا سکے گی : ..... آسٹریا بھی پہلی پہل ترکی کے تقسیم کرنے کی مخالفت کرے گا - لیکن آخرکار رضامند ہو جائے گا - اور اپنی وسیع سلطنت مین سرویا - بوسنیا - اور قدیم ایلیریا کے ملا لینے سے بہت خوش ہوگا - فرانس اور انگلنڈ کیا کرے گا ہم ایک اون مین سے مصر پر قناعت کرے گا - یہ کیسا ناچیز معاوضہ ہوگا -

ایک اول درجہ کا مدبر کہا کرتا تھا۔ کہ "جب کبھی میں یونانی ٹیرون کے سلطنت کی محلات کی دیوار کے نیچے لنگر ڈالنے کی خبر سنتا ہون تو مجھے معلوم ہوتا ہے کہ ہلال کی سلطنت گر جانے کی آواز میرے کان مین پہونچنے والی ہے" آخر سلطان نے اس بھید کو سمجھا اور نئی اصلاحون کو اپنے ملک مین رائج کرنا چاہا۔ فوج نے نئے ہتھیارون کے اختیار کرنے اور فرانسیسی قواعد سیکھنے سے انکار کیا اور بغاوت کردی۔ مگر جبر سے رواج دیا گیا۔ اب ٹرکی کچھ تو اس اصلاح سے سنبھل گئی اور کچھ یورپ کی حاسدانہ پولیٹکل مصلحتون نے اوسکو سہارا اور موقع دے رکھا ہے۔ سلامتی کی صورت یہی ہے کہ ٹرکی ترقی اور تہذیب مین یورپ کے برابر ہوجائے اور خود مختارانہ ترقی کرے۔ ترقی مین ہی یورپ کی دست نگر اور مقلد نہ بنی رہے ورنہ انجام اچھا نہین ہوسکتا۔

تمام دوسری اسلامی سلطنتین اسی گناہ کی سزا بھگت رہی ہین کہ انہون نے زمانہ کے ساتھ ترقی کا خیال نہ کیا۔ وسط ایشیا کی خونخوار قومین جنہون نے ایسی ایسی عظیم الشان سلطنتون کے بانی پیدا کئے ہین اوسکے پنجہ مین آگئی ہین عرب تو گویا ان سب باتونکو بھول گئے ہین۔ ایران کی قسمت پر کوئی یقین نہین ہوسکتا۔ اسلامی جوش جن قومون مین زندہ ہے وہ جہالت کے سبب سے کچھ نہین کرسکتین۔ یہی کالے کلوٹے افریقہ کے حبشی جو بوچہان اور تیر کمان لیکر جوق جوق چلے آتے ہین اور سنہ کی کہا کرہی باز نہین آتے

اگر ایک باقاعدہ قواعد دان فوج میں بھرتی کیے جائیں تو دنیا پر قیامت برپا کر دیں فقط

راقم

سراج الدّین احمد

بقیہ صنعت و حرفت

(سلسلہ کیلئے نمبر گذشتہ ملاحظہ ہو)

شکر کو صاف کرنے کی ترکیب

شکر کو پہلے تانبہ کے ظرف مین جسکا قطر تخمیناً آٹھ انچہ رہتا ہے گرم پانی کے ساتھ ڈالتے ہین - اس مرکب (سالیوشن) کو بہاپ سے گرم کئے ہوئے حلقون سے جو برتن مذکور کے گرد رہتے ہین بقدر ضرورت گرم کرتے ہین - اس برتن سے شکر کے شیرہ کو نکالکر دو سوتی موٹے کپڑون مین چھانتے ہین اس سے کثافت دور ہو جاتی ہے مگر ہنوز رنگ باقی رہتا ہے - رنگ کو ہٹانے کیلئے اوسکو لوہے کے مخروطی شکل کے ظرف مین جسکا قطر مانخ سے دس انچہ تک اور اونچائی مین پچاس فٹ ہوتا ہے اور جسمین کوئلا بھرا رہتا ہے ڈالتے ہین - اس ظرف مین سے شکر بالکل بے رنگ نکل آتی ہے پھر اسکو بخار بناکر اوڑاتے اور ایک خالی ظرف مین جمکدار جماتے ہین اور اوسکے بعد گرم برتن مین ڈالتے ہین جہان وہ (۱۸۰) ڈگری تک گرم کیجاتی ہے

پھر اوسمین سے نکالنے کے بعد لوہے کے مخروطی ڈہالدار سانچون مین ڈالکر خشک کرتے ہین ریزہ دار اور باریک شکر بناتے وقت ریزہ دار کو ایک مخصوص سانچہ سے علیحدہ کرتے ہین - شکر عنبی گنا اور دوسرے درختونکے شیرہ سے بنتی ہے - کچھہ دنون سے ممالک متحدہ امریکہ مین فرانس کی سفید شوگر بیٹ کی شکر کثرت سے بنتی ہے اور خاص فرانس مین بھی اصل شوگر بیٹ کی شکر افراط سے تیار ہوتی ہے -

برش

ہر قسم کے بال - اور وہیل مچھلیون کی ہڈیون - درختونکے ریشون - اور سور کی پشت کے بالونکو ہڈی یا لکڑی کے دستے مین منسلک کر دینے سے برش بنتے ہین - اونکے بنانے کے لئے عموماً سور کی پشت کے بال زیادہ مستعمل ہوتے ہین - وہ روس مین کثرت سے ملتے ہین - اور شہر اگرین کے بال زیادہ عمدہ رہتے ہین - جرمنی مین بھی سور کے بال افراط سے

نوٹ - ۱۰ - اگرچہ شکر کم و بیش ہر پودے مین بالذات موجود رہتی ہے مگر عمدہ اور اور کثیر مقدار مین نیشکر سے پیدا ہوتی ہے یورپ کی بہ نسبت ایشیا مین خصوصاً ہندوستان مین بہت سے ایسے میوے ہین جنسے بمقدار کثیر شکر پیدا ہو سکتی ہے صرف علم و عمل کی ضرورت ہو - چنانچہ خاص حیدرآباد مین شریفہ (ستا پھل) ایسا شیرین اور بکثرت ہوتا ہے کہ اگر اوس سے علمی طریقہ شکر نکالنے کی کوشش کیجائے تو عمدہ شکر بمقدار کثیر نکلے اور ملکی صنعت و حرفت و تجارت و مزرعہ الحالی مین ترقی ہو - حسن

ملتے ہین - جانورونکے پوست پر سے بال نکالنے کے بعد پہلے اونکو دھوتے
ہین بعدہ مختلف قد اور مختلف رنگ کے جدا جدا کرتے ہین - گندھک اور
دوسری کیمیائی ترکیب سے سفید بالونکو خوب صاف کرتے ہین - پھر نرمی
کنگھیون سے لگاکر چھوٹی کنگھیون مین کھینچتے ہین جسے تمام کھدرا پن نکلکر
بالکل صاف ہوجاتے ہین -

برش بناتے وقت ہر ایک کاریگر کسی خاص کام پر لگا رہتا ہے
اونکو بند کرنا - اوپر کاغذ چڑھانا - اور لیبل لگانا وغیرہ کام لڑکون اور
لڑکیون سے لیا جاتا ہے - دانت صاف کرنے والے برشون مین سور
یا اور جانور کے پشت کے بالونکو تارون سے باندھتے ہین - کاریگرون
کے نازک برش - گلہریون اور دوسرے جانورونکے نرم بالون کے
بنتے ہین

پٹرولیم

پٹرولیم آئل یعنے روغن نفتہ جب تک عالم ظہور مین نہ آیا تہا بجائے اوسکے
ایک قسم کا معدنی تیل جلایا جاتا تہا جو ایک قسم کے کوئلے سے کشید کرنے کے
بعد نکلتا ہے - مگر جب پٹرولیم کا پتہ لگا اور اندرون زمین ویسا ہی
تیار شدہ تیل ملا تو اوسکے بعد پھر زائد کارروائی اور محنت کی ضرورت باقی
نہ رہی صرف اوسکو صاف کر لینا اور دوسرے معدنی الایش سے پاک کرنا

باقی رہگیا یہان سے کروزن آئل یعنے مٹی کا تیل (گیاس لیٹ) کی کارروائی شروع ہوتی ہے۔ صاف کرنیکی حالت مین بہت سے مصالحون کی ضرورت ہوتی ہے۔ صاف کرنیکے بعد جو فضلہ رہجاتا ہے اوس سے ایک قسم کی امدادی بنتی ہے جو موم بتی کے بنانے مین بہت کام آتی ہے۔

تیل کے مخصوص مقامات پین سلوانیا۔ اوہیو اور وسٹ ورجی نیا ہین تیل کے کنوین کھودنے کا کام شہر ٹیس برگ واقع ممالک متحدہ امریکہ مین ۱۸۵۹ء مین شروع ہوا مگر دس برس تک اسمین ترقی نہوئی پھر اوسکے بعد بہت وسعت سے کام کیا گیا۔ گذشتہ چند برسون سے پٹیرولیم آئیل کی تجارت امریکہ مین اوسیقدر کام کرتے ہین جسقدر لوگ کوئلے اور لوہے کے کامون مین مشغول ہین۔

سامان تفریح

گذشتہ آدہی صدی سے مکان مین یا میدانون مین کھیلنے کے اسباب کثرت سے اور نہایت قیمتی بنتے ہین۔ گھرون مین کھیلنے کے لئے متعدد قسم کے تاش۔ شطرنج۔ چوسر۔ اور انواع اقسام کے کھیل کی چیزین عموماً جرمنی فرانس۔ اور انگلنڈ مین بنتی ہین۔ اور گذشتہ بیس برسون سے ممالک متحدہ امریکہ مین بھی کھیل اور تماشون کی چیزین کثرت سے بننے لگ گئی ہین۔ بلیرڈ ٹیبل اور اونکے متعلق اور چیزین امریکہ مین بنتی ہین

اور بہت سی کمپنیاں بڑے بڑے کارخانون مین میدان مین کھیلون کے لئے کرکٹ لان ٹینس اور کرکٹ وغیرہ کے اسباب بناتے ہین کھیلنے کی چیزین سب بڑے شہرون مین بنائی جاتی ہین - بلیرڈ ٹیبل کے کارخانون مین ہر سال ۱۰۰۰ بلیرڈ ٹیبل بنتے ہین جو چھوٹے بڑے قد اور وضع کی وجہ سے ۵۰ سے ۵۰۰ روپیون کی قیمت کے رہتے ہین - بلیرڈ ٹیبل کی سطح چار سخت تختون کی بنتی ہے - اخروٹ کی لکڑی - برچ لکڑی مہوگنی لارل (کلیفورنیا) پائن اور بلوط وغیرہ درختون کے تختے اس قسم کے میز بنانے مین کارآمد ہوتے ہین - گیند سانچون مین تیار ہوتے ہین - بلیرڈ کا کپڑا فرانس اور بلجیم مین بنتا ہے - صرف ایک کارخانے مین ایک روز مین ۵۰ درجن کھیلنے کی چھڑیان تیار کیجاتی ہین

ربڑ

کوچوک یعنے ربڑ جو دراصل ایک لچیلا گوند ہوتا ہے الاسٹک گم اور جسکو انڈیا ربڑ بھی کہتے ہین متعدد پودون سے اور خصوصاً یا ٹروفا الاسٹیکا نام کے پودے سے نکلتی ہے وہ ایک رقیق مادہ ہے اوسکو مٹی کے مختلف الاقسام سانچون پر تہ بہ تہ جماتے جاتے ہین اور لسیطرح خشک کرتے ہین جب عرق خشک ہوکے گاڑھا ہوجاتا ہے تو اون مٹی کے

سانچون کو توڑ ڈالتے ہین اور ربڑ نکال لیتے ہین یہ چیز کچھہ عجیب قسم کی نرم اور لچکدار رہتی ہے اوسکو کتنی ہی دفعہ کھینچو اور لمبی کرو مگر چھوڑ دینے کے ساتھہ ہی وہ اپنے اصلی قدپر آجاتی ہے۔ ربڑ کے ٹکڑون کو خاص وقت تک پانی مین گرم کرنے سے منجمد ہوجاتے ہین اور اس ترکیب سے کئی چیزین بنتی ہین جب حرارت ۰۰ ۲ ڈگری (فیرن ہیٹ) تک ہوجاتی ہے تو اوسوقت اوسکو کپڑے پر پھیلا کر بیلن پھراتے ہین جسکے باعث گویا مدامی آستر بنجاتا ہے۔ پانی سے محفوظ رہنے کے لئے اس قسم کی چیزون اور اون اشیاء کے بنانے مین جنمین لچک کی ضرورت ہو کوچک بہت مفید پڑتا ہے۔ کوچک کے بوٹ اب کثرت سے بنتے ہین اور اون مین نمی بالکل نہین آسکتی۔ اس گوند کے مرکب کو اگر کپڑے یا چمڑے پر پھیلایا جائے تو وہ واقع آب وہوا بنجاتا ہے عمدہ قسم کا لچک دار پارچہ کوچک کے ریشون کا بنتا ہے جسمین ریشم اور سوت شامل رہتا ہے۔ ربر کو پھیلانے سے جو لچک جاتی رہتی ہے اوسپر اوسکو گرم اور ہموار لوہے کے پھیرنے سے پھر پیدا کرسکتے ہین۔ انڈیا ربڑ کا باہمی اعصابی اتصال اور اوسمین ناہمواری کچھہ ایسی واقع ہوئی ہے جس سے کاغذ پر کے نقوش پنسل حک کرنے سے معدوم ہوجاتے ہین

اسباب آرائشی

مثل اور قسم کی صنعتون کے یہ صنعت بھی پہلے انسانی طاقت اور ہاتھون سے کیجاتی تھی مگر اب سب کچھ کارروائی کلون کے ذریعہ ہوتی ہے۔ بڑے بڑے کارخانون مین آرائشی سامان کی ہر ایک چیز سانچون مین تیار ہوتی ہے بلکہ ہر ایک بڑی چیز کے اجزا بھی علیحدہ علیحدہ سانچون مین ڈھلتے ہین فرنیچر یعنے میز کرسی عموماً لکڑی کا رہتا ہے۔ بلوط صنوبر روز وڈ بلیک والنٹ چیسٹ نٹ چیری۔ ایش۔ میہوگنی۔ سیڈن ووڈ اور بیل وغیرہ کی لکڑی فرنیچر بنانے کے کام مین زیادہ استعمال مین آتی ہے۔ اور فرنیچر کے لئے بہت سے فلزات مثل پیتل۔ لوہا۔ اور برنج مستعمل ہوتے ہین۔ فرنیچر کو خوشنما بنانے کے لئے اوپر سے ملمع بھی کرتے ہین۔ علاوہ انکے انواع و اقسام کے نقش و نگار کندہ کئے جاتے ہین غرض یہ کہ ہر قسم کے فرنیچر پر ٹرنیک۔ اور قلم کاری کرتے ہین رنگ چڑھاتے ہین۔ مینا کاری کرتے ہین روغن چڑھاتے اور نقاشی بھی کرتے ہین واضح رہے کہ یورپ مین لوئی کونز۔ ملکہ آین۔ اور رنی سنس وغیرہ کے زمانہ سے آرائشی اسباب انہین کے معزز نامون سے بموجب طرز و پسند خاص کئے گئے بیل اور بید وغیرہ لکڑیون کی کرسیان اور بید سے بنے کا کام بڑے بڑے کارخانون مین کلون اور دخانی طاقت کے ذریعہ بنتے ہین اور تمام دنیا کے بندرون

مین کثرت سے استعمال ہوتے ہین - صندوق الماری بنانے کے لیے
بڑے کارخانون مین ہر سال چار لاکھ سے آٹھ لاکھ فیٹ تختے خرچ ہوتے
ہین اور پانسو سے ہزار تک آدمی کام کرتے ہین سنہ ۸۰۰ء سے سنہ ۱۵۰۰ء تک
کا حساب حال مین تتابع ہوا ہے - گذشتہ صدی مین جرمنی یعنے نمونہ
مروج تہا وہ انگلنڈ اور آسٹریا مین پھر جاری ہوئے ہین - امریکہ مین شہنشاہ
لوی چہاردہم کا پسندیدہ طرز ہت و لچسپ سمجہا جاتا ہے -

چرم سازی

کچے چمڑون کی دباغت کرنے کے لئے ٹینک ایسڈ (ایک قسم کا تیزاب)
مستعمل کرتے ہین - اس تیزاب سے چمڑا گلتا نہین ہے - اسکو بیل - گائے
بچھڑا - بھینس - گھوڑا - مینڈہا - بڑہ - بکرا - بکری کا بچہ - ہرن - کتا -
سیل اور سور کے چمڑون پر لگاتے ہین - مینڈہون اور بڑون
کے چمڑون سے کتابون کی جلد باندہتے ہین - دستانے کتے کے
چمڑے سے بنتے ہین - اور ٹرے قسم کے چوہون اور حلوان کے چمڑون
کے بھی دستانہ بنائے جاتے ہین - سیل کے چمڑے کو ایک جانب
روغن چڑہانے سے پیٹنٹ لیدہر بنتا ہے - سور کے چمڑون کی زین
بنتی ہے - چمڑے کو دباغت کرتے وقت پانی مین دہوکر نرم اور صاف

کرتے ہین پھر تہوڑی دیر تک اونکا ڈہیر بناکر رکھتے ہین - اوسکے بعد گرم کئے ہوئے کمرے مین لٹکاتے ہین یہان چمڑے ملایم ہونے کے باعث بال بہت آسانی سے نکل آتے ہین - اب اونکو اوپر دباغت کرنے کے لئے گڑہون مین ڈالکر تہ بتہ جماتے ہین اور پوست بلوط اور اور دباغت کرنے کی اشیاء اون چمڑون مین ڈالتے ہین - اُدہر اونکو چند مہینون تک رکھتے ہین اور اس عرصے مین پانی ڈالتے جاتے ہین - چمڑونکو دباغت کرنے کے لئے یہ ترکیب بہت عمدہ ہے - مگر اِس کام کو جلدی سے انجام دینے کے لئے نئی نئی تدبیرین نکلی ہین - ان نئی ترکیبون سے چمڑونکو دباغت کرنیکے لئے بہت سے نئے مصالح کا استعمال کرتے ہین - چمڑون پر دباغت کرنیکے بعد اونکو گھستے ہین اور اوپر اونکے ایک وزنی چیز پراتے ہین تاکہ نخت اور ہموار ہوجائین - مراکو کا چمڑا بکرون اور بیڈہون کا رہتا ہے اور اوپر باکس وڈ لکڑی کے گولہ سے نقش کرنے سے بہت خوشنما ہوجاتا ہے روس کے چمڑون مین خوشبو رہتی ہے کیونکہ اوسمین دباغت کرتے وقت پوست برچ کا تیل ڈالتے ہین -

جنگی ہتہیار بنانے کے کارخانے

آتشین ہتہیار دو طرحکے ہوتے ہین - چہوٹے ہتہیار اور آرٹلری یعنے

(توپ) بڑے ہتیار - رفل - پستول - بندوق اور شکاری بندوق چھوٹے ہتیارون مین شامل ہے - محاصرہ اور جنگی جہازون کے لئے بھاری اور میدان جنگ کے مورچون کے لئے ہلکی توپین آرٹلری یعنے بڑے ہتیار مین داخل ہین - چھوٹے ہتیار برادر اور بھاری توپین ڈھالکر بنائے جاتے ہین اصد رفل بریچ لوڈر اور روالور کے بنانے کی صنعت قدیم زمانہ سے ہے مگر وہ زمانہ حال تک ناکامل تھی - بھاری توپونکے بنانے مین سملے کرپ باشندہ جرمنی کی صنعت سب سے سبقت لے گئی ہے - چھوٹے ہتیارونکی نسبت اسبات کا شک ہے کہ سمیان - بلی لوڈی - سٹاریس اور رمنگٹن باشندگان امریکہ کے بنائے ہوئے ہتیار کہین اونکے برابر ہون - روالور کے بنانے مین سے کولٹ اور سمتھ اور ولیسن باشندگان امریکہ نے کچھ کم شہرت حاصل نہین کی - انگلستان کے ساختہ ہتیارون مین ولٹورتھ کی بھاری توپین اور مارٹینی ہنری بریچ لوڈنگ رفل مشہور ہین - اسیطرح جرمنی کی "نیڈل گن" اور فرانس کی منی رفل نے بھی تمام عالم مین شہرت پائی ہے -

ستیارتھ پرکاش

اگلے زمانے مین گھر مین سے اور بنے ہوئے کپڑونکے علاوہ اور کپڑے

درزیونکے پاس فرمایش سے سلائے جاتے تھے اور پرانی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسم امریکہ کی نوآبادیون مین ہی جاری تہی - کپڑون کی موجودہ تجارت انگلنڈ اور امریکہ کے بندرون کی سلوپ شاپ سے شروع ہوئی - جہان ملاحون کے لئے بنائے ہوئے موٹے کپڑے بکتے تھے - پھر یہودیون نے انگلنڈ اور امریکہ کے بڑے بڑے شہرون مین اونکی تجارت قایم کی - تیار کپڑے بیچنے کی تجارت ان ہی وجوہات سے نکلی اور پھر ترقی اور درستگی پاتی چلی یہان تک کہ اب تو سب ملکون اور خصوصاً ممالک متحدہ امریکہ مین اس قسم کے تیار شدہ کپڑونکی ایک ضروری تجارت سمجھی جاتی ہے - سینے کے سانچون اور صدہا مرد اور عورتون کے سب بڑے بڑے شہرون مین بہت سے کارخانے جاری ہوگئے ہین اور گذشتہ پچیس برسون مین اونکو بہت روپیہ کا فائدہ ہوا -

ظروف سازی

ظروف کو مٹی کے بناکر پکاتے ہین اور اوپر مہرہ بھی کرتے ہین مگر عموماً بے مہرہ یا غیر شفاف ہی رکھتے ہین - ان کے اور چینی کے ظروف مین فرق اتنا ہے کہ چینی کے ظروف شفاف اور عمدہ مٹی کے بنتے ہین - بہت قدیم زمانہ سے عام ظروف کلی معمولی مٹی اور پانی سے ہاتھون سے یا چاک پر اوتار کر بنائے

ہین اور پھر آگ مین پکاتے ہین چینی کی برتن (کوزن) تمام کے عمدہ سفیدی کے بنتے ہین - دونون قسم کے ظروف بنانے کی ترکیب قریب قریب ایک ہے - مگر صرف انکا خمیر بناتے وقت زیادہ فکر اور خوبصورت بنانے کے لئے متفرق اشیاؤن کی آمیزش مین فرق ہے - سٹیفرڈشائر واقع انگلستان مین ۴۵ مربع میل کے احاطہ مین اس قسم کے ظروف بنانے کا کام کیا جاتا ہے اور وہان ایک لاکھ سے زیادہ آدمی کام کرتے ہین - فرانس مین پیرس کے قریب شہر سیورس قیمتی اور خوبصورت ظروف بنانے مین مشہور ہے - چین اور جاپان نے اس صنعت مین اعلی لیاقت حاصل کی ہے اور چند سال سے چینی اور عام برتن یورپ اور امریکہ سے ممالک غیر کے لئے کثرت سے برآمد ہوتے ہین - ملک ہولنڈ بھی چینی ظروف کے لئے جسکو وہان ڈلفٹ کہتے ہین (کیونکہ ایسے برتن ڈلفٹ نامی شہر مین ابتدا بنائے گئے تھے) مشہور ہے

فرش

فرش (غالیچہ - شطرنجی - قالین وغیرہ) ممالک مشرقی مین بنے جاتے ہین - تھوڑے ہی سال گذرے کہ یورپ اور امریکہ مین سامان فرشی ممالک شرق سے آتے تھے اب امریکہ اور یورپ مین فروش ہاتھون خواہ

کلون سے بنے جاتے ہین اور بلین کے ذریعے سے چھاپے جاتے ہین
یا مختلف رنگ کے دھاگے لگاکے جاتے ہین - اعلےٰ درجے کے فرش
قابل استعمال - ٹرکی - بروسلس - ولٹن - کڈرمنسٹر کے ہوتے ہین -

راقم

حسن

واعظان مسیحی کی ناکامیابی پر
ایک غیر مسیحی کی نظر

موجودہ زمانہ مین جو ناکامیابی واعظان مسیحی کو ہوئی اور ہو رہی ہے اوسکے اسباب خود اوسمین موجود ہین -

جبکہ خود مسیحی اہل الرائے کے دو گروہ ہو گئے ہین جنمین سے ایک کا بیان تو اوس کام کی نسبت جو اس جماعت نے کیا یا کر رہی ہے درجہ افراط کو پہنچ جاتا ہے اور دوسرون کا بیان تفریط کا پہلو لئے ہوئے ہے تو ظاہر ہے کہ ہمین اس معاملہ کی زیادہ توضیح کی ضرورت نہین

ایک گروہ کہتا ہے کہ اس جماعت کو بدیہی اور قطعی ناکامیابی ہوئی ہے اور انتین چڑہاتا ہے کہ نہین امیدین بہت کچھ دل بڑہا رہی ہین - مگر وہ لوگ جنہین تحقیق کا شوق ہے اگر اس مسئلہ کو ذرا غور سے ملاحظہ کرین تو اونہین فوراً معلوم ہو جائے گا کہ اسمین ایک اور تیسرا پہلو بھی نکل سکتا ہے اور وہ پہلو اونہین لوگون کے خیالات ہین جنکے مسیحی بنانے کی کوشش کیجاتی ہے یا جنکو دوسرے الفاظ مین غیر مسیحی کے نام سے پکار سکتے ہین - اس پہلو کے

ظاہر کرنے والے اگر ہین بھی تو بہت کم جسکا خاص سبب یہ ہے کہ بہت تھوڑے لوگ اون خیالات کا اندازہ کر سکتے ہین جو اونکی کوششون کی نسبت غیر مسیحی لوگون مین پھیلے ہوئے ہین - اگر کر بھی سکتے ہین تو تمام باتون پر ایک کوتاہ اور محدود نظر ڈالتے ہین - اکثر کا یہ خیال ہے کہ وہ اپنے اوپر نکتہ چینیان کرنے ہین اسقدر سعی جسقدر اورونکے مذہب کی ہندی کی چندی نکالنے مین آزاد ہین - تاہم مسلم ہے کہ مسئلہ معلومہ مذکورہ بالا پہلو سے خالی نہین - پس ہر ایک پادریون کی جماعت بلکہ ہر ایک فرد کہ اگر وہ اپنی کوششون مین کامیاب ہونے کا کچھ بھی خیال رکھتے ہین ضرور ہے کہ اس پہلو کو سمجھین اور اسپر غور کرین - ایک واقعی پادری کا فرض ہے کہ وہ اپنے تئین اپنے مخالفونکے گروہ مین سے ایک اونکا مخالف فرض کرکے معاملات پر نظر ڈالے اوسوقت البتہ (اگر ممکن ہوا) تو وہ اپنی کوششون مین کسی نہ کسیقدر کامیابی حاصل کر سکتا ہے - جب یہ کیفیت ہے تو شاید عام کے روبرو اون غیر مسیحی خیالات کو جو مسیحی پادریون کی جماعت کی نسبت اونکے یعنے عوام کے علما بڑی مضبوطی سے رکھتے اور بڑی فیاضی سے اونمین پھیلاتے ہین پیش کرنے کے واسطے زیادہ جان وجہد کی ضرورت نہین - اس تحریر مین راقم نے اپنے ذاتی خیالات نہین دکھلائے ہین بلکہ صرف اون پہلوؤنکو پیش کیا ہے جو عموماً غیر مسیحی دنیا مین مسیحی پادریون

کی جماعت کی نسبت ظاہر کیے جاتے ہین - اور جن پر ہر ایک مسیحی کو عام اس سے کہ وہ کسی فرقہ کا ہو پورا پورا لحاظ اور غور لازم - جن لوگون کو معاملات پر غور اور تعمق کی نظر مین ڈالنے اور جانچنے کی عادت ہے اونکو اس سے صاف ظاہر ہوجائے گا کہ ان مسیحی جماعتون کو کسقدر مشکلون کا سامنا ہے اور ان تغیر پذیر حالون پر غالب آنا کسقدر تک ممکن ہوسکتا ہے -

ویسرائے کی کسی دعوت مین ایک ہندوستانی شریف (جنٹلمین) صرف اسلئے تماشا بنایا گیا تہا کہ صرف وہی اپنی پرانی مشرقی وضع اور لباس مین جلسہ بھر مین دکہائی دیتا تہا - باقی تمام جلسہ مغربی لباس سیاہ زیب تن کئے ہوئے تہا - کیونکہ نوجوان بنگالی بابون نے نسل اور باتونکے اس امر خاص مین بھی اہل یورپ کے نقالی مین حتے المقدور کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکہا ہے - اور ایک ایسے عظیم الشان جلسہ مین جس سے تمام مکان بھرا ہوا تہا وہی ایک شخص تہا جسکا سر مغربی تہذیب کی ہوا سے خالی تہا یعنے وہ ننگے سر نہ تہا اور جسکے جسم مین صوفیانی باریک مل مل کا لباس تہا - اوسکے اخلاق حمیدہ اور قادر الکلامی نے اہل جلسہ کو کچہہ ایسا گرویدہ کرلیا تہا کہ اسکے گرد ایک بارونق حلقہ دونون جنسونکے لوگون کا ہوگیا اور وہ اوسکے بیچ مین مثل مرکز کے استادہ تہا - اسی اثنار مین ایک طرار لڑکی کا نگ اوسکی نسبت کزائی کی دنگی اوڑاکر کہنے لگا " مہاراجہ صاحب آج تو آپ کے فوق البہڑک ریشمی اور مل مل کے

خوشنما مشرقی پیرایے ہم اہل یورپ کو بڑی ہی دلچسپی کا سامان مہیا کر دیتے" یہ سنتے ہی اوشنے یہ برجستہ جواب دیا کہ "جناب مین آپ کی اس عزت افزائی کا شکریہ ادا کرتا ہون مگر شاید آپ کو معلوم ہوگا کہ ہم مشرقی بڑی مضبوطی سے اپنی پرانی لکیر کے فقیر ہین - یہ لباس ہماری ملکی حالت ہی سے بہت مناسب نہین ہے بلکہ قبل اسکے کہ آپ کے آبا و اجداد نے اپنے جسمون کو گیرو وغیرہ سے رنگنا اختیار کیا - ہمارے آبا و اجداد صدیون پیشتر جبکا تمھارے اسوقت یاد نہین اسے اختیار کر چکے تھے" یہ جواب کچھ ظرافت اور حاضر جوابی کا ہی عمدہ نمونہ نہا بلکہ ساتھ ہی اسکے بہت ہی مطلب خیز اور پر معانی ہی تہا - کیا ضرور ہے کہ کوئی شخص ایک ایسی چیز کو جسے اوشنے اچھی طرح سے سمجھ لیا ہو کہ وہ ہمارے حق مین مفید اور فائدہ رسان ہے کسی دوسری چیز سے بدل ڈالے جسے کوئی شخص ایک پسندیدہ گہاؤ سے بہتر ثابت کر رہا ہو - یہ کچھ ضرور نہین کہ رائین ہمیشہ واقعات کی بنا پر قایم کر لیجائین - بلکہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ وہ ابتدائی تعلیم کے مخصوص انتظام تاثیر اور ایک قسم کی بیریا طرفداری پر ہی مبنی ہوتی ہین خاصکر یہی حالت مذہبی معاملات مین پائی جاتی ہے - اور یہی سبب ہے کہ ہر ایک شخص اپنے مذہب کو دنیا بھر کے مذاہب پر فضیلت دیتا ہے - مذہب بھی اپنے اوتار کے زمانہ سے تمام دنیا کے سامنے یہ کہتا پڑتا ہے کہ ساری دنیا مین مین ہی ایک سچا اور حقیقی مذہب ہون - باقی سب فضول

اور خراب ہین - اے قومو آؤ اور میری پیروی کرو - کیونکہ ایک نہ ایک دن تمہین ضرور میرے سایہ عاطفت مین آنا اور میرا لوہا ماننا پڑے گا - اوسنے صرف اپنی نیکیون پر زور ہی نہین دیا - بلکہ بلا شرکت غیرے اوس کا دعوے کیا -

سلطنت روم اور اوسکے لوگون مین جب اوسکا اعلان شروع ہوا تو ہر چند کہ وہان اسکے قبول کرنے والے ایسے بہت جلد مل گئے - اپنی ایک چھوٹی سی جماعت بہم پہونچانے مین صدیان پورے پورے طور پر کافی نہ ہوسکین -

وحشی بت پرستون کے واسطے (جنہین اصطلاحاً جرمن کہتے ہین) کتنی ہی صدیون کی راہ دیکھنی پڑی - موجودہ یورپ کے اباو اجداد یعنے مختلف شمالی جرمن جنہین اسوقت ہم بنظر اختصار وحشیون کے نام سے پکارینگے اس خوشخبری کو دوسری قومون کے سامنے یکے بعد دیگرے لیگئے - سب سے پہلے اونکے بادشاہون اور سردارون نے دین مسیحی قبول کیا پھر رعایا اور ارکان سلطنت نے زان بعد اونکے دیکھا دیکھی اوسط درجہ کے لوگون اور رعایا نے - ہر چند اعتقاداً تو مان لیا گیا تہا - مگر ناشائستگی اور ناتربیت پذیری اوسوقت تک دور نہ ہوئی جبوقت تک مشرقی روز افزون میل جول کی وجہ سے ہسپانیہ اور فلسطین کے باشندون نے تہذیب وہان نہین پہونچائی

لہذا بہت ہی جلد اور آسانی سے قدیم سلطنت روما مین دین مسیحی کو سرداری کی کرسی مل گئی - مگر شرقی دنیا مین جہان اسکی ابتدائی نشو نما ہوئی اسنے کوئی قابل ذکر ترقی نہین کی - یہ زور کرکے کبھی دریائے دجلہ و فرات کو بھی عبور نہ کرسکا - اگر سچ پوچھئے تو ماوراء النہر کے شرق مین بھی اسوقت تک اسکا قدم نہین جاتا - اسنے سب سے پہلے یہودیون کو دعوت دی مگر بہت ہی تھوڑی کامیابی کے ساتھہ - کیونکہ ہر چند یہودی فی زمانہا بالکل ہی پریشان اور دنیا بھر مین تتر بتر ہو رہے ہین مگر اپنے ساتھہ ہی اپنے مذہب کو کلیجہ سے لگائے ہوئے پھر رہے ہین اور یہ گویا پہلی ناکامیابی تھی جو دین مسیحی کو اوسکے سب سے اوّل رسول کی زندگی ہی مین نصیب ہوئی - اور یہ بات مسلم ہوگئی کہ یہودیون کے مذہب کے مقابلے مین دین مسیحی کا کچھہ بس نہین چل سکتا - ادہر اپنے شرقی راستہ پر اسی مذہب زردشتی سے فارس مین مڈبھیڑ ہوئی جہانکہ خسرو شاہ نے تلوار سے اسکا مقابلہ کیا - اگرچہ کہ آپ لوگ بڑے فخر سے کہا کرتے ہین کہ ہمارے باشندون کا خون گرنا گویا مذہبی تخم ریزی ہے مگر سلطنت فارس سے یہ باوجود اسکے بیخ و بن سے اوکھاڑ ڈالا گیا - اوسکے بعد زردشتیون کو اسلام کے مضبوط بازون سے سابقہ پڑا جنھین کے چند خارج الوطن پارسی اسوقت بھی ہندوستان مین پائے جاتے ہین - اور یہ گویا دوسری ناکامیابی تھی جو مذہبی مسیحی کو مذہب زردشتی

کے مقابلہ مین ہوئی - اسلام کو تو گویا آنکھ کھولتے ہی دین مسیحی سے مقابلہ کرنا پڑا - ساتوین صدی مین جو کشاکش ان دونون مذہبون مین شروع ہوئی اسوقت تک اوسیطرح جاری ہے - شمالی افریقہ (جہان ہمنے سنا ہے کہ دوسو اسقف بسے ہوے تھے) اور شمال اوسکے دوسرے مقام اسلام نے دین مسیحی کے پنجہ سے نکال لیے اور اسوقت تک اپنے قبضے مین کیے ہوے ہے سوائے ملک ہسپانیہ کے آخیر کونے ملک - اسلام کی مضبوط گرفت مین اگر کل بھی نہین سکا - اسلامی دنیا مین بجز خاص اور شاذ حالتون کے تبدیلی مذہب کے واقعات بالکل پاے نہین جاتے بلکہ خود مسیحی اس امر کے معترف ہین کہ بہ نسبت دوسرے مذہبونکے اسلام سے بہت ہی کم نومرید ہمین میسر آسکے ہین - اسلام پر دین مسیحی کسی قسم کا اثر کر ہی نہین سکا بلکہ خود اوسکے ملک کے ملک اسلام نے اپنے قبضہ مین کر لیے - روحانی طور پر پوچھیے تو اسی اسلام نے قسطنطنیہ مین بت شکنی کا سلسلہ جاری ہی کر دکھایا - دین مسیحی کے اسلام سے یہ کشاکش گویا اوسکے تیسری ناکامیابی تھی -

مذہب ہنود جسکا اسکے مقابلہ مین قایم رہنا زیادہ تر اس سبب سے ہی ہے کہ اوسمین ایک جیلی مادہ استقلال کا موجود ہے تین سو پچپن برس سے اسکا تختہ مشق تیار ہوا ہے - تاہم باوجود زیونیر اور ٹوپلی ایسے قابل لوگون کے وعظ - کروڑون روپیہ کے خرچ - بے تکیر - اور انگریزون کی حکومت

پشت پناہی کے جنکے باعث سے کوئی لایق ذکر رکاوٹ بھی پیش نہین آنے پائی
نتیجہ ناکامیابی ہی نکلا - کیونکہ ہندوستان کے اٹھائیس کروڑ باشندون مین
اسوقت بیس لاکھ ہی مسیحی نظر نہین آتے اور پھر اس جماعت مین بھی سیکڑون
اہل یورپ ہزارون یورشین لاکھون ایسے رسمی عیسائی بھی شامل ہین
جنہون نے اپنے آبا و اجداد کی میراث مین دین مسیحی پایا ہے اور اونپر
نومریدی کا لفظ کسیطرح صادق نہین آسکتا - ہان خوب یاد آیا ہندوستان کے
موسمی قحطون مین جو ہزارون معصوم بچے خرید کر مسیحی غلام بنالیے جاتے ہین
اونکا بھی شمار اسی مین ہے - اس سے صاف ظاہر ہے کہ واقعات نومریدی
کسقدر محدود ہین اور دین مسیحی کوئی بادقعت اثر مذہب ہنود پر نہین ڈال سکا
اور یون اوسکی ناکامیابیون مین ایک اور چوتھی ناکامیابی کا شمار بڑہا -
بودہ مذہب پر بھی اوسکو پامال کرڈالنے کے واسطے دین مسیحی کی بڑی بڑی
چڑہائیان ہوئین مگر ابھی تک وہ پامال نہین ہوا ہے - نہ اوسکی پامالی
کے اثر پائے جاتے ہین نہ آیندہ پائے جانے کی امید کیجا سکتی ہے
وہ اسوقت بھی مشرقی اور وسطی ایشیا مین اپنے پیرون کی اوس کثیر جماعت
کے ساتھہ جنکا شمار دنیا کے تمام مذہبون سے بڑہا ہوا ہے - براج رہا ہے
اونمین با وجود تین سو برس کی سخت محنت کی شاید بیس لاکھہ مسیحی بھی
پائے نہین جاتے - یہ واعظین مسیحی کی پانچوین ناکامیابی ہے - لفظ واعظین

مسیحی مین ہم تمام واعظین کو شریک کئے لیتے ہین عام اس سے کہ وہ رومن کیتھولک ہون یا سپرینس - یا نسٹورینس - یا انگلیکنس - یا پریس ٹیرینس - یا پروٹسٹنٹس - یا امریکن - کیونکہ ہمنے لفظ نومریدان مسیحی ہی ایک عام معنی مین استعمال کیا ہے کیونکہ علیحدہ علیحدہ کونے مین آیک بہت ہی محدود حالت مین ہین بغرض اگر آپ کے جرگون مین سے ایک دوسرے سے دھیلا کوڑی (ہندوستانی زبان مین پیسون کو کہتے ہین) یا چند ہزار کی زیادتی بھی دکھائے تو کیا نتیجہ نکل سکتا ہے جبکہ ایک مجموعی کامل اور پوری میزان نتایج مین عام اور ذلیل ناکامیابی کا ثبوت دے رہی ہے -

کیا سبب ہے کہ دین مسیحی نے مغرب مین اسقدر ترقی کی برخلاف اوسکے مشرق مین ہمیشہ ناکامیابیون کا سامنا رہا اور سکے پہلی بارآوری اور موجودہ بے ثمری بھی ایک ایسا راز ہے جو سمجھہ مین نہین آتا - کیا سبب ہے کہ مغربی اعتقادات دین مسیحی کے سامنے ناپید ہوکر رہ گئے - مگر مشرقی مذہب پر کسی قسم کا اثر کرنے مین اونکو کامیابی نہ ہونے پائی - کیا سبب ہے کہ ایک وقت تو روزانہ ہزارون نومرید کر لینے کا مادہ اسمین موجود رہتا اور اب اس لایق بھی نہین کہ جن مشرقی قومون کی وہ دعوت دے رہا اونمین سے ہر ایک کی سالانہ ترقی کا سوان حصہ بھی دس برس کے عرصے مین اپنی راہ پر لا سکے - قبل اسکے کہ ہم اس ناکامیابی کے اسباب بیان کرین

ہمارا ارادہ ہے کہ حسابی منطق سے ہی اسبات کو ثابت کر دین کہ مسیحی اپنے تئین کسقدر دھوکے مین ڈال رہے ہین - جبکہ وہ کہتے ہین کہ دین مسیحی دنیا مین ایک حیرت انگیز ترقی کر رہا ہے جسے بجز کرامات کے اور کیا لکھہ سکتے ہین - اور اوسکا اثر تمام بنی آدم پہ پورے پورے طور سے پڑ رہا ہے مندرجہ ذیل روداد کے دیکھنے سے صاف معلوم ہوسکتا ہے کہ وہ کسقدر غلطی پر ہین -

(۱) اجرائی دین مسیحی مین تو کوئی بھی امر حیرت انگیز نہین ہے اوسکے پیرون کا شمار اونیسویں سے برس مین صرف چوالیس کروڑ پچاس لاکھہ تک پہونچا ہے - مذہب ہنود جو اصولاً کسی دوسرے کو اپنے مذہب مین لیتا ہی نہین اونیسویں کروڑ کی معقول جماعت رکھتا ہے بودہ مذہب جسنے دین مسیحی سے صرف پانچ صدی قبل اس اثنا مین قدم رکھا تھا اوسکا شمار چھپن کروڑ تک پہونچ چکا ہے - اسلام ہرچند کہ دین مسیحی سے چھہ صدی بعد عالم ظہور مین آیا - اسوقت سولہ کروڑ پیرون کا پیشرو ہے - باقی دوسرے مختلف طریقون مین پندرہ کروڑ آدمی ہین اور یون تمام دنیا کے باشندون کے ایک مجموعی میزان ایک ارب پچاس کروڑ پچاس لاکھہ ہوتی ہے - ان میزانون کے دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ کسی مذہب نے اسقدر ترقی نہین کی جو دوسرے کے مقابلے مین اوسپر ناز کرسکے حیرت خیز بتا سکے - ہر ایک مذہب اپنی مخصوص شکل مین ایسے محدود مقامات پر پھیل گیا جسمین اوسکے ذاتی

بقیہ پچھلا تخمینہ سے ظاہر ہے کہ کل عیسائیون کی تعداد ۴۸ کروڑ ۱۱ لاکھہ - اور بقیہ مذہب والے ۴۸ کروڑ ۲۶ لاکھہ ہین (حسن)

جوہر اور تعلیم سے مناسب تہی نہ باعتبار اوسکی فطرتی نیکی کے ۔

(۲) دین مسیحی ایک عالمگیر مذہب تصور نہین کیا جا سکتا ۔ بلکہ سچ پوچھئے تو وہ ایشیا ۔ افریقہ اور ہندی مجمع الجزائر مین بہت ہی کم شمار مین پایا جاتا ہے ۔ اور بھی مقامات ہین جو آباد دنیا کے نصف سطح سے زیادہ کچھہ گھیرے ہوے ہین ۔ باعتبار وسعت ارضی ابھی نصف دنیا بھی اوسنے عمل نہین کیا اور باعتبار شمار ایک ثلث بنی آدم بھی اوسکے جھنڈے کے نیچے جمع نہین ہوسکے

(۳) تمام بنی آدم پر جو اثر اسنے کیا ہے وہ بمشکل محسوس ہونے کے قابل ہے جیساکہ ابھی ہم بیان کر آئے ہین ۔ انسانی گروہ کے دو تہائی حصہ نے یا تو اسکو رد کر دیا ہے یا اسکی کچھہ پرواہ ہی نہ کی ۔ اون لوگون مین جو اپنے تئین مسیحی کہلاتے ہین قریب قریب نصف کے تو ایسے نکلین گے جو صرف نام کے مسیحی ہین ۔ وہ نام بھی صرف اسوجہ سے کہ وہ مسیحی ملکون مین رہتے ہین ورنہ مذہب کو تو اونہون نے کبھی کا خیرباد کہدیا ہے اور اصل مین مسیحی کہے جانے کے لایق نہین ہین اور یون کل بنی آدم کا ایک چھٹا حصہ رہا جاتا ہے جو اپنے اصلی معنے مین شمار ہوسکتا ہے ۔ مگر کون کہہ سکتا ہے کہ ان مین بھی فی دس ایک بھی ایسا ہو جو اپنی روزمرہ کی زندگی مذہبی اصول پر قایم رکھتا ہو مثلاً دولت ہی کی مناسبت سے لیجئے جسکو کتاب مقدس نے صاف صاف الفاظ مین انتہا کا خطرناک بتلایا ہے ۔

اب ہم سنہ مسیحی کے دو ہزار سال قریب قریب ختم کر چکے ہین ۔ مگر ابھی تک دین مسیحی نے اپنے تئین شمار و طاقتوری مین یا اخلاقی طور پر دنیا بھر سے افضل نہین ثابت کیا ہے ۔ آپ لوگ جب دنیا یا تمام اہل دنیا کا ذکر کرتے ہین تو شاید آپ لوگون کا مطلب یورپ اہل یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا مین پھیلجانے سے ہوتا ہے ۔ کیا اب وقت نہین آگیا ہے کہ مسیحی اپنی ترقی کے لمبے چوڑے دعوون کو ترک کرین کیونکہ یہ ایک ایسا مبالغہ ہے جو کذب کے درجہ کو کسیطرح بے پہونچے نہین رہتا ۔ اور صرف ہم بیرونی لوگون ہی کو مضحکہ اوڑانے کا موقعہ نہین دیتا ہے بلکہ اوس روز افزون گروہ کو بھی جو خود آپ ہی لوگون مین موجود ہے اور جو علم جغرافیہ کا ماہر اور اقوال کی جانچ پرتال کرنے پر مستعد ہے ۔

اب ہم واعظین مسیحی کی ناکامیابی کے اسباب کیطرف رجوع کرتے ہین جو انہین مشرقی دنیا مین نصیب ہوئی اور یہ بیان بالکل ہی غیر مسیحی خیالات کے مطابق کرینگے ۔ بیرونی لوگون کا بحالت مجموعی یہ قول ہے کہ دین مسیحی بس وہین خوب نومرید کرتا ہے جہان اسکا مقابلہ کرنے کو کوئی مذہب نہین ہوتا ۔ برخلاف اسکے جہان کسی واقعی مذہب کا سامنا ہوجاتا ہے بس وہان اسی ہمیشہ ناکامیابی ہوا کرتی ہے ۔ واقعی مذہب سے ہماری مراد مذہب حق نہین ہے (گو یہ فرض بھی کرلیا جاے کہ دنیا مین ایک مذہب حق موجود ہے) بلکہ کوئی ایسا

سیدہا سادہا طریقہ جسپر مذہب کی تعریف صادق آسکے ہمارے نزدیک وہ عمل تعلق جو خدا اور انسان مین مذہبیہ یعنی پرستش فرمانبرداری اور اخلاق حمیدہ کے قایم ہوجاتا ہے اوسکو مذہب کہتے ہین اور ایسے مذہب مشرق مین موجود تھے مگر مغرب مین نہ تھے - اب ہمارے اس قول کی تصدیق بھی کر لیجئے -

(۱) مغرب مین دین یہودی سے ٹکرانے اور مقابلہ کرنے کو کوئی مذہب نہ تھا نہ یونانیون مین - نہ رومیون نہ شمالی وحشی جرمنون مین - اونکی مذہبی کہانیان دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اونمین نہ تو کوئی اعتقاد تھا نہ کوئی ایک مقررہ اصول تھا - بجز بے ثمر شریر دیوتاؤن کے مضحکہ انگیز کہانیون کے - گو ایک قسم کی عام پرستش مذہبیہ - مندرون - پروہتون - بتون - مذبحون - قربانیون کے جاری تھی - مگر یہ قربانیان عجیب عجیب جسمانی اور شرمناک طریقون سے ادا کیجاتی تھین جنمین نہ یہ مادہ تھا کہ کسی روح اور خدا کے درمیان کوئی تعلق پیدا کرسکین - نہ اس ضرورت پر کسیکی نظر تھی - اونکا کوئی خاص خدا نہ تھا بلکہ بڑے بڑے شریر بدکار دیوتاؤن مثل جیوپٹر - تھا اور دین وغیرہ کے مجمع کرتے تھے - اخلاق سے واقف ہی نہ تھے کہ وہ کیا چیز ہے - مال و اسباب - غلام متعہ سب کے واسطے جسکی تیغ اوسکی دنگ والے مسئلہ پر اولکا عمل تھا - اونکے نزدیک نہ شہوت پرستی معیوب تھی نہ کسیکا خون کرڈالنا جرم تھا - نہ نشے بازی اور پینے مین بیقراری

تھی - نہ دروغ گوئی کو کمینہ پن سمجھتے تھے - بجز تبرکات کی چوری والدین کا قتل یا مسافر پروری کے خلاف عمل کرنے کے اور باتون مین جنکے خلاف انسان ضمیر فتوے دے چکا ہے وہ کبھی گناہ کا خیال ہی نہ کرتے تھے جسطرح چاہتا اپنی زندگی بسر کرتا تھا - بجز اون چند پولیس کے قواعد کے جو حفاظت خود اختیاری کے واسطے جمہور کی رائے سے قائم کر دیے گئے تھے اور کوئی روک اونکے واسطے نہ تھی - ذاتی پاکیزگی نفس کشی اور خدا مین واصل ہو جانے والے مسائل سے وہ بالکل ہی بے بہرہ تھے اور بدکاری اور جرم ایسا نہ تھا جسکے بچاؤ کے واسطے اونہون نے ایک نہ ایک توڑ نہ لگا رکھا ہو - اور یہ توڑ اونکے دیوتاؤن مین سے ایک یا کئی کے افعال کے نمونے پیش کر دینا تھے - کیونکہ قتل - ظلم - زبردستی - لوٹ مار - چوری - پرایا مال تاکنا دغابازی - جھوٹ - دروغ حلفی - فریب - سیانن - حسد - بغض - غرور - نشہ بازی - شہوت پرستی کے مکروہ سے مکروہ طریقے اور تمام خلاف فطرت - ہوسین ان دیوتاؤن کی گھٹی مین پڑی ہوئی تھین - وے اچھے خاصے ہٹے کٹے مرد و عورتین اور دایم الخمر پٹے انسان تھے جس سے صاف ظاہر ہے کہ اون لوگونکے خیال خدا کی نسبت بالکل انسانی پیرایہ اور مناسبت سے تھی - اونکی پرستش نمایشی اور اونکے اخلاق بیروک عیش پسندی تھی کیا ان حالتون کو آپ مذہب کے نام سے پکار سکتے ہین - بہر طور یہی مذہب

تھے (اگر انکو مذہب کہہ سکین) جو مغرب مین دین مسیحی کے مقابلہ کی تاب
نہ لاکر نیست و نابود ہوگئے۔ نہ اونمین کوئی اصلیت تھی نہ مادہ نہ مغز نہ خود
اپنے ہی لوگون پر اونہین کسی قسم کی گرفت یا دباؤ حاصل تہا۔ تاہم یہ
لوگ باوجود بہدے اور سست ہونے کے کچھ نہ کچھ انسانی عقل ضرور رکھتے
تھے۔ اور اسلئے کوئی واقعی مذہب جو اونکے سامنے کوئی ایسی چیز پیش
کرتا جسکے سمجھہ جانے یا جسکی پرستش کرنے یا جسپر عمل کرنے سے اونہین خدا
اور انسان کے باہمی تعلق کا ایک قریب القیاس خیال ہوجاتا، تو اسمین
کوئی شک نہین کہ وہ مذہب ضرور کامیاب ہوتا۔ پس اونکا مقابلہ بچون کے
کھیل سے زیادہ نہ تہا۔ اگر ایسے ہی طریقون کو مغلوب کرنا مشکل مان لیا جائے
تو ضرور یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انسانی فطرت اور عقل فوق العادت امور
کے ادراک مین بالکل ہی ناقابل ہین۔ پس دین مسیحی کا ایسے بیہودہ
کودن اور سڑی عقل کے بت پرستون پر کامیابی حاصل کرنے مین
اسقدر فخر کرنا اوسیقدر قرین عقل ہوسکتا ہے جیسا کسی شخص کا کبوتون مین
دانہ چگنے والے پرندون کو نخچیر کرنے یا معصوم بچون کے قتل سے
اپنی بہادری پر ناز کرنا۔ چونکہ رومیون۔ یونانیون اور دیگر وحشیون
مین ایک قسم کا عقلی مادہ کام مین لانے کو موجود تہا لہذا جو قت
دین مسیحی نے معہ ایک مقصی خدا روحانی پرستش اعلے پاکیزگی اور اخلاق

حمیدہ کے اپنے تئین پیش کیا۔ اوسوقت شروع مین گو بسبب غیر مانوس اور خلاف رواج ہونے کے اونہون نے بہت کچھہ رد و قدح کیا۔ مگر آخر کو اوسکی سحر آلودہ نگاہون کا گشتہ ہونا ہی پڑا۔ کیونکہ یہ اونکی یہ پہلی ہی بار تہی کہ اونکے سامنے اب واقعی مذہب لایا گیا تہا۔ اسلئے عقل سلیم کا مقتضا یہی تہا کہ وہ اوسکے مقابلے مین اپنے تمام فضول قصہ کہانیون اور خلاف عقل رواجون کو ترک کردین۔ باوجود ان سب باتون کے بہی اونکے مغلوب کرنے مین دانتون پسینا آگیا تہا۔ اونکے پچہلی تندمزاجیون کی جلی ہوئی رسی کے بل صرف قصباتیون اور دیہاتیون ہی مین نہین باقی رہ گئے تھے بلکہ اصطباغ یافتہ یحیون کے تیز مزاج درشت اخلاق نے خود اونکو صدیون تک مطلق العنان رہکر اس قابل نہ ہونے دیا کہ دین مسیحی کا اونپر پورا پورا عملدرآمد ہوسکتا۔ یہ بات تو موجودہ صدی تک موجود ہے کہ جن لوگون کو اپنے دین مسیحی مین شریک کیا ہے وہ بہت کرکے بت پرست تھے۔ اوسمین اسوقت بہی آپ کو یہ موقعہ حاصل ہے اور شاید دوسرے مقامات پر بہی۔ مگر مشرق مین دین مسیحی کو لوہے کے چنون کا سامنا ہوا ہے۔ کیونکہ یہان کے لوگون مین ایک تسکین آمیز سنجیدگی اور قابل تعظیم شائستگی پہیلی ہوئی تہی جسکی ایک شاخ یورپ مین بہی پہونچ چکی ہے مگر وہان پہونچتے ہی یا تو یہ سر کے بل غلاظت کی بدبو گھرے

گڈھے مین جا پڑی یا وحشت آمیز جہالت کے مہلک عارضہ نے اسے آدبایا
اسباب دنیا سے دین مسیحی کے پاس کچھہ بھی نہ تہا جو کسیکو پیش کرتا - سونا -
چاندی - جواہرات - ریشم - روئی - مصالح چوبینہ وغیرہ سب مشرقی
دنیا نے مغرب کو دیا - علم و ہنر و دیگر علوم جہان تک معلوم ہو چکے تھے
خصوصاً طب و علم ہندسہ و دستکاری وغیرہ سب مغرب والون نے مشرق
سے پائے ہین - علم عمارت سازی - نظم صفائی خیالات - فصاحت و بلاغت
اسوقت تک مشرق مین موجود ہین - ہمارے زمانے مین بھی بجز چند خرابیون
یا اون ترقیون کے جو دستکاری اور بعض دیگر علوم مین ہوئے ہین اہل
مغرب نے مشرق والون کو کچھہ بھی نہین دیا - بلکہ سب کچھہ مشرق ہی نے
اہل مغرب کو دیا یہان تک کہ دین مسیحی بھی اسی نے انکو نذر کیا ہے - مذہبی
معاملات مین تو ظاہر ہو گیا کہ مشرقی دنیا کو مغربی پر ترجیح ہے اب ہم روحانی
پہلو پر بھی لاکر فیصلہ کئے دیتے ہین -

ہست

یہان پر اس بحث کی کوئی ضرورت نہین ہے کہ مذہب ہنود - بودہ
اور اسلام - عام اور پرانی انسانی روایتون کی بنا پر روشنی عقل کے
ذریعہ سے مقام وقت یا لوگون کی خاص حالت کی مناسبت سے جاری
کر دئے گئے ہین بلکہ صرف اسیقدر کہدینا کافی ہے کہ اغلباً باوجود مختلف
نقصون اور کمیون کے وہ کماحقہ مذہب کی تعریف مین آسکتے ہین جس سے

خدا اور انسان کا۔ وہ تعلق مراد ہے جسکا پرستش اعتقاد اور اخلاق حمیدہ پر دار و مدار ہے اور اوس تعلق کی پوری پوری تفصیل ان مین موجود ہے گو یہ ممکن ہے کہ وہ اس تعلق کے جیسا چاہیے ویسا سمجھا دینے کے واسطے سب سے عمدہ طریقہ یا کامل تدبیر نہ ہون۔ ہو سکتا ہے کہ اسلام مین نفسانیت اور تعصب نے مل ملکر کچھ نقص پیدا کر دیے ہون۔ یا بودہ مذہب مین ہمہ اوست والے مسلک کی پابندی سے کوئی عیب پیدا ہو گیا ہو یا مذہب ہنود کو اوسکے بے شمار دیوتا ؤنکے قصون نے بگاڑ دیا ہو۔ مگر وہ کافی طور سے اوس تعلق کا اظہار کر سکتے ہین جو خدا اور انسان کے درمیان ہے اور یہی گویا مذہب کی جان ہے۔

اسلام جو اسوقت تک مضبوطی سے پھیلتا جاتا ہے۔ ایک وحدہ لاشریک روحانی خدا کا جو تمام دنیا کا خالق ہے دل سے اقرار کرتا ہے اوسمین ایک روزانہ روحانی پرستش بذریعہ چند الہامی آیتون کے اور ایک محدود طریقہ اخلاق کا جاری ہے۔ اوسکی سریع ترقی اور اپنے پیرون پر اسوقت مضبوط گرفت اس امر کی قوی دلیل ہے کہ وہ اکثر قومون اور مقامون کے واسطے مذہب ہو سکتا ہے۔

اگرچہ بودہ مذہب بسبب اوس رائے کے جو اوسنے خدا کی نسبت قایم کی ہے ہمہ اوست کی پیروی کے باعث اچھی نظر سے نہین دیکھا جاتا۔ تاہم

اوسمین وجود خدائی تعالے کا اقرار انسان اور خدا کے درمیان جو تعلق ہے اوسکے لیئے ہی ایک سلسلہ تعلیم قائم کیا ہے انسانی کمالی اور روحانی پرستش پر بھی بہت کچھ زور دیا ہے اوسکے اخلاقی احاطہ مین وہ تمام تعلیم موجود ہے جو اسوقت دین مسیحی کا مایہ ناز سمجھی جاتی ہے بلکہ اوس سے بھی کسیقدر زیادہ ہے ۔ یا اوسمین باطنی گناہون کی سخت ممانعت ہے ۔ خطاؤنکی معافی پر سخت زور دیا ہے باعتبار مذہب ہونے کے وہ ایسے درجہ پر پہونچا ہوا ہے کہ مسیحی اسوقت تک امریکہ اور یورپ مین اوسکے بعض تعلیمی اصول پر زور دینے کی کوشش کر رہے ہین ۔ علاوہ زین اوسکے بے شمار پیرو اوسکے عمدہ ہونے کی ایک قوی دلیل ہین ۔

مذہب ہنود گو عملاً بہت سے دیوتاؤن کی تعلیم دیتا ہے مگر ان سب کے تافوق ایک قادر مطلق خالق کا بھی مقر ہے جو خود ان تمام دیوتاؤن کا بنانے والا پایا جاتا ہے ۔ علاوہ اوسکے ایمانی نوشتون کے اوسمین روحانی پرستش روزانہ عبادت اور اعلے درجہ کا اخلاق بھی موجود ہے پس یہ بات بدیہی طور پر مسلم ہو چکی کہ باوجود اپنے نقصون کے یہ مذہب مذکورہ بالا تعریف مین پورے پورے طور پر آسکتے ہین ۔ اوسمین خدا اور ایمانی نوشتون پر پورا پورا اعتقاد ہے ذاتی پاکیزگی اور محبت الٰہی پر بھی بہت کچھ زور دیتے ہین ۔ روحانی پرستش اور روزانہ عبادت

کی ہی اُنکی طرف سے بڑی تاکید ہی انسان کو اخلاقی راستہ پر چلانے کے لئے بھی اونکے پاس مکمل قانون موجود ہین -

یہودیون اور مسیحیون کے دس حکمون مین سے آٹھہ اونکی تعلیم مین داخل ہین یہ امر کہ شنبہ کا دن اونہون نے کیون بزرگی کے لیے مخصوص نہ کیا - اظہر من الشمس ہے - گو یہودیون کی ذاتی بے امتیازی روکنے کے واسطے ضرور تہا مگر چونکہ اونکے یہان خدا کا نام لینا عبادت مین داخل ہے اسلئے اونہون نے اسکی ممانعت نہین کی -

المختصر یہ مذاہب ہین جنکو اپنے مریدون مین داخل کرنیکے واسطے دین مسیحی نے مشرقی دنیا مین بلا کسی کامیابی کے کوششین ہین - اور اونکے پیرووں کی اوس فرمانبرداری اور خلوص نے جو وہ اپنے مذہب سے رکھتے ہین اسبات کو ثابت کردیا ہے اونہین جنبش ہونے والی نہین -

اب ہم یہ پوچھتے ہین کہ دین مسیحی کے پاس ایسی کونسی چیز تہی جو صرف اسکے واسطے اونکے سلسلے کہ جاتی کہ وہ اوس سے محروم ہین کہ ایک قادر مطلق خدا پر سچا عقیدہ - جسنے مغربی دنیا مین جہان کسیکو خدا کا نام ہی معلوم نہ تہا ایسی بدیسی ترغیب دی - پیش ہوسکتا ہے - یہ کیونکر ہوسکتا ہے کیونکہ تمام شرقی دنیا ایک ایسے ہی خالق مطلق اور قادر علے الاطلاق کو مانتے تھے اگر انسانی فضیلت کی نسبت کوئی خیال ظاہر کیا جاے تو اوسکی نسبت

ہی یہ مذاہب بھی کہتے ہین کہ انسان دنیا کے واسطے نہین پیدا کیا گیا بلکہ بہشت اور خدا کے واسطے۔ پھر کیا روحانی پرستش کا دعوے ہوسکتا ہے! نہین کیونکہ اونمین ہی روزانہ عبادت اور تصفیہ روح کے واسطے روزون وغیرہ کی سخت تاکید ہے۔ پھر کیا پاک وصاف طریقہ اخلاق ایک ایسی چیز ہوسکتا ہے۔ یہ بھی نہین ہوسکتا کیونکہ اونکے بھی اخلاقی اصول وہی ہین اور اونہین قاعدون پر چلتے ہین جو فطرت کی تاثیر سے انسانی دلون مین پیدا ہوتے ہین۔ اچھا پھر کیا اوس ثواب کا نام لین جو نیکیون کا نتیجہ ہے۔ یہ بھی ممکن نہین کیونکہ اونکی بھی تعلیم ہے کہ نیکیونکے واسطے بہشت ہے جہان سب سے اعلے درجہ کی نعمت مشاہدہ ذات باری تعالے ہے اب مقام غور ہے کہ مشرقی دنیا کی حالت کسقدر مختلف ہے مغرب سے جہان کی وحشی قومین تو مثل حیوانات کے اجہل۔ غبی۔ خونریز۔ اور تند تھے۔ اور بہ۔ ومی دیونانی۔ درنگلوئی۔ نفس پرستی۔ اور غلاظت مین پھنسے ہوئے تھے۔ بہیت مجموعی سب کا یہ حال تہا کہ نہ خدا کو پہچانتے تھے نہ بہشت و دوزخ کی کسیکو خبر تہی۔ نہ ذاتی پاکیزگی روحانی پرستش اور اخلاقی خوبی کا کہیں نشان آتا تہا تو پھر بتائے کہ وہ ایسی کون سی شے ہے جو اہل شرق کے پاس نہ ہو اور مین مسیحی اسنے اوسے اونکے سامنے پیش کرکے کہ وہ اوسے قبول کرلین! صرف ایک قسم کا اعتقادی طریقہ تعلیم جو بذریعہ مسیح ہلہم من اللہ سمجہا جاتا ہے۔ مگر اس اعتقادی طریقہ تعلیم کو تو رب کی بامروت قوموں نے

بے عذر قبول تو کر لیا مگر آخر کو مختلف مذہبی جرگون مین تقسیم ہوکر کوئی محدود خیالات
کوئی فلاسفانہ خیالات کوئی لغتی اور کوئی کچھ مشہور ہوگیا اور ایک دوسرے کو
کافر اور خدا جانے کن کن خوش آیند ناموں سے پکارنے لگے ۔ لیکن
عملی خیالات کے اہل مشرق اپنے مذہبی نوشتون پر مضبوطی سے قایم رہے
جو بہت تھوڑے اور سیدھے سادے تھے ۔
اونہون نے اسپر کہ ہمین کیا کرنا چاہیے زیادہ زور دیا بہ نسبت اسکے ہمین
کیا یقین کرنا چاہیے ۔ مشرق مین اعتقادی یقین بالکل ہی کسی پیشی
کی حالت مین ہے اور جب دین مسیحی یہ کہکر صلاے عام دیتا ہے کہ
دائمی سزاے لعنت کے مقابلے مین ہمارے پاس بہت سے نوشتہ جات
آسمانی کی تعلیم موجود ہے تو بے مروت مشرقی تعلیم دین مسیحی کیطرف کان ہی
نہین دیتے اور اپنے آبا و اجداد کے عملی اعتقادی طریقہ پر راستہ
لیتے ہین ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اہل مشرق کے خیالات
دین مسیحی کی نسبت کیسے اور کیا ہین ۔ اونہین اپنے مذہب پر چلتے ہوے
مدتین گذر چکی ہین وہ اونکے دلون مین گھر کر گئے ہین اونکی ضرورتون
کو پورا کر چکے ۔ اور ہر صورت سے اپنی نیکی اور بھلائی کا پورا پورا ثبوت
عقلی طور پر دے چکے ہین ۔ پھر کیونکر ممکن ہے کہ اونکی جگہ پر ایک ایسا
جدید طرز اختیار کرنے کی خواہش کرین جسمین ایک وہمی نشانی کے سوا

کچھہ بھی نہین پایا جاتا (میں یہ باتین ازراہ طعن نہین کہہ رہا ہون بلکہ دوسرونکی زبان بنا ہوا ہون) وہ واعظان دین مسیحی کی آواز تک نہین سنتے بلکہ سر ہلاتے کانون پر ہاتھہ دھرتے اپنے راستے لیتے ہین۔ انجیل مقدس یا دوسرے مذہبی رسالے جو انہین تقسیم کئے جاتے ہین وہ عطارونکے حوالہ کر دیتے ہین تاکہ پڑیان باندھنے کے کام آجائین کیونکہ جو انہین پڑہنا ہی پڑہ نہین سکتے اور جو پڑہ سکتے ہین وہ پڑہنا نہین چاہتے۔ اگر کسینے دنیا جاتی دیکھکر کہین سے کچھہ پڑہا بھی تو یقین لانا تو ایک طرف اوسکے مضمون پر عجب عجب طرح سے ناک بھون چڑہاتا ہے۔ دین مسیحی کے علم ادب اور دعوت کی نسبت عام خیالات کی یہ کیفیت ہے جو ابھی ہم بیان کر آئے ہین۔ مگر انکے سوا اور بھی طریقہ ہین جنسے واعظان مسیحی کی کوششون کی مخالفت کیجاتی ہے اور وہ یہ ہین کہ مشرقی مذاہب کے عالم اور معلم بھی خاموش نہین بیٹھے رہتے اونہون نے اکثر جوابات جنکو وہ اپنی دانست مین بہ مقابلہ مسیحیون کے دندان شکن سمجھے ہوئے ہین عام طرز پر زبانی پھیلا دیے ہین۔ ان جوابات مین ہر ایک مذہب نے اپنے خاص طریقہ کے بھی کچھہ نہ کچھہ پہلو قایم رکھے ہین۔ ہم آگے چلکر اوسے بیان کرتے ہین جو کچھہ ہر ایک مذہب نے اپنے لوگون کو بہ مقابلہ دین مسیحی کے اصولی معاملات مثلاً الوہیت۔ انسانیت۔ موت اور صعود کے سکھایا کیا ہے۔

بودہ مذہب نے اپنے پیرؤنکو بہت ہی سیدہی سادہی دو باتین تبلادین - یہی اونسے کہدیا ہے کہ " چلو جیسا آپ کہتے ہین ایسا ہی ہوگا (مجھے زیادہ تحقیقات کا شوق نہین) کہ دین مسیحی مجھپر یا بودہ مذہب پر کیا اثر کرتا ہے - ہوسکتا ہے کہ مسیح ایک دغا باز ہو یا بودہ کے اون اوتارون مین سے ایک اوتار ہو جنپر یقین کرنے کے واسطے مجھے تعلیم دی گئی ہے - بصورت اوّل مجھے کچھہ ضرور نہین کہ اوسکے اعتقاد پر بھروسا کرون بصورت دیگر اوسکی تعلیم سکیامنی کی تعلیم سے مختلف نہ ہوگی - پس جب تک مین اوس تعلیم پر کاربند ہون محفوظ اور مامون ہون - مجھے دونون حالتون مین کچھہ ضرور نہین کہ ان نوواردون کی تعلیم پر کان دہرون مین اپنی طریقے کو کبھی نہ چھوڑون گا اسمین زندگی بسر کرکے نسبت ہوکر ہمیشہ کی تسلی حاصل کرون گا - علاوہ ان سب باتون کے اس مذہب کو جان مارنے کی بھی اجازت دی گئی ہے اسلئے یہ مذہب کبھی حق نہین سمجھا جاسکتا -

بودہ مذہب کے اصول کی مطابقت سے دیکھا جائے تو یہ جواب بالکل ہی قریب القیاس اور قاطع ہے - مذہب ہنود بھی قریب قریب ایسا ہی کچھہ جواب دیتا ہے " آخر اوتار ! کیا دین مسیحی مین بھی اوتار کا اظہار ہے پھر جبکہ آپ اپنے مذہب مین ایک اوتار کے ہونے سے اتنا فخر کرتے ہین تو ہمارے مذہب کو بہت اچھا سمجھنا چاہیئے اور اسپر تو جہان تک ناز کرین بجا ہے

کیونکہ اسمین تو اوتار اسوقت تک ہو چکے ہین اور دسوان آنے والا ہے مگر آپ کا اوتار مختص المقام ہوگا۔ ہم الٰہی نسل کے بندون سے اسکو کوئی تعلق نہین نہ اوسے ہمپر کوئی حق ہو۔ آپ کو اوسکی نسبت معجزون کا دعوے ہی۔ بیشک اور سچ ہوگا کیونکہ کوئی نادان کہیگا کہ ایک اوتار معجزہ نہین دکہا سکتا۔ ہمارے کرشن جی کو دیکہئے جنے اپنے گوالیون کو منہ سے بچانے کے لئے چنگلیا پر پہاڑ اوٹہالیا اگر آپ کو کچہہ شک ہو تو متہرا مین جاکر دیکہہ لیجئے اسوقت تک وہ پہاڑ موجود ہے۔ پس مین۔ پس مین ان باتون سے خوش ہون کیونکہ وہ میری تعلیم کے موید ہین۔ مگر غور تو کیجئے آپ کا اوتار میرے واسطے محض اجنبی ہے کیونکہ وہ کالا پانی (بحر اسود) کے اوس پار پیدا ہوا ہی اسلئے ہم ہندوون کو اوس سے کوئی سروکار نہین" علاوہ اس جواب کے وہ اپنے دلون مین ہمیشہ آپ کو کوسا کرتے ہین کیونکہ گاؤکشی کا سا سخت جرم آپ سے عاید ہوتا ہے آپ گائے کا گوشت کہاتے ہین اور گائے کا گوشت کہانے والے سے ممکن نہین کہ سوائے بدی کے کوئی نیکی ظاہر ہو۔ کیونکہ ہندوون نے اپنا مذہب بہی جداگانہ نہین بنالیا ہے بلکہ وہ ایک علیحدہ قوم بہی ہین اسلئے اوس اوتار کا اونکے پاک دریاؤن سے دور ہندوستان کے باہر اونکی پاک قوم سے بلا تعلق ظاہر ہونا گویا اوسپر الزام ہے اور اسلئے وہ دین مسیحی کی تحقیق کا خیال کرنے سے بہی محفوظ ہین۔

اسلام تو گویا آستین ہی چڑہائے ہوئے مقابلہ کو ٹہیا ہے "خدا کا بیٹا!! کفر!

اور سراسر کفر!!! کیا خدا مجسم ہے۔ کیا اوسکی بیوی ہی جو اوسے اولاد ہوگی یہ کیونکر
عقل مین آسکتا ہی کہ روح کو بیٹا ہو۔ اصل یہ ہی کہ ان غریب مسیحیون کو تحریف شدہ
انجیل ملگئی ہی۔ اسکی اصل کچھہ ہمین خوب جانتے ہین۔ یہ باتین ہم سے پوچھو۔ ہمین
شک نہین کہ مسیح ایک پیغمبر بزرگ ہین۔ اونسے لوگون کو خدا کی راہ دکہلائی اور
تعلیم دی لیکن اونہون نے اوسپر بالکل یقین نہین کیا اور چاہا کہ اوسے مصلوب کرین
تب وہ اونکی نظرون سے غایب ہوگیا اور ان بے بصر احمقون نے اوسکے بدلے ایک
دوسرے شخص کو صلیب پر چڑہا دیا۔ بعد ازان خدا نے مسیح کو آسمان پر اوٹہا لیا جہانسے
وہ اسوقت اوتریگا جب دجال خروج کریگا اور اوسے پوری شکست دیگا اوسنے آسمان
پر اوٹہا لئے جانے سے پہلے ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت
پیشین گوئی کی تہی یہ کہکر کہ خدا نے جسطرح مجھے بہیجا ہے اسیطرح ایک اور تسلی دینے والا
تم مین بہیجیگا اور وہ تمہین راہ حق دکہائیگا۔ یہی ایمانداریہ تاریخ ہے مسیح کی جسے ہم
بخوبی جانتے ہین مگر یہ مسیحی اس سے بالکل بیخبر ہین اور اسیواسطے وہ ایک پیغمبر بزرگ
کی نسبت ایسے کفر آمیز کلمے کہا کرتے اور اوسکے مرتبہ کو خدا سے وحدہ لاشریک
کی برابر بناتے ہین۔ چار پیغمبرون کو خدا کیطرف سے خطابات ذیل عطا ہوئے
ہین۔ موسے کلیم اللہ۔ ابراہیم خلیل اللہ۔ محمد رسول اللہ اور عیسے روح اللہ
اے سچے ایماندار راستی کی پیروی کرو اور ان پیغمبرونکے بہکانے سے حضرت
عیسی پیغمبر خدا کی نسبت جو مریم کے بیٹے اور خدا کی روح ہین غلط خیال نہ قایم کرو

یہ قرانی تعلیم مسیح کی نسبت ہر ایک مسلمان کے نوک زبان ہے۔
اب ہمین اسبات کے فیصلہ کرنیسے کچھہ سروکار نہین کہ آیا یہ جوابات جو بہ مقابلہ دین
مسیحی ان مذاہب نے پیش کئے ہین بطور خود قطعی ہوسکتے ہین یا نہین - ہم صرف
اسیقدر کہتے ہین کہ وہ پابندی واقعات وحالات دئے گئے ہین اور اپنی اصولی
حالت کی رو سے لاجواب - صاف اور قطعی ہین - وہ اہل شرق کو دین مسیحی کی
تحقیق وتدقیق پر ایک ذرا بھی مایل ہونے سے روکتے ہین اونکے اپنے مذہب
اچھے ہی نہین بلکہ اعلے درجے کے ہین - جنہون نے اونکے بزرگون کو اس دنیا
مین پورے پورے طور سے خوش وخرم رکھا (اور امید ہی کہ اُس دنیا مین بھی فارغ البال
ہونگے) پس جو کچھہ اونکے آبا واجداد کے واسطے نیک اور فائدہ مند ثابت ہوا وہ اونکے
واسطے بھی ہوگا اور ضرور ایسا ہونا ہی چاہیے اور جو اونکے واسطے نیک اور فائدہ مند
ہے وہ آنے والی نسلون کے لئے بھی ایسا ہی ثابت ہوگا۔
صدیون سے بورد وبدل دین مسیحی سے چلی آتی ہے اسمین بہت کچھہ اہل شرق نے
سوچا عمل کیا اور معرض بحث مین لائے اور اب بھی عمل جاری ہے - گذشتہ اور
موجودہ حالتونپر نظر ڈالنے سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ آئندہ بھی ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہیگا
اعتقاد ویقین کی اوپر کوئی تاثیر نہین ہوتی اونہین اپنے مذہبون پر پورا پورا اطمینان
ہے اپنے آبا واجداد کے نقش قدم پر چلنے مین اونہین ایک قسم کی اندرونی تسلی ہوتی
ہے - پس ضرور ہی کہ اہل شرق پر جسطرح زمانہ گذشتہ مین رہا ایسا ہی زمانہ آیندہ مین بھی

دین مسیحی کا سد باب رہیگا۔ اسمین شک نہین کہ اکثر اشخاص تبدیل مذہب کرینگے مسیحی نسلین فطرتی ذریعہ تولید سے ترقی کرینگے مگر چونکہ یہ ترقیان کثیر مجمع کے حق مین زیادہ مفید ہوا کرتی ہین۔ لہذا یہ بھی ضرور ہے کہ نا موافقت کو بھی روز افزا ترقی ہوگی اور جسطرح مسیحیون کا شمار آج سے پچاس برس بعد ہوجائیگا اسطرح وہ مناسب بھی جو اسوقت اونمین اور غیر قومون مین ہے کم ہوجائیگا۔ کیونکہ جو تناسب مسیحیونکو غیر مسیحیون سے پچاس برس پہلے تھا آج اوس سے کہین کم ہے۔ اب یہ بات تسلم ہوگئی کہ مسیحی واعظون کو مشرق مین ناکامیابی ہوئی اور یہ ناکامیابی صرف اسی سبب سے ہوئی کہ اہل مشرق کے پاس باقاعدہ واقعی مذہب موجود ہین جنسے اونکے دلونکو پوری تسلی حاصل ہے اور مسیحیونکے پاس اول تو کوئی چیز ایسی نہین کہ جسے مشرقی دنیا صرف اسلئے قبول کرنے پر آمادہ ہوجائے کہ وہ اوس سے محروم ہے۔ اگر ہو بھی تو اوسکا حاصل کرنا کیسا اہل مشرق یہ بھی خیال کرنا نہین چاہتے کہ وہ کیا اور کیسی ہے۔

اہل مشرق کو مسیحی بنانے کی کوششون مین بڑی روک یہی ہے اور ہمیشہ سے چلی آئی ہے کہ اونکے پاس خود واقعی مذہب موجود ہین۔ یہ ناگزیر روک آج بھی ہے اور ہمیشہ سے چلی آتی ہے جسنے دین مسیحی کو مشرق مین نومریدنہ حاصل کرنے دیے۔ یہ ممکن ہے کہ کسی مذہب مین یا کسی مذہب سے کچھ نئے عقائد پیدا ہوکر پھیل جائین مگر یہ اوسکے ذاتی جوڑ توڑ ہین۔ مثلاً دین مسیحی مین آرین یا نوتر کے طریق اسلام مین شیعہ طریق یا وہ مذہب مین شتو کا طریق مگر اس سے یہ بات نہین پیدا ہوتی کہ ایک واقعی مذہب دوسرے کے مقابلہ

نیست و نابود ہو جاسکتا ہے۔ ہان ملحدانہ بت پرستی۔ اضانہ مذہبی۔ وحشی قوموں کی باطل پرستی اور سست اعتقادی ضرور مذہب سے ہٹا دی گئی ہین جیسا کہ یونان و روم بلکہ تمام یورپ مین اور مسیحی اور دیگر جزایر مین دین مسیحی نے کیا تاتار اور افریقہ مین اسلام نے کیا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ایک مذہب دوسرے کو بذریعہ قتل یا اخراج البلدی اوسے ایک جگہ سے ڈھکیل کر نکالدے اور اوسکا قایم مقام بن بیٹھے جیسا کہ اسپین مین مورس۔ اور فارس مین زردشتیون کے ساتھہ ہوا۔ مین آپ سے دعوے کے ساتھہ کہتا ہون آپ دنیا کے نقشہ یا تاریخ کے کسی صفحہ پر انگلی رکھکر ایسا مقام نہین بتلا سکتے جہان ایک مذہب کسی ایسے دوسرے مذہب کو نیست و نابود کرکے قایم مقام ہوگیا ہو جسمین عملی طور پر اخلاق حمیدہ اور اوس متعلق کی تعلیم موجود ہو جو انسان اور خدا کے درمیان ہے۔ ایسی تو ایک مثال بھی نظر نہین آتی بلکہ اسلام کی۔ ہندوستان مین مذہب ہنود کے مقابلے مین ناکامیابی اور بودہ مت کے تمام ہندوؤن کو اپنے جھنڈے کے نیچے جمع کرلینے کی کوششون مین ناکامیابی اور علے ہذا القیاس برخلاف اسکے۔ اودہر دین مسیحی کی۔ مذہب ہنود۔ مذہب زردشتی مذہب اسلام و بودہ مت کے مقابلہ مین یکے بعد دیگرے علے التواتر ناکامیابی ہمارے نزدیک اس امر کا پورا پورا ثبوت دے رہی ہین کہ یہ امور اتفاقی نہ تھے بلکہ فطرت انسانی مین ایک حقیقی اور مسلم الثبوت سنہ اور ایک عام قانون کا نتیجہ ہین۔ جسپر کوئی مذہب کسیطرح سے اثر نہین ڈال سکتا ہے۔

پچھلی ناکامیابیان جنکو اب آپ کچھہ کچھہ سمجھنے لگی ہین۔ آیندہ کے واسطے آپ کے

بہت عمدہ سبق ہوسکتی ہین۔ آپکے واعظین کی سرگرمی پاک خیالی یا علم مین کوئی کسر نہین
سخت سے سخت محنت اعلے درجہ کے صرف جانفشانی لڑا دینے مین ہی کوئی کمی نہین
دین مسیحی کی ذاتی نیکی کی عدم موجودگی کا بھی خیال نہین آسکتا۔ ان باتون مین سے ایک
بھی ان مشرقی ناکامیابیون کا سبب ہوئی نہ ہوتی ہے نہ آیندہ ہوگی۔ بلکہ معاملات
کے فطرتی پہلو اور اپنی بات سے جنبش نہ کرنے والے اہل مشرق کے خیالات
اور معاملہ فہمی نے آپکی ناکامیابی یقینی اور دایمی کردی ہے۔ کیا اچھا ہو اگر آپ ان
فضول رویہ اور بیکار کوششون سے باز آکر اپنے دوست اپنے واعظین اپنی محنت سے
اپنے ہی لوگونکے فایدہ پہونچانیکے درپے ہون۔ دین مسیحی کے اون حالات کا جو یورپ
مین ہین اگر اون مشرقی مذاہب سے جنکو آپ بیخ و بن سے اوکھاڑ دینا چاہتے ہین
مقابلہ کیا جاے تو کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ کیا مشرق مین ایسے لاکھون مسیح جنگ آزمودہ
آدمی موجود ہین جو ایک دوسرے کو ایک لفظ کیلئے جو وہ کسی خیال کی نسبت ظاہر کرے
حلال کر ڈالنے مین اچھی طرح مشاق ہین کیا مشرق مین مینونتی سے بجز اون مقامات
کے جہان آپنے اسی رایج کیا کوئی واقف بھی ہے۔ کیا مشرق کی گلیون مین
بھی بیشتر مینونتی اور بھایئی کی وہی کیفیت جسکے نمونہ آپکے یہان سر بازار نظر آتے
ہین ملیگی اور سکے قید خانہ بھی دایمی مجرمونکے مجمع سے اسیطرح معمور رہتے ہین۔ کیا
اہل مشرق بھی دولت کے بھوکے پیاسے ہین اور مثل اہل مغرب کے سونے کو
اپنا دیوتا سمجھے ہوے ہین۔ کیا ملحدی۔ بے اعتقادی اور کفر مشرقی دنیا مین

بہی خیالات عالمانہ کا لباس پہنے پہرا کرتے ہین - کیا شمل جرمن و فرانس و لندن
کے یہان بہی مذہب گو وہ کوئی مذہب کیون نہ ہو ایک کس مپرسی کی حالت مین پڑکر
تشنانہ ملامت بنا ہوا ہے - ہم بلاکسی اضافی خوف کے اس امر کا اظہار کرنے کو موجود ہین
کہ اہل مشرق ان تمام باتون مین باوجودیکہ وہ دین مسیحی سے محروم ہین مدرجہا بہتر ہین
بہ نسبت اہل مغرب کے ہرچند انکو دین مسیحی رکھنے کا فخر حاصل ہے - ہم آگے چلکر
اون چیزونکو بتائین گے جنپر آپکی سرگرمی - حرارت مذہبی - شوق دلی - کوشش
اور دولت کو زیادہ فائدہ اور کامیابی کے ساتہہ کام مین لاسکتے ہین جنکو آپ اسوقت
تک ایسی جگہ صرف کرتے رہے جہان نہ انکی قدر ہوئی نہ ضرورت مانی گئی نہ کامیابی ہوئی
آپ جو لوگ دربت پرستون کے راہ راست مسیحی پر لانے کا دم بھرا کرتے ہین - مگر خود
آپکے اپنے بت پرستون کو راہ راست پر لانیکی زیادہ ضرورت ہی بہ نسبت اونکے کیونکہ
وہ بڑی مضبوطی کے ساتہہ قایم اور بڑی سرگرمی سے عمل پیرا ہین اپنے اون مذہبون
پر جنکو وہ اتنا ہی اچہا سمجہتے ہین جتنا آپ دین مسیحی جسے آپ مین بہت سے لوگون نے
ماننا ہی ترک کر دیا ہے اور جسپر بہت ہی کم لوگ عمل پیرا ہین - اگر دین مسیحی کی یہی حالت
ہے اور اونمین داخل ہونے سے بہی فائدہ ہے تو وہ اوسکی نومریدی سے باز آئے خود
آپ کے ملک مین جو لاکہون بت پرست جہالت کے گہرے گڈہے اور بدیون اور گناہونکے
کیچڑ مین پہنسے ہوئے ہین اونکی طرف اشارہ کرکے کہتے ہین کہ پہلے اپنے گہرون کو صاف
کرو اپنے اصطبلون کا کوڑا کرکٹ دور کرو - اپنے صحن گہانس پہونس سے پاک کرو

اپنے کھیتون کی کاشت کرو۔ اپنی چشمون کی صفائی کا انتظام کرو۔ جب یہ سب کر چکوگے
اوسوقت ہمارے کامون مین دخل دیا تو مضائقہ نہین اسوقت تو ہم اپنے معاملات کو
اصول اخلاقی کی بنیاد پر آپسے بدرجہا بہتر سمجھتے ہین۔ اور واقعی وہ بہت سی باتون مین
ہین بھی ایسے ہی جب تک تم دین مسیحی کو جو اب صرف نام کے واسطے رہگیا ہے درست نہ کرلو
اپنے گناہ کیطرف دوڑنے والے بت پرستونکو اپنی جماعت مین سے نیست نہ کرلو۔ اور اما
مہربانی دور افتادہ اپنے مذہب و اخلاق کے والد رشید اہل مشرق کو۔ اپنے مذہب و اخلاق
کی محبتون کے فرے لینے دو۔ جب تم مذکورہ بالا تمام باتین پوری کر چکوگے اوسوقت اور
صرف اوسوقت تم اہل مشرق کو دین مسیحی مین لانے کی کوشش کر سکتے ہو۔ گو کہ وہ عام قانون
جسکا ہم اوپر ذکر کر آئے ہین یقیناً اوسوقت بھی تمکو کامیاب نہ ہونے دیگا بالفعل تمہین اس
مقولہ پر کاربند ہونا چاہئے کہ "اوّل خویش بعدہ درویش"
اسمین کچھہ شک نہین تم ضرور کہوگے کہ اپنے خاندان کے درویشون مین خیرات محدود نہ رکھنا
چاہئے اور اپنے دعوے کے ثبوت مین انجیل متی کے ۲۔ باب کی ۱۹۔ آیت پیش
کروگے۔ مگر اسکا جواب ہم ہی دیتے ہین کہ خیرات خاندان سے صرف اوسیوقت تجاوز
کر سکتی ہے اور اوسے ضرور کرنا چاہئے کہ جب اوسے اتنی قوت ہو اور وہ ذریعہ رکھتی ہو
کہ اپنے حقدارونکی ضرورتین پوری کر کے اور کام مین بھی لائی جا سکے جبکہ خود تمہارے ملک
مین انصاف سے پوچھو تو اسکی بڑی ضرورت موجود ہے تو ایسے وقت مین دوسرونکے خیال
سے کیا فائدہ۔ خصوصاً مشرق مین تو تم اسے سخت ضایع کر رہے ہو جبکہ اپنے ملک مین

تو خیر کچھ نہ کچھ فائدہ بھی اوٹھاتے - اگر واعظین مسیحی کی محنت و شقت کی نسبت پوچھیے تو وہ بھی پورے پورے طور پر کیگئی - کیا مذہبی تعلیم دی نگئی یا کم سے کم اسکا اعلان ہر ایک قوم مین نہین ہوا - اگر کامیابی نہ ہوئی تو محنت و شقت کرنیوالونکا کیا قصور بلکہ اس نا کامیابی کا الزام کسیکو بھی نہین دیا جاسکتا - یہ ایک عام فطرتی قانون کا نتیجہ ہے - علاوہ ان سب باتونکے یہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ دین مسیحی تمام مذہبونکو ٹہاکر اونکا قایم مقام ہوجائے گا اوسکی نومریدی اور کامیابی بمشکل نصف آریا قومون یا سلطنت روم مین جہان تک اوسے مخلصانہ اعتقادی سے تعلق تہا محدود رہی گو اون نومریدونکی نسلین وہانسے نکلکر دوسرے ملکون اور براعظمون مین پہیل گئین - آپ کے پاس اسبات کا کیا ثبوت ہے کہ دین مسیحی کا دوسرے مذہبونکو ٹہاکر اونکی جگہ قایم ہوجانا لابدی تہا - اپنی اپنی کتابین ہمارے ہاتہون مین دین ہمنے اونہین پڑہا مگر ایک بھی آیت اس مضمون کی کہین نظر سے نہین گذری جس سے یہ واضح ہوجاتا کہ یہ مقدر ہوچکا ہے کہ دین مسیحی تمام دنیا اور بنی آدم کا ایک خاص مذہب ہوگا - یوحنا کی انجیل کے دسوین باب ۱۶ - آیت مین لکہا ہے کہ "ایک گلہ ایک گلہ بان" جس سے دنیا کو علاوہ موجودہ کے آنیوالے مذہب کا بھی امیدوار بنایا گیا ہے - مگر یہ آپ کے پنج کے معاملات مین ہم نہین چاہتے کہ اونمین دخل دین اور ایسی ہی امید آپ سے بھی کرتے ہین کہ آپ بھی ہمارے کامون مین دخل درمعقولات نہ فرمائین - یہ بات کہ آپ اپنے مذہب کو دنیا کے سب مذہبونسے اچھا سمجھتے ہین اور دوسرونکو بھی اس سے پوری پوری آگاہی ہوجائے اسمین شک نہین کہ فطرتی ہے اور شرقی دنیا ہی کیا اسمین

ارادہ کا شکریہ ادا کرتے تھے مگر ہر ایک مشرقی اپنے مذہب کو بھی کم سے کم اتنا اچھا تو ضرور سمجھتا ہے جتنا آپ کے مذہب کو اور اوسکی جبلی مذہبی استقلال کا تقاضا بھی یہی ہے

رجیا دوس شریف آدمی کا حال تھا جسکے بیان سے ہمنے اپنی اس تحریر کی تمہید قایم کی ہے کہ وہ اپنے ابائی طریقہ پر ایمانداری اور استقلال سے قایم رہے جسکو وہ اچھا اور اپنے مناسب حال سمجھتا ہے ترک کرکے ایک ایسے طریقے کے اختیار کرنیسے جس سے خود وہ واقف ہے نہ تھا اور سے تجربہ ہی معذوری ظاہر کرتا اور انکار کرتا ہے وہ ذہوش سنجیدہ منصف مزاج اور مستقل اہل مشرق بے جانے بوجھے اندھیرے کنوئیں مین کودپڑنا کسیطرح پسند نہین کرسکتے

اشتہار

آزمودہ سچی اور نہایت مفید ادویہ

مفصلہ ذیل مجربات جو خاص میری ایجاد ہین جنکو مفید ہونیکا ثبوت مین صدہا خطوط ہر ایک علاقہ ملک ہند و سٹانکے موجود اور برابر روزمرہ آرہی ہین فائدہ عام کیلئے مشتہر کیجاتی ہین قیمت رفاہ عام کے خیال سے اسقدر کم رکھی گئی ہے کہ امیر و غریب برابر فائدہ اوٹھاوین **جوہر خیری** - اکسیر برائے ضعف و قاع - قبض - معدہ ضعف شانہ - نامردی باہ وغیرہ طالبعلمونکی طاقت حافظہ بڑہانی اور طاقت و مانی کو قایم رکھنے کیلئے نہایت مفید ہین بکس ۴۰ گولی ۸ **روغن طلاء** - اکسیر برائے مستی نامردی جلق وغیرہ شیشی ۱ **جوہر عشرت** تریاق برائے امراض آتشک و درد اعضاء و درد زانو دشانہ خارش - پھوڑا پھنسی - فسادات خون وغیرہ شیشی ۱ **جوہر فیروزی** اکسیر برائے تاپ تلی خرابی جگر وغیرہ اول ہی روز کے استعمال سے قبض رفع ہو کر بھوک شروع ہوتی ہے بکس ۴۰ گولی ۱۲ **جوہر تپہ تاپ عرق** اس مرض موذی کیلئے اکسیر ہے ایک شیشی سے ۴ یا ۶ مریض صحت یاب ہوتے ہین شیشی ۱۲ **جوہر دافعہ سوزاک و قرحہ** عموماً ۳ یا ۶ گھنٹہ کے اندر درد جلن پیپ پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا دور ہوجاتا ہے شیشی ۱ **پلٹول بام** - اکسیر برائے کھانسی تر و خشک نزلہ زکام دمہ نمونیا وغیرہ شیشی ۱ **فیرورسرپ** دافع عادات افیون چنڈو منیوتی وغیرہ صرف نباتات سے تیار کیا ہے کسی قسم کی کوئی منشی یا زہر کی ملاوٹ نہین اور نہ طبیعت مین کمزوری یا کاہلی پیدا ہوتی ہے قیمت فی شیشی ۱ تین شیشی

دیکھو تازہ شہادت از جانب مولوی محمد اسحٰق مدرس مدرسہ کورٹ بنسل ریاست بہاولپور مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۷ء

تسلیم متوسط جو کچھ آپکی جوہر خیری اور روغن طلا کی تعریف کروں کم ہی لگتی عجب العجائب و اغرب الغرائب ہین واللہ - ایک بکس جوہر خیری و روغن طلا جو سابق منگوایا تھا اب پورا کورس کرنیکیلئے دو بکس جوہر خیری اور طلا طلب کرتا ہون بذریعہ ریلوے پارسل ارسال فرماوین (۲)

(۲) از جانب میر واحد بخش صاحب خانپور ریاست بہاولپور ۲ نومبر ۱۹۰۹ء نائب تحصیلدار خانپور مشفق و کرم فرما بندہ جناب شیخ فیروز الدین صاحب سوداگر زادعنایتہ - السلام علیک و شوق ملاقات - اودیہ رسیدہ جناب سلامت پہنچ چکی ہین بازمندہ تین سال سے بعارضہ ضیق النفس مبتلا ہو اودیہ ہائے فیضانی و انگریزی وغیرہ متنوعہ استعمال کیا ہر مگر کسی اودیہ سے آخیک صورت شفایابی کی ظہور مین نہین آئی افضل الشفا حقیقی پکٹورال بام جو جناب نے دو بوتل ارسال فرمائی تہین اوسکی ایک بوتل کی استعمال سے شفا حاصل ہوئی اب دوسری بوتل استعمال مین ہے بدستور ہوے اوسکو اور سنگوالون گا لیکن میرے نزدیک یہ عدیم المثل پکٹورال بام کیسا بلکہ نہین ایک جادو تصور کرتا ہون ایسی سریع التاثیر اودیہ آجتک نہین دیکھی غرض جتنی تعریف کرون بجا ہے - (۳) خاص علاقہ مدراس کیطرف سے اودیہ کے استعمد غرائس سے کثیر مہمان مدیریہ ماربتی سنگوائی ہین چنانچہ ۴ - اپریل ۱۹۰۹ء از مقام مسی جناب محمد صاحب ۱۲ بکس جوہر خیری اور چند ادویہ منگوائین - علاوہ انکے ہر قسم کی انگریزی اودیہ ہاری کفایت و فروخت کیجاتی ہے **المشتہر**

اشتہار

اردو انشا پردازی کی تحصیل

ممالک مغربی و پنجاب و اودھ میں روز بروز انگریزی علم ادب کی تقلید پر اردو زبان کی انشا پردازی کا رواج ہوتا جاتا ہے اور آیندہ اور زیادہ ہوگا جسکے واسطے اپنی استعداد کے موافق اسباب و مصالح تیار کرنیکا ارادہ کیا ہے ابتدا اوسکی اسطرح کی ہے کہ علم انشا پردازی کے قواعد بالترتیب بلحاظ آسان و مشکل بکار آمدہ و سودمند ہونیکے چار حصوں میں لکھی ہیں جنمیں سے دو چھپ گئی اسکا نام مبادی انشا ہے حصہ اول و دوم کی کیفیت اشتہار ذیل سے معلوم ہوگی۔ اور آریا رشد اہل اسلام اہل فرنگ کی سیکڑوں کتابوں کا مطالعہ کرکے انمیں سے نو دس قسم کے مضامین دو ہزار کے قریب انتخاب کئے انمیں سے مضامین اخلاق اول اسلئے چھاپے ہیں کہ آجکل مدرسوں میں علم اخلاق کی تعلیم کا بڑا چرچا ہو رہا ہے انمیں سے دو حصے چھپ گئے اور تیسرا حصہ چھپ رہا ہے۔ باقی اور قسم کے مضامین بھی اسی ترتیب سے چھاپے جائینگے اب جو کتابیں چھپکر تیار ہوگئی ہیں انکا اشتہار جدا چھاپا جاتا ہے۔ محمد ذکاء اللہ

قیمت ۱۲ر **مکارم الاخلاق** **محصول ۱ر**

نہایت متند و معتبر اعلی درجہ کی علم اخلاق کی بیس عربی فارسی کتابوں سے انتخاب کرکے ۲۳۶ مضامین اخلاق گیارہ زبانوں میں لکھی ہیں اور ایک باب میں دس مضامین متفرق لکھے ہیں۔ باب اول سے خدا تعالی کی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ اور اوسکا فضل و کرم جو انسان پر ہے معلوم ہوتا ہے۔ باب دوم سے تہذیب اخلاق کی اصول۔ باب سوم سے علم و عمل و عقل کی کیفیت باب چہارم سے رکھنے نہ رکھنے کا حال باب پنجم سے عشق و محبت باب ششم سے گناہ و توبہ کا حال باب ہفتم سے دنیا اور محبت دنیا کی کیفیات باب ہشتم سے معاملات دنیا کے حالات باب نہم سے رذائل و فضائل اخلاق۔ باب دہم سے وقت۔ عمر۔ موت کا حال باب دہم سے حکایات۔ کل اس کتاب کے ۳۶۲ صفحہ ہیں قیمت ۱۲ر محمد عطاء اللہ دہلی چاندنی چوک

قیمت ۶ر **تہذیب الاخلاق** **محصول ۰ر**

زمانہ دراز گذرا کہ شہنشاہ چین کو جب یہ معلوم ہوا کہ ملک تبت میں لاما گرو کے مندر میں ایک کتب خانہ ہے جسمیں نہایت متقدس قدیمی کتابیں سنسکرت کی موجود ہیں۔ اسکو ان کتابوں کا اشتیاق پیدا ہوا اسلئے راما گرو کو ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ میں حکیم کے فرقہ کو چاہتا ہوں آپ عنایت فرماکر اسکو سیر کتب خانہ کی اجازت دیں کہ فرقہ کی عمر

پچاس سال کی تھی وہ نہایت وسیع اور صحیح اور صاحب علم بہادر یہان نہایت تزک و احتشام سے آیا اور اور سندر مین بہت کچھ چڑھایا اور کتب خانہ شاہی کی کتابون کو چھ مہینہ تک مطالعہ کیا اس مطالعہ مین اسکی بڑی امداد ایک فاضل نے بھی لاما گرو کیطرف کی اسنے بہت سے مضامین انتخاب کرکے نقل کئے اور پھر انکو چین لیجاکر اپنی زبان مین ترجمہ کئے - اس ترجمہ کو اہل چین بڑے ذوق شوق سے پڑھتے تھے - انکا ترجمہ انگریزی زبان مین ہوا ہے مینے ابتدا مین زیادہ تر مضامین اسی کتاب سے لکھے ہین - پھر مینے رامائن کو پڑھا اور جو حصہ اسکا اخلاق کے مضمون سے متعلق تھا اسکو انتخاب کیا - جناب سرجان میور صاحب نے کتاب مہابھارت اور اور مستند کتابونسے اخلاق کے مضامین انتخاب کرکے انگریزی زبان مین نظم و نثر مین ترجمہ کئے ہین مینے اونمین سے بھی بہت سے مضامین انتخاب کئے - راجہ بھرتری کے شتکے کے مضامین بھی انگریزی سے ترجمہ کئے ہین غرض اسطرحسے یہ مجموعہ ۱۱۷ مضامین اخلاق اور ۱۲ - اور مضامین متفرق کا مینے لکھا ہے -

مبادی الانشا حصہ اوّل

قیمت ۸ر محصول ار

(۱) کاغذات امتحان لکھنے کے قواعد جنکے پابند ہونیسے سالانہ طالبعلمون کے نمبر کم ہوتے ہین یا فیل ہوجاتے ہین (۲) علم ادب کی تعریف و موضوع - انشا پردازی کونسے مصالح اور اسباب لازمی و ضروری ہین اور انمین سے ان مدارس کے متعلمون اور متعلمونکے لئے کہان تک موجود ہین اور کہانتک وہ انکے لیے مہیا ہونے چاہئین کن کن باتونکو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے کہ جنسے انکی استعداد اور لیاقت کا اظہار اچھی طرح ہو اور انکا وقت ضایع نہ ہوجائے (۳) جب صرف و نحو کی تعلیم کا آغاز ہو انکے قواعد کی تشریح کی طرز کیا اختیار کیجائے کہ جنسے انکو الفاظ کے اشتقاق کے طریقے اور عبارتونکی ترکیبین معلوم ہوجائین اور غیرونکی عبارت مین عیب و صواب جانچنے کی لیاقت پیدا ہوجائے علم بیان مین عبارات تشبیہات وغیرہ کا بیان لکھا گیا ہے کہ جس سے طالبعلمونکو معلوم ہو کہ انکو کیونکر استعمال کرنا چاہیے (۴) پیرافیریز (جسکو ترجمہ کرنا کہتے ہین) قواعد جنسے کہ طالب علمونکو اردو کی نظم و نثر کا بیان کرنا اپنی عبارت مین اسطرح آجائے کہ عبارت بدلجائے اور مضمون مین فرق نہ آئے (۵) خطوط نویسی کے آئین و قوانین و طرز و روش عبارت (۶) مضامین بیانیہ کے قواعد کہ جنسے طالب علمونکو ایسے مضامین لکھنے آئین کہ جنمین کسی شئے کے حالات بیان ہون (۷) مضامین تاریخیہ کے قواعد کہ جنسے طالبعلمونکو تاریخی واقعات اور اونکے اسباب و نتایج کا بیان کرنا آئے - (۸) مضامین استدلالیہ کے قواعد جنسے وہ

مضامین لکھنے آئین کتھنے دلایل منطقی اور براہین حکمیہ سے کام پڑتا ہے اور کسی امر کی نسبت دلائل موافق و مخالف کو یکجا کر کے نتائج نکالے جاتے ہین ۔

قیمت ۸ر مبادی الانشا حصہ دوم محصول ار

(۱) تمہید مین انشا پردازی کی تعریف و طرز ادائے سخن کا بیان (۲) علم معانی کا بیان جسقدر اردو زبان سے تعلق ہے (۳) علم بدیع کا بیان ایک نئے طرز سے لکھا ہے کہ صنایع و بدایع کو کیونکر کام مین لانا چاہیے ۔ صنایع جو مشہور ہین وہ کیونکر اور کہان استعمال کرنے چاہئین ۔ اور بعض صنایع جدید لکھے ہین (۴) قوت بیانیہ و قوت فہم سخن کیونکر بڑہتی ہے (۵) مذاق سخن و امتیاز سخن کا بیان اور کتابون کے پڑہنے کیلئے ہدایتین کہ کیونکر پڑہنا چاہیے اور انکے برے بھلے پرکھنے کے طریقے مضامین تاریخیہ و بیانیہ و استدلالیہ کی مثالین لکھی ہین (۶) اوضاع و اطوار لکھنے کے مظاہر قدرت و تیجر کے عمل و اثار و پیداوار کے بیان کرنیکے فضائل و اخلاق بیان کرنیکے قواعد لکھے ہین اور انکی توضیح مضامین لکھکر کی ہے ۔ (۷) آدمیون کی یادگار رکھنے کے اپنے حال لکھنے کے دوست ۔ واعظ مقرر اور کسی پیشہ و ہنر کے حال لکھنے کے قواعد (۸) ہجو و ظرافت کے مضامین لکھنے کے طریقے ہر ایک قاعدہ کے ساتھ کئی کئی مثالین لکھی ہین غرض ان دونون حصونکے پڑہنے سے اصول انشا پردازی سے مڈل اسکونکے طالب علمونکو ایسی وقفیت حاصل ہوسکتی ہے کہ وہ جواب مضمون آسان آسان جیسے انکے امتحانون مین آتے ہین باقاعدہ لکھسکین گے

اشتہار

کتب قوانین موجودہ و مطبوعہ مطبع سہیل دکن

چونکہ اکثر اہالیان ملک سرکار عالی خصوصاً امیدواران امتحان وکالت کو کتب مصرحہ ذیل کی ضرورت تھی لہذا ہمنے نہایت کوشش و جانفشانی سے خوش خط ولایتی کاغذ پر چھاپکر تیار کی ہین ۔ ان کتابونکی تعداد نہایت کم ہے امید ہے کہ شائقین جلد جلد خرید فرماکر ہمکو مکرر چھاپنے کا موقع دینگے ۔

خلاصہ قانون معاہدہ ۔ خلاصہ قانون مارٹ ۔ خلاصہ تعزیرات ہند ۔ خلاصہ قانون شہادت ۔ خلاصہ قواعد رجسٹری و قانون رجسٹری و دستور العمل کاغذ مہور وغیرہ قیمت (عہ) علاوہ ان کے اور بہت سی خلاصہ کتب قوانین کے زیر طبع ہین جو عنقریب تیار ہوجاوینگے ۔ جنکو جناب سرکار سید بادشاہ عہ صاحب سررشتہ دار ہائیکورٹ نظام نے مرتب فرمایا ہے ۔ ان مذاصونکی تعریف جسقدر کیجاوے بجا ہے شائقین بعد ملاحظہ موصوف کی قابلیت کی ضرور داد دینگے ۔ المشتہر محمد لطف علیخان مہتمم مطبع سہیل دکن

بقیہ رسید زر

عالیجناب مولوی سید شریف عبداللہ صاحب جمعدار	۱۰۱
عالیجناب مولوی اکرم الدین خان صاحب مددگار صوبہ	۱۰۱
عالیجناب مولوی سید احمد صاحب مددگار	۵۰
عالیجناب مولوی سیف الحق صاحب ادیب	۲۵
عالیجناب مولوی غلام غوث خانصاحب	۱۰۱
عالیجناب مولوی عبدالاحد صاحب تعلقدار	۱۰۱
عالیجناب صالح محمد صاحب سیٹھ	۱۰
عالیجناب میر عاشق علیصاحب مہتمم کوتوالے	۵۰
عالیجناب "یتیم" ٹبالوی	۵۰
عالیجناب منشی الدین صاحب شملہ	۵۰
عالیجناب مولوی محمد ابراہیم خانصاحب وکیل	۱۰۱
عالیجناب مسٹر ابراہیم احمدی صاحب	۱۰
عالیجناب منشی فیروزدین صاحب	۲۵
عالیجناب مولوی امجد علی خانصاحب	۱۰۱
عالیجناب منشی محمود حسین صاحب صدیقی	۱۰
عالیجناب بابو گیا پرشاد صاحب	۱۰۱
عالیجناب مولوی احمد شفیع صاحب	۱۰۱
عالیجناب مولوی محمد رجا خانصاحب معتمد	۵۰

جلد چہارم — حسن — نمبر

اعینونی اذا احسنت امرا
وان اخطأت فاتونی صلاحا

فان اللہ یوتی کل قوم
سعونی الارض صلحا فلاحا

بابت ماہ - اگست سنہ ۱۹۱۰ء

مضامین

غبارہ کا فلاسفرانہ بیان — از جناب مولوی نجیب احمد صاحب تمنائی — صفحہ (۱)

مضمون کیونکر لکھین — از جناب مولوی محمد عبد الکریم خان صاحب آزاد (۳۳)

وسط یورپ — از عالیجناب نواب عادل نواز جنگ بہادر (۵۱)

حیدرآباد دکن

مطبع حسن مین چھاپا گیا

تصحیح

گذشتہ رسالہ مین آخری دلچسپ مضمون کا عنوان غلطی سے "واعظان مسیحی کی ناکامیابی پر ایک غیر مسیحی کی نظر" لکھا گیا تہا حالانکہ وہ نظر (رویو) ایک معتبر عیسائی کی۔ مگر غیر طرفدارانہ تہی لہذا اوسکو حسب ذیل صحیح کرکے پڑہنا چاہیے "واعظان مسیحی کی ناکامیابی پر ایک غیر مسیحانہ نظر"۔

غبارہ کا فلاسفرانہ بیان

اگلے زمانہ کے قصّے اور افسانے دیکھنے سے اکثر یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ زمانہ قدیم سے ہی انسان کو اوڑنے کے کمالات بہم پہونچانے کا سودا رہا ہے جب ہم پرندون کو زمین سے اوپر ہوا مین اوڑتے دیکھتے ہین تو ہم کو ایک طرح کا رشک ہوتا ہے کہ ہم اون کی طرح زمین سے بلند ہوکر تری اور خشکی پر جہان چاہین وہان آزادی سے نہین پرواز کر سکتے۔

پرندون کی پرواز کی وجہ سے اگر اگلے زمانے کے ہیدن لوگ اِن کو خدا اور دیوتا کی نظر سے دیکھتے ہون تو یہ چندان تعجب کی بات نہین ہے۔ سب سے اوّل اوڑنے کی کل کا جو پتہ لگتا ہے وہ ایک بڑے مہندس ارکٹیاس باشندہ ٹیرنٹم کی ایجاد ہے جسکو اوس نے حضرت مسیح سے چار سو برس قبل ایجاد کیا تھا۔

ایک مؤرخ کا بیان ہے کہ ارکٹیاس نے ایک کاٹھ کا کبوتر ایسا بنایا تہا کہ جو چند منٹ تک ہوا مین معلق رہ سکتا تھا۔ مگر تھوڑی دیر مین پھر زمین پر آرہتا تہا تاہم یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اسمین "آر اسپرٹ" کا بھید مخفی ہے۔ انسان مین اوڑنے کی قابلیت کا پیدا ہونا صدہا صدیون سے خرقِ العادت خیال کیا جاتا

فرشتون سے قطع نظر کرکے قصون اور افسانون مین بیان کیا گیا ہے کہ
دیوؤن کے جمگاڈر کے بازؤن کی مثل بازو ہوتے ہین اور اسکے ذریعے
سے وہ ہوا پر اوڑتے پھرتے ہین ۔ اور بھوت پریت مین اتنی قابلیت ہی
کہ وہ جھاڑو کی سیخون پر بیٹھکر جہان چاہتے ہین اوڑ سکتے ہین ۔ قدیم زمانہ سے
بچون کے بہلانے کے لئے یہ ایک کہانی چلی آرہی ہے کہ ایک بڈہیا عورت
اُڑن کھٹولے (شاید غبارہ) مین بیٹھکر اوڑی تھی اور حیرتناک بلندی تک
پہونچگئی تہی یعنے چاند کی بلندی سے بہی اور ستر گونہ بلند !!! حیران غیر معتبر قصون
اور کہانیون سے قطع نظر کرکے تواریخ سے اتنا پتہ تو ضرور لگتا ہے کہ نیرو
کے زمانہ مین سیمن میگنس نے کسی کل کے ذریعے سے ایک مکان سے
دوسرے مکان تک اوڑنے کی کوشش کی تہی مگر اوسمین اسکو کامیابی نہین
نصیب ہوئی تہی اور اسمین وہ جان سے جاتا رہا تہا ۔ راجر بیکن وہ مشہور
معروف ڈاکٹر (فاضل) کہ جسکی طرف بارود کا اختراع منسوب کیا جاتا ہے
اوسنے کل کے ذریعے سے اوڑنے کی کئی ایک تدبیرین سوچی تہین مگر اوسکو
اون مین کامیابی نہین ہوئی اور نہ وہ لوگ کامیاب ہوئے کہ جنہون نے مختلف
وقتون مین اوسکی سوچی ہوئی تدبیرون کے ذریعے سے اوڑنے کی کوششین
کین ۔ راجر بیکن کیطرح بشپ ولکنس نے بہی فن پرواز پر بہت زور لگایا
اور کوششین کین ۔ مگر سب بے سود ۔ جن لوگون نے اسبارہ مین کوششین

Nero
Simon magus
R. Bacon

اور بختین کین ہین اون مین سے اکثر راجر بیکن کے خیال کے ممنون احسان پائے جاتے ہین جسوقت ٹارسیلی کے تجربہ سے ہوا کے دباؤ کی حقیقت اور اوسکی طبیعت اور ماہیت معلوم ہوئی ہے اوسوقت فادر لانا فرقہ جسوٹ کے ایک پادری نے پرواز کی ایک کل یا غبارہ عجیب شکل کا بنایا تہا۔ اوسنے تانبے کے چار بڑے بڑے کرہ بہت پتلے اور اتنے بڑے کہ جنکا قطر ۲۰ فٹ تہا بنائے اور اون مین اوسنے ایک کشتی جوکہ ایک طشت کے مشابہ تہی باندہی تہی اوسنے یہ خیال کیا تہا کہ کرے ہوا سے خالی کئے جانے پر اوڑنے والے کا بوجہ اوٹھاکر ہوا مین اوڑنے کی قابلیت رکھ سکین گے۔ یا تو ہوا کے دباؤ کا اسکو خیال نہین رہا تہا یا وہ اس سے ناواقف ہوگا کہ ہوا کا دباؤ باہر سے پڑکر تانبے کے کرون کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا۔ لانا نے تو یہ تجربہ ۱۶۷۰ء مین نکالی تہی اور بروسیٹر مقیاس الہوا ۱۶۴۲ء مین دریافت ہوچکا تہا۔ لیکن ۱۶۷۰ء اور ۱۷۰۹ء مین پرواز کے بارے مین جو جو تجربہ کئے گئے ہین وہ کامیابی کے ساتھ پورے ہوئے ہین۔ پہلا تجربہ ایک شخص بیسنر نامی نے کیا تہا جو کہ سیبل کا شکار کرتا تہا وہ مصنوعی بازوون کے زور سے اچھلکر مکان کی چوٹی پر جا بیٹہتا تہا۔ اور اسیطرح ایک مکان سے نیچے اوتر آتا تہا دانٹ ایک ریاضی دان نے بہی کسی ذریعہ سے اوڑنے کی کوشش کی تہی مگر وہ اسقدر کامیابی حاصل نہین کرسکا اسی کوشش مین ایک موقع پر اوسکی

ٹانگ جاتی رہی تھی لارنس ڈی گسمین نے ۱۷۰۹ء مین پرواز کی ایجاد کا دعوے
کیا۔ اور پٹینٹ کے لئے عرضی دی تھی چنانچہ خط کے ذریعے سے بادشاہ نے
اوسکو پٹینٹ بھی عطا کر دیا تھا۔ یہ کل ایک پرند کے مشابہ بیان کیجاتی ہے
الغرض ۱۷۸۲ء تک جتنی کوششین ہوئین وہ چندان کارآمد اور کامیاب ثابت
نہین ہوئین۔ صحیح اور اصل فن پرواز اگر سچ پوچھئے تو ۱۷۸۲ء مین دریافت
ہوا ہے۔ ہائڈروجن گاس کا علم ۱۷۶۶ء مین جو کاونڈش کو دریافت ہوا ہے
اسمین شبہ نہین کہ اوسنے فن پرواز مین جان ڈالی ہے۔ اسکے دریافت
ہونے کے دوسرے سال پروفیسر بلیک نے ایڈنبرا مین لکچر دیتے وقت
یہ بتلایا کہ ہائڈروجن گاس ہوا سے بہت ہلکی ہے۔ اگر کسی چیز مین یہ گاس
بھر دیجائے تو وہ اچھی طرح اور کامیابی کے ساتھ ہوا مین اوڑ سکتی ہے گویا
اوس زمانہ سے غبارہ کی ایجاد خیال کیجاتی ہے۔ اسٹفن اور جیمس مشکالفر
یہ دونون شخص کاغذ کے کارخانے کے مالک تھے انکا کارخانہ انونی مین
تھا جو کہ قریب لائنس کے واقع ہے اسکو حسن اتفاق ہی سمجھنا چاہیے کہ جو یہ فن
غبارہ دریافت ہوگیا۔ اونکو ہائڈروجن گاس کی ہوا مین تیرنے کا علم تو تھا نہین
مگر ایک مرتبہ دھوئین کو اوپر چڑھتے دیکھکر اونکو دفعتاً غبارہ کا خیال پیدا ہوا
اول اسٹفن کے خیال مین یہ بات آئی کہ اگر کاغذ کا تھیلا بناکر اوسمین دھوان
بھرا جائے تو وہ ہوا مین اوپر چڑھ سکتا ہے اوسنے اپنے خیال کے آزمانے

Lawrence De Gusmão

Cavendish death

J. Montgolfier

کو ایک کاغذ کا تھیلا بنایا اور کمرے ہی مین اوسکے نیچے چند کاغذ چلا کر دیکھا
جب اون کاغذون کا دھوان اس تھیلے مین بھر گیا تو وہ کاغذ کا تھیلا اوپر
چڑھنا شروع ہوگیا اور کمرے کی چھت تک پہونچگیا۔ مٹگالفر کے غبارہ کی اصل
بنیاد یہی خیال کیجاتی ہے۔ یہ ہی تجربہ اسکے بعد ایک کھلے میدان مین
کیا گیا اور وہان اوسکو زیادہ کامیابی ہوئی اور نیز اوسیوقت ایک بڑے
پیمانہ کا غبارہ بناکر تجربہ کیا گیا۔ اور اوسمین بھی کامیابی ہوئی۔ مٹگالفر کا یہ قصہ
مشہور ہے کہ جسوقت وہ اپنی تحقیقات مین سرگرم تہا اوسوقت ایک بیوہ اوسکے
پاس آئی کہ جسکے خاوند کو کسی زمانہ مین اوس مطبع سے تعلق تہا کہ جسمین
مٹگالفر بھی شریک تہا اوسنے کمرے مین سے وہ دھوان نکلتے دیکھا کہ جس سے
غبارہ بھرا جارہا تہا کمرے مین جاکر جب اوسنے مٹگالفر کو دیکھا کہ غبارہ مین
دھوان بھرتے ہوئے اوسکو بڑی دقت کا سامنا ہورہا ہے وہ یہ دیکھکر متعجب
ہوئی۔ وہ غبارہ کو چیزنگ ڈش (ظرف دھوان) پر رکھنا چاہتا تہا اور
یہ ٹیڑھا ہوہو جاتا تہا۔ مٹگالفر کی طبیعت زچ ہوگئی تہی اور قریب تہا کہ مایوس ہوکر
وہ اپنے تجربہ کو چھوڑ دے اوسوقت بیوہ نے کہا "کہ آپ غبارہ کو چیزنگ ڈش
سے باندہ کیون نہین دیتے! یہ بات پہلے سے مٹگالفر کے خیال مین ہی
نہین تہی اور پھر جو دیکھا گیا تو یہ خیال بڑا قیمتی اور قابل قدر ثابت ہوا گویا
کامیابی کا بہت بڑا بھید اسمین پوشیدہ تہا۔ مٹگالفر برادرس نے اپنے

آزمودہ تجربہ کو عام طور پر دکھانا چاہا - چنانچہ اس عجیب نظارہ کے دیکھنے کے لئے
۵ - جون ۱۷۸۳ء کو ایک عام مجمع جمع ہوا - کرمزیا کے کپڑے کا ایک بہت
بڑا غبارہ بنایا گیا تھا اور گھاس پھوس کا ڈھیر سلگا کر اوسکے اوپر اوسکو
لٹکایا گیا تھا - تھوڑی ہی دیر مین غبارہ گرم کی ہوئی ہوا سے پُر ہوگیا اور قریب
ایک میل کے ہوا پر بلند ہوا - اس غبارہ مین بائیس ہزار مکعب فٹ
گرم کی ہوئی ہوا بھری ہوئی تھی جو سرد ہوا سے زیادہ ہلکی ہوتی ہے اسوجہ سے
غبارہ اوپر کو چڑھا اور جبوقت یہ گرم ہوا جو اسمین بھری ہوئی تھی سرد ہونا شروع
ہوئی تو غبارہ کا اوپر چڑھنا موقوف ہوگیا اور جب اور بھی زیادہ سرد ہوئی تو غبارہ
کا نیچے اترنا شروع ہوگیا - اس تجربہ کی کامیابی کی خبر فرانس سے حیرت
کے ساتھہ اور دوسرے ملکون مین بھی پھیلی - مگر تاہم بھی پیرس ہی سب سے
پیش رہا اور بعد از ان برادرس رابرٹ نے ایک غبارہ مین ہائڈروجن گاس
استعمال کیا گو اسکے بھرتے وقت بڑی تشکل اور دقت کا سامنا ہوا لیکن
جب یہ چھوڑا گیا تو ہوا مین برابر ایک گھنٹہ ٹھہرنے سے تمام آمیڈین پوری
ہوگئی تھی مگر جب یہ غبارہ زمین پر گرا ہے تو اسکے ساتھہ وہ سلوک کیا گیا
کہ جسکے لایق یہ کسیطرح نہین ہوسکتا تھا یعنے دہقانی اور ضعیف الاعتقاد لوگون
نے نہ معلوم کیا سمجھکر اسکو نوچ نوچ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا - اسکے بعد
مسگالفر نے اپنا تجربہ ورسلس مین دربار شاہی کے روبرو دکھایا -

اس موقع پر سب سے پہلے جو چیزین غبارہ مین اوڑائی گئین وہ ایک بھیڑ
ایک بطخ اور ایک کوا تھا - یہ تینون جانور صحیح سلامت کامیابی کے ساتھہ
نیچے اوترے اور اس تجربہ نے ایم پلیٹر ڈی رازیر کی ہمت غبارہ مین اوڑنیکی
کوشش کرنے مین بندھائی وہ اوّل اوّل ایک محبوس غبارہ مین اوڑا تھا
بعد مین وہ اور اوسکا ایک دوست مارکوئس ڈی آرلنڈس بو ائیس ڈی بولک
سے اوڑے - اسدفعہ کی کامیابی سے ہوا مین پرواز کا امکان اچھی طرح
ثابت ہوگیا - اور لوگون کے بخوبی دلنشین ہی ہوگیا - اسکے تھوڑے ہی
دنون بعد یعنی دسمبر ۱۷۸۳ء مین ایک اطالیہ کا امیر کاونٹ زسکاری لندن
مین غبارہ کے ذریعے سے اوڑا اور کامیابی کے ساتھہ صحیح و سلامت
پیٹ ورتھہ مین اوترا - دسمبر ہی مین مسٹر چارلیس اور مسٹر رابرٹ ۱۵
جولائی ۱۷۸۴ء کو فرانس مین لوئس فلپ کے باپ ڈیوک آف چارٹرس
اور تیسرے تین شخصون نے غبارہ کے ذریعے سے ہوا پر ایک حیرتناک صعود
کیا - اسمین بہت سے خطرات اور خدشات ظہور مین آئے لیکن غبارہ پر
حق مین کوئی مہلک ثابت نہ ہوا - غبارہ ایک عجیب شکل کا بنایا گیا تھا
پتوار - سکان - بھی اونہون نے ہوا کے کھینچنے کی غرض سے اپنے
ساتھہ لے لئے تھے کہ اونکے ذریعے سے غبارہ کی پرواز مین مدد لینگے
صعود سے تین منٹ گذرنے کے بعد غبارہ سمیت وہ سب کے سب

بادلون مین نظرون سے غائب ہوگئے اور چونکہ وہ خود کثیف ابخرات مین آئے ہوئے تھے اسلئے زمین اونکی نظرون سے جاتی رہی حالت سعود مین بگولہ کیطرح ہوا کا ایک غیر معمولی جھونکا آیا اور اوسنے دفعتہً غبارہ کو تین دفعہ داہنی جانب سے بائین جانب جھکا دیا - ہوا کے جھوکے اس زور کے تھے کہ وہ ان چیرونکو استعمال مین نہین لاسکے کہ جو خاصکر ہوا کے کھینچنے کی غرض سے لیگئے تھے - ہوا کے اوس طوفان نے اوس سخت ریشمی کپڑے کی بھی چندیان اوڑادین کہ جس سے سکان بنایا گیا تہا بلاشبہ اونکی یہ حالت نہایت خوفناک تہی بادلون کا لاانتہا سمندر اونکے نیچے چڑہتا چلا آتا تہا اور ایسا معلوم ہوتا تہا کہ یہ اونکو اوس زمین پر نہین پہونچنے دیگا جو اوسوقت اونکی نظرون سے غائب تہی - غبارہ کا ڈگمگانا لمحہ بہ لمحہ ترقی کرتا جاتا تہا اس اثنا مین ہوا کا ایک چکر نیچے سے آیا اور غبارہ کو ابخرات سے نکالکر اور اوپر لے گیا - جب وہ ابخرات کی تیرگی سے باہر نکلے اوسوقت افتاب کی روشنی مین اونکو نیچر کی صورت دکہلائی دی مگر اوسوقت آفتاب کی تپش اور ہوا کے لطیف ہونے سے گاس کا اسقدر انقشار ہوا کہ غبارہ کے پہٹنے کا خوف دامنگیر ہوگیا - اسوقت تک وہ اوپر کو چڑہ رہے تھے میزان الہوا مین پارہ ۲۴ و ۲۶ - انچہ پر آگیا تہا - اس سے معلوم ہوا کہ اسوقت وہ سطح زمین سے پانچہزار فٹ بلند پہونچے تھے

اس خطرناک حالت مین جب ڈیوک آف چارٹرس نے غبارہ مین چھ چھ یا آٹھ آٹھ فٹ کے دو شگاف کئے - تب اوسمین سے وہ گاس نکلنی شروع ہوئی اور نہایت تیزی کے ساتھ وہ نیچے اوترنا شروع ہوا جب سطح زمین کے قریب پہونچے تو غبارہ ایک خلیج مین گرنا چاہتا تھا اونہون نے اوس سے بچنے کی غرض سے ساٹھ پونڈ کے قریب خشک ریت اوپر سے ہوا مین اوڑائی تب وہ پانی سے بچکر زمین پر بخیریت اوترے -

۱۷- جنوری ۱۷۸۵ء کو مسٹر بلنکارڈ نے ڈاکٹر جفریس کو ساتھ لیکر چھٹی دفعہ پرواز کی اور اوسکے ذریعے سے وہ برٹش چینل کو عبور کرکے ڈاور سے کیلے پہونچا اونکے لئے بنظر دور دور از سفر اور بغرض تجربات بہت سی کتابین - اکثر الات اور کھانے پینے کی چیزین مہیا کی گئین تھین لیکن چونکہ سمندر سے عبور کرنا تھا اسلئے اون چیزون مین سے اپنے ساتھ کچھ نہین لیا بلکہ اپنا وزن ہلکا کرنے کی غرض سے اونہون نے صرف تن پوشی کے موافق کپڑے پہنے تھے اور زیادہ بوجھ نہین لادا تھا غبارہ کی گاس ختم ہو چکنے کے بعد اوسکی قوت صعود مین کمی آئی تاہم وہ اونچے اونچے مکانون اور چٹانون پر سے صاف گذرکر سرحد فرانس کے قریب گنیز کے جنگل مین اوترے - اس مرتبہ کی حیرتناک پرواز سے خوش ہوکر شاہ فرانس نے مسٹر بلنکارڈ کو ۸۰۰ پونڈ انعام اور ۴۰۰ پونڈ سالانہ کے

وظیفہ سے سرفراز فرمایا۔

اسکے بعد کے کچھ زمانہ سے قطع نظر کرکے ہم لوناڑدی کی متعدد پروازون کا ذکر کرتے ہین کہ جنسے لندن مین ایک عام جوش پیدا کردیا تہا اوسکا غبارہ ایک بہت بڑا غبارہ تہا لندن کے توپ خانہ کے میدان مین وہ بھرا گیا تہا۔ مگر مجمع اسقدر تہا کہ دنگے فساد ہونے کا خوف تہا۔ پوری طرح وہ بھرنے بھی نہ پایا تہا کہ لوناڑدی نے تنہا ہی اوڑنا چاہا ایک دوسرے شخص سٹربگین کا بھی اوسکے ساتھہ اوڑنے کا ارادہ تہا مگر غبارہ کے پورا نہ بھرے جانے کے سبب سے لوناڑدی اسکو چھوڑ کر خود تنہا ہی اوڑا۔ پرنس آف ویلز اور ہزارون تماشائی اس موقع پر موجود تھے لوناڑدی اس جلدی سے اوپر چڑہا کہ تمام شہر مین اوسکی پرواز کی واہ واہ ہوگئی جج۔ جوری لوگ بادشاہ اور وزرا سب کے سب اپنے اپنے مکانون مین سے غبارہ کے دیکھنے کو نکل آئے۔ ایک قیدی مجرم جلدی کے سبب رہا کردیا گیا کہ اگر مقدمہ کا فیصلہ کیا جائے گا تو وقت زیادہ لگے گا اور غبارہ دیکھنے مین نہین آئے گا۔ ایک لیڈی مارے شوق اور ذوق کے جان سے گذر گئی۔ لوناڑدی اس فن کا ہیرو خیال کیا جاتا تہا اسکے علاوہ وہ اور بہت دفعہ کامیابی کے ساتھہ اوڑا اور ۱۸۰۶ء مین اوس نے وفات پائی۔ غبارہ کے ایجاد کی ابتدائی زمانہ مین ایک دو مہلک حادثہ بھی وقوع مین آئے۔ مکاونٹ زمبیکاری اور ایک اسکا دوست یہ دونون ایک دفعہ ایک ہی غبارہ مین اوڑے تھے اتفاقیہ غبارہ مین آگ لگی اوسوقت غبارہ اوتر رہا تہا

وہ دونون اوسمین سے کود پڑے - کاونٹ تو گرتے ہی مرگیا - مگر دوسرے شخص کے بہت سخت چوٹ آئی -

پلیٹوڈی مروذر نے غبارہ کے ذریعے سے انگلش چینل کو عبور کرنے کی کوشش کی غبارہ تین ہزار فٹ بلندی پر پہونچا تہا کہ جو اوسمین آگ لگ گئی بدقسمت غبارہ پرواز اوسیوقت زمین پر آرہا اور گرتے ہی مرگیا - اوسکا ساتھی بہی اوسکے چند منٹ بعد اوسکے پیچھے پیچھے راہی ملک عدم ہوگیا - ہائدروجن گاس کی جگہ کاربوریٹید ہائڈروجن گاس کا استعمال مسٹر گرین ایک مشہور و معروف انگریز غبارہ باز سے منسوب کیا جاتا ہے - سنہ ۱۸۲۱ء مین جبکہ اوسنے اسکا تجربہ کیا تہا اوسوقت سے اب تک غبارہ بہرنے کے لئے سوائے اوس گاس کے اور کچہہ نہین استعمال کیا جاتا - مسٹر گرین نے اکثر اس ذریعے سے کامیابی کے ساتہہ اور بعض ناکامیابی کے ساتہہ پرواز کین خوش طبعی کے لحاظ سے بہی اور مفاد کیغرض سے بہی مسٹر گرین مقام نیسا سے نیسا غبارہ مین اٹہارہ گھنٹے کے عرصے مین پالنسیل اوڑا تہا جب سے ہی اوس غبارہ کا نام نیسا مشہور ہوگیا تہا - ایم ناڈر کا جائنٹ نامی غبارہ انگلنڈ مین دکہلایا گیا تہا - یہ اسقدر بڑا تہا کہ اسکی بلندی سو فٹ کی تہی اور تخمیناً اسقدر چوڑائی مین بہی ہوگا - لیکن مسٹر گوڈارڈ کے غبارہ مگنا لفر نامی نے اسکو بہی مات کر دیا تہا - اسکی بلندی ایک سو سترہ فٹ تہی اور جب یہ اوڑایا جاتا تہا تو ایک بڑی انگیٹھی اسمین روشن رہتی تہی

اب ہم عام غبارون کے ذکر سے قطع نظر کرکے اون غبارون کا بیان شروع کرتے ہین کہ جو علم ہوا کے تجربات کے دریافت کے لئے اور نیز دوسرے علمی اغراض سے استعمال کئے گئے تھے اسکے ذیل مین ہم مسٹر گلیشیر اور نیز دوسرے مشہور و معروف غبارہ پروازون کے تجربات کا ذکر کرینگے۔ تحقیق کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ علمی تجربات دریافت کرنے کی غرض سے اوّل اوّل جو غبارہ اوڑا تھا وہ سنہ ۱۸۰۳ء مین اوڑا تھا اسمین اوڑنے والے دو شخص مسٹر رابرٹسن اور مسٹر ھوبیٹ تھے وہ دونون مقام ہمبرگ سے اوڑکر مقام ہمبورین اوترے تھے۔ اونہون نے عالم پرواز مین چند تجربات ہوا کی قوت کھربائی۔ سوزن مقناطیسی پر ہوا کا اثر اور چند تجربات آواز اور گولی کے متعلق کئے تھے۔ اونہون نے اپنے دلچسپ مشاہدات کی رپورٹ سینٹ پیٹرسبرگ اکاڈمی کو دی تھی۔ جب وہ اوڑے جولائی کا مہینا تھا گرمی سخت پڑتی تھی۔ پچیس ہزار فٹ تک بلند ہوئے۔ وہان جاکر پچاس درجہ سردی کا تفاوت پایا گیا۔ یعنے زمین پر مقیاس الحرارت ۸۴ درجہ پر تھا اور وہان ۱۹ر۶ درجہ پر۔ اوس بلندی پر شیشہ اور موم کو رگڑکر جو اونہون نے دیکھا تو اون مین کہربائی قوت نہین باقی رہی تھی۔ وانک ٹبری کی قوت بھی بہت کم ہوگئی تھی۔ سوزن مقناطیسی کی حرکت جون جون وہ بلند ہوتے گئے دون دون ترقی پر ہوتی گئی۔ نیچے کی آوازین اون کو

صاف سنائی نہین دیتی تہین - بہت زور کی آواز ہی اون کو وہان
ایک طرحکی پہنچتی معلوم ہوتی تہی - گرمی کے متعلق جو تجربہ
کیا گیا اوسمین اونکو اسوجہ سے کامیابی نہین ہوسکی کہ اتفاق وقت سے
مقیاس الحرارت ٹوٹ گیا تہا - اونہون نے اس بلندی پر جو کھولتے ہوئے
پانی کا ٹمپریچر (حالت گرمی و سردی) دریافت کرنا چاہا تو تجربہ کے وقت
مسٹر رابرٹسن نے غلطی سے اوس آلہ کو بجائے آگ کے پانی مین غوطہ
دیدیا جسکی وجہ سے یہ مسئلہ نہین حل ہوسکا - خود غبارہ پر وازون پر جو اثر
ہوا وہ اسطرح بیان کیا گیا ہے کہ وہان پہونچکر اونپر نیند غالب ہوگئی
تہی اور اون لوگون کی عضلاتی طاقت بہی بہت متاثر ہوگئی تہی - وہ دو پرند
جو ساتہہ لے گئے تہے وہ وہین مرگئے تہے - ۱۸۰۴ء مین مسٹر بائیٹ اور
مسٹر گے لزاک نے غبارہ مین اوڑکر جو قیمتی تجربات اور قابل قدر مشاہدات
کئے ہین وہ ایک حد تک سائنٹفک غبارہ پروازی کے لحاظ سے نہایت ہی
دلچسپ معلوم ہوتے ہین وہ تیئس اگست کی صبحکو دس بجے اوڑے تہے جبکہ
غبارہ اونکو آٹھہ ہزار چھہ سو فٹ کی بلندی پر لے گیا - اوسوقت اونہون
نے تجربات شروع کئے - چند جانور بہی اونہون نے اپنے ساتہہ لے لئے تہے
اون جانورون مین سے اول اونہون نے ایک مکہی اور ایک کوئے
اور کبوتر اچھوڑکر دیکہا - یہ دونون تیزی کے ساتہہ اوڑتے ہوئے پائے گئے

اور اونمین کسی قسم کی بے اطمینانی اور گھبراہٹ نمایان نہین ہوئی - آفتاب کی تمازت کیوجہ سے مقیاس الحرارت ۵۶ درجہ (فہرائنٹ) پر تہا - اون لوگون کی نبض مین معمول سے زیادہ سرعت پائی جاتی تہی لیکن کسی قسم کی بے چینی یا بے اطمینانی نہین معلوم ہوتی تہی - جب گیارہ ہزار فٹ بلند ہوئے اوسوقت اونہون نے ایک قسم کی چڑیا چھوڑی لیکن تہوڑی ہی دیر مین یہ پرند غبارہ کو واپس آگیا - چند منٹ ہی غبارہ پر بیٹھنے پایا تہا وہان ہی اوس سے نہ بیٹھا گیا اور بہت زور سے نیچے لڑکتا چلا گیا - اسکے بعد ایک کبوتر چھوڑا گیا وہ بہی اپنے اختیار مین نہین رہا اور دیر تک چکر کاٹتا رہا آخر کار وہ نیچے اوترنا شروع ہوا اور بادلون مین غائب ہوگیا - اونہون نے اور بہت سے تجربات ہی کئے لیکن جب وہ نیچے اوترے تو جیا خیال کیا گیا ویسا کوئی درست نتیجہ مستنبط کر کے نہین اوترے -

ایک دوسرے موقع پر بڑی خبرداری سے ۵ استمبر کو صرف گے لزاک نے تنہا ہی غبارہ مین پرواز کی یہ غبارہ کی گردش روکنے کی غرض سے اونہنے غبارہ مین موٹی رسیان باندہکر لٹکا دی تہین سب ضروری ساز سامان سے درست ہوکر اور دو خالی شیشے اوپر کی ہوا لانے کیغرض سے ساتہہ لیکر وہ نوجوان آدمی اوڑا تہا جسوقت غبارہ چڑہایا گیا اوسوقت بیرامیٹر (مقیاس الہوا) ۳۰ء۶۶ درجہ پر اور مقیاس الحرارت ۸۲ درجہ پر تہا - بارہ ہزار ۶ سو ۸۰ فٹ بلند ہوکر گے لزاک نے قطب نما کو جو دیکہا تو اوسکی تبدل و تغیر کی حالت وہی تہی کہ جو زمین پر

رہنے کی حالت مین پائی جاتی تہی دو سو فٹ اور بلند ہوکر جو دیکھا گیا
کہ سوئی کو جنوب کیطرف کرتے تھے وہ شمالی قطب کیطرف ہو ہو جاتی تہی - یہی تجربہ
اور اسی نتیجہ کے ساتھہ بیس ہزار فٹ بلندی تک متواتر دفعہ کیا گیا - ہوا کا ٹمپریچر
بارہ ہزار فٹ تک تو صعود کی نسبت کے لحاظ سے رفتہ رفتہ کم ہوتا گیا یہان تک
کہ بارہ ہزار فٹ بلندی پر ۴۷ ۳ درجہ پر پایا گیا - یہان سے ۱۴ ہزار فٹ
بلندی تک پھر ٹہرنا شروع ہوا اور چھہ درجہ اوپر بڑہا اور اسکے بعد غبارہ جون
جون اوپر کو صعود کرتا گیا وون وون ٹمپریچر گہٹتا گیا چنانچہ ۲۳ ہزار فٹ بلند
ہونے پر زمین کے ٹمپریچر اور ہوا کے ٹمپریچر مین ۷۴ درجہ کا تفاوت پایا گیا -
غبارہ کی انتہائی بلندی ۲۳ ہزار فٹ تہی اوسوقت مقیاس الحرارت ۱۴ و ۹
درجہ پر ٹہر گیا تہا لیکن سب سے ضروری بات جو دریافت ہوئی وہ یہ تہی کہ
اون بلندیون پر ہوا کی ترکیب معلوم ہوگئی - یہ تو ہم بیان کر ہی چکے ہین کہ
گے لزاک اپنے ساتھہ دخانی شیشہ لیتا گیا تہا اون شیشونکا تمام وکمال بھر گیا تہا
جبکہ نوجوان غبارہ پرواز ۲۱ ہزار ۴ سو ۶۰ فٹ بلندی پر پہونچا تو اوسوقت
اوسنے اونمین سے ایک شیشہ کو کہولا اور جلدی سے اوسمین ہوا بھر گئی اوسنے
اوسکو بہت ہشیاری سے بند کر دیا اور جبکہ وہ مطلوبہ انتہائی بلندی یعنے
سطح سمندر سے ساڑہے چار میل بلند پہونچا تو وہان اوسنے دوسرا شیشہ بہی
کہولا - بیرامیٹر مقیاس الہوا ۱۲ ر ۹۵ - انچہ پر ٹہر گیا تہا اور سخت سردی

معلوم ہوتی تہی گے زاک مارے سردی کے ٹھٹر گیا اور اوسکو سانس تک لینا
مشکل ہوگیا۔ حلق مین خشکی اور خشونت پیدا ہوگئی اوسمین اور اوپر جانے کا بارا
نہ رہا۔ اسلئے اوسنے اوترنا شروع کیا وہ روئن کے قریب آہستگی کے ساتھ
اوترا اور وہان سے بہت جلد پارس پہونچگیا۔ جسقدر جلد ممکن ہوا ان نتیجون مین
ہوا کو مختلف طور پر آزماتا گیا۔ اکثر سائنٹفک شخص اسکی آزمایش مین مشغول
تھے اطمینان بخش نتیجہ یہ نکلا کہ اوس ہوا کے حصون مین ٹھیک وہی
تناسب پایا گیا کہ جو زمین کے ہوا کے حصون مین پایا جاتا ہے یعنے ہوا
کے ہزار حصہ مین دوسو پندرہ حصہ آکسیجن گاس کے معلوم ہوئے۔ سنہ ۱۸۰۱ء
مین مسٹر بینال اور مسٹر گزلوسنے بھی چند مشاہدات کئے لیکن اونہون نے ہوا
کا ٹمپریچر اوس سے جداگانہ پایا کہ جو اوپر کے بیان کے مشاہدات کے لحاظ
سے ذکر کیا گیا ہے۔ اونہون نے ۲۳ ہزار فٹ بلندی پر مقیاس الحرارت کو
تفریق ۲۰۰ر۲ فہرانہیٹ درجہ پر پایا یعنے اوس سردی سے بہت نیچے
تہا کہ جو گے گزاک کے تجربہ سے ثابت ہوئی تہی چونکہ ہوا کے مختلف
جہوکے اکثر ٹمپریچر کے لحاظ سے ہوا مین اختلافات اور انقلابات پیدا
کر دیا کرتے ہین اسلئے گرمی اور سردی کے متعلق کسی خاص بلندی پر
یکسان نتیجہ نکالنا یا ایک معمولی قاعدہ تسلیم کر لینا غیر ممکن ہے۔ ہم یہان
آراگو کا مقولہ بیان کرتے ہین کہ جو اونسنے اس پرواز کے بارے مین

لکھا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ " یہ دریافت (یعنے برف کے اجزا ہوا مین پائے جاتے ہین) ہمکو یہ تبلاتی ہے کہ کسطرح یہ چھوٹے چھوٹے ننھے ننھے قلمین اولون کا گودا یا مغز بنجاتی ہین کیونکہ جہان یہ رہتے ہین وہان اپنے ارد گرد کے اون پانی کے انجرات کو منجمد کر دیتے ہین کہ جو ہوا کے اوسی حصے مین ہوتے ہین۔ مسٹر ہیرا یوٹ کا یہ قیاس کہ برف کی ننھی ننھی قلمین جو ہوا مین تیرتی رہتی ہین یہی پیرا ہیلیا کا سبب ہوتی ہین۔ ایک حد تک صحیح معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ازین بادلون کی وجہ سے جو فوری تغیر و تبدل ہمارے ملکون کی آب و ہوا کے ٹمپریچر مین ہوجاتے ہین اوس سے ٹمپریچر کی بابا ئیداری اچھی طرح سمجھ مین آسکتی ہے۔ مسٹر فلیمرن نے جو اپنی پرواز کے حالات لکھے ہین وہ ویسے دلچسپ ہونیکے علاوہ سائنٹفک لحاظ سے بھی بڑی قدر کے قابل ہین۔ ایک دفعہ کی پرواز کے وقت کی کیفیت بیان کرتا ہے کہ غبارہ کا سایہ بالکل سفید اور صاف تہا اور ایک دفعہ کا سایہ بالکل سیاہ اور تاریک تہا۔ جو وقت سفید تہا تو جہان جہان اوسکا سایہ زمین پر پڑا خاص وہ حصہ اور دوسری زمین کے حصے سے زیادہ روشن معلوم ہوتا تہا۔ یہ فنامنا (منظر) ننھیلن یعنے مقابل آفتاب تہا۔ اوسوقت غبارہ پرواز پر اسقدر سکوت طاری ہوگیا تہا کہ وہ بیان کرتا ہے کہ ہم ایک دوسرے سے اتنا بھی نہین پوچھ سکتے تہے کہ ہنوز ہم زندہ بھی ہین یا نہین ہمکو یہ یقین ہوگیا تھا کہ اب ہم زمین پر زندہ نہین پہونچ سکین گے۔

مسٹر فلیمرین کے وہ مشاہدات کہ جو اوسن رنگ کی تعلق ہین کہ جسکو ہم عام اصطلاح مین آسمان کہتے ہین قابل ذکر ہین ۔ کچھ اسوجہ سے نہین کہ وہ عجائبات مین سے ہین بلکہ اسوجہ سے کہ ہمارے سامنے اسطور پر ظاہر ہین کہ ہم اسکو نیلے گنبد کے نام سے پکارتے ہین ۔ اوسکا نہیں ہے کہ حقیقت مین آسمان کا کچھ وجود نہین ۔ ہوا مین چارون طرف سے اشکال شمسی کے نیلی شعاعون کا عکس پڑتا ہی ۔ آفتاب کی صاف اور سفید روشنی مین ہر ایک رنگ کی آمیزش ہے اور دوسرے رنگون کو تو ہوا اپنے مین سے گذرنے دیتی ہے لیکن نیلا رنگ ہوا مین سرایت نہین کر سکتا اسلئے ہمکو خیال کرنا پڑتا ہے کہ ہوا کا رنگ نیلا ہے ۔ حالانکہ ہوا کا رنگ بذاتہ کچھ بھی نہین ہوا کی رنگت روشنی کے عکس پڑنے سے کچھ ہی نظر آنے لگتی ہو یہ ایک عجائبات ہے ۔

عرصہ سیارگان بالکل تیرہ و تاریک ہے جون جون اوپر چڑہیے دون دون ہوا کی تہہ ہلکی اور پتلی ہوتی جاتی ہے اور آسمان زیادہ سیاہ اور تاریک نظر آنے لگتا ہے رات کے وقت اگر غبارہ مین اوڑ جائے تو اکثر نظر فریب چیزین دیکھنے مین آتی ہین ۔ چونکہ ایسا اوقات غبارہ مین مہلک حادثہ کے وقوع کا گمان غالب رہتا ہے اس خیال سے ہم نہین کہہ سکتے کہ غبارہ پروازی محض خوش طبعی ہی کی غرض سے اختیار کی گئی ہوگی ۔ جب سائنس کو کسی حد تک ترقی ہی دینا منظور ہوتا ہے تو کسیطرح کا تعرض اور معارضہ نہین کیا جاتا اور تجربات یکے بعد دیگرے نہایت ہوشیاری اور خبرداری کے ساتھہ کئے جایا کرتے ہین بلا شبہ وہ

لوگ محض جاہل ہین کہ جنمین غور وخوض کی عادت نہین - نیچر کا مطالعہ کرنے والے اول اوسکا احترام کرنا سیکھتے ہین اور پھر غور وخوض سے کام لیتے ہین - مشہور و معروف غبارہ پروازون کی تفصیلی حالات سے دلچسپ اور مفید معلومات حاصل ہوتے ہین - آسمان بادلون اور اجسام فلکی کا نظری علم غبارہ کے ذریعے سے بخوبی دریافت کیا گیا ہے اکثر تجربات جو آواز کے بارے مین کئے گئے ہین تو اونسے یہ نتیجہ مستنبط ہوا ہے کہ آواز زیادہ فاصلے پر بھی سنی جاتی ہے مثلاً انجن کی سیٹی ہوا مین دس ہزار فٹ کی بلندی تک سنائی دیتی ہے - انسانی آواز کی گونج پانچہزار فٹ تک اور صرف ایک شخص کے آواز کی گونج تین ہزار فٹ کی بلندی تک پہونچ سکتی ہے لیکن بینڈ کی آواز اوس بلندی تک صاف طور پر سنی جاتی ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آواز اوپر کو اسانی کے ساتھہ چڑہتی ہے لیکن اوپر سے نیچے کو اترتے ہوئے آواز کو مزاحمت ہوتی ہے اسیوجہ سے غبارہ پرواز کی آواز نیچے کے آدمیون کو ۳۰۰۰ یا ۴۰۰۰ فٹ سے زیادہ بلند ہونے پر نہین پہونچتی مگر تاہم نیچے والے آدمی کی آواز غبارہ پرواز ابھی طرح پر سولہ سو فٹ کی بلندی پر سن سکتا ہے فلیمرین کے تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ جبدن مطلع صاف ہوتا ہے اوس دن ہر ایک تین سو بالیس فٹ کی بلندی کے پیچھے ایک درجہ ٹمپریچر کم ہوتا ہے اور ابر کے دن ہر ایک تین سو چون فٹ کی بلندی کے پیچھے ایک درجہ ٹمپریچر گھٹتا ہے - بادلون کا ٹمپریچر اوس ہوا سے زیادہ ہوتا ہے کہ جو اون کو

گھیرے ہوئے ہوتی ہے۔ زمین کے سطح کے قریب ٹمپریچر کی کمی جلدی کے ساتھہ ہوتی ہے لیکن جون جون غبارہ اوپر چڑہتا جاتا ہے دون دون ٹمپریچر کی کمی اوس تیزی کے ساتھہ نہین ہوتی۔ زیادہ بلندی پر پہونچکر اگر عام پانی کی بوتل مین سے کارک نکالا جاے تو وہ اوسی آواز سے نکلے گا کہ جیسے شمپین کی بوتل سے نکلتا ہے۔ یہان تک جو ہمنے ذکر کیا ہے وہ اکثر فرانس کے غبارہ بازون کا ذکر تہا لیکن انگلستان کے مشہور معروف غبارہ باز مسٹر گلیشر۔ مسٹر گرین اور مسٹر کاکسیل اور امریکہ کے مسٹر وائز کی حیرتناک اور قابل قدر مشاہدات کو ہم کسطرح نظر انداز نہین کر سکتے فرانسیس غبارہ پروازونکے مشاہدات مسٹر گلیشر کے تجربات کی تصدیق کے لئے کافی ہو سکتے ہین۔ یہ مشہور معروف غبارہ پرواز کامیابی کے ساتھہ صرف سائنٹفک تحقیقات کی غرض سے اٹھائیس مرتبہ اوڑا تہا مختلف وقتون کی پروازون مین اوسکو جو جو شہادات اور تجربات ہوتے ہین وہ سب اوسنے ایک کتاب کیصورت مین جمع کر کے اوس کتاب کا نام "ٹریولس ان ایر" یعنے ہوائی سفرنامہ رکہا ہے۔ علاوہ ازین اسکے اکثر تجربات اور شہادات ایک رپورٹ کیصورت مین رپورٹس آف برٹش ایسوسی ایشن مین یہ تفصیل پائے جاتے ہین جو کہ فائدہ اور دلچسپی کے لحاظ سے نہایت ہی قدر کے قابل ہین اور اسکی برابر آجتک کسینے پرواز نہ کی ۵ ستمبر ۱۸۶۲ء کو وہ اور مسٹر کاکسیل صرف سائنٹفک تجربات کیغرض سے اوڑے اور اسقدر بلندی پر پہونچے

کہ اوس سے پہلے کوئی اسقدر بلندی پر نہین پہونچا تہا یعنے ۷ میل با سنتیس ہزار فٹ - ہم نبظر دلچسپی اور نیز بلحاظ سائنٹفک مفاد کے اوس پرواز کا تفصیلی حال لکھتے ہین وہ والور ٹمپین مین دن کے ایک پر ۹ بجہ ۳ منٹ گذرنے کے بعد اڑے تہے جبکہ غبارہ ۴ میل کی بلندی پر پہونچا اوسوقت ٹمپریچر صرف آٹہہ درجہ تہا - اور جسوقت وہ پانچ میل چڑہا ہے اوسوقت پارہ صفر کے نیچے اوتر گیا تہا - اوسوقت تک تجربات نہایت اطمینان اور سہولت کے ساتہہ کئے گئے - ۲ بجے غبارہ کے اثنار صعود مین جو دیکہا گیا تو مقیاس الحرارت مین پارہ کا پتہ نہین تہا - سٹر کاکسٹول حلقہ پر اسوجہ سے چڑہا ہوا تہا کہ وا کوئی ڈوری اوجہہ گئی تہی اوسکو سلجہانا چاہتا تہا - سٹر گلیشر نے مقیاس الہوا کو جو دیکہا دس انچہ پایا گیا اور تیزی کے ساتہہ کمی ہوتی جاتی تہی - وہ دیکہتے ہی دیکہتے ۹ ۳/۴ انچہ پر آگیا - اس سے ظاہر ہوا کہ ابہی ۲۹ ہزار فٹ بلند پہونچے ہین - لیکن قصد تو یہ تہا کہ جہان تک ممکن ہو وہان تک بلند ہونا چاہیے - اسلئے غبارہ کی پرواز بدستور جاری رکہی گئی - سٹر گلیشر لکھتے ہین کہ "اس سے تہوڑی ہی دیر بعد مینے اپنے بازو میز پر رکھے اور پہر جو مینے کسی کام کے واسطے ہاتہہ اوٹہانا چاہا تو بازو مین کسی قسم کی طاقت نہین تہی اور بالکل سن ہو گئی تہی - اسکے بعد مین نے دوسرے بازو کو حرکت دینے کی کوشش کی یہ بہی ویسے ہی کمزور اور بیجان پائی گئی - اسکے بعد مینے اپنے آپ کو ہلانے کی کوشش کی -

اور اپنے جسم کو ہلانے مین کسیقدر کامیاب ہوا۔ ایسا معلوم ہوتا تہا کہ جیسے میرے بازو ہی نہین۔ اسی حالت مین مین نے میران الہوا کو دیکہنا چاہا و دیکہتے ہی دیکہتے میرا سر بائین کندہے پر جا پڑا۔ اسکے بعد مسٹر گلیشر کے ہوش وحواس سب جاتے رہے اور انکہونکے سامنے تیرگی اور تاریکی چہاگئی۔ اس حالت مین اوسنے مسٹر کاکسویل کو کچہہ بولتے سنا تہوڑی دیر کے بعد اوسکی سمجہہ مین یہ لفظ آئے کوشش کرو اب کوشش کرو" تہوڑی دیر کے بعد اوس حالت مین کچہہ تخفیف ہوئی تب مسٹر گلیشر نے اپنے آپ کو سنبہالکر یہ کہا کہ" مین بے ہوش ہوگیا تہا اور اب بہی میرے ہوش وحواس ٹہکانے نہین"۔ مسٹر کاکسویل نے جواب دیا کہ" تمہارے تو ہوش حواس ٹہیک نہین اور بیہوشی طاری ہے۔ لیکن مجہپر بہی بیہوشی طاری ہوا چاہتی ہے مسٹر کاکسویل کے ہاتہہ سیاہ اور اسقدر سن ہوگئے تھے کہ وہ کچہہ کام نہین دے سکتے تھے اوسوقت اوسکی حالت بہت اندیشہ ناک تہی بہ مجبوری وہ حلقہ مین بازو ڈالکر لٹکا اور وہان سے اپنے آپ کو اپنی پہلی نشست پر گرایا۔ وہان آکر دیکہا تو اپنے ساتہی کو بے ہوش پایا اور خود پر بہی بیہوشی طاری ہونے لگی۔ اس خطرہ سے جانبر ہونے کے لئے صرف ایک یہی تدبیر تہی کہ والو کی ڈوری کو کھینچکر گاس کو نکل جانے دیتے جسکے سبب سے غبارہ نیچے اوترسکے لیکن اوسکے ہاتہون مین بالکل دم نہین رہا تہا ڈوری کو حرکت دیتا تو کسطرح دیتا اوسنے آخری کوشش یہ کی کہ دانتون سے ڈوری کو کاٹنا شروع کیا۔ بڑی کوشش کے بعد وہ اوس مین

کامیاب ہوا۔ گاس اوسمین سے نکلنے لگی اور غبارہ نیچے اترنا شروع ہوگیا وہ آہستگی کے ساتھہ صحیح وسالم نیچے اترے۔ چند کبوتر بھی وہ لوگ اپنے ساتھہ لے گئے تھے جنکو اونہون نے مختلف بلندیون سے چھوڑکر دیکھا تھا۔ پہلا تین میل پہونچنے پر چھوڑا گیا وہ کاغذ کے ٹکڑے کیطرح گرپڑا اور سرا چار میل کی بلندی سے چھوڑا گیا جو نہایت دشواری سے ڈگیان لے کر اڑا گرد اوڑتا رہا۔ تیسرا اسکے ذرا بعد چھوڑا گیا جو مانند پتھر کے گر پڑا۔ اوترتے وقت چوتھے کبوتر کو اونہون نے چار میل کے فاصلے سے چھوڑا نہایت تھوڑی دیر تو گرد چکر کاٹتا رہا بعدہٗ غبارہ کی چوٹی پر آبیٹھا۔ بقیہ جوڑے کا ایک کبوتر تو زمین پر پہونچتے ہی مرگیا اور دوسرا بچا رہا۔

ہمارے مختصر مضمون مین اسقدر گنجایش نہین کہ ہم ان لوگون کے کل مشاہدات تفصیل کے ساتھہ اسمین بیان کرسکین۔ علاوہ اسکے ان لوگون کے بھی اکثر مشاہدات تو وہی تھے کہ جو اوپر کے قبل کے غبارہ پروازون نے کئے تھے چونکہ اونکو ہم اوپر لکھہ ہی آئے ہین اسلئے اونکے دوہرانے کی چنداں ضرورت نہین معلوم ہوتی مختلف صورتون مین تجربات کے نتایج مین بھی بہت کچھہ فرق پایا گیا اسلئے ہم یہ کہتے ہین کہ کسی ایک قاعدے پر ہمیشہ کے لئے فیصلہ کرنا قریب قریب غیر ممکن کے ہے۔ اوپر کے طبقے کی ہوا کے اور نیچے کی طبقے کی ہوا کے رخ مین بعض اوقات تو فرق پایا گیا اور بعض وقت یکسان

حالت معلوم ہوئی

اب ہم پیراشیوٹ یا اوس چتری کا ذکر کرتے ہین کہ جسکے ذریعے سے غبارے سے اکثر اوترتے ہین اسکے ایجاد کے نشان کا بھی قدامت سے پتا لگتا ہے لیکن جو شخص اوّل اوّل اسکے ذریعے غبارہ سے نیچے اوترا وہ گیرنرن تہا اوسنے اوّل مرتبہ اسکا استعمال ۱۷۹۷ء مین کیا تہا اور اوسکے بعد وہ اور بہت دفعہ بھی کامیابی کے ساتھہ اسکے ذریعے سے اوترا ہے۔ پیراشیوٹ غبارہ سے لٹکا رہا جاتا ہے اور ایک مخصوص بلندی پر پہونچکر غبارہ پر واز اسکو غبارہ سے علیحدہ کر دیتا ہے اور اوسکے سہارے سے صحیح وسالم وہ نیچے اوتر آتا ہے۔ ایک مرتبہ اسکا موجد لندن سے غبارہ مین اوڑا اور جب آٹھہ ہزار فٹ بلند پر پہونچا اوسوقت اوسنے چتری کو غبارہ سے علیحدہ کیا۔ چتری معمول کے موافق اچھی طرح نہین کہلی اور وہ نہایت زور سے نیچے گرا آخرکار وہ پھر کہلی اگرچہ غبارہ پر واز بہت زور سے غبارے سے گرا لیکن زمین پر آتے آتے چتری جو کہل گئی وہ اسلئے سنبھلگیا اور حفاظت کے ساتھہ زمین پر پہونچگیا۔

پیراشیوٹ کہلی ہوئی چتری کے مشابہ ہوتا ہے رسیون سے بُنے کا کہٹولا پیراشیوٹ کی کانپون سے بندہا رہتا ہے اور کہٹولے کی چوٹی پیراشیوٹ کے ڈنڈے کے مضبوطی کے ساتھہ بندہی رہتی ہے۔ سر کاکنگ نے ایک نئے قسم کا پیراشوٹ ایجاد کیا تہا لیکن جب اوسنے سر گرین کے غبارے سے پیراشیوٹ کے ذریعہ

اوترنے کی کوشش کی یہ لچک گیا اور بدقسمت غبارہ پر واز کرتے ہی پاش پاش ہو گیا
اوسکی لاش کے ٹکڑے مقام کینٹ مین ملی کے قریب پائے گئے۔ مسٹر ہملٹن نے
گریزن کے ایجاد کئے ہوئے پیراشیوٹ سے اکثر موقعونپر بہت سے صحیح وسالم نزول کئے
سنہ ۱۸۳۳ء مین غبارہ پر وازون کی ایک سوسائٹی مسئلہ پر واز پر غور کرنے کے لئے
قایم ہوئی۔ اگرچہ اوسکی مرتبہ رپورٹ مین بہت سے مردانہ اور زیرکانہ خیالات
ظاہر کئے گئے ہین مگر عملی نظر سے اگر دیکھا جائے تو کوئی مفید نتیجہ نہین نکلا
اگرچہ ہم اس مضمون مین غبارہ کے سائنٹفک تجربات کے بیان کے علاوہ اور
کسی چیز کا ذکر کرنا نہین چاہتے لیکن تاہم ہم یہ دلچسپ بیان کئے بغیر نہین رہ سکتے
کہ سنہ ۱۸۷۰ء اور سنہ ۱۸۷۱ء کی فرانسیسی لڑائی مین غبارہ سے کیا کیا کام نکلے۔ جسوقت جرمن کی
فوج نے پیرس کا محاصرہ کیا اوسوقت ہوائی رسل ورسائل ہی زیادہ مفید ثابت ہوئے
اور اسکے سوا کوئی دوسرا چارہ بھی نہین تھا کیونکہ رسل رسائل کے دوسرے راستے
اور ذریعے مسدود و مفقود ہو گئے تھے۔ اسیوجہ سے غبارہ سازی کا کارخانہ قایم
کیا گیا اور بے شمار غبارہ بنائے گئے اور اونکے ذریعے سے لاکھون خطوط صوبجات
اور قصبہ جات مین بھیجے گئے۔ نامہ برکبوتر صوبہ جات سے پیرس مین جوابات
لاتے تھے۔ اور فوٹوگرافی رسل ورسائل کو بہت چھوٹے پیمانے مین لانے کی غرض
سے استعمال کیا گیا۔ بہت سے غبارون کا کہین پتا نہین لگا معلوم نہین کہان کے
کہان پہونچگئے بعض ناروے مین اور بعض حدود فرانس سے باہر کسی اور طرف

جا کر گرے ان غبارونکی گنجایش کا اوسط ستر ہزار فٹ مکعب بیان کیا گیا ہے۔

ہندوستان مین ۱۸۶۷ء سے قبل کبھی غبارہ پروازی نہین ہوئی۔ اوّل مرتبہ جو ہندوستان مین غبارے کے ذریعے سے آدمی اوڑا ہے وہ ایک انگریز تہا جسنے مقام بمبئی مین ۱۸۶۷ء مین غبارے کے ذریعے سے پرواز کی۔ اوسکے اوڑنے کے قبل سمندر مین کشتیان اور جہاز اسی غرض سے چھوڑے گئے تھے کہ اگر اتفاقاً وہ سمندر مین گرے تو وہ کشتیان اور جہاز اوس کو بچا سکین۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب اوسنے پروازکی تو غبارہ پانچ چھہ ہزار فٹ کی بلندی پر پہونچکر پھٹ گیا جس موقع پر غبارہ پھٹا تہا اوسکے نیچے سمندر تہا یہ بدقسمت غبارہ پرواز سمندر مین گرا ابہی اوسکی حیات باقی تہی کہ جو ایک اسٹیمر نے سمندر سے اوسے نکالکر بچا لیا۔ گو ضرب اور چوٹ اوسکو پہونچی لیکن مرا نہین۔ اسکے بعد اور بہت دفعہ پروازین ہوئین۔ ہندوستان مین نئے علوم کے رواج پانے کے ساتہہ جدید فلسفہ بہی اعلے تعلیم مین داخل ہوا۔ نئے علوم کے حاصل کرنے مین بنگالی لوگ سب سے پیش قدم نکلے۔ وہ گریجویٹ اور اعلے تعلیم یافتہ ہوئے جدید فلسفہ نے اونکے دل مین بہی غبارہ پروازی کی تحریک پیدا کی چنانچہ ہندوستان مین ہندوستان ہی کا باشندہ جو اوّل اوّل اوڑا ہے وہ

ایک بنگالی نوجوان رام چندر چٹرجی ہے جسنے کلکتہ مین ۱۸۸۸ء مین غبارہ کے ذریعے سے کامیاب پرواز کی - اسکے بعد لاہور آلہ آباد اور نیز دوسرے شہرون مین بھی اوسنے کامیابی کے ساتھہ پروازین کین -

مس وان ٹسل نے اسی سال ہندوستان کے اکثر بڑے بڑے مقامات پر غبارہ کے ذریعے سے پروازین کین - حیدرآباد مین ۲۰ فروری ۱۸۹۱ء روز جمعہ کو شام کے پانچ بجے باغ عامہ کے میدان مین وہ غبارے کے ذریعے سے اوڑی اور پانچہزار فٹ بلند ہوکر اوسنے پیراشیوٹ کے ذریعے سے اوترنا شروع کیا اور کامیابی کے ساتھہ باغ کے قریب ہی اوتری - دوسری مرتبہ پھر اوسی مقام پر اوسنے ۲۵ فروری چہارشنبہ کے روز شام کے پانچ بجے پرواز کی اور اس مرتبہ پہلے سے زیادہ بلندی پر پہونچکر اوسنے پیراشیوٹ کے ذریعے سے اوترنا شروع کیا - اسدفعہ وہ آصف نگر مین جاکر اوتری جو پرواز کے مقام سے تخمیناً دو تین میل کے فاصلے پر ہوگا - زیادہ تعجب مین ڈالنے والی یہ بات تہی کہ وہ عالم پرواز مین کرتب ہی کرتی تہی -

اب ہم یہ بیان کرتے ہین کہ غبارے کس وجہ سے ہوا مین اوڑنے کی قابلیت رکھتے ہین - غبارے کا کچہہ حصہ کول گاس سے گرم کی ہوئی ہوا اور ہائڈروجن سے بہرا جاتا ہے - چونکہ ہائڈروجن اور گرم کی ہوئی ہوا اوس ہوا سے زیادہ ہلکی ہوتی ہین کہ جو غبارہ کے محیط رہتی ہے اسلئے وہ اوپر چڑہتا ہے

اور جون جون یہ اوپر چڑہتا ہے دون دون طبقہ ہوا کے سنگینی اور جسامت
یا کثافت کم ہوتی جاتی ہے۔ اوپر چڑہتے ہوئے جیسے ہوا کی کثافت کم ہوتی
رہتی ہے اسیطرح قوت پرواز مین بہی کمی آتی جاتی ہے۔ مثلاً جسوقت غبارہ
اور غبارہ پرواز کا وزن قوت پرواز کی برابر ہوجائے گا اوسوقت غبارہ
ہوا مین ٹھہر جائے گا اور اوسکا اوپر چڑہنا موقوف رہے گا۔ یہ بہی یاد رکھنے
کے قابل بات ہے کہ جیسے جیسے بیرونی ہوا کے دباؤ مین کمی آتی جاتی ہے
ویسے ہی ویسے غبارے کے اندر کی گاس کی قوت منتشرہ مین زیادتی آتی
جاتی ہے۔ یہ طبعیات کا مسلمہ مسئلہ ہے کہ علے العموم گاس مین دبنے اور سمٹنے
کی بہت زیادہ قابلیت ہے۔ اور تاہم حالت انتشار اسقدر بڑہی ہوئی ہے
کہ گاس کی بہت تہوڑی مقدار ایک بہت بڑے خلا کو بہر سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے
کہ جیسے جیسے غبارہ اوپر چڑہتا ہے ویسے ہی ویسے وہ مدور ہوتا جاتا ہے اور
زیادہ بلند ہونے پر ہی پُر نظر آتا ہے۔ اگر غبارہ چڑہانے سے پہلے اسکو
گاس سے اسطرح بہر دیا جائے کہ اسکا اوپر کا حصہ بہی ذرا خالی نہ چہوڑا جائے
اور کسی بلندی پر پہونچکر جبکہ بیرونی حصہ کے دباؤ مین زیادہ کمی آئے گی
اور گاس کی قوت منتشرہ مین ترقی ہوگی۔ اگر اوسوقت گاس نکالدینے
کی تدبیر نہین کیجائے گی تو بلاشبہ غبارہ پہٹ جائے گا۔ غبارہ کو
گاس سے خالی کرنے کے لئے غبارے کی چوٹی مین ایک والو لگایا جاتا ہے،

اور غبارے کا وہ حصہ کہ جو نیچے رہتا ہے اکثر اوقات وہ بھی کہلا ہوا چھوڑا جاتا ہے تاکہ گاس اپنے آپ اوسمین سے نکل سکے - جب خلد اوترنا مقعلو ہوتا ہے تو والو جو کہ غبارے کی چوٹی پر لگا ہوتا ہے اوسکو ڈوری کے ذریعے سے کہولدیتے ہین اوسمین سے گاس نکلنے لگتی ہے اوسوقت غبارہ اپنے ہی وزن سے نیچے اوترآتا ہے - مسٹر گلیشر نے زیادہ بلندی پر چڑھنے کی غرض سے ایسی غبارے کی رائے دی ہے جسمین نو ہزار مکعب فٹ کی گنجایش گاس کے لئے ہو اور اوس گنجایش کے ایک تہائی حصّے یعنے تین ہزار مکعب فٹ اوسمین گاس بھرنا چاہیئے اور چھ سو پونڈ بلاسٹ (سیدھا رکھنے کی غرض سے وزن) ساتھ لینا چاہیئے - اگر بلاسٹ مین سے تھوڑی مقدار بھی نکالکر پھینک دیجائے تو بہت بڑا فرق پیدا ہوجاتا ہے - ایک مٹھی برابر نکالکر پھینکنا کئی فٹ بلند کردیتا ہے وزن کے لئے چھوٹی چھوٹی تھیلیون مین خشک ریت بھرتے ہین اسلئے کہ وہ گرتی ہوئی ہوا مین اوڑ اوڑکر پھیل جاتی ہے - اس طریقے سے غبارہ پرواز جتنی بلندی پر چاہے پہونچ سکتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ سات میل کی بلندی تک تو انسان زندہ رہ سکتا ہے اور اسکے بعد سردی اور ہلکی ہوا (ہوائے حریر) آدمی کو زندہ نہین چھوڑتی - یہ ایک حیرتناک بات ہے - کہ غبارہ چاہے کیسے ہی تیزی سے اوپر کو صعود کیون نہ کرتا ہو لیکن غبارہ پر واز کرا سکی حرکت بالکل محسوس

نہین ہوتی - شاید یہ اسوجہ سے ہوتا ہو کہ تقابلہ کرنے کے لئے دوسری چیزین نہین ہوتین - کسی ساکن اور مقیم شے کے پاس سے گذر کر جانا نہین ہوتا اسلئے یہ بھی نہین معلوم ہوتا کہ حالت پرواز تیز ہے یا آہستہ - مثلاً جب ہم ریل مین سفر کرتے ہین تو بغیر باہر کی چیزین دیکھے اوسکی رفتار چند ان معلوم نہین کر سکتے - جب ہم کھڑکی سے باہر نظر ڈالتے ہین تو باہر کی چیزین چلتی ہوئی نظر آتی ہین اور اونسے ہم ریل کی تیزی یا آہستگی کا اندازہ کر سکتے ہین - غبارہ مین پرواز کے وقت اتنا ہچکولہ نہین لگتا کہ پانی سے لبریز بھرے ہوئے گلاس مین سے پانی ہی چھلک جائے - مسٹر فلیمرین نے یہ تجربہ کر کے دیکھا تھا کہ ایک گلاس پانی سے لبالب بھر کر حالت پرواز مین ساتھ لیا تھا ایک قطرہ تک اوسمین سے نہین گرا - جب غبارہ پرواز کچھہ فاصلہ بلندی پر پہونچتا ہے اوسکو اوسوقت زمین چلتی نہین دکھلائی دیتی بلکہ آسمان کی مانند مجوف نظر آنے لگتی ہے - عام طور پر غبارے مین رسیان لٹکا دیتے ہین - جب رسیان زمین پر آکر ٹھہر جاتی ہین اوسوقت غبارے پر اونکا بوجھہ نہین رہتا بلکہ اوسوقت ہی غبارے کے اوتارنے مین اُس وزن کا کام دیجاتی ہین کہ جسکا ہم اوپر ذکر کر آئے ہین - اس ہوائی سفر مین اوترتے وقت اکثر اندیشہ ہوتا ہے - صاف اور کھلے دن تو غبارہ پرواز اپنے نزول کی جگہ کا ٹھیک طور پر اندازہ کر سکتا ہے - لیکن جبدن ہوا تیز چلتی ہو

اوسدن وقت واقع ہوتی ہے اس موقع پر اوسکو ایک لنگر چھوڑنا پڑتا ہے۔
جدہر کو وہ اوڑتا ہے اودہر ہی کو اوسکے ہچکولون کیوجہ سے غبارہ بھی اوڑتا ہے
غبارے کو ہوا مین اپنی خواہش کے موافق چلانے کے لئے بہت سی کوششین کی گئی
ہین مگر آجتک کوئی ایسا آلہ یا ذریعہ نہین ایجاد ہوسکا کہ جس سے اس کوشش مین
کامیابی ہوتی۔ بادبان۔ پنکھے۔ ڈنڈے۔ سب ہی کی آزمایش کی گئی لیکن
ایک بھی خواہش پورا کرنے مین کامیاب نہین ثابت ہوا۔ ہم نہین کہہ سکتے کہ
آدمی کبھی اوڑنے کے قابل بھی ہوسکے گا۔ چونکہ سائنس آجکل روز بروز ترقی
کررہی ہے اسلئے شاید یہ بتونا ممکن نہ ہو کہ کوئی آلہ الکٹریسٹی کی قوت سے
ایسا ایجاد ہوجاوے کہ جسکے ذریعے سے انسان اپنے آپ کو ہوا مین چڑھا سکے
اور معلق رکھ سکے۔ لیکن اکثر طیور کہ جنکو خود نیچر نے طاقت پرواز دی ہے
وہ بھی ہمیشہ بغیر پہلے زور لگانے کے نہین اوڑ سکتے۔ بہت سے پرند ایسے ہین
کہ بغیر تھوڑی دور زمین پر دوڑنے کے وقتاً پرواز نہین کرسکتے۔ بعض ایسے
ہین کہ زمین سے درختون کی شاخون پر اوڑان مارتے ہین اور پھر وہان سے
پرواز کرتے ہین۔ عقاب مثل اسکے اور جو وزن دار پرند ہوتے ہین
اونکو زمین پر سے اوڑنے مین دقت ہوتی ہے۔ کرگس جو قوت ناکون ناک
اٹ جاتا ہے اوس سے تو ہلنا تک بھی مشکل ہوجاتا ہے اوڑ تو کیا ہی سکتا ہے
عقاب اکثر بلند چٹانون اور پہاڑیون پر اسوجہ سے رہتے ہین کہ وہ اپنے شکار

پر اچھی طرح جھپٹ سکین اور نیز اسوجہ سے بھی کہ زمین سے پرواز کرنے کی زحمت سے بچے رہین - وہ اوڑتے ہی اوڑتے نہایت زور سے جھپٹا مارتے ہین اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دفعتاً اوڑنے کے صدمے سے وہ مر بھی جاتے ہین - اسلیئے ہمکو یہ ڈر لگتا ہے کہ سب سے پہلے آدمی کا وزن ہی حالت پرواز مین اوسکا مزاحم ہوگا اور اوسکو آدمی سے پرند بننے مین کامیاب نہین ہونے دے گا - فقط

راقم
مجیب احمد تمنائی

مضمون کیونکر لکھین؟

باقاعدہ لٹریری زندگی جماعت مین ہمیشہ سے سربرآوردہ اور قابل تکریم سمجھی گئی ہے۔ یورپ مین ہم دیکھتے ہین کہ موسم سرما کی بڑی راتین جنمین کھڑے اور برفباری کی مصیبت بھی شامل رہتی ہے گالون کے جھونپڑون مین ذہانت کی ترغیب سے رونق ہوجاتی ہے اور عیسائی سوسٹی کے نوجوان حکمت عملی مین ہمیشہ اعلے درجہ رکھتے ہین لیکن برعکس اسکے ہم کو اپنے ہموطنون مین اس مشغلہ کی تلاش ایک فضول کوشش ہے تاہم اب اسکا وقت آگیا ہے کہ برادرانہ برتاؤ اور دوستانہ رقابت ہم اپنی جماعت کے نوجوانون کو اسطرف متوجہ ہونے کے لئے برانگیختہ کرین اور اونکو ایک جگہ پر قایم کرین جہان سے ہر وقت ترقی کر وہ اپنا قدم آگے بڑہا سکین۔ اسکے بعد یہ اون لوگون کا کام ہوگا جو اسکے قابل ہین کہ جو لوگ اس دستور العمل مین مستعدی و سرگرمی سے داخل ہوئے ہین اونکو کافی بدلہ دین۔

ہمارے الہ آبادی شمس العلما نے جو اس صوبہ کے لیے جائز طور پر افتخار کے باعث ہو سکتے ہین کچھہ اس جانب توجہ کی تھی مگر اور ضروری

تحریک کا یہ حیرت ناک نتیجہ تھا کہ مین نے کسی اخبار مین اوس رائے پر کوئی رائے نہین دیکھا - یہ بے پروائی یقیناً اوس بدشوقی کی دلیل ہے جو ہم مین موجود ہے -

باوجودیکہ اس مضمون سے میری غرض بہ نسبت مولوی ذکاء اللہ خان بہادر کے ایک جداگانہ درجہ رکھتی ہے تاہم آئین یہ دونون بحثین ایسا تعلق رکھتی ہین جنمین کوئی فرق نکالنا کسی اصطلاحی لفظ کی شرح کرنا ہوگا -

جماعت کے متقل کاروبار کے لئے باوجودیکہ یہ آسانی نہین ہے تاہم ایک عمدہ اور مکمل فہرست کار رکھنا ضرور ہوگا - جس سے ایک طرح کی مدد اور باہم خیالات کے تبادلہ کا طریقہ ظاہر ہو - اور اسیطرح پر مضمون کا لکھنا اور اوسپر نکتہ چینی ہونا اس انتخاب کا ضروری جزو ہونا چاہئے -

یہ مناسب ہوگا کہ بغیر کسی زاید وغیر ضروری تمہید کے مین اوس سلسلہ کو شروع کرون جسکا لکھنا مقصود ہے اسلئے سب سے پہلے مین بطور ابتدائی حصہ بحث کے لفظ **مضمون** کی تعریف بیان کرون کا جسمین بہت کچھ مشکلات ہین اور جو ایک بندی کی شق سے ضرور باہر ہے -

یہ نہ تو بیوگرافی ہے نہ تاریخ گو اسکے قریب قریب ہے جسے یادداشت یا کسی خاص امر پر تحریر کہہ سکتے ہین وہ معنی جو لفظ **مضمون** سے مراد ہے بتدریج اس سے مرتفع ہوگیا ہے کہ اس صدی کے بعد سے

مالکان ذہن و ذکاء نے اپنے خیالات کو مخصوص طور پر مضامین کی شکل مین ظاہر کیا ہے - اسی لفظ کی بابت مین وبسٹر کی دو تعریفین پیش کرتا ہون وہ کہتا ہے کہ

(۱) مضمون ایک غیر مسلسل تکمیل ہے :

(۲) مضمون ایک آزادانہ قسم کا مسودہ ہے -

تاہم یہ ضروری ہے کہ ہم اوس پہلی تعریف کو قبول کرین نہ کہ اس دوسرے جس سے ادنے درجے کی معنے بجز تعریف کے ظاہر ہوتے ہین -

تعریف سے گذر کر اب مجھے یہ کہنا چاہئے کہ کسی مضمون کے لکھنے مین کونسی خاص ترتیب سوچی جا سکتی ہے - بہت کچھ قرار دینے کے بعد تین ٹکڑے نیر مضمون نویسی کا انحصار معلوم ہوتا ہے - یعنے

(۱) نفس مضمون - یا مادہ بحث -

(۲) مضمون کی وضع -

(۳) طرز تحریر - جو اجمالی حالت سے پیدا ہوتی ہے -

مین اون نمبرون پر اوسی ترتیب سے جداگانہ بحث کرونگا -

(نفس مضمون - یا مادہ بحث)

ایک معین کیا ہوا نفس مضمون سب سے پہلے ضروری امر ہے تاکہ خیالات ایک خاص سطح پر مجتمع ہون جنمین جزئیات اور غیر مسلسل خیالات مین

تمیز پیدا کی جا سکے جیسے غیر ضروری گفتگو - اتفاقات - یا کسی اخبار کے مختلف واقعات کے کالم۔

نفس مضمون پورے طور پر اوس مرکز سے مشابہ کیا جا سکتا ہے جسکے گرد ہزارون جزو لا یتجزے بدرجہ غایت تحلیل شدہ مجتمع ہون اور اپنی مقررہ ترتیب و ترکیب مین موجود ہون۔

ایک مستعد مضمون نویس انشا پردازی اور حکمت کے وسیع دائرے کو قطع کر سکتا ہے اور عالم موجودات پر ایک پیمانے مین بحث کر سکتا ہے۔ ادنے درجے کی حیوانی زندگی سے لیکر ذات انسان تک - یا اس مختصر گوئے زمین سے گذر کر نظام شمس تک جاتا ہے کہ اگر ممکن ہو تو وہ اپنی بینتی ہوئی قوتون کے لئے ایک وسیع میدان عظیم وسعت مین قطبین یا ستارہ دنبالہ دار کے شہاب ثاقب مین یا دہندلے سیارونکے جھرمٹ مین پاوے۔

اس بلند پروازی اور حوصلے کے مقابلے مین کاوپر کی کوششون کا خیال تازگی بخش ہے جسکا نام اوسنے دی ٹاسک (کار عظیم) رکھا ہے یہ مضمون اوسکو اوسکی ایک لیڈی دوست نے دیا تھا جسے اوس نے نظم کے ۶ ضخیم جلدون مین لکھا ہے۔

ایسے مضامین گو ابتداً روکھے اور بے لطف معلوم ہوتے ہین لیکن جیون جیون ہمکو اون مطالب پر عبور ہوتا جاتا ہے اون مین دلچسپی

پیدا ہوتی جاتی ہے ایک تسلاشی کے لئے جدید نفس مضمون کی نئی خوبیان
آپ کو اسطرح کھولدیتی ہین گویا کہ تاریکی سے نکل پڑی ہین جسمین کہ محصور تھین۔
ایسی علمی تلاش کی سرّت اور اومنگ ہی اوسکا تمام معاوضہ ہے کیونکہ ہر ایک
نیا خیال دماغی پیداوار کے ذخیرہ کی قیمت کو اوس حساب سے بڑہاتا جاتا ہے
جو حد و شمار سے باہر ہے جیسا کہ یہ طے شدہ مسئلہ ہے کہ ایک خیال یا حقیقت دو خیال
یا حقیقت سے باوجود تکرار کے کم قیمت ہے۔ اور تین واقعات بہت ہی زیادہ
قیمتی ہے بہ نسبت اسکے کہ ایک ہی واقعہ تین مرتبہ ہو۔ ہر ایک ہنر کی ایجاد
اور ہر ایک علمی انکشاف کی تاریخ اس قاعدہ کی توضیح کرتی ہے کہ نئی حقیقت صرف
اصلی ذخیرۂ ذہنیات کی ترقی ہی نہین کرتی بلکہ ہر مرتبہ ایک زینہ طیار کرتی ہے
جسکے ذریعے سے غیر منکشف و ناتحقق امور تک پہونچ سکتے ہین۔

تاہم مسوّد کے رجحان اور قابلیت کا اندازہ کرکے یہ بہتر ہوگا
کہ اوسے دقیق اور اہم مادہ بحث کے ترک کرنے پر رضامند کیا جائے۔ کیونکہ
ہر نئے خیال کے اظہار پر نیم مجنون کی صدائے بازگشت اوسے ہر حالت مین پست
کردیگی۔ نہ صرف یہی بلکہ ابتدائی حالت مین عام فہم اور گرد و پیش و پیش افتادہ
نفس مضمون منتخب کیا جائے جسمین سہولت ہو۔ پھر بھی یہ خیال نہ کرنا چاہئے
کہ ہم اس عظیم بارگاہ مین داخلہ کی عزت کے مستحق ہو گئے بلکہ بطور دستور العمل کے
مشہور جان پال ریچٹر کی اس نصیحت کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے

کہ "کسی مضمون پر کچھہ نہ لکھو جب تک پہلے خود اوسکو
کافی طور پر پڑھہ نہ لو ۔ اور کسی مضمون کو نہ پڑھو جبتک
تم آپ کو اوس کا بدرجہ غایت مستند نہ پاؤ"

مضمون منتخب کرنے کے بعد ہی اوسکا لکھنا شروع نہین ہوجاتا بلکہ اوسپر بہت کچھہ غور کرنا اور اوسبارے مین دوسرے شخصونکے خیالات کا بہت کچھہ مطالعہ ضروری ہے ۔ اسکو مضمون لکھنے کا سامان جمع کرنا کہتے ہین ۔ ممکن ہے کہ ایک شخص کسی ادہ بحث پر مضمون نہ لکھے ۔ مگر یہ مشکل بلکہ ناممکن ہے کہ وہ ایک مضمون بغیر کسی ادہ بحث کے لکھے ۔

ایک مضمون لوئیس کے سامان خواہ کتابونسے بہم پہونچ سکتے ہین یا وہ خود صحایف قدرت کو دیکھکر جمع کرسکتا ہے ۔ یا ایک طرحکی الہامی ترت سے خود اپنے ذہن سے پیدا کرسکتا ہے ۔ پھر بھی کتابون پر بھروسا رکھنا چاہیے جو ایک طالب علم کی بہت قیمتی میراث ہے ۔ اب اوس تعام پر ہر ایک طالبعلم کے لئے ایک کتاب رکھنے کی ضرورت پائی جاتی ہے ۔ ایسی یادداشت کے کتاب جسمین روزمرہ کے خاص واقعات ۔ کتابون کے دلچسپ وضروری تعریفات ۔ عجیب خیالات ۔ خاص طرز کا فسانہ ۔ کتابونکے نام معہ مصنف ۔ تاریخوار حالات ۔ اہم تبدیلات ۔ اور اسیطرحکی باتین وقتاً فوقتاً لکھی جایا کرین ۔ اس التزام سے محنت کا نتیجہ بقدر کافی ملے گا ۔ اسطرح پر واقعات کا

علم تازہ رہے گا نیز پڑھتے وقت کار آمد و مفید امور کے انتخاب کی عادت پڑیگی۔

اب یہی یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ مضمون کا لکھنا شروع ہوگیا۔ اور سامان کا جمع کرنا ہی کافی ہے۔ یہ خیال کرنا ایسا ہی ہے جیسے مصالح جمع کرنے پر کوئی شخص مکان کو طیار سمجھے۔ بلکہ خیالات مجتمعہ و مستقلہ کو ترتیب دینا نہایت ضروری ہے۔ اور اسکو دلکش طریقے سے ترتیب دینے کا مضمون نویس ہی ذمہ دار ہے۔ مسوّد کو ہمہ تن اسبات پر آمادہ ہوجانا چاہیے کہ اوسپر مضمون کا لکھنا لازمی ہے۔ جب ہر جانب سے مصالح جمع ہون۔ ہاتھ کتابون کے ورق الٹتے ہون۔ آنکھین شاہدہ قدرت مین علم کی متجسس ہون تو دماغ پر ہی فرض ہے کہ جانکشی اختیار کرے۔

ادی ایک مشہور مصوّر کے شاگرد نے اوس سے بکمال اصرار پہونچا کہ۔

"براہ مہربانی فرمائے کہ آپ اپنے رنگ مین کیا ملا دیتے ہین"

اوسنے کہا کہ

"مین اس دماغ کو ملا دیتا ہون"

یقین ہے کہ ہر ایک مضمون نویس اس جواب کو اپنا مضمون لکھتے وقت یاد رکھیگا۔

(مضمون کی وضع)

مضمون مین بہی تین ہی باتین ہوتی ہین۔

(۱) تمہید۔

(۲) مضمون کی بطور کافی تشریح و توضیح۔

(۳) نتیجہ۔

تمہید سہل۔ عام فہم۔ اور مضمون کے مناسب ہونی چاہیے۔ کیونکہ اسکے لکہنے کا کوئی قاعدہ مقرر کرنا ممکن نہین ہے۔ زیادہ تر یہ امر مضمون نویس کی جودت طبع پر منحصر ہے کہ حسب حال و مناسب تمہید لکہے۔ بعض لوگون نے اپنی کتابون یا مضامین کی تمہید ایسی لکہی ہے کہ وہ اصل مضمون کے لئے نقاب ہوگئی ہین اور جب تمہید کے بعد اصل مطلب پر رجوع ہوئے تو حیرت ہوتی ہے کہ عنوان کا کیا منشا تہا۔ اسکے لئے لایق اور مستند مسودون کی تمہیدین بغور دیکہنا چاہیے اوس سے پتہ چل جائے گا کہ تمہید کیسی ہونی چاہیے۔

مسودہ کا خاص حصہ نفس مضمون ہے جسکی طرف زیادہ توجہ رکہنی چاہیے اسبارہ مین مسودے سے یہ بہی کہنا ضرور ہے کہ وہ آپ کو نقل کرنے سے باز رکہے۔ اس سے یہ مقصود نہین ہے کہ وہ تاریخ اور واقعات یا منقولون کی بہی نقل نہ کرے۔ بلکہ اوس بیان مین مسود کو اپنا خاص خیال بہی اپنے طور پر ظاہر کر دینا چاہیے نتیجہ مین امر مبینہ مضمون اور اوسکی طرز تحریر پر بہت زیادہ خیال رکہنا چاہیے

اور اوسکو بہت غور سے لکھنا چاہیے اس حصۂ آخر مین زیادہ تر اختصار مدنظر رہے تاکہ پڑہنے والے کو نفس مضمون معلوم کرنے کے بعد نتیجہ کو طوالت یا کاوا کی وجہ سے بے دلی کے ساتھ چھوڑ نہ دینا پڑے۔ بلکہ اس حصے مین ایک سرسری آوردہ خیال جسمین کل مضمون نفوذ کر گیا ہو۔ کوئی تعلیم دہ حکایت۔ کوئی قابل یادداشت اطلاع۔ یا جوش پیدا کرنے والی بات ہونی چاہیے۔ اسطرح کے نتیجے کو جوہر مضمون کہتے ہین۔

یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ مضمون نویسی کے ذاتی فوائد کیا ہین۔ اس سے معلومات کو وسعت ہوتی ہے۔ واقعات کا ترتیب دینا آتا ہے۔ مضمون لکھنے سے بہت سے لوگون کا جہل مرکب ٹوٹ جاتا ہے جو کسی غلط علم و اطلاع پر اصرار کرتے ہین۔

لارڈ بیکن نے لکھا ہے کہ۔

پڑہنے سے انسان کامل ہوتا ہے۔ مباحثہ سے تیز۔
اور لکھنے سے ٹھیک انسان ہو جاتا ہے۔

مضمون نویسی سے انسان کی تجویز و تشخیص کی شائقی ہوتی ہے اور وہ اپنے غلط رایون کی اصلاح کرتا ہے۔

ہر شخص اپنی عقل و تمیز پر قانع ہوتا ہے گو وہ دوسری نعمتون کی محرومی سے خدا کی شکایت کرتا ہو۔ مگر مضمون نویسی مین یہ ایک عجیب بات ہے

کہ انسان کی قوت تمیزی کو بڑہاتی ہے اور ساتھہ ہی اوسکے نقص تجویز و تشخیص کے ظاہر ہونے پر اوسکا دل نہین دکہاتی - یہ قاعدے کی بات ہے کہ جب انسان کسی امر کا اظہار عمدہ ترتیب اور واضح عبارت مین کر سکتا ہے تو اوسکی تحریر اعلے درجے کی ہوگی - یہ خوب کہا گیا ہے کہ -

"اگر تم زبان سیکہنا چاہتے ہو تو اور ونکو سکہلاؤ
اور اگر تم عمدہ منشی ہونا چاہتے ہو تو مضمون لکہو"

نوجوانون کو یہ ترغیب دینا بہت ہی سود مند ہوگا کیونکہ عمر کے اسدرجہ مین وہ جلد کامیابی حاصل کر سکتے ہین -

کسی ملک کی ابتدائی حالت مین خانہ جنگی - شکار - اور اسلحہ کا چرچا رہتا ہے اور زمانہ اوسط مین علم کا - اور زوال کی حالت مین کلون - اور تجارت کا ذکر رہجاتا ہے -

یہی حالت انسان کی ہے - نوجوانی مین کھیل کود - کشتی - اور ایسی ہی مردانہ کثرتون کے لئے خود ہاتھہ پیر برتے ہین اور پورے جوان مرد ہونے پر علوم اور فلسفہ کے ولولے جوش مارتے ہین - اور اسکے بعد برطرحکے دنیاوی کاروبار اور خانہ داری کے جہگڑے گھیر لیتے ہین گو اس حالت مین اون علوم کا تجربہ انسان اپنے کاروبار مین کر سکتا ہے جیسے اوسنے کسی زمانہ سابق مین حاصل کیا ہو مگر دماغی قوتون کے ترقی دینے کا اب زیادہ موقع نہین رہ جاتا جیساکہ نوجوانی مین

(طرز تحریر)

بہت سی شاخین مضامین کی مثلاً تاریخی - سوانح عمری - وغیرہ مین صرف ترتیب وقت کا التزام کافی ہے - لیکن واقعات کا محض مجتمع کرنا اخبار ہے - پھر بھی تاریخ اور سوانح عمری کے مضمون سے محض اخبار کسیقدر اہم ہے اسمین واقعات کی باہمی ترتیب - وجوہ - تعلق - اور نتیجہ دکھلانا ہوتا ہے - ایسے مضمون کو پورا اخبار نہ ہونا چاہیے لیکن جہان تک صحت ہو بہتر ہے - بہت سے مضامین مین صرف اوسوقت کے ممتاز واقعات رہتے ہین اور اون خاص خیالات کا ذکر رہتا ہے جو اوس زمانہ کے لوگون مین شایع رہے اور اونکے افعال اونکے محکوم رہے مسود کو صرف کسی واقعہ کی ترتیب و تعلق کا جو کسی وقت یا کسیکی عمر مین واقع ہون نہایت صاف و مختصر حوالہ دینا چاہیے جیسا کہ کوئی جغرافیہ لکھنے والا کسی ساحل کے راس - کسی ملک کے خاص سلسلہ کوہ - اور بڑے بڑے دریاؤن کو جو کسی ملک سے گذرتے ہین یا کسی وادی کو سیراب کرتے ہون بطور مختصر بیان کے ذکر کرتا ہے علمی مضامین مین بھی اون واقعات کی ترتیب کا خیال رکھنا چاہیے جنسے تدریج اہم انکشافات ہوئے - اور اوسیکے ساتھ اون ایجادات و انکشافات کی بڑی بڑی باتون کو بھی نگاہ مین رکھنا چاہیے اور اونکی نافعیات کو بھی بیان کرنا چاہیے جس سے انسان کی فلاحمندی یا خوشی کی صورت پیدا ہوئی - اسطرحکے تاریخی یا علمی مضمون اصل مضمون سمجھے جا سکتے ہین -

دوسری قسم مین وہ مضامین اور فروعات شامل ہین جنمین دماغی قوتون کی مشق کے لئے ایک وسیع میدان ملتا ہے اور اوسمین حسب ذیل اقسام ہین -

اوّل - مضامین متعلق اخلاق - جیسے - راستبازی - دیانت داری - فیاضی اور دوسرے اوصاف -

دوّم - علم قوا ر باطنی - جیسے تمیز - خواہش - حافظہ - اور دیگر قوا ر دماغی وعقلی -

سوّم - معاملات ملکی - جیسے قومی دولت - آزاد تجارت - مالگذاری - حکام قانون - اور دوسری بحثین متعلق حکومت اعلے واقوام -

اس قسم کے مضامین گو اون مضامین سے بہت زیادہ مشکل ہین جو واقعات یا اشخاص کے متعلق ہوتے ہین - لیکن سوّدونکو ایسی بڑی ترقی ہوتی ہے اور پڑہنے والونکو سیر بہت زیادہ موقع تعدیل وحرج کا ملتا ہے - یہ اس سبب سے ہے کہ اوسمین قوت متخیلہ کا بہت زیادہ کام رہتا ہے -

خیال وغور منجملہ دماغی قوتونکے ہین جو بعد کو ترقی پذیر ہوتی ہین اور لڑکپن مین اسکا زیادہ حس نہین ہوتا - لڑکون مین اسکی ابتدائی نمود کا پتہ چلتا ہے مگر وہ اسے کام مین نہین لاسکتے -

ابتدائی صورت تاریخی مضمون کی اوس لڑکے سے مشابہ کیجاسکتی ہے جو

صرف معلوم کرنا اور یاد رکھنا جاتا ہے۔ اور بخلاف اسکے علمی مضامین مین تجربہ کار دلون کی قوت متخیلہ ساتھہ رہتی ہے۔ اس قسم کے سادہ مضامین مین صرف توجہ کی قوت ضروری ہے۔ لیکن دوسری قسم مین خیال کی کوششون کا کام ہے۔

تحریر وہ طریقہ ہے جسمین واقعات کی ترتیب بیان کی جاتی ہے یا جسمین مسلسل خیالات ظاہر کئے جاتے ہین یہ صحیح و موزون الفاظ کے جمع کرنے اور اونکو جملون۔ فصل اور باب مین ترتیب دینے کا ہنر ہے۔

صرف ونحو اون اصول سے مشابہ کی جاسکتی ہے جو کسی سنگ تراش کو مکان بنانے کی ہدایت کرتی ہے اور طرز تحریر اون قواعد سے جو کسی معمار کو ڈھانچا قایم کرنا بتلاتا ہے۔

تحریر یا تقریر خواہ وہ باقاعدہ ہون لیکن اونپر طرز بیان کا ایسا اثر پڑتا ہی کہ اوسکے حاصل کرنے مین کسی قسم کی کوشش سے باز نہ آنا چاہیے۔ ایک عمدہ طرز تحریر کی یہ علامتین ہین۔

(۱) عمدہ و منتخب بامواقع الفاظ۔

(۲) ترتیب الفاظ۔

(۳) مناسب رنگینی۔

طرز بیان کی صفائی اور خوبی صحیح و درست الفاظ پر منحصر ہے۔ متروک الفاظ

ومحاورات ۔ دہقانی یا ادنے درجے کی زبان ۔ کمزور وضعیف الفاظ جنسے پوری قوت کے ساتھ خیالات نہ ظاہر ہوسکین یا اوسمین ابہام پیدا ہوجاے نہین لانے چاہین۔

علمی مضامین مین خاص اصطلاحی الفاظ استعمال کیے جائین گے ۔ اور کسی سفرنامہ مین غیر مقام کے الفاظ جو ضروری ہون لاے جاسکتے ہین ۔ تاہم یہ احتیاط چاہیے کہ محض اظہار قابلیت کے لئے نہ بھرتی کیے جائین ۔ باوجود ان باتون کے یہ حیرت انگیز بات ہی کہ بہت سے لایق اور مشہور مصنف ان عیوب سے محفوظ نہ رہ سکے ۔ یہ بات قابل عفو معلوم ہوتی ہے کہ ایک اسپیکر اپنے سامعین کے آگے اپنے خیالات کو غیر سلسل و پریشان اور غیر مربوط الفاظ و فقرون مین بیان کرے ۔ لیکن ایک مسوّد کو ہر وقت یہ موقع حاصل ہے کہ اپنی تحریر کو صاف اور دلاویز بنانے کے لئے کل مضمون کو کاٹے ۔ اور پھر سے لکھے گبن نے اپنے ہمایرس کو چھہ مرتبہ لکھا اور اپنی تاریخ کے پہلے باب کو تین مرتبہ ۔

مبتدی کو اپنے خیالات کے کاٹنے یا اوسکے کسی حصہ کو ترک کرنے مین ضرور تامل ہوگا لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ یہ فقرہ یا تنگی خیال کا نشان نہین ہے ۔ باوجودیکہ اوسمین اونکو کچھہ محنت صرف ہوئی ہو ۔

پلی نی نے اپنے ایک دوست کو لکھا کہ

"مجھے مختصر لکھنے کی فرصت نہ تھی اسلئے
مین نے آپ کو یہ طول وطویل خط لکھا"

اور اسیطرح بٹلر نے اپنی ہوڈی براسٹک مین کہا ہے کہ۔

"اختصار بہت خوب ہے چاہے ہماری بات
کوئی سمجھے یا نہ سمجھے۔

فرانکلن نے ایک دلچسپ حکایت لکھی ہے جسکا اعادہ یہان مناسب ہوگا کہ ایک نوجوان شخص نے کام شروع کرنے پر اپنی دوکان کے سائن بورڈ پر یہ لکھنا چاہا۔

جان طامس۔ ٹوپی بنانیوالا۔ اور ٹوپی بناتا اور بیچتا ہے نقد قیمت پر۔

ایک دوست نے یہ کہا کہ چونکہ یہ مندرج ہے کہ وہ (ٹوپی بناتا اور بیچتا ہے) اسلئے لفظ (ٹوپی بنانے والا) غیر ضروری ہے اسپر اوسکی ترمیم ہوئی اور وہ سائن بورڈ یون باقی رہا

جان طامس ٹوپی بناتا اور بیچتا ہے زر نقد پر

ایک دوسرے دوست نے کہا کہ (زر نقد پر) نکالدینا چاہیے کیونکہ اوسکو ایسا ہی اتفاق پڑے گا کہ اعتبار پر فروخت کرے اور اب نشان یون باقی رہا۔

جان طامس ٹوپی بناتا اور بیچتا ہے۔ اسکے
بعد یہ سوچا یا گیا کہ خریدار کو اسبات سے کوئی غرض نہین ہے
کہ کون ٹوپی بناتا ہے اسلئے اگر نشان یون رہے تو بہتر
ہے۔ جان طامس ٹوپی بیچتا ہے۔
لیکن پھر بھی اسمین ترمیم کی ضرورت رہ گئی تھی اور ایک
شخص نے بیان کیا کہ یہ جملہ (ٹوپی بیچتا ہے) محض غیر ضروری
ہے۔ کیونکہ کوئی شخص نہین خیال کر سکتا کہ ٹوپیان مفت
دیجائین گی۔ بالآخر اسطرح اس بلند حوصلہ تاجر نے اپنا
کام مختصر۔ ضروری۔ اور بے تکلف سادہ نام جان طامس
سے شروع کیا جیسا کہ اوسکے بہت سے لایق جانشین کرتے
رہے

تحریری مناسب رنگینی سے خوبی تحریر وصفت مقصود ہوتی ہے اور اسکا خاص
لطف آمد ہے نہ کہ آورد۔

بیان کی صفائی۔ زور۔ سادگی تحریر۔ سلجھے ہوئے جملے۔ مستند محاورات
اور روزمرہ پر موقوف ہے نہ کہ اردو ایسی غریب زبان مین صراح وقاموس
کے سنگریزے بھر دئے جائین۔
جو لوگ عربی زبان سے واقف ہین وہ جانتے ہونگے کہ آسمانی کتاب

(کلام مجید) مین دلکشی اور معجز ہونے کیوجہ زیادہ تر سادگی بیان - رائج محاورے - چلتے ضرب المثال - اور اوسکی دلاویز عبارت ہے - مین اس سے اوس خاص عقیدہ کا ذکر کرنا نہین چاہتا ہون جو بوجہ اوسکے منزل من اللہ ہونے کے صرف مسلمان ہی رکھتے ہین

طرز تحریر - یا خود تحریر کے دو جگمگاتے زیور ہین - ایک سادگی یا بیساختہ پن دوسرے آمد کے طور پر رنگینی کا خود بخود آجانا - مصور ونکو اسکے حصول کی کوشش پہلے چاہیے - لالہ زرد کے کھیت جن پر صبا ہر صبح شوق سے نثار ہوتی ہے اور جنہین صرف شبنم ہی شاداب رکھتی ہے اگرچہ ایسی قیمتی نہین ہے جیسے کہ گیہون کے سنہرے کھیت والونسے بھرے ہوئی فصل ربیع کی طیاری کے وقت ہوتے ہین تاہم اونکی پیاری صورت اونکا دلاویز منظر دلون پر وہ حکومت رکھتا ہے کہ ہزار فصل ربیع اونکے قدم چومے - سبب یہ ہے کہ اونکی نشوونما صرف باغبان قدرت سے ہوتی ہے - لیکن وہ گل بوٹے جنہین لڑکے زبردستی شاخ گل سے جداکر کے سوکھی ڈالی مین پہنا دیتے ہین بالکل بے محل ہوتے ہین اور جلد کملاتے اور سوکھ جاتے ہین -

مذکورہ بالا خوبیون کے ساتھہ صفت لفظی و معنوی کا ہونا ہی تحریر کی عمدگی اور رونق کا باعث ہوسکتی ہے اگر اونمین بے ساختہ پن ہو نشان صنایع و بدایع کا یہ ہے کہ کلام مین ایک ایسی قوت آجائے کہ ایک

خیال کے ساتھہ بآسانی دوسرے خیال کی جانب ذہن کا انتقال ممکن ہو۔
اگر ممکن ہوا تو ہم اس خاص بارے مین پھر کبھی کچھہ لکھین گے۔

راقم

محمد عبد الکریم خان۔ آزاد

وسط یورپ

(آسٹریا کا دلچسپ نظارہ)

ممالک جنوب ومشرق یورپ مین محنت کش قومونکی نئی اور حیرت انگیز ترقی سے کچھ عرصے سے وہ نا واقف اسٹریا کو بھی نئی تجارت کا اثر محسوس اور معلوم ہونے لگا۔ اور ممالک مشرق ومغرب (یورپ) کے بیپار یون اور دریائے آورنیٹ کے کنارو نپر رہنے والے صدہا اعلے درجے کے متمولون کا روپیہ اس ملک مین آنے سے وائنا کے لوگ فائدہ اوٹھانے لگے۔ پرانا وائنا جسکا نظارہ نہایت عمدہ مگر ذرا میلا تھا آہستہ آہستہ شاہی محلات کے زیبا اور جلیل القدر "حلقہ" سے مقابلہ کرنے لگا۔ یہ محلات کچھ عمدہ بندش کے سبب مشہور نہ تھے لیکن زیادہ تر اپنی اعلے مناسبت کے باعث مشہور تھے فی الحال شہر وائنا مین گیارہ لاکھ سے زیادہ آدمی بستے ہین ان لوگون کو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا ان مین سے کم سے کم دو لاکھ آدمی بازارون مین فی الفور روپیہ پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہین۔

جب تک جنوبی جرمنی مین محصول کم رہا اوسوقت تک نئی نئی عمارتین تیار ہوتی رہین۔ مطمئن اور دوراندیش گورنمنٹ ہی اونچی اونچی عمارتین۔ پارلیمنٹ کے گھر۔ اور میونی سپالٹی کے مکانات بنانے لگی۔ شہر وائنا کی مشہور فصیل تمام یورپ مین دلچسپ نظارہ

اور تفریح طبع کے لئے بہت عمدہ جگہ ہے درحقیقت ویانا اپنی فرحت بخشی مین اپنا آپ ہی نظیر ہے۔ جسطرح برلن مین سب عمارتین اس عمدگی سے بنی ہوئی ہین کہ جابجا گوشے نظر آتے ہین اسیطرح ویانا کی عمارتون سے بھی ہر جگہ حلقے اور دائرے دکھائی دیتے ہین۔ عمارتون کی خوبصورتی رنگ کی چمک سے اور بھی بڑھ گئی ہے۔ وہان کے راگ نہایت شیرین اور فرحت بخش ہین وہان کا لون مین شراب اور مٹھائیان۔ برف اور بھل اس قرینے سے رکھے ہوئے ہین کہ خریدنے کو دل چاہتا ہے۔ شہر کے باہر بھی آبادی ہے لوگ خوش اور آزاد بڑے ظریف ہین۔ بلدہ مین عمدہ گھوڑون کی کثرت ہے۔ خوش لباس مرد۔ خوبصورت عورتین۔ اور ہر دستہ فوج کے سپاہی عمدی قسم کے رنگین لباس مین نظر آتے ہین۔ اس ملک کے باشندون اخلاق سب جگہ اپنی چمکدار شعاعین ڈالتا ہے اور لوگون کو اپنا گرویدہ کر لیتا ہے۔ اگرچہ جرمنی کی زبان۔ آسٹریا مین شائستہ سمجھی جاتی ہے چنانچہ ناٹکون مین بھی زیادہ مستعمل ہے مگر عوام الناس ناپسند کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ نامعزون وحبس کی زبان ہے۔

جرمنی کے باشندے طعن کے ساتھ بولتے ہین کہ ویانا جرمنی کے شہرون مین نہین ہے۔ گو کیتھولک چرچ ملکی مذہب اور نہایت طاقتور ہے۔ عام مقامات مین صرف اپنا ہی پرچم اوڑاتا ہے۔ شمال کے

ملکون سے جو پابندی اور مذہبی رسومات چلے گئے ہین اونکی تازگی اور تعمیل بہت دھوم سے کرتا ہے تاہم وآنا مین پروٹسٹنٹ - گریک اور آرمی نین کیتھلک برن ٹائن گریک - اور یہودی قومین ہی کثرت سے رہتی ہین جو اپنے مذہبی رسومات کے پابند ہین اور جنکی خانقاہین اور معابد گاہین جا بجا نظر آتی ہین -

قدیمی وآنا کے وسط مین سینٹ سٹیفن کا بڑا گرجا اپنی خوشنما مینار بلند کئے ہوئے نہایت تمکنت کے ساتھ کھڑا ہے اور اوس مین ایسی دھوم اور ٹھاٹھ کے ساتھ مذہبی رسومات ادا ہوتے ہین کہ شاید اسپین کے سوا کسی اور مقام پر نہ ہوتے ہونگے اور یہودیون کا معبد بھی اوسکے ہمسایہ مین ہے اسلئے ہر شخص اوسکا بھی پورا پورا لطف اوٹھا سکتا ہے - تعصب کا قدیمی اثر اور لیئم الطبعی جو آسٹریا کی گورنمنٹ مین پائی جاتی تھی اب کم ہوتی چلی ہے - آسٹریا ارادی کے ساتھ ترقی کر رہا ہے - تعلیم کا خواہان ہے - جنگ مین فتحیابی اور عزت حاصل کرنے کی بہ نسبت لوگون کو تہذیب کیطرف رغبت دلانے اور اونکو بڑہانے مین زیادہ فخر سمجھتا ہے -

فرانسس جوزف اوّل شہنشاہ آسٹریا و بادشاہ ہنگری اون دانا اور ہوشیار لوگون مین شمار کیا جاتا ہے جنہون نے تجربہ سے

علم حاصل کیا ہے - اونکا یہ قول ہے کہ پولٹیکس یعنے علم سیاست مدن نہایت مفید اور ضروری علم ہے - انہون نے اپنے اوقات عزیز بھی منضبط کر رکھے ہین - ایک زمانے مین وہ ہنگری کی وسعت کے سبب سخت مخالف تھے اب ہنگری اور آسٹریا دونون کے بادشاہ ہین - انہون نے اپنی شمشیر زہین کے چارون گوشون پر چمکائی اور اسبات کی قسم کہائی ہے کہ مین ہنگری اور اوسکے باشندون کو دشمنون کے حملون سے خواہ وہ کسی طرف سے آئین بچاؤن گا - خاندان ہیپسبرگ جسمین وہ ہین اوسکا ضرب المثل انتقلال اون مین پورا پورا پایا جاتا ہے وہ اپنا روپیہ اچھے کامون مین نہایت فیاضی کے ساتھہ صرف کرتے ہین - یورپ کے مشہور لوگون مین یہی ایک شخص ہین جسکا علوم جدید - علم موسیقی اور ہنر کا مذاق ہے اونکی خانگی لائبریری سنل ایک عالم کے کتب خانہ کے ہے - وہ بڑے ہشیار اور دانا حاکم ہین - جاڑہ اور گرمی کے ایام مین صبحکو پانچ بجے اوٹھتے ہین - عبادت کے بعد اپنے معمولی ناشتہ مین روٹی کہاتے ہین اور کافی پیتے ہین - اور پھر گیارہ بجے تک کام کرتے ہین اس بے بہا وقت مین اپنے سکریٹری کے سوا کسیکو اپنے پاس نہین رکھتے - دوپہر کو سادہ کہانا اور بیر شراب کا ایک گلاس اونکی خوراک ہے اگر سرکاری امور یا اور ضروری مہمات پیش نہ آجائین اور محل سے باہر

نکلنے پر مجبور نہ ہون تو اپنے دیوان خاص مین شام کے کھانے تک برابر سلطنت کے کاروبار کرتے ہین۔ اوسکے بعد اپنی بیوی اور بچون سے ملتے ہین اور ایک یا دو گھنٹے اوسمین صرف کرتے ہین۔

دیوان خاص کا خانگی کمرہ اونکے ڈرائنگ روم اور کاونسل ہال (جہان وزرا اور ارکین سلطنت اجلاس کرتے ہین) کے درمیان مین ہے اونکے آفس (کچہری) کے سادہ ٹیبل پر اونکے بچون اور ملکہ کی دو خوبصورت تصویرین لٹکتی ہین جنکو سمے وٹر ہالٹر نے بنایا تہا۔ یہ شہنشاہ ہر بات کو اچھی طرح سنتے ہین۔ جابرانہ حکم سے کام لینے کے عادی نہین ہین۔ بڑے الفاظ اور لمبے کلام سے متنفر ہین۔ اونکے بولنے مین نہایت سادگی پائی جاتی ہے اور اکثر اوقات نیچے اوترکر لوگون سے ملتے ہین اور اونسے بالکل آزادانہ باتین کرتے ہین۔ کیتھولک مذہب نے اونکے دل کو نرم اور اونکے مزاج کو سادہ بنا دیا ہے۔ ہر سال ایک وقت آرچ بشپ کے ساتھ راستون اور گلیون مین کہلے سر پیادہ پا چلتے ہوئے نظر آتے ہین۔ سال مین ایک بار وہ معہ اپنی بیگم کے محل کے ایک کمرے مین بیٹھکر غریبون کے کفیل بنتے ہین اور اپنی غربت ظاہر کرنے کے لئے اونکے پاؤن دہوتے ہین۔ گو یہ شہنشاہ فن سپاہ گری مین کامل نہین ہین تاہم اونکو لشکر کا بہت شوق ہے اور یونی فارم لباس (فوجی لباس) اونکو جسقدر عمدہ معلوم ہوتا ہے اور

اور کوئی لباس معلوم نہین ہوتا۔ وہ بڑے شکاری ہین۔ آسٹریا کے
آلپس پہاڑون مین خطرناک مقامونپر شموا (ایک قسم کا ہرن ہے) کا شکار کرتے
ہین جو چالاک اور تجربہ کار شکاری کے سوا کسی اور سے ہونا ناممکن ہے۔ کبھی
کبھی سادہ کوٹ اور لمبے عصا کے ساتھ ہنگری کے پہاڑون مین اور کبھی کبھیون
مین چلتے ہوے یا کسانونسے باتین کرتے ہوے نظر آتے ہین۔ جب وہ ہنگری
کا پرانا شہر بدآپسٹ مین جاتے ہین تو وہان کی عمدہ عمدہ چیزین اپنے ہمراہ
لاتے ہین اور اس شہنشاہ مین سب سے بڑی بات یہ پائی گئی ہے کہ ان
دونون ملک یعنے آسٹریا اور ہنگری مین جو باوجودیکہ ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ
ہین اور ہر دو لعزیز حاکم ہین۔

جلسہ عوام الناس۔ اور تماشا گاہون مین اور اسٹیٹ بال مین
اور ڈپلومیٹک رسپشن (سفیرونکے مجمع) مین شریف متمولون کے کل آداب
اور اخلاق اس شہنشاہ مین پائے جاتے ہین۔ آسٹریا اون چند ممالک مین
داخل ہے جنمین اب تک سچی امارت پائی جاتی ہے جنکے حقوق باطل نہین
کیے گئے ہین اور اب تک شور مچانے والی جمہوریت کے تابع حکومت نہین
ہوئی۔

مسٹل لندن کے دانا مین بھی خاص اوقات ہین کہ جب اشیاء
دوچند اور سہ چند قیمت تک گران ہو جاتی ہین۔ بڑے بڑے ہوٹل اور

عالیشان محلات کو شریف اور متمول آدمی دہات کے موسمی مکانات سے واپس آنکر اپنے بہت سے نوکرونکے ساتھ کرایہ پر لے لیتے ہین اوسوقت وائنا کچھہ اور ہی نظارہ بن جاتا ہے ۔ زودرفتار گاڑیون سے راستے بھر جاتے ہین ۔ اپیرا اور ناٹکون مین اژدہام ہوجاتا ہے ۔ سوارون سے میدان خوشنما معلوم ہوتا ہے ۔ نفیس عجائب خانون اور آراستہ دوکانون مین لوگون کی کثرت رہتی ہے اور نوکرون کے دل انعام اور بخششون سے بھر جاتے ہین ۔

اوسمین کچھہ شک نہین کہ وائنا کا بڑا اپیرا تمام یورپ مین بے نظیر ہے ۔ سائنس کی نظر سے دیکھین تو وہ پارس کے اپیرا سے زیادہ عمدہ اور زیادہ مکمل ہے ۔ مگر پارس مین وہ عمارتین جسمین اپیرا ہوتا ہے وائنا کے اپیرا خانہ کی بہ نسبت زیادہ اچھی اور دلچسپ ہین ۔ تمام موسم مین وائنا کے باشندے خوشنما ہالون مین جو تمام شہر مین بکثرت ہین خفیف خفیف موقعون پر ہی مجتمع ہوجاتے ہین تاکہ سسٹر اوس کا دل آویز گانا بجانا سنین ۔ یہ لوگ آسٹریا کے غریب باشندے ہین جو اپنے پرجوش والٹز (ایک قسم کا ناچ) مین وائنا کے مذاق کے موافق دلفریب اور مسرت بخش سمان پیدا کرنے مین دستگاہ کامل رکھتے ہین ۔ جسطرح کہ وہان پہلے درپلے شاندار موتین ۱۸۱۵ء مین ہوئی تہین جبکہ انٹرنیشنل کانگرس (مجلس قومی یورپ)

کا مجمع ہوا تہا اسطرح کی دعوتین پھر کم دیکھنے مین آئی ہین - میئر اور میونی سپالٹی کی جانب سے مشہور مکان موسومہ بلومن سال مین کہانے پینے کا لطف اوٹہائے ہین جہان صدہا جنٹلمین اور لیڈیان دعوت مین جو ایک قسم کی بے قاعدہ مہمانی ہوتی ہے جمع ہوتے ہین اور وائنا کے اطراف کے خوشگوار انگوری شراب پیکر خوش مستیان اڑاتے ہین -

گرمی کے ایام مین دریائے بلوڈانیوب کے مقابل کا میدان جہان کوہ کیلن برگ کی اونچی چوٹیان قدرتی طور پر کھڑی ہوئی ہین خاص وائنا سے بہی زیادہ مفرح اور دلچسپ نظارہ ہے - یہ میدان انگور کے کھیتون اور خوشنما باغون سے محدود ہے - خوبصورت وادی ناہموار پہاڑون مین چلی گئی ہے - ہرے ہرے قدرتی سبزے نے دور دور تک اپنا مخملی فرش بچہایا ہے - پرانے دہات - خانقاہ اور گرجا ہی اپنے اپنے قرینون سے کھڑے ہوتے ہین - یہ مقام شہر پیرس برگ سے بالکل قریب ہے جو ایک زمانے مین ہنگری کا خوبصورت دارالسلطنت تہا - مگر اب پرانا پیرونی شہر ہوگیا ہے اور انگور کے درختون نے اوسپر سایہ کیا ہے -

وائنا اور بڈاپشٹ کے درمیان اکثر ریل کے اسپیشل ٹرین چلتی ہین

یہ عہدہ دار بادشاہ کا ایک قسم کا قایم مقام سمجہا جاتا ہے -

ان دونون دارالسلطنتون مین باہمی طریقہ معاشرت کا سلسلہ نہین ہے۔ شہر پسٹ بہی مثل شہر نیو چکاگو کے غلہ کے مناقع سے تعمیر ہوا ہے۔ یہان دریائے ڈانیوب بہت وسعت اور بڑے زور شور سے بہتا ہے۔ اوسکے داہنی طرف قدیمی آفن کی پہاڑی ہے اور بائین طرف نو آباد شہر پسٹ ہے۔ ان دونون کا اگر مقابلہ کیا جائے تو بڑا لطف آتا ہے۔ اور وانا سے پسٹ تک بلو ڈانیوب بہی خوبصورتی کے ساتھہ بہتا ہے۔

ملک ہنگری کے باشندون کی تعداد تخمیناً ۱۵ لاکھہ ہے وہ روس کے سخت مخالف ہین اگر اونکو اسبات کا ڈر ہے کہ اسلاؤ کے باشندون مین ایک نہ ایک روز اتحاد ہوگا اور ہمکو دق کرینگے تاہم اسٹیریا کی سلطنت کو ترقی کرتے دیکھکر خوش ہوتے ہین۔

آسٹریا کی دارالسلطنت اور برلن مین جسکو دریائے اسپری نے قدرتی دو حصون پر منقسم کردیا ہے۔ بربات مین فرق ہے اور زیادہ فرق اون لوگون مین پایا جاتا ہے جو ان دونون ریاستون مین ارکین سلطنت ہین۔ آجکل یورپ مین جو شخص برلن کا خیال کرتا ہے بالضرور بسمارک کی مدبرانہ تصویر اوسکی آنکہون کے سامنے اگر کھڑی ہوجاتی ہے۔

جرمنی کے ارکین سلطنت مین پرنس بسمارک کے باوجود وزیر اعظم ہونے کے کبھی یہ فقرہ اوسکی زبان سے نہین نکلا کہ مین اس ممتاز منصب کے

قابل ہون ۔ وہ بادشاہ کے ملازم کہلانے مین اپنا فخر سمجھتے تھے حالانکہ بسمارک کو اونکی لیاقت اور مراتب کے لحاظ سے شہنشاہ جرمنی کا محافظ یا محافظ الملک کہنا روا تہا ۔

شہنشاہ جرمنی ایک تجربہ کار سپاہی اور بڑے صاحب اخلاق تھے ۔ وہ اون بادشاہون مین آخری بادشاہ تھے جو یہ سمجھتے تھے کہ تم تخت کے حقیقی وارث ہین اور سلطنت کو عام پسند رکھنا ہماری عنایت کا باعث ہے ۔ آجکل جرمنی کی باتونکے لحاظ سے یورپ مین یکتا ہے یہ وہ ملک ہے جو اپنی شمشیر کے زور سے خود مختار ہوگیا ہے ہر کام مین اعلے درجے تک اوسنے ترقی کی ہے اور لشکر ایسا عمدہ اور باقاعدہ رکھتا ہے کہ دنیا بھر مین اوسکا نظیر نہ ہوگا ۔ تاہم وہ نہین چاہتا کہ کسیکے ساتھ جنگ کرے اور حتے الامکان صلح کرنے پر اپنا فخر سمجھتا ہے جرمنی کے باشندے بلکہ دوسری بہت سی قومین گذشتہ اٹھارہ برس سے اسی انتظار مین ہین کہ کب اوسکا تنزل ہو کیونکہ جرمنی کے فوجی مصارف اور بہاری ٹکس نے انکو تنگ کردیا ہے ۔

جرمنی نے بہت حسن اور خوش اسلوبی کے ساتھ اپنی تجارت اور صنعت مین ترقی کی ہے اور آج فرانس اور انگلنڈ کے ساتھ اون صنعتون مین ہمسری کا دعوے کرتے ہے حالانکہ فرانس اور انگلنڈ غیر ملک

کے باز اروں کے مالک اور باعث فخر مشہور ہین - جرمنی کے لشکر کی شان و شوکت دیکھکر ہر ایک دانا اور دور اندیش آدمی یہ ہی نتیجہ نکالے گا کہ جرمنی محض اس خیال سے اپنی فوجکو بڑہا رہی ہے کہ یورپ کے جنگی خیالات پست کئے جاوین اور جس جنگی خیال کو بادشاہان یورپ سمجھانے اور فہمائش کرنے سے ترک نہین کرتے ہین ایک بڑے زبردست لشکر کی نمائش سے ترک کرا دیا جاے -

فرانس کے باشندے بہی خوب جانتے ہین کہ جرمنی نے جمعیت آرائی کی بہ نسبت فن و صنعت مین زیادہ ترقی کی ہے - اگرچہ جرمنی کے باشندے کچھہ عرصے پہلے تک سست اور کاہل اور بے فکر سمجھے جاتے تھے مگر اب بڑے چالاک اور جفاکش تاجر ہو گئے ہین - مزدورونکو باترتیب تعلیم دیجاتی ہے - ہر ہر مقام پر عمدہ مدرسے ہین جہان علمی اور عملی تعلیم برابر ہو رہی ہے - اہل جرمنی کے قوے کو عمدہ اور خاص قسم کی ورزشونے ایسا مضبوط بنا رکہا ہے کہ کسی ملک کے باشندے اونسے سبقت نہین لیجا سکتے جرمنی کے باشندے مختصر تنخواہ پر اپنی گذر اوقات کر لیتے ہین - وہ چھوٹے چھوٹے فریق بنکر دور دور رہتے ہین جسکے سبب کہانے پینے کی اشیاء اور گھر کے ضروری اسباب بہت ارزانی کے ساتھہ ملجاتے ہین اور جسطرح گذشتہ پچاس برس تک اعلے درجہ حاصل کرنے کے لئے وہ لشکری

قواعد کی خفیہ ورزش کرتے رہے اسیطرح فن وصنعت مین بھی دنیا کے اور کاریگرون سے ہمسری کرنے کے لئے بہت کوشش کر رہی ہین۔

صنعتی اور پولیٹکل دنیا مین جرمنی کے اوسط اور شمالی حصے کی پوری پوری کامیابی پرنس بسمارک کی اسعلے کوشش اور استقلال کا نتیجہ ہے اور رعایا بھی یہ دیکھکر قومی تحریک مین صاحب موصوف کو یاد کرتی ہے اسمین کچھہ شک نہین کہ اونکے اختیارات محدود تھے مگر ہر وقت یہی مقولہ اونکے زیر نظر تھا ؎

مشکلے نیست کہ آسان نہ شود　　مرد باید کہ ہراسان نہ شود

وہ ہر ایک کام اور خصوصاً سر شیل ازم کی ترقی کرنے کے لئے مختلف طور سے سعی کرتے تھے وہ تجارت کی موجون کو جرمنی کیطرف لیجاتے تھے اور ادہر سے مختلف ملکون مین ارسال کرتے تھے۔ سنیٹ گوتھرڈ ٹنیل (نام گرجا) کی تعمیر اور شہر جنوا اور بحر جنوبی مین نئی تجارت کی کارروائی مین بھی وہ شریک تھے۔

پانچ چھہ برس پہلے نئی آبادی کے بڑے بڑے کامون کے صدر مقام مونیخ جرمنی کے دفعتاً آجانے سے تمام یورپین ممالک حیرت اور فکر مین پڑ گئے مرتے وقت لیٹری یہ کہگئے تھے کہ اگر فرانس اپنے لشکر کا جاہ وحشم پھر لانا چاہتا ہے تو وہ کسی اور جگہ نو آبادی قایم کرے کیونکہ یورپ مین کوئی جگہہ نہین رہی

اس دلچسپ اور محرک کلام نے فرانس پر ایسا اثر کیا کہ وہ اوسیوقت سے شمالی افریقہ مین سکونت اختیار کرنے لگا اور اب توچین مین بھی اوسنے قدم جمایا ہی انگلنڈ اپنے ہمسایون اور دوستون کی پرخطر حالاکی سے بچگیا جو فرانس کے ساتھہ حسد رکھنے کے باعث ایک بڑی آفت اوسپر آنے والی تھی۔ اٹالی اور اسپین نے بھی اپنی محدود سلطنت پر قناعت نہ کر کے سمندر کے اوسطرف فتح حاصل کرنیکی خوشی مین افریقہ کی زمین پر حرص کی نظر ڈالی۔ روس نے وسط ایشیا کے میدان سے گذر کر ہندوستان کے پہاٹک کے قریب تک نہایت دہشت کے ساتھہ اپنا علم بلند کیا۔ آسٹریا نے عمدہ چیزین حاصل کرنے کی غرض سے بحیرہ ارکٹک مین اپنی طاقت صرف کی۔ اس عرصے مین جرمنی جو آہستہ اور خفیہ طور سے بڑا لشکر جمع کر رہی تھی اور جب دیکھا کہ استعمال کے قابل ہوگیا ہے تو نوآبادیون کیطرف اپنا قدم بڑہانے لگی اور پہلے سے یہ تصفیہ کر دیا کہ افریقہ کا کوئی حصہ بھی فتح کرنا چاہیے۔

جرمنی اور روس یورپ کی بڑی سلطنتین ہین وہ پولیٹکل معاملات مین اپنی آبائی اور پرانی ناقص تدبیرون کے پیرو نہین ہین بلکہ حال کے عقلمندون اور تجربہ کارون کی رائے پر چلتے ہین۔ مین سمجھتا ہون کہ یہ تومین اکثر اوقات کہتی ہونگی کہ ہمارے ارادے چندار اکین سلطنت کے دماغون مین سمائے ہوئے ہین۔ ان دونون ملکون کے باشندے شخصی

سلطنت کی پابندی کے سخت مخالف ہین وہ یہ کہتے ہین کہ شخصی رائے سے بے انصافی زیادہ ہوتی ہے اور صدہا لوگونکو بہت تکلیف اور نقصان پہونچتا ہے۔ جرمنی مین فرقہ سوشیل ازم ایک جھوٹا مدعی تہذیب۔ ناخواندہ اور خوفناک گروہ سلطنت جمہوری کو پسند کرتا ہے۔ روس مین فرقہ نہلسٹ ازم ایک نہایت قوی اور مفسد گروہ ہے جو خدا تو نکو کہودکر اور اوسمین بارود بھرکر اوڑا دینے سے یا خنجر ہاتھہ مین لینے اور مکان توڑکر گھر مین گھس جانے سے یا جنگلون اور تنہائی کے مقامون مین مجلسونکو منعقد کرکے ارکان سلطنت کو نقصان پہونچانے سے اور علاوہ اسکے اپنے بہت سے ناشائستہ اور نامہذب افعال کے ذریعے سے جمہوری سلطنت کو قایم کرنا چاہتا ہے۔ فرقہ نہلسٹ ازم کے نہایت ہولناک اصول جو تباہ کنندونکے خیال مین آسکتے ہین وہ اصول تمدن کو برباد کرنے والے اور اوسکی عوض مین کسی قسم کی بہلائی کے قایم نہ کرنے والے ہین اسس فرقے کا کام محض تباہ و غارت کرنا ہے یہ سب باتین روس کی جابرانہ و ظالمانہ حکومت کے نتایج ہین۔

جرمنی کا شہنشاہ قاتلون کے ہاتھہ سے بچگیا اگرچہ بڑے جوش کے اوپر متواتر حملے ہوئے جنہون نے بالآخر شہنشاہ روس کو قبر مین دائمی آرام کرنے پر مجبور کیا۔ یعنے زار روس فرقہ نہلسٹ کے ہاتھہ سے مارا گیا باوجودیکہ بسمارک بظاہر کامل قوت رکھتے تھے اونکا یہ مقولہ تہا کہ مین ایک

کوہ آتش فشان پر چل رہا ہون مگر نہین جانتا کہ یہ کب پھٹیگا اور مجھکو ہلاک کریگا۔

اگر بسمارک اس دنیا مین بہت زیادہ بوڑھے ہوکر انتقال کرینگے تو کئی عجیب باتین جو اب یورپ مین صرف خیال کیجاتی ہین بالمشافہ دیکھ لینگے بہت سے لوگ جو اسوقت سلطنت ہولنڈ اور سوئٹزرلنڈ کو سلطنت جرمنی کے تابع ہونا محال سمجھتے ہین وہ بسمارک کی دانشمندی سے کوئی دن تکمیل شدہ دیکھینگے جب کہ بسمارک نے نہایت جرات اور استقلال کے ساتھہ برلن کو حکومت کا مرکز بنایا۔ پھر یورپ کے نقشے کو تھوڑا سا بدلنا کچھہ مشکل نہین ہے۔ گذشتہ نصف صدی مین یورپ کے نقشہ مین بہت کچھہ تغیر و تبدل ہوچکا ہے۔ علاوہ برین "دو" اور "لو" کی حکمت عملی مین بسمارک کو بڑا کمال تھا۔ چنانچہ کانگو کانفرنس مین اونسے اپنے سخت ترین دشمن کو ملالیا اور اوان سے مل جانے کی وجہ یہ ہوئی کہ انہون نے اپنی دانست مین اس توحد کو فائدہ عظیم سمجھا تھا۔ پس اگر وہ چھوٹے چھوٹے ممالک پر حملہ کرنا چاہتے جنکو جرمنی سے سلسلہ ملتا ہے تو اوسکو معترضین کے منہ بند کرنے کے لئے بہت رشوت مل سکتی شہر ورزن کے دیوان خاص مین اور برلن کی پارلیمنٹ مین وہ کسیکے زیر دست نہین ہوتے تھے مگر جب وہ دیکھتے کہ سمجھانے سے کوئی نہین سمجھتے ہین تو وہ مخالفین کو تمسخر مین اوڑا دیتے تھے۔ وہ یہ کہتے تھے کہ اگر یورپ کو نظر احتیاط کے

نوٹ۔ یہ مضمون پرنس بسمارک کی وزارت عظمیٰ سے علیحدگی سے قبل کا ہے۔ اڈیٹر

ساتھہ دیکھین تو یورپ خوف ورجا کے درمیان مین ہر ایک سے جنگ کرنیکا بڑا خواہان ہے مگر جب کسیکو زیادہ بہادر اور مستقل دیکھتا ہے تو فوراً اوسکا وفادار ہوجاتا ہے ۔ پرنس بسمارک اپنی ذاتی محنت اور ذاتی ہشیاری سے جرمنی کو اسدرجہ پر لایا کہ پہلے کی بہ نسبت اب اوسکو سب لوگ زیادہ عزت کے ساتھہ دیکھتے ہین ۔ انہون نے افریقہ مین نوآبادی قایم کرنے پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ مصر کے متعلق اہم امورات مین ثالث بنا اور جب تک انگلستان نے مصر کو جرمنی کی رائے پر نہین چھوڑا چین نہین ہوئی معاملات مشرقی کی نسبت اگر کوئی شخص مجاز گفتگو ہے تو صرف جرمنی اور یہ وہی ملک ہے جسے لوگ بیس برس پہلے تیسرے درجے طاقت سمجھتے تھے اور اہم معاملات مین رائے و مشورے کے قابل نہ سمجھتے تھے وہی ملک اب سب سے مقدم اور اوسکی رائے عقل کل سمجھی جاتی ہے ۔

راقم

حسن

اشتہار

کانپور کا قدرتی جوہر چمڑہ کی دباغت و سامان کی تیاری

جیسا کہ تمام ہندوستان مین صرف کانپور ہی کو یہ فوق حاصل ہے کہ مثل ولایت کے چمڑہ کی دباغت و اسباب کی تیاری مین اپنا نظیر ہی نہین رکھتا - ایسا ہی اس دوکان کو بھی سامان کی تیاری کی خصوصیت حاصل ہے یعنے کوئی چیز جسکے اول درجہ کی قیمت چارج کیجاتی ہے بالکل اعلے درجہ کے چمڑے و پرزونکے ساتھہ نہایت پائداری سے سلائی وغیرہ کیجاتی ہے اور تمام و کمال ولایتی اوزارونسے وہ نہایت ہوشیار کاریگرون سے کام لیا جاتا ہے اسکا بھی لور الحاظ رہتا ہے کہ جس جس مقام کا چمڑہ جانور کے جسم کا ناقص و کمزور و پتلا ہوتا ہے ہرگز نہین رکھا جاتا ہے بلکہ بلا خیال کسی نقصان کے نکالکر پھینکدیا جاتا ہے اور ایسے ہی سلائی بھی کسی پرزہ پر سوت کی نہین ہوئی پاتی بلکہ تریڈ کی پس جن صاحبونکو ضرورت کسی سامان چرمی کی ہو مفصل فہرست اردو یا انگریزی کارخانہ ہذا کی طلب فرماکر طلب فرماوین اور ایک ہی آڈر مین کارخانہ کی معاملت کا حسن قبح معلوم فرماوین فقط

راقم

کرم الٰہی سوداگر - مچھلے بازار کانپور

اشتہار

ازمودہ سچی اور نہایت مفید ادویہ

مفصلہ ذیل مجربات ۱۴ سال سے جاری ہین جنکے مفید ہونیکے ثبوت مین صدہا خطوط ہر ایک علاقہ ملک ہندوستان کے موجود اور بابر روزمرہ آرہے ہین فائدہ عام کیلئے مشتہر کیجاتی ہین قیمت رفاہ عام کے خیال سے اسقدر کم رکھی گئی ہے کہ امیر وغریب برابر فائدہ اوٹھاوین - **حبوب خلوی** اکسیر ہے ضعف دماغ ولبر ومعدہ ضعف شانہ - نامردی باہ وغیرہ طالبعلمونکی طاقت حافظہ بڑہانے اور طاقت دماغی کو قایم رکھنے کیلئے نہایت مفید ہین بکس ۴۸ گولی ۴ - **روغن طلا** - اکسیر ہے سستی نامردی حلق وغیرہ شیشی ۱۲ **جوہر عشقہ** تریاق برائے امراض آتشک ورد اعضا وزالوہ شانہ خارش ہونٹ ہنسی - سفاوات خون غیرہ شیشی ۱۲ **حبوب فیروزی** اکسیر ہے تاب تلی خرابی جگر وغیرہ اول ہی روز کے استعمال سے قبض رفع ہوکر بھوک شروع ہوتی ہے بکس ۴۸ گولی ۱۲ **جوہر تھیر تاب** عرق اس مرض موذی کیلئے اکسیر ہے ایک شیشی سے ۴ یا ۶ مریض صحت یاب ہوتے ہین شیشی ۱۲ - **جوہر دافع سوزاک وقرحہ** عموماً ۳۶ گھنٹہ کے اندر درد جلن پیپ پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا دور ہوجاتا ہے شیشی ۱۲ **پلیٹو دل بام** اکسیر ہے کہانسی تر وخشک نزلہ زکام دمہ نمونیا وغیرہ شیشی ۱۲ **پلیوو دسرپ** دافع عادت افیون چنڈو منیوشی وغیرہ صرف نباتات سے تیار کیا ہے کسی قسم کی کوئی نشی یا زہر کی ملاوٹ نہین اور نہ طبیعت مین کمزوری یا کاہلی پیدا ہوتی ہے قیمت فی شیشی ۱۲ تین شیشی ۳۰ - **سفوف دردسر** - کسی قسم کی صدمہ چوٹ یا اسٹ مین نفضل خدا دور ہوجاتا ہے قیمت ۵ پوڑیہ عمدہ نبید جن **باڈی گارڈ** - اکسیر ہے ہیضہ - بدہضمی - درد شکم وغیرہ شیشی ۱۲ حب لوالیلو اکسیر ہے ہوا سیر خونی ہو یا بادی خداوند تعالے کے فضل وکرم سے دور ہوجاتی ہے - بکس سے

(بھوپال ڈاک ذمہ خریدار) **دیکھو تازہ شہادت** از مقام حسن ملک میسور (۲۳ جون ۱۸۹۱ء)

جناب سید امیر حسین صاحب تحریر فرماتے ہین - حبوب خلوی کی تو ہر جگہ تعریف ہے چنانچہ تار کے ذریعہ منگوائین گئی ہین زیادہ کیا لکھون - سفوف دردسر - پہنچا مریضہ کو دردسر کے وقت شدت درد مین تسکین کامل ہوئی خدا تعالے آپ کو سلامت رکھے -

علاوہ اسکے ہر قسم کی دوائے انگریزی بکفایت بہ جاتی ہے

المشتہر

قیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی - ہال بازار امرتسر پنجاب - + +

آج بازار میں ایسے کے دوا ملتی ہے صاف وہ صاف کہ آئینہ نما ملتی ہے

دل چاہتا ہے دوا کی لطافت کا اثر دیکھنے ہی سے مریض کو شفا ملتی ہے

حمد ثنا اوس سبحانی مطلق کو سزاوار ہے کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے انسان ضعیف البنیان کو بیحائی عطا کی اور درود و سلام اوسکے حبیب پر ہو جسنے مریضان ضلالت کو شربت اسلام پلا کر صحت بخشی۔ امابعد۔ ہر خاص و عام پر روشن ہو کہ ہمارا یہ دواخانہ فی زمانہ معدن و مخزن ادویہ مفردہ و مرکبہ ہے عرصہ گیارہ سال سنہ ۱۲۹۰ سے اس شہر میں جاری ہے اور دنیا کی ہر قسم کی ادویات تیار موجود ہے مہارت و تجربہ کامل ملکہ پر منحصر ہے کفایت و احتیاط و صفائی میں لاثانی چنانچہ ہمارے دعوے پر سند ہائے و سارٹیفکٹ متعدد قدردانوں کی دلیل ہے اگرچہ اب یہ دواخانہ ایسا مشہور ہے کہ اشتہار کی کچھ حاجت نہیں مگر بغرض اسکے سافروں وارد و یا فرد بشر اندرون و بیرون بلدہ بروقت ضرورت تفکر نہ ہون تشہیر کیا گیا اگر کسی صاحب کو کسی قسم کی ادویہ مرکبہ کی تیاری اس دواخانہ سے مدنظر ہو تو بشرط رسید قیمت بیگی بخوبی دھوکے سے تیار ہو کر بھیجی جاسکتی ہے اگر صاحبان بیرونجات کو کوئی اشیاء اس دواخانہ سے مطلوب ہو تو مہتمم دواخانہ کے نام بذریعہ خط و کتابت طلب فرماوین اور بسبیل ڈاک بھیجدیجاسکتی ہے لیکن نام و تعام سکونت صاف واضح لکھنا چاہئے اطلاع عصر حاضر ہماری ہیانکے خریدار و نکو دواخانہ کی علامت بغور ملاحظہ معائنہ کرلینا چاہیے کہ وہی کا نہو برائے کرم بعد صرف ادویہ علامت دواخانہ تو تل ہی محکم کردیا جاتا ہے ایسا سے ضروری۔ اس دواخانہ سے ہر قسم کا علاج معالجہ بخوبی ہوسکتا ہے اگر کوئی صاحبان اندرون و بیرون کو ضرورت ہو تو حکیم مرزا خانصاحب وہکو سے خود رجوع ہوئین یا مکان پر طلب فرماوین لیکن موافق دستور حسب مقیت فیس دینی ہوگی المشتہر محمد بیرزا خان دہکو مہتمم دواخانہ ہذا خلف حکیم میرزا خانصاحب حیدر آباد دکن بازار عیسیٰ میان متصل کوٹھی رزیڈنسی۔

مجرب و آزمودہ شربتیہ دوائین

امراض ذیل کی ادویہ شفاخانہ زبدۃ الحکماء ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حاذق لاہور مین جو سنہ ۱۸۹۰ء سے جاری ہو ملتی ہین مفصل فہرست مفت آوہ آنہ سے ملسکتی ہو۔ **طلا** - امور استمال بچہ پن کے نقص گرنی رطوبت و بگاڑ کو دور کرتا ہے واسع نامردی مرتعشہ منی جریان سرعت انزال و احتلام۔ (اکتوبہ ۱۰ ر) مسرب دائمی نبض ضعف اعضائے رئیسہ معدہ قلب یکی چشم وعدہ سر وغیرہ جو کثرت مشق و اقسام خواص کی انتہا ضعف جگر و سستی لاحق ہو دور کرتا ہے۔ (تولہ ۱ ر) مسہل اک و قرحہ۔ نیا ہو یا پرانا علی العموم ۸ گھنٹہ اپنا اثر سراسر یرم کو زائل کرتا ہے (تولہ ۱ ر) جہر الین تیل خوشبودار۔ بالوکو سیاہ رکھتا ہے نرمی کام ریزش دورہ سر ضعف دماغ و ضعف بصر کو رفع کرتا ہے دشمنی سے ر) حب آتشک بلا نہ آئی و قروح کے مرض دور ہو اور پیرانہ (دو ہفتہ لغو حل الجواہر۔ سر سہ قوی بصر دماغ بینائی دافع نزول و بند جالا خارش پانی جانا (۱ ہفتہ سے) عجیب الاثر مسلون دانت کا بلا کیڑا کیا کا بدبو سر دردی کا خراش (للہ تولہ ۱ ر) حب بواسیر۔ بادی مزمن سوزش تبض کو مفید (۱ ہفتہ اعاں) حب زبان بار بار آنا پیشاب کا دیا سن کرنا بادی و لاغری کو دفع کرتا ہے۔ (تولہ ۱ ر) حب قاتم مقام۔ امین و چاند بلا خطر دو بیج جیسے

عرق صاحبیہ مفرح و مواضن بصفی و دافع ضعف جگر و دل و دماغ و معدہ و دردِ سر تاب تلی و جمیع امراض سوداویہ
بیقاعدگی ایام جیض نقوہ فالج رعشہ (فی بوتل ۱۲ تولہ سے کم نہیں) (روغن اعجاز) نا سور بہکندہ تالو کا سوراخ شفا زیر
بیکڑنے زخموں کے کالی کہانسی قی ایام حمل خسرہ چیچک کو جلد دفع کرتا ہے۔ (۲ تولہ ۱۲)
رسالہ امراض آتشک سوزاک۔ رسالہ ہیضہ۔ رسالہ بواسیر۔ منوات و سکرات رسالہ حافظہ۔ صحت سالانہ
عالی ۱۲ر ۹ ۱۰ر ۱۰ر
المشتہر
زبدۃ الحکماء ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظہ صحت لاہور

اشتہار

اردو انشا پردازی کی تحصیل

ممالک مغربی و پنجاب داودہ مین روز بروز انگریزی علم ادب کی تقلید پر اردو زبان کی انشا پردازی کا رواج ہوتا جاتا ہے اور آیندہ اور زیادہ ہوگا جنیاسکے واسطے استعداد کے موافق اسباب و مصالح تیار کرنے کا ارادہ کیا ہے ابتدا اوسکی اسطرح ہوگی کہ علم انشا پردازی کے قواعد بالترتیب بلحاظ آسان و مشکل بکار آمدہ و سود مند ہونیکے چار حصون مین لکھے ہین جنمین سے دو چھپ گئے اسکا نام مبادی الانشا حصہ اول و دوم ہے انکی کیفیت انتہا ذیل سے معلوم ہوگی۔ اور آریا برہمو اہل اسلام اہل فرنگ کی سیکڑون کتابون کا مطالعہ کرکے انمین سے نو دس قسم کے مضامین ڈھائی تین ہزار کے قریب انتخاب کئے انمین سے مضامین اخلاق اول اسلئے چھاپے ہین کہ آجکل مدرسون مین علم اخلاق کی تعلیم کا بڑا چرچا ہو رہا ہے انمین سے دو حصے چھپ گئے اور تیسرا حصہ چھپ رہا ہے۔ باقی اور قسم کے مضامین بھی اسی ترتیب سے چھاپے جائینگے اب جو کتابین چھپکر تیار ہوگئی ہین انکا اشتہار بعد اجد اچھاپا جاتا ہے۔ محمد ذکاء اللہ

مکارم الاخلاق قیمت ۱۲ر محصول ۱ر

نہایت مستند و معتبر علے درجہ کی علم اخلاق کی بیس عربی فارسی کتابونسے انتخاب کرکے ۲۳۶ مضامین اخلاق گیارہ ابوابون مین لکھے ہین اور ایک باب مین دس مضامین متفرق لکھے ہین۔ باب اول سے خدا تعالے کی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ اور اوسکا فضل و کرم جو انسان پر ہے معلوم ہوتا ہے۔ باب دوم سے تہذیب اخلاق کے اصول باب سوم سے علم و عمل و عقل کی کیفیت۔ باب چہارم سے رکھنے منشے کا حال۔ باب پنجم سے شفقت و محبت باب ششم

گناہ وتوبہ کا حال باب ہفتم سے دنیا اور بت دنیا کی کیفیات باب ہشتم سے معاملات دنیا کے حالات باب نہم سے نوادر
وفضائل اخلاق - باب دہم سے وقت عمر - موت کا حال - باب دہم سے حکایات - کل اس کتاب کے ۲۶۲
صفحہ ہین قیمت ۱۲ر محمد عطاء اللہ دہلی چیلون کا کوچہ -

قیمت ۶ر تہذیب الاخلاق محصول ۰

زمانہ دراز گذرا کہ شہنشاہ چین کو جب یہ معلوم ہوا کہ ملک ہند مین لاماگرو کے مندر مین ایک کتبخانہ ہے
جسمین نہایت مقدس قدیمی کتابین سنسکرت کی موجود ہین - اسکو ان کتابون کا اشتیاق پیدا ہوا اسنے
راماگرو کو ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ مین حکیم کے فو کو بھیجتا ہون آپ عنایت فرماکر اسکو میرے کتب خانہ کے
اجازت دینگے فو کی عمر پچاس سال کی تھی - وہ نہایت وجیہ اور فصیح اور صاحب علم تھا وہ یہان نہایت تزک
و احتشام سے آیا اور مندر مین بہت کچھ پڑھا یا - اور کتب خانہ کی کتابون کو چھ مہینہ تک مطالعہ کیا اس مطالعہ مین
اسکی بڑی امداد ایک فاضل نے کی لاماگرو کی طرف کی اسنے بہت سے مضامین انتخاب کرکے نقل کئے اور پھر انکو چین
لیجاکر اپنی زبان مین ترجمہ کئے - اس ترجمہ کو اہل چین بڑے ذوق شوق سے پڑھتے تھے - انکا ترجمہ
زبان مین ہوا ہے - مینے ابتدا مین زیادہ تر مضامین اسی کتاب سے لکھے ہین - پھر مینے رامین کو پڑھا اور
حصہ اسکا اخلاق کے مضمون سے متعلق تھا اسکو انتخاب کیا - جناب سرجان میور صاحب نے کتاب مہابھارت
اور اور مستند کتابون سے اخلاق کے مضامین انتخاب کرکے انگریزی زبان مین نظم و نثر مین ترجمہ کئے ہین
اون مین سے بھی بہت سے مضامین انتخاب کئے - راجہ بھرتری کے شلکے کے مضامین بھی انگریزی سے
کئے ہین غرض اسطرحسے یہ مجموعہ ۱۱۷ مضامین اخلاق اور ۱۴ - اور مضامین متفرق کا مینے لکھا ہے -

قیمت ۸ر مبادی الانشا حصہ اوّل محصول ۱

(۱) کاغذات امتحان لکھنے کے قواعد جنکے پابند ہونے سے سالانہ طالبعلمونکی نمبر کم ہوتے ہین یا فیل ہوجاتے ہین (۲) علم انشا
کی تعریف و موضوع - انشا پردازیکے کونسے مصالح اور اسباب لازمی و ضروری ہین اور انمین سے ان مدارس کے معلمون اور
متعلمونکے لئے کہان تک موجود ہین اور کہانتک وہ انکے لئے مہیا ہونے چاہئین کن کن باتونکو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے
کہ جسسے انکی استعداد اور لیاقت کا اظہار اچھی طرح ہو اور انکا وقت ضایع نہ ہوجاے (۳) حسب حرف وخط کی تعلیم کا
آغاز ہوا انکے قواعد کی شرح کیا اختیار کیجاے کہ جسسے انکو الفاظ کے اشتقاق کے طریقے اور عبارتونکی

(جسکو ترجمہ کرنا کہتے ہین) قواعد جنسے کہ طالب علمونکو اور ونکی نظم و نثر کا بیان کرنا اپنی عبارت مین اسطرح آجائے کہ عبارت بدلجائے اور مضمون مین فرق نہ آئے (۵) خطوط نویسی کے آئین و قوانین و طرز و روش عبارت (۶) مضامین بیانیہ کے قواعد کہ جنسے طالبعلمونکو ایسے مضامین لکھنے آئین کہ جنمین کسی شئے کے حالات بیان ہون (۷) مضامین تاریخیہ کے قواعد کہ جنسے طالبعلمونکو تاریخی واقعات اور اونکے اسباب و نتایج کا بیان کرنا آئے (۸) مضامین استدلالیہ کے قواعد جنسے وہ مضامین لکھنے آئین کہ جنمین دلائل منطقی اور براہین حکمیہ سے کام پڑتا ہے اور کسی امر کی نسبت دلائل موافق و مخالف کو یکجا کرکے نتایج نکالے جاتے ہین

تقسیم ۳ مبادی الانشا حصہ دوم محصول ۱

(۱) تمہید مین انشا پردازی کی تعریف و طرز ادائے سخن کا بیان (۲) علم معانی کا بیان جسقدر اردو زبان سے متعلق ہے (۳) علم بدیع کا بیان ایک نئے طرز سے لکھا ہے کہ صنایع رہدایع کو کیونکر کام مین لانا چاہئے۔ صنایع جو مشہور ہین وہ کیونکر اور کہان استعمال کرنے چاہئین۔ اور بعض صنایع جدید لکھے ہین۔ (۴) قوت بیانیہ و قوت فہم سخن کیونکر بڑہتی ہے (۵) مذاق سخن و امتیاز سخن کا بیان اور کتابکے پڑہنے کے لئے ہدایتین کہ کیونکر پڑہنا چاہئے اور اونکے بُرے بہلے پرکھنے کے طریقے مضامین تاریخیہ و بیانیہ و استدلالیہ کی مثالین لکھی ہین (۶) اوضاع و اطوار لکھنے کے مظاہر قدرت و نیچر کے عمل و آثار و پیداوار کے بیان کرنے کے فضائل و اخلاق بیان کرنیکے قواعد لکھے ہین اور اونکی توضیح مضامین لکھکر کی ہے (۷) آدمیونکی یادگار لکھنے کے اپنے حال لکھنے کے دوست و اعظ مقرر اور کسی پیشہ ور کے حال لکھنے کے قواعد (۸) ہجو و ظرافت کے مضامین لکھنے کے طریقے ہر ایک قاعدے کے موافق کی گئی مثالین لکھی ہین غرض ان دونون حصونکے پڑہنے سے اصول انشا پردازی سے مُدل واقفیت ہوسکتے طالب علمونکو ایسی واقفیت حاصل ہوسکتی ہے کہ وہ جواب مضمون آسان آسان جیسے انکے استعمالون مین آتے ہین باقاعدہ لکھہ سکین گے۔

محمد عطاء اللہ دہلی حیلون کا کوچہ

طریقہ پرورش اطفال

ڈاکٹر کننگھم کی مفید اور دلچسپ کتاب مترجمہ ڈاکٹر ای بورڈمین ایم ڈی قیمت

زراعت دکن

عملی اور اصولی طریقہ زراعت نہایت واضح اور مفید مصنفہ عالی جناب نواب عماد نواز جنگ بہادر ۔ اس کتاب کی سرکار نظام نے براہ قدردانی صدہا جلدیں خرید فرمائیں ۔ قیمت ہے ر

رسالہ حسن

یہ رسالہ حیدر آباد دکن سے ماہوار زیر سرپرستی و نگرانی عالی جناب نواب عماد نواز جنگ بہادر مدرشا یقین ہوتا ہے۔ اہل علم و صاحب مذاق و معاونات کی علمی و مالی عام قدر دانی کا رسالہ حسن پورے طور سے فخر کرسکتا ہے۔ نامی گرامی ادیب و صاحب معلومات جو بے نظیر علمی اعانت اس رسالہ کو پہونچا رہے ہیں وہ حاجت بیان نہیں۔ شرح چندہ حسب ذیل ہے۔

	اصل قیمت	کم از کم دانون سے
سال تمام	۵ر	ر
فی ماہ	ر	۱۲ر

جلد چہارم　　حسن　　نمبر ۹

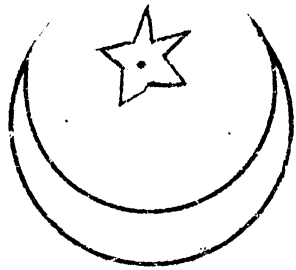

اِعْمَلُوْا اِذَا اَحْسَنْتُمْ اَمْرًا　　فَاِنَّ اللّٰہَ یُوْتِیْ کُلَّ قَوْمٍ
وَاِنْ اَخْطَاْتُمْ فَاْتُوْا صَلَاحَہَا　　سَعْیُ فِی الْاَرْضِ اِصْلَاحًا فَلَاحًا

بابت ماہ ستمبر سنہ ۱۹۱۲ء

مضامین

مسلمانونکی ترقی اور طبعی اسباب کی تاثیر　　از جناب مولوی محمد سراج الدین احمد صاحب ناظم دارالعلوم صفحہ ۱

قسطنطنیہ کے حالات　　از عالیجناب نواب عماد نواز جنگ بہادر (۴۶)

ہندوؤنکی اصل اور تہذیب　　از عالیجناب نواب عماد نواز جنگ بہادر (۶۵)

حیدرآباد دکن

مطبع حسن میں چھپا

مسلمانونکی ترقی اور طبعی اسباب کی تاثیر

جس وقت مسلمانون کی قوم کی موجودہ جہالت اور تنزل کی حالت سے علم اور تہذیب مین ترقی کرنے اور ایشیا کی دوسری ممتاز اور مہذب قومون سے ہم سری کرنے کے امکان یا عدم امکان کی بحث پیش آتی ہے تو بعض لوگ اس تمام بحث کا خاتمہ ناقابل علاج طبعی اسباب پر کردیتے ہین - یعنے یہ کہتے ہین کہ مسلمانون کے ہندوستان مین آنے - غیر اقوام سے ملنے - اور اس سرزمین اور اسکی آب وہوا وغیرہ کے اثر سے یہ نتایج پیدا ہوئے ہین - اور جب تک یہ حالات قایم رہین گے وہ نتایج ہی بدستور پیدا ہوتے رہین گے - اسصورت مین مسلمانون کی قوم کی ترقی بجز اسکے کہ وہ ہندوستان کو چھوڑ جائے اور کچھ نہین ہی - جو موت سے زیادہ آسان ہے

لیکن درحقیقت یہ خیال اور یہ قیاس اور نیز وہ دلایل جن پر کہ یہ خیال مبنی کیا جاتا ہی بالکل غلط ہین - اور کوئی وجہ نہین ہی کہ مسلمانون کی قوم کی ترقی کی طرف سے ایک ایسی سخت مایوسی پیدا کی جائے - جس حال مین کہ اون کی

ترقی کے اسباب کا مہیا کرنا ہماری دست رس کے اندر ہی۔ اور اونکی موجودہ تنزل اور جہالت کے اسباب ۔ مدلل اور معقول طور پر قابل علاج قرار دئے جا سکتے ہین ۔

لیکن تاہم ہم جانتے ہین کہ بعض لوگون کے اس خیال پر جو مسلمانونکی ترقی کو ناممکن بنانے والا ہو۔ اور جسکو ہم طبیعی اسباب کی تاثیر کے نام سے لکھتے ہین بحث کیجائے اور جو غلطی ایسا خیال کرنے مین کیجاتی ہی ظاہر کیجائی ۔

علمائے یورپ مین سے بھی بعض عالمون نے اس مسئلہ پر بحث کی ہے اور اپنی اپنی راے ظاہر کی ہے۔ مثلاً ہنری ٹامس بکل طبیعی اسباب کی تاثیر کے موید ین مین سے ہین۔ لیکن ۔ مل ۔ گوئٹ ۔ مانٹسکو اور ہیوم اسکے خلاف راے رکھتے ہین۔ ہیوم نے جو کچھ فنیشل کیرکٹر پر لکھا ہے وہ اس تمام مسئلہ کو سلجھا دینے کے واسطے کافی ہے کیونکہ مسلمانون کی ترقی کے متعلق جتنی شکایات ہین وہ بلحاظ انکے فنیشل کیرکٹر (یعنے قومی خصوصیت) کے ہوگئی ہین ۔

مسٹر ہیوم لکھتے ہین کہ "طبیعی اسباب کی نسبت مین اس امر مین شبہ کرنے کی طرف مائل ہون کہ اس امر (قومی خصوصیت) مین وہ مطلق کچھ اثر نہین رکھتے۔ اور نہ مین خیال کرتا ہون کہ کوئی شخص اپنے مزاج طبیعت ذہانت کا

اونسے کہین نہین دیکہین گے۔ لیکن یہ قوت طبعی اسباب کے اثرات کے
سن لینے کا ہے۔

اونہون نے قومی حالات کی مختلف صورتین پیدا ہونے کے چا
بڑے تجویز کیے ہین۔ آب وہوا۔ خوراک۔ زمین اور نیچر کے عام
بکل صاحب نے اسیکو ایک قاعدۂ کلیہ قرار دیکر اون تمام ممالک کے
استدلال کیا ہے جنہون نے ایک یا دوسرے وقت مین انسانی تہذیب
تاریخ کے صفحون پر اپنی یادگارین چہوڑی ہین۔ مثلاً۔ ایران۔ اٹلی۔ یونان
ہندوستان۔ چین۔ عرب۔ انگلینڈ وغیرہ۔

مصنف مذکور نے نیچر کی ان چارون رعایتون کا عام نتیجہ
قرار دی ہے اور اسیکو ترقی تہذیب کا سب سے ابتدائی زینہ ٹہرایا ہے۔
یہ چارون یک جا نہین پائی گئین وہان کی ترقی کو ان مین سے ایک یا دو کی
طرف منسوب کیا ہے۔ لیکن کسی ملک کی ترقی کا باعث اوسکی آب وہوا کی
کسیکا اوسکی اشیاے خورانی کی خوبی کسیکا اوسکی زمین کی زرخیزی اور
کی عام نیچر کی کیفیتون کی خوبصورتی۔

لیکن ہم جانتے ہین کہ نیچر کی یہ تینون ایک ہی صورت

جو اسیقدر شخصی خاصیت ہوتی ہے۔ اب اگر یہ نیچر تمام قسم کی طبیعتین اور سمجھین افراط سے پیدا کرتی ہے لیکن اس سے یہ لازم نہین آتا کہ وہ اونکو ایک ہی تناسب مین پیدا کرے اور ہر ایک سوسائٹی مین محنت شعاری اور کاہلی بہادری اور بزدلی۔ انسانیت اور وحشت۔ دانائی اور بے عقلی کے اجزا اسی طریق سے پیدا ہوجائینگے۔ کسی سوسائٹی کی طفولیت مین اگر ایک خاصہ اس قسم کے مزاجون کا بہ نسبت دوسرے کے زیادہ پایا جائے گا تو وہ قدرتاً اون کی مجموعی حالت مین پھیل جائے گا اور قومی خاصیت کا رنگ پیدا کرے گا۔ اور اسیطرح ہر ایک قوم کی آیندہ نسلین وہ عادات اور خصائل اور طریقہ اختیار کرینگی۔ کیونکہ بچپن مین طبیعت تمام قسم کے اثرات کی قبول کرنے والی ہوتی ہے۔ اور جب تک وہ دنیا مین رہین وہ نشان بھی قایم رہتے ہین۔ پس تمام قومی خصوصیتین جہان وہ اون اسباب سے پیدا نہین ہوتین جو اونکے پیدا ہونیکے اصلی اسباب ہین اور جنکو مین آیندہ بیان کرون گا ایسے ہی واقعات سے پیدا ہوتی ہین اور طبعی اسباب قلب انسانی پر کوئی صریحی عمل نہین رکھتے۔ تمام فلسفہ کا یہ قاعدہ ہے کہ جو اسباب ظاہر نہین ہوتے وہ فی الوجود شمار نہین کئے جاتے۔

اگر ہم تمام کرۂ زمین پر دوڑین اور تواریخ کے تمام صفحے الٹ جائین عادات اور طریق مین شباہت اور یکسانیت ضرور پائین گے مگر آب وہوا کے اثر سے متاثر ہوتے

مخصوص ہی اور فلینڈ د گھوڑے دوسرے ملک مین اتنا جسم اور وزن نہین پا سکتے
عربی گھوڑا اپنی پھرتی چالاکی اور ذہانت دوسرے ملک مین جاکر کھو دیتا ہے
اور ترکستان کی بلیون کی شرافت وہین تک اون مین رہتی ہے - ان سب
باتون کا امتحان کرکے دیکھہ لیا گیا ہے کہ یہ حیوان دوسرے ملک مین جاکر بتدریج
اپنے اوصاف تبدیل کرتے جاتے ہین تو اسپر یہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ انسان مین
یہ حالت ایسی ہی کیون نہین ہے ؟ مگر جواب اسکا سہل ہے کہ یہ فرق بھی منجملہ
اون تفاریق کے ہے جو انسان اور حیوان کے درمیان قدرتاً رکھے گئے ہین - انسان
کا دل فطرتاً نقال بنایا گیا ہے - حالانکہ دیگر حیوانات مین یہ بات نہین ہی - یہ ناممکن ہی
کہ ایک گروہ انسانی مین باہمی ربط و اتحاد پیدا ہو اور اون مین نیک و بد عادات
اور خصائل اور طریقون مین مشابہت پیدا نہ ہو - تمام ناطق حیوانات مین مل جلکر
رہنے کی خواہش بہت مضبوط ہے اور وہی طبع جس سے یہ خواہش اور میلان پیدا
ہوتا ہی مانند ایک وبائی اثر کے ایک دوسرے کے خیالات مین گہرا اتر جانے کی
محرک ہوتی ہے - ایک ملک کے رہنے والے آدمی اپنی حفاظت تجارت اور سلطنت
کے معاملات مین اکثر ملنے جلنے کے باعث نیز ایک ہی زبان رکھنے کے سبب سے اپنی عادات
و خصائل مین لازمی مشابہت پیدا کر لیتے ہین - اس سے اون مین ایک قومی خاصیت پیدا ہو جاتی ہی

کوئی لگاؤ ہوا - خوراک یا آب و ہوا سے رکھتا ہے -

فاضل مل نے کہا ہے کہ " تمام انسان کے دل کے تمدنی اور اخلاقی اثرات پر دلیل کرنے کے کمینہ طریقون مین سے سب سے زیادہ کمینہ یہ ہے کہ اوسکو نیچرل اختلافات کے اصلی اسباب کی جانب منسوب کیا جائے " کامٹی صاحب اپنی کتاب فلاسفی پوزیٹیو مین قومی خاصیتون پر آب وہوا کے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہین کہ " عام مضامین لگاتار اثرات اس غلطی مین پڑ رہے ہین کہ اس سبب سے بھی بعض اختلافات کا وجود قرار پا سکتا ہے - وجود ہو یا نہ ہو مگر یہ یقینی امر ہے کہ آجتک اسکو کوئی بھی ثابت نہین کر سکا ..... گو متوخ خیال کرتے ہین کہ اونکے قلم کی چند ٹھوکرین فزی الوجی (علم موجودات) کے ایک ایسے اہم مسئلہ کا فیصلہ کر دینے کیلئے کافی ہین -

سب سے بڑا باعث جو لوگونکو اس عام غلطی کیطرف لیگیا ہے وہ وہ اثر ہے جو ان اسباب سے کم درجہ کے حیوانات پر پڑتا ہوا دکھائی دیتا ہے - یعنے ایسے حیوان جو سب قسم کی آب وہوا مین رہنے کے قابل بنائے گئے ہین مثلاً گھوڑا اور کتا وغیرہ - وہ اون اوصاف کو جو وہ ایک ملک مین حاصل کرتے ہین دوسرے ملک مین حاصل نہین کر سکتے - شکاری کتے کی دیری انگلستان سے

† کتاب پرنسپلس آف پولیٹیکل اکانمی مصنفہ مل صاحب -

مین کہ
ب یا دو ملک مین نہین پائی جاسکین گی ۔ یعنے آب وہوا کہین کی گرم یا سرد
یا معتد
لی ۔ اشیائے خوردنی مین اختلاف ہوگا اور زمین کہین کی زرخیز اور کہین کی
رتیلی خ
اور ناقابل زراعت ہوگی تو اگر ہم اون ممالک کے ان اسباب کی نسبت سو
اون ک
فی کے مدارج کا اندازہ کرنے لگین گے تو ایسے خیال کی غلطی صاف طور پر
کھل ج
گی ۔ عرب مین عام طور پر ان پہلے تینون اسباب کی عمدگی کا کوئی اقرار نہین
کرسکتا
ب وہوا ۔ خوراک اور زمین مین سے ایک بھی ایسی چیز نہین ہے جسکی خوبی
سے پو
بیان ہو سکے اور **بکل** صاحب نے وہان کے **نیچر** کی عام خوبصورتی
کی طرف
رہ کیا ہے لیکن ان اسباب کا تعلق طبعی اسباب سے زیادہ اخلاقی اسباب
کے ۔
ہے ۔ مگر اسی ایک آسمان کے خوبصورت ہونے کی دلیل پر اونھون نے
بس نہ
لی ۔ اور جیسا کہ چاہیئے تھا اسکی معاونت مین اور دلیل لانے کی بھی ضرورت
خیال کر
ہے ۔ اور فراہمی دولت کی شرط ترقی کے لازمی اسباب مین ظاہر کرنے کی
غرض
یہ کہا ہے کہ اہل عرب جب تک مفلس تھے ترقی کا راستہ اونپر بند رہا لیکن
ساتویں
دی عیسوے مین اونھون نے ایران کو اور آٹھوین صدی مین سپانیہ کو
فتح کر
دولت مندی حاصل کی جو ان کی ترقی کا باعث ہوئی ۔ اس مقام پر
ہم مک
صاحب کا یہ قول نقل کرتے ہین کہ ۔

"اگرچہ ترقی علم فراہمی دولت کو سہل بنا دیتی ہے مگر یہ امر
"یقینی ہے کہ سوسائٹی کی ابتدائی ترتیب مین ترقی علم سے
"پیش تر فراہمی دولت کا ہونا لازمی ہے ..... ایک
"سوسائٹی کی ایسی حالت مین سب سے پہلا قدم جو اوٹھایا
"جاسکتا ہے دولت کی فراہمی ہے۔ کیونکہ بغیر فراہمی دولت
"کے فرصت نہین حاصل ہوسکتی۔ اور بغیر فرصت کے
کوئی علم نہین حاصل کیا جاسکتا۔

تو اسپر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کہ علم کیطرف فراہمی دولت لے جاتی ہے تو فراہمی دولت کی طرف کون سی شئے رہنمونی کرتی ہے؟ اون کی رائے مین اسکا جواب بعض ممالک کی آب وہوا کی خوبی اور خوردنی اشیاء کی عمدگی۔ زمین کی زرخیزی اور آسمان وغیرہ کی خوبصورتی ہوگی۔ مگر دوسرا سوال یہ ہوگا کہ وہ آب وہوا خوراک اور زمین اُن ممالک مین اور وہ آسمان کی خوبصورتی عرب مین ہمیشہ سے ویسی ہی تھی اور سوسائٹی کی وہ مترتب صورت صدہا سال پیشتر سے پیدا ہوچکی تھی تو اس زمانہ ترقی مین کس چیز نے اون کی آب وہوا۔ زمین اور خوراک وغیرہ مین کوئی خصوصیت ایسی پیدا کی تھی جو حصول دولت کے سامانون کی طرف اونکو

تحریک کرنے والی ہوئی ؟ اور وہ ترقی ہر ملک مین ایک خاص حد تک پہونچکر اونہین اسباب اور دولت کی موجودگی مین رہ بقطا کیون ہوگئی اور اون ترقی یافتہ اقوام مین بھی پھر وہی پستی اور جہالت پھیلگئی اور تضاد اوصاف پیدا ہوگئے - یا صرف اسکی وجہ بتائی جائے کہ اونکی ترقی ایک مقام پر پہونچکر وہین ٹھہر کیون گئی - ؟ اطالین - ہندوستانی - اہل مصر - اور - عرب - ہمکو ترقی کرنے کے بعد پھر جاہل اور بے علم کیون دکھائی دیتے ہین ؟ یونانیون کی عالمانہ بہادری حاہلانہ بزدلی سے اور اونکی محنت شعاری - اور ذہانت موجودہ کند ذہنی - اور کاہلی سے تبدیل ہوگئی - چین کی ترقی اب تک وہین ٹھہری ہوئی ہے جہانکہ اہل یورپ نے چند صدیان پیشتر اون سے واقف ہوکر معلوم کی تہی -

طبعی اسباب سے طبع انسانی کے متاثر ہونے کا خیال اور بھی کمزور معلوم ہوتا ہے جب کہ ہم فاضل **ھیوم** سے یہ واقعات سنتے ہین کہ **ایتھنز** سے تھیز چند روز کا راستہ تھا - لیکن اہل ایتھنز اپنی ہنرمندی - اخلاق اور خوش طبعی کے لئے مشہور تھے - اور اہل تھیز اپنی کاہلی بد اخلاقی - ترشروئی مین نامزد تھے -

چین کی ترقی کو **بکل** صاحب نے وہان کی آب وہوا کی خوبی

سے منسوب کیا ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ مصنف موصوف نہ جانتا ہو کہ چین کے باشندون مین جب کہ عادات خصائل اور خیالات مین ایک نہایت قریبی مشابہت اور یکسانیت پائی جاتی ہے تو وہان کے مختلف حصون کے آب و ہوا بالکل مختلف ہے ؛

پلوٹارچ صاحب ذہن انسانی پر آب و ہوا کی عدم تاثیرات کے ثبوت مین بیان کرتے ہین کہ **پیری اس** (لوگ) اہل ایتھنز سے بالکل مختلف **کیوکلوٹ** (خصوصیت عادات وغیرہ) رکھتے تھے۔ جن دونون مقامون مین کہ چار سو میل کا فاصلہ ہے **ھیوم** صاحب کہتے ہین کہ **لینگوڈوشین** اور **گنیس کن** فرانس کے سب سے خوش طبع لوگ ہین لیکن پیری نیز (کوہ) گذرتے ہی ہم اہل سپین مین آجاتے ہین (جو کوئی نسبت اور مشابہت اپنے ہمسایہ لوگون سے نہین رکھتے) یورپ کے یہودی اپنے ہمسایہ اہل آرمینا سے مختلف **کیوکلوٹ** رکھتے ہین جو ایشیائی کہلاتے ہین۔ اپنے فریب و مکر کے لئے مشہور ہین اور دوسرے اخلاق اور مہمان نوازی کے لئے۔ وہی فاضل کہتا ہے کہ ترکون کی ذہانت بہادری اور سنجیدگی اون کو اپنے ہمولدن سے تمیز کر رہی ہے۔ جنہین ممالک میں اہل ہسپانیہ۔ انگریزون۔ اور فرانسیسیون اور اہل ڈنمارک کی فتوحات نے اونکی

† ھیوم ان نیشنل کیوکلوٹ اور دیکھو کتاب جی الوفی جنرل ازڈ مصنف سلیون صاحب

نسبتین آپسمین ملادی ہین اور سالہاسال سے وہ ملکر بسر کر رہے ہین - لیکن اونکے عادات خصائل اور خیالات ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہین -

افغانستان زرخیز ملک ہی - زمین اور آب وہوا دونون اعلے درجہ کے ہین چنانچہ **سر رچرڈ ٹیمپل** اپنی کتاب **اورینٹل اکسپیریئنس** مین لکھتے ہین کہ "انگریزی مزارعین کابل اور قندہار کی شاداب زراعت کو دیکھین تو اونکو سخت تعجب ہوگا کہ ایک سال مین کئی مرتبہ فصل تیار ہوتی ہے اور زمین کی قوت بغیر نقصان کے قایم رکھی جاتی ہے" اگر اونہین شرابخوری پر حصر ہوتا تو افغانون کو بھی ہم کسی مانے مین ترقی کرتا دیکھتے - مگر ہمنے اونکے ہاتھہ کو تلوار کے قبضے سے آگے بڑہتا ہوا کبھی نہین سنا -

امریکہ کی اسی آب وہوا اسی زمین مین وہ **انڈین** رہتے تھے جو آجتک ویسے ہی ہین لیکن یورپ کے مختلف ممالک کی نوآبادی اور مخلوط اقوام نے اسی زمین و آب وہوا مین یہ عروج اور ترقی حاصل کی ہے - فاضل **ھیوم** بیان کرتے ہین کہ یہی زمین اور آب وہوا اتھی جسمین رہنے والے اہل روما کے صاف دلی شجاعت اور محبت آزادی کا مانے دیکھی تھی - آج اوسی زمین اور آب وہوا مین وہی اہل روما ہین جو [illegible] طبیعت رکھنے کے لئے مشہور ہین - انہین اہل ہسپانیہ

کی تندخوئی اور جنگ جوئی کے زمانہ مین وہ موم تھی اور غیرت کا یہ عالم تہا کہ اون مین سے اگر کسیکے ہتیار اہل روما چھین لیتے تھے تو گھر مین گھسکر خودکشی کر لیتا تہا۔ آج اونکو جنگ کے لئے برانگیختہ کرنا ایک پہاڑ کے اوٹھا لینے سے کچھ کم دشوار نہین ہے۔ اہل **بلٹیویا** کی قدیم جہالت اور وحشت کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ وہ لوگ کرایہ پر اور اجرت لیکر جنگ کرنے کیلئے چلے جاتے تھے۔ آج اونکی تہذیب اور شائستگی سے پوچھنا چاہئے کہ یہ فعل کیا تہا

در آن حالیکہ ملک کی آب وہوا اور زمین نے کوئی ایسی تبدیلی نہین پائی۔ وہ قوم جسکی تہذیب اور شایستگی کا آج دنیا مین گرم آوازہ ہے وہ ایک مخلوط اقوام کی نسل اسی برطانیہ کی اسی آب وہوا اور زمین پر ایک وحشی اور متعصب قوم کہلا کر رہنے والی تہی۔

فرانس۔ یونان۔ مصر۔ ایران۔ ہسپانیہ۔ روم۔ اور چین۔ ایک دوسرے سے ملتی ہوئی آب وہوا رکھتے ہین تو **ہیوم** صاحب کی معتبر زبان سے سننا چاہئے کہ فرانسیس۔ یونانی۔ مصری۔ اور ایرانی۔ خوش طبعی کے لئے مشہور تھے۔ اہل ہسپانیہ۔ ترک اور چینی سنجیدگی اور متانت کے لیے۔ یونانی اور اہل روما تمام دیگر اقوام کو وحشی کہتے تھے یورپ کے جنوب مین معتدل آب وہوا کے رہنے والے ہین مگر یونان اور اٹلی کے علم اور شجاعت کو یورپ کے شمالی اہل برطانیہ سے کچھ نسبت نہین ہے جو منطقہ باردہ کے رہنے والے ہین۔ اگر عادات اور خیالات آب وہوا کا نتیجہ ہون تو اہل **بلٹیویا** کی قدیم حالت وسط ایشیا کے ترکستانیون سے بہت ملتی ہے۔ مگر اول الذکر قوم کو جو ترقی نصیب ہوئی ہے وہ دنیا کی گذشتہ تواریخ

ہین اونکے نام کے ساتھہ کہین نہین پائی جاتی - اور ترکستانی اب تک اوسی وحشت اور جہالت کے سمندر مین ڈوبے ہوئے ہین -

ہندوستان کی ایک ہی جیسی آب وہوا مین یا اوسکے صوبون - یا اضلاع یا قصبات کی ایک ہی جیسی آب وہوا - زمین خوراک اور آسمان کے تلے رہنے والی مختلف اقوام کی عادات - خیالات - اوضاع - اطوار اور خصائل مین جو بین اختلاف ہے اوسپر غور کرنے سے اس خیال کی غلطی معلوم ہوتی ہے -

اسیطرح ہم خوراک پر بہی نگاہ ڈال سکتے ہین - یونانی حکما گوشت خواری کے مخالف تھے - **فیثاغورس - افلاطون** اور اونکے پیرو گوشت نہین کہاتے تھے - یہ حال ہندی حکما کا تھا برہمن گوشت نہین کہاتے تھے - گوتم بدہ گوشت خواری کا یہان تک مخالف تہا کہ اوسنے جانورون کی قربانی بہی ناجائز قرار دی تھی - اوسکے مذہب مین یہ ایک ایسی بات تھی جو دنیا کے تمام بڑے مذاہب کے خلاف تھی - ایرانی - مصری - اہل روما - سب گوشت کہاتے تھے اس زمانہ کی مہذب اقوام گوشت خور ہین - گوشت اور نباتات کے اقسام تک بحث کو بڑہانا بے فائدہ ہوگا - گو ہم کہہ سکتے ہین کہ اگر حیوانی گوشت کہانیوالونکے دنیا مین قصے ہین تو مچھلی کہانے والے بہی ویسا ہی نام پا چکے ہین - سبز نباتات

کھانے والے اگر حکیم کہلا گئے ہین تو کہجورین کہانے والے بھی علم شائستگی اور تہذیب کا خطیم الشان آفتاب بنکر دنیا پر اپنی روشنی پہیلا گئے ہین۔

اگر اس سے زیادہ امثال کی ضرورت ہوتی تو ہمارا ذخیرہ غیر مکتفی نہ ہوتا۔ مگر جب ہم کو یہ بیان کرنا باقی ہے کہ اگر قومی خاصتین ان اسباب سے نہین پیدا ہوتین تو وہ کن سے پیدا ہوتی ہین تو ہم اس سے زیادہ طول کی ضرورت نہین دیکھتے۔

دنیا کے مختلف ممالک کی علمی ترقی کا باعث کیا شئے ہوئی؟ اس سوال کا پہلے فیصلہ ہونا چاہیے۔ ایک مختصر جواب اس سوال کا یہ دیا جا سکتا ہے کہ وہ روشنی جو باطنی یا خارجی اسباب سے اونکے دلون مین آئی۔ ان اسباب کے قسم کی تشریح ہم آیندہ صفحون مین کرینگے۔ انسانی فطرت سب زمانون مین اور سب جگہ ایک سان پائی گئی ہے پروفیسر **ہکسلی** اور خود فاضل **بکل** اسکی شہادت دینے کو تیار ہین اگرچہ اس شہادت کا منبع بھی ہو کہ

لاتبدیل لخلق اللہ

انسانی فطرت ایران مین۔ ہندوستان مین۔ مصر مین۔ یونان مین۔ عرب انگلستان اور امریکہ مین۔ وسط ایشیا۔ چین اور وسط افریقہ مین۔ روس کے شمال مین۔ خط استوا پر اور قطبی ممالک کے برائے نام انسانون مین یکسان پائی گئی

ہے اور پائی جائے گی - ہندوستان مین گوتم بدھ ملتا ہے تو بدھ کی جان کے دشمن بی ساتھ ہی ملتے ہین - یونان مین اگر سقراط ملتا ہے تو اسکو زہر کا پیالا پلانے والے بی اوسی یونان مین ملتے ہین - مصر مین حضرت موسےٰ اور فرعون ایک جا ملتے ہین - حضرت عیسےٰ کے ساتھ اوسکو دار پر کھینچنے والے بی موجود تھے - جہان وہ دنیا کا عظیم الشان محسن اور نوع انسان کا اخوی انتخاب تھا وہین اوسکی جان کے دشمن اوسکے خون کے پیاسے - اوسکے سر کے لئے سلطنت انعام رکھنے والے - دنیا کی جہالت اور وحشت کے سب سے بڑھے ہوئے نمونے بھی موجود تھے - جس یورپ کے رہنے والے ہسپانیہ مین مسلمانون کے بیت العلوم مین تعلیم پانے کے لئے آتے تھے اوسی یورپ کے رہنے والے اونکی نسبت کفر اور قوم سے خارج کر دینے کا فتوے دینے کو تیار رہتے تھے - اونھین واقعات کی تفصیل سے یہ بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک کی ترقی کے ابتدائی اسباب کیا تھے - اور چونکہ یہ واقعات مشہور ترین واقعات ہین سے ہین اونکے بیان کرنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی -

اب مین مختصر ذکر اس امر کا کرون گا کہ دنیا کی قومون مین سے بہ لحاظ اوس تقسیم کے جو مختلف النسل ہونے کی بنا پر دس یا سات یا تین بڑے حصون مین کی گئی ہے آیا کسی قوم کے ساتھ فطرتاً کوئی خاص رعایت کی گئی ہے - نیز یہ امر کہ

آیا مخلوط النسل ہونے سے کوئی خاص اثر کس قوم کے اندرونی حالات پر واقع ہو سکتا ہے۔

ایک تقسیم کے لحاظ سے دنیا کی تین بڑی قومیں **ایرین** ۔ **سمیٹک** اور **تورانین** ہیں۔ ہندوستان ۔ ایران ۔ یونان ۔ اٹلی ۔ جرمنی اور انگلستان کے باشندے ایرین قوم سے تعلق رکھتے ہیں ۔ یعنے یہ اوس ایک آریا قوم کی نسل ہیں جو وسط ایشیا سے نکلکر یورپ اور ایشیا کے ان مختلف ممالک میں پھیلکر آباد ہوگئیں۔ **عبری ۔ عرب** ۔ اور **فونیشین** ۔ **سمیٹک** قوم سے علاقہ رکھتی ہیں ۔ یعنے مغربی ایشیا ۔ افریقہ اور یورپ کے باقی جنوبی اور مغربی ممالک کے باشندے جو **ایرین** قوم کی ایک ہی شریک قوم کی نسل سے تھے باقی اقوام ۔ شمالی مغربی یورپ اور وسطی مشرقی اور شمالی ایشیا کی اوس سب سے بڑی قوم کی نسل سے ہیں جو **تورانین** کہلاتی ہے۔

اب جبکہ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا فطرتاً کوئی خاص رعایت ان اقوام میں سے کسی ایک قوم کے ساتھ کیگئی ہے ۔ تو ہم انکے گذشتہ تواریخی مشہور واقعات اور انکے نتائج پر نظر ڈالتے ہیں ۔ یعنے ان تینوں قوموں میں سے کوئی ایسی قوم بھی ہے جسنے بمقابلہ ایک دوسری قوم کے ترقی نہ کی ہو؟ ہم [illegible] لکھتے کہ ایسا ہوا ہو

ایرین قوم کے افراد کو جب ہم مختلف زمانون مین ترقی کرتا ہوا پاتے ہین تو **سمیٹک** قومین بھی اپنے زمانے مین ترقی کرنے والون سے پیچھے نہین رہین انکی ترقی کی یادگارین اب تک صفحہ ہستی پر موجود ہین اور یہی حال **تورانین** قومون کا ہے - اور یہ بھی صحیح ہے کہ ان تینون قومون مین سے ہر ایک قوم نے اپنی باری مین اپنی ہمسایہ قوم کی تہذیب اور ترقی سے مدد لیکر ترقی کی ہے -

تورانین قوم کے جس بڑے حصے نے ترقی کی ہے اور جنکی ترقی آجتک برقرار ہے اونسے **ایرین** قوم کی اوس جزو کی تہذیب و ترقی سے مدد کی ہے جو ہندوستان کی مالک تھی اور **سمیٹک** قوم نے بھی اپنے وقت مین جنوبی یورپ کے **ایرین** قومون کی ترقی اور تہذیب سے فائدہ اوٹھایا ہے - اور ان **ایرین** قوم کے افراد کی ترقی کا مخرج جو آج ہمارے سامنے ہین **سمیٹک** قوم کا سینہ ہی ہوا ہے - تو ہم جب اسباب اور حالات کی مناسبت سے یکسان ترقی سب قومون کی نسلون مین ہوتی ہوئی پاتے ہین تو یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہین کہ فطرتاً کوئی خاص رعایت کسی ایک قوم کے ساتھ نہین کی گئی تھی اور اگر ہزار بار بھی کہا جائے تو اوسیقدر صحیح ہوگا کہ مشترک نیچر انسانی ہر جگہ اور ہر زمانے مین یکسان پائی گئی ہے -

ایک دوسری تقسیم نوع انسان کی بلحاظ اون کے نقوش صورت اور

خط وخال کے پانچ بڑے حصون مین کی گئی ہے اونکے نام **کاکے سی ان** یا اہل یورپ **منگولین** یا اہل ایشیا - **انیمی اپک** یا افریقہ کے حبشی **میلائن اور انڈین** یا اہل امریکہ یعنے امریکہ کے اصلی باشندے -

ان اقوام کو تشریح کے ساتھ ان ممالک اور جزائر مین تقسیم کیا گیا ہے جسمین وہ آباد ہین مگر ہماری غرض اونسے اسقدر ہے کہ فریقا جملہ اقوام نے اون مین سے ترقی کی ہے جو باقی رہے ہین اونکے لئے صاف طور پر اقرار کیا جا سکتا ہے کہ وہ اون عریح اسباب کے حاصل کرنے سے محروم رہے ہین جو دوسرون نے حاصل کر لئے ہین -

مخلوط النسل ہونیکے سبب پرفراد ون ہین جو گھبراہٹ مین پڑے ہوئے ہین وہ حیوانی اجناس کی قسمون کی بحث کو دریان لے آتے ہین اور کہتے ہین کہ گھوڑا اور گدہا ایک ہی جنس کی دو قسمین ہین مگر ان کے ملاپ سے خچر پیدا ہوتا ہے جو ایک تیسری قسم ہوجاتی ہے - اسیطرح کتے کے اقسام کے ملاپ پر ایک کمزور بحث کی جاتی ہے اور نتیجہ یہ نکالا جاتا ہے کہ اسیطرح انسان کی مختلف اقوام کے ملاپ سے متغیر حال اقوام پیدا ہوتی ہین - مگر یہ بحث کمزور اور بے اصل ہے - گھوڑے اور گدہے کو ہم جنس کہنے والون کو "ہم جنس" کی تعریف سے آگاہ ہونا چاہیے - ہم جنس اون انواع حیوانی کو کہا جائے گا - جنکے ملاپ سے حیوان کی نئی نسل بناوٹ مین کوئی نقص یا تغیر نہ پیدا

ہو۔ حالانکہ ہم جانتے ہین کہ مادہ نچر مین **اوری** یعنے بچہ دان نہین ہوتا۔ اور نیز تمام حالات اعتدال سے گذر جاتے ہین جو قدرتی بناوٹ کا ایک نقص اور تغیر ہے لیکن اس بحث مین پڑکر خدا جانے ہم کیا کیا نہ بھول جائین گے۔ ہم کہتے ہین کہ اجناس مین انکے انواع کے ملاپ سے حیوانات مطلق مین اونکے اصلی اوصاف ایک تیسرا مزاج پیدا کر ہی دیتے ہین تو کیا اس سے انسانی طبایع کے حالات پر کوئی حکم کیا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہین محدود الاوصاف اور کم درجے کے حیوانات کو جو زمانے مین اپنے اوصاف مین کامل اور مکمل پائے جاتے ہین جو ناقابل ترقی و تنزل ہین اونکو غیر محدود ترقی کرنے والے انسان اور بالکل مخالف اوصاف کے حیوان سے ملاکر گھبراہٹ مین ڈالنا ایک اور نہ جانے کی دلیل ہے۔

نباتات ۔ حیوانات ۔ اور انسانی طبقہ مین جو فرق اسارہ مین بلحاظ مدارج تاثیر قایم کیا ہے اوس پر غور کرنے سے مسئلہ اچھی طرح سمجھہ مین آجائے گا۔

انسان صرف اشرف المخلوقات نہین بنایا گیا ۔ بلکہ مخدوم المخلوقات ہی بنایا گیا ہے۔

تمام نباتات اور حیوانات اوسکے واسطے ہین۔ زمین آدمی کیلئے بنائی گئی ہے جس

ہم اوسکو تمام ممالک اور جملہ آب وہوا مین افریقہ اور امریکہ کے گرم ممالک سے لیکر گرین لینڈ کے قطبی ممالک تک بستا ہوا پاتے ہین - مگر یہ حال حیوانات مطلق اور نباتات کا نہین ہے - حیوانات اکثر ممالک کے ساتھ مخصوص ہین - اور انسان کی ضروریات کے لحاظ سے وہ خدمت کے لئے بنائے گئے ہین - جو حیوان کہ انسان کے لئے نہایت کارآمد اور ضروری ہین وہ ہی جملہ ممالک مین زندگی بسر کرنے کے قابل نہین ہین - مثلاً گھوڑا اور کتا اور بیل جو ہر ملک مین انسان کے ساتھ پایا جاتا ہے شمال کے منجمد قطبی ممالک مین پہونچکے غائب ہوجاتے ہین - مگر گھوڑے کا کام اون بعض ممالک مثلاً **لاپلینڈ** مین ایک جانور **رینڈ میر** سے لیا جاتا ہے جو وہان کی انسانی ضروریات کے لئے قدرت کی بخشش ہے اور بعض ممالک مثلاً **کمسکٹکا** وغیرہ مین ایک دوسرا جانور پایا جاتا ہے جسکی شباہت شکل کے لحاظ سے کتا کہتے ہین - مگر اوصاف اوسکے عام کتون سے مختلف ہین وہ برفانی قطعات پر گاڑی کھینچنے کا کام دیتے ہین - یہی حال نباتات کا ہے کہ اوسکے اقسام ہی بعض گرم ممالک بعض سرد اور بعض معتدل مین پائے جاتے ہین - بعض پہاڑون اور بعض وادیون اور بعض فراخ میدانون سے مخصوص ہین - بعض تر زمین چاہتے ہین - بعض نم دار اور بعض خشک اور ریتلی زمینون مین پیدا ہوتے ہین - لیکن انسان **سنی گال** کے

کناروں پر بھی رہ سکتا ہے جہاں کی حرارت سے شراب جوش کھا جاتی ہے اور قطبی ممالک کی ایسی سردی میں بھی رہتا ہے جہاں کی برودت سے پارہ منجمد ہو جاتا ہے ڈاکٹر **بیلی صاحب** کا قول ہے کہ۔

"یہ صرف انسان ہی ہے جو ننگا ہے اور یہی ہے جو اپنے تئین"
"ملبوس کر سکتا ہے۔ یہ ایک ایسا وصف انسان کا ہے جو اوسکو"
"تمام ممالک کی آب و ہوا مین بسر کرنے کی قابلیت بخشتا ہے۔ وہ اپنے"
"لباس کی گرمی سردی اپنے مقام رہائش کے مطابق بنا سکتا"
"ہے"

ایک دوسرا وصف جو **انسان** کو ہر ایک ملک مین رہنے کے قابل بناتا ہے وہ اوسکی تمام قسم کی اغذیہ سے خورش حاصل کرنے کی قابلیت ہے۔ اگر یہ قابلیت اوسمین نہ ہوتی یعنے اگر انسان **ہمہ خور** نہ ہوتا تو ان سب ممالک مین ہرگز بسر نہ کر سکتا۔ منطقہ بارہ مین سوائے اُن ممالک کے جو منطقہ معتدلہ کے متصل ہین نہ کسی قسم کا بیج بویا جا سکتا ہے۔ نہ فصلین ہوتی ہین اور نہ کسی قسم کے نبات پیدا ہوتی ہین۔ اور صرف ایک حیوانی خوراک پر اونکو بسر کرنا پڑتا ہے۔ منطقہ حارہ مین نباتات کثرت سے پیدا ہوتی ہے اور عموماً اسی پر وہان کے باشندون کا گذارہ

ہوتا ہے لیکن منطقہ معتدلہ مین انسان ہمہ خور ہے کیونکہ سب قسم کی خوراک وہان کثرت سے مل سکتی ہے -

انسان کی نسبت کہا جاتا ہی کہ وہ سب ایک مان اور باپ کی اولاد سے ہین ہمکو اسکا ثبوت بہم پہونچانے کی ضرورت نہین ہے - ایک معنی جو ہم اس سے اخذ کرتے ہین وہ اس مقام پر ہمارے کار آمد ہین کہ **فزی الوجی** (علم موجودات) اور **اینا ٹمی** (علم تشریح الابدان) کی تحقیق سے یہ بات ثابت ہی کہ انسان کی ظاہری صورت - عادات زندگی - جسمانی قوت اور عقلیہ قوے مین گو کسی درجے کا اختلاف ہو لیکن اوسکی اندرونی بناوٹ ایک ہی ہے یا دوسرے الفاظ مین یون کہنا چاہیے کہ وہ سب ایک ہی جنس سے ہین -

لیکن عام حیوانات اور نباتات مین اونکی ایک جنس کی افراد کی شکل صورت اور خاصیتون مین اسدرجہ کا اختلاف پایا جاتا ہی کہ اونکا شمار کرنا نہایت محال بلکہ ناممکن ہوتا ہی - ایک انگریزی شو کا یہ ترجمہ ہی کہ -

"ہر ایک غلہ کے دانے اور ہر ایک پتی مین ایک خصوصیت ہوتی ہی بعض بے نشان رگین اور بعض مختلف نقشے"

اس سے حیوان مطلق اور ناطق انسان مین فرق معلوم ہوتا ہی اور ایک کے حالات سے دوسرے کے حالات پر قیاس کرنیکی غلطی معلوم ہوتی ہے - ہم نے مختلف موسون اور مختلف النسل لوگونکو مختلف زمانون مین مختلف مقامات پر جمع ہوتے دیکھا ہی اور ایسے واقعات کے مختلف نتایج بھی ہماری آنکھون کے سامنے ہین - آریا قومین وسط ایشیا کو چھوڑ کر دور دراز ممالک مین آباد ہوئین اور سوائے ہندوستان

مصر اور ایران کی اور کسی جگہ ذاتی امتیاز کبھی صورت نہین قایم کیگئی - اون ممالک کی اصلی باشندون سے نوآبادقومین ہمیشہ ملا جلا کی ہین لیکن انسانی نیچر یا طبایع کے تبدیل ہونیکی مثال پیدا کرنیکا کوئی موقع کبھی نہین ملا بلکہ عموماً اس ملاپ کا نتیجہ ترقی تہذیب ہوا ہی - اگرچہ یہ اصلی سبب اوس ترقی کا نہو - انگلستان کی اصلی تورانی ان نسل کے سیلٹ جب ایرین اقوام سے ملے ہین تو جو تبدیلی اونکے حالات مین پیدا ہوتی دکھائی دیتی ہی وہ تہذیب اور پستی کی جانب سے بلندی کی طرف رخ کرنیکے واقعات ہین **سیلٹک** اور **تورانی ان** اقوام نے ایشیا مین ملکر کوئی ممتاز کیرکٹر نہین پیدا کیا - لیکن جب ہم یورپ کے مغرب مین ان ہر دو اقوام کے افراد کو اٹھوین صدی مین ملتا ہوا پاتے ہین تو اونکے ملاپ کا نتیجہ دنیا کے علمی سرمایہ کا وہ عظیم انشان ذخیرہ ہے جسکی تہ چند اور صدیون تک بھی ملجانا بہت بڑی کامیابی کا باعث ہوگا - جب ہم اس سے آگے جاتے ہین تو نوآبادقومین امریکہ مین ہمکو یورپ کے بہت سے ممالک کی مختلف قومین مل جلکر بستی ہوئی اور بستی ہوئی دکھائی دیتی ہین - یعنے انگریز - جرمن - اطالین - اہل سپانیہ و فرانس وغیرہ جو مختلف اوقات مین اپنے ملکونسے نقل کرکے اور ایک قوم بنکر امریکہ مین جا آباد ہوئی ہین وہانکے اصلی باشندون سے ملنے کی بھی کوئی پابندی یا ممانعت نہین کی گئی ہے اس ملاپ کا نتیجہ سب لوگ جانتے ہین کہ اہل امریکہ یعنے یہ نوآبادقوم ترقی کے راستہ مین اپنے تمام ہمعصرونپر سبقت لے گئے ہین اور یورپ کو بھی اپنے پیچھے چھوڑ گئے

ہین اور دن بدن وہ ایسی ہی ترقی کرتے جاتے ہین -

لیکن اب مجھکو اپنے ناظرین کی اوس حیرانی کے دور کرنے کی کوشش کرنا چاہیے جو میرے اس صاف انکار سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ وہ سب دیکھتے ہین کہ مختلف ممالک مختلف اقوام - اور مختلف گروہون مین رہنے والے لوگ اپنی عادات - خصائل - خیالات - اطوار - اور زندگی بسر کرنے کے طریقون مین باہم بڑے بڑے اختلاف رکھتے ہین - اب سمجھنا چاہیے کہ انہین اور ایسے ہی امورمین اختلاف کا نام "نیشنل کیرکٹر" یا **قومی خصوصیت** ہے - قومی خصوصیتون کے پیدا ہونے کے اسباب ذیل مین بیان کیے جائینگے

مین کہہ آیا ہون کہ انسان کا دل فطرتاً نقال بنایا ہے - ایک گروہ انسانی مین جب کہ ربط و اتحاد پیدا ہوتا ہے تو اون مین نیک و بد عادات و خصائل اور طریقون مین مشابہت پیدا ہوجاتی ہے - نیز یہ کہ تمام ناطق حیوانات مین مل جلکر رہنے کی خواہش نہایت مضبوط ہے اور وہی طبع جس سے یہ خواہش اور میلان پیدا ہوتا ہے مانند ایک وبال اثر کے ایک دوسرے کے خیالات مین گہرا اتر جانے کی محرک ہوتی ہے تو ہم کہہ سکتے ہین کہ نیشنل کیرکٹر سوائے **اخلاقی** اسباب کے اور کسی شئے سے پیدا نہین ہوسکتا اور اسکے بعد ہمکو

"اخلاقی اسباب" کی تشریح کرنا لازم ہوگی۔

"اخلاقی اسباب" سے عام نفسون میں ہماری مراد ایسے تمام حالات سے ہو جو انسان کے دل پر بطور ایک باعث یا دلیل کے اثر ڈالنے کے قابل بنائے گئے ہین اور جو ہمکو ایک خاص قسم کے طریقون کے عادی بنا دیتے ہین۔ مثلاً ہم دیکھتے ہین کہ مفلسی اور سخت محنت عام لوگون کے دلون کو پست کر دیتی ہے اور کسی مسافس یا عقلیہ پیشہ کے قابل بنا دیتی ہے۔ اسیطرح جہان پر گورنمنٹ بہت شدت سے رعایا پر حکمرانی کرنے والی ہوتی ہے اوسکا بھی ایک معتدبہ اثر اونکے طبایع اور مزاجون پر پڑتا ہے اور تمام آزادانہ نہراونکے درمیان سے اوٹھ جاتے ہین۔

اسیطرح ایک کام کی عادت جو اسکے پیشہ ہونے کی حیثیت سے طبیعت مین قایم ہوتی ہے وہ بمنزلہ انسانی فطرت کے ہوجاتی ہے اور اوس سے ایک خاص کیرکٹر پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً ہم ہر زمانے مین اور ہر قوم مین معلوم کرتے ہین کہ ایک سپاہی اور ایک مذہبی خادم کا کیرکٹر ایک دوسرے سے مختلف پایا گیا ہے۔ یہ حالات ایسے ہین جو اپنا دائمی اور ناقابل تغیر عمل انسانون کے دلون پر رکھتے ہین۔

اسکے بعد اون مختلف مذہبی خیالات کا اثر ہے جو تمام انسانی طبایع پر اپنا اقتدار رکھتے ہین - تہذیب کی ترقی و تنزل مذہبی خیالات کے ساتھ گویا وابستہ ہین - اخلاقی نیکیان اور عیوب ہر قوم مین انہین مذہبی خیالات کی مناسبت سے پائی جاتی ہین اور بہادری یا بزدلی کے خیالات سب سے بڑا اثر انہین کا ہوتا ہے مذہبی خیالات کا اثر قومی **کیرکٹر** پر کسی خاص مثال کا محتاج نہین ہے اور جس قوم کی جانب دیکھا جائیگا وہ اپنے حالات ہمارے خیالات کے ثبوت پیش کرے گی اور یہ بھی سمجھ مین آجائے گا کہ وہ ایسے مختلف المذہب اقوام کے خیالات - عادات خصائل اور اطوار جو ایک دوسرے سے بہت قریب واقع ہوتی ہین کیونکر ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہوتی ہین -

قومی **کیرکٹر** پر رسم و رواج کا گو وہ کسی درجے کا ہو بہ نسبت کسی اور حالت کے کچھ کم احاطہ نہین ہے - صاف بات ہے کہ رسم و رواج سے خاص قسم کی اور ممیز عادات مختلف اقوام مین پیدا ہوجاتی ہین **سلیون** صاحب کا قول ہے کہ -

"چین (جسے وہ Dead sea of Man) انسان کا بحر مردار کہتے ہین) کی موجودہ (نہ ترقی کرنے والی) حالت کچھ تو آبا و اجداد کی

رسوم و عادات کی اندہی و جاہلانہ تقلید سے پیدا ہو رہی ہی اور کچھ باقی دنیا کے ساتھ
اونکے نہ ملنے جلنے کے دستور سے"

فاضل **ھیوم** صاحب نے "اخلاقی اسباب" کی تشریح مین
نو بڑے باعث قومی **کیوکلکس** کے بیان کئے ہین -

اوّل وہ کہتے ہین کہ "ہم دیکھتے ہین جہان ایک وسیع سلطنت بہت
صدیون تک قایم رہی ہے اوسنے تمام مملکت پر ایک قومی **کیوکلکس** پھیلا دیا ہی اور
ہر ایک حصہ مین اطوار کی مشابہت پیدا کر دی ہی - مثلاً چین کے باشندے اپنے
کیوکلکس کے بہت قریبی مشابہت کیلئے مشہور ہین - گو اوسکے مختلف صوبون کی آب ہوا
مختلف ہی"

دوّم "چھوٹی چھوٹی گورنمنٹین جو ایک دوسرے کے بہت قریب
واقع ہین مختلف قومی **کیوکلکس** کی مثالین ظاہر کر رہی ہین"
یہانپر مصنّف نے ایتھنز اور تھیبز کی مثال بیان کی ہی جسکو ہم پیشتر بیان کر آئے
ہین -

سوّم "جہان ایک گورنمنٹ کی حدود ختم ہوتی ہین وہان اونکا
خاص **کیوکلکس** بھی ختم ہو جاتا ہی اور ایک دریا یا پہاڑ کے گذرنے پر دوسری گورنمنٹ

مین ہم بالکل مختلف کیرکٹر پاتے ہین - فرانس - اور ہسپانیہ
کے درمیان کوہ پیرینیز حد فاصل ہی اور سکے ایک جانب کے لوگ خوش طبع
اور چست ہین - اور دوسری جانب کے بدمزاج اور کاہل

چہارم جہان آدمیون کا ایک گروہ مختلف اقوام پر پھیلکر اپنی
سوسائٹی اور باہمی ربط وضبط کو قایم رکھے اور انکے اطوار مین مشابہت پیدا
ہوجاتی ہے جو اون لوگون کے تمام اطوار سے جنکے درمیان وہ رہتے ہین بالکل مختلف
ہوتی ہے - مثلاً یورپ کے یہودی اور ایشیا کے آرمینین مختلف **کیرکٹر**
رکھتے ہین - پہلے فریب دینے مین مشہور ہین اور دوسرے راستبازی کے لئے

پنجم جہان ایک واقعہ مثلاً زبان یا مذہب کا اختلاف ایک ہی
ملک کے رہنے والی دو اقوام کو ایک دوسرے سے علیحدہ رکھتا ہی وہ کئی صدیون تک
ایک تناقض صورت اطوار کی محفوظ رکھتے ہین - ذہانت سنجیدگی اور بہادری ترکون
کی آجکے یونانیون کی مکاری سبک سری اور بزدلی کا پورا نقیض ہے -

ششم ایک قوم اپنے ملک سے نکلکر کرۂ زمین پر کہین جا رہی
اور انکے قومی اطوار بھی انکے اون کے قوانین اور زبان کے اونکے ساتھ جائینگے
اہل ہسپانیہ - انگلینڈ - فرانسیسیون اور ہالنڈ والون کی بستیان دور دراز

ہین بھی مختلف صورتین رکھتی ہین۔

ہفتم "لوگون کے اطوار مین ایک زمانے سے دوسرے زمانے مین ایک معتدبہ تبدیلی واقع ہوجاتی ہے۔ جسکی وجہ سے یا تو اونکی گورنمنٹ مین کسی عظیم انقلاب کا پیدا ہونا ہوتا ہی یا وہ بے ثباتی اور بے استقلالی ہوتی ہے جسکا تمام انسانی کاروبار کو متحمل ہونا پڑتا ہے۔ قدیم یونانیون کی نسبت مخت اور چستی اوس ملک کے موجودہ باشندون کی بد دماغی اور کاہلی سے کچھ نسبت نہین رکھتی۔ قدیم اہل روما کا مشہور **کیو کلٹو** اون کی صاف دلی۔ آزادی اور بہادری کی معیت تھا۔ لیکن آج وہ مکار۔ بزدل۔ اور غلامانہ طبیعت رکھتے ہین۔"

ہشتم "جہان کئی ہمسایہ قومین اپنی **پالیسی** تجارت یا سفر کے باعث باہمی ربط وضبط رکھتی ہون وہ اسی رابطہ کے تناسب سے آپسمین اطوار کی مشابہت پیدا کرلیتی ہین مثلاً تمام **فرنیک** مشرقی اقوام کا **کیو کلٹو** رکھتے معلوم ہوتے ہین۔ فقط ایک آزمودہ کار اوس اختلاف کو تاڑ سکتا ہی جو مختلف صوبون سے متعلق ہو اور جو صرف ایک اجنبی کی زبان سے بعض وقت فاش ہوجاتا ہی۔

نہم "ہم بعض اوقات ایک عجیب آمیزش مختلف اطوار اور **کیو کلٹو** کی ایک ہی قوم مین پاتے ہین۔ جو ایک ہی زبان کے بولنے والے

اور ایک ہی گورنمنٹ کے زیر حکومت ہون اور اس خصوصیت مین شاید انگریزی قوم تمام دنیا کے لوگون مین زیادہ شہرت کی مستحق ہی - اسکو ہم کسی خاص آب وہوا یا طبیعی اسباب کی طرف منسوب نہین کرسکتے - کیونکہ وہی اسباب ہمسایہ ملک سکاٹلینڈ مین واقع ہوتے ہین - مگر وہ اثر نہین رکھتے"

تمام گذشتہ بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ بڑے بڑے اسباب قومی کلچر کے ان اقسام سے ہین اور وہ سب اخلاقی اسباب ہین اور طبعی اسباب کو اون مین کسی موقع پر دخل نہین حاصل ہوسکتا - لیکن اگر یہ ماننا پڑے کہ طبعی اسباب کوئی اثر اس قسم کا رکھتے ہین تو وہ اسدرجہ ضعیف ہوگا کہ بہ مقابلہ اخلاقی اسباب کے اون کا عدم و وجود مساوی ہوگا -

اب معلوم ہونا چاہئے کہ یہ ایک عام حالت جسکی تمام مسلمانون مین یکسان شکایت ہونی کی وجہ سے اونکا ایک قومی کلچر ہوگیا ہی طبعی اسباب سے بالکل نہین پیدا ہوئی ہے بلکہ انہین اور ایسے ہی اخلاقی اسباب سے مسلمانون مین ایسی عادات - خیالات - اور زندگی بسر کرنیکے طریق پیدا ہوگئے ہین جنکی وجہ سے یہ خرابی اون مین داخل ہوئی ہے - اور یہ بھی نہین کہا جاسکتا کہ یہ خرابی ناقابل علاج ہے بلکہ جہان ہم آیندہ اون اسباب اور لوا عث کا مفصل بیان کرینگے اوپر غور کرنے سے معلوم ہوگا

کہ آیندہ اونکا علاج ایک یا دوسری نسل مین ہو سکتا ہی۔

ہم کہہ آئے ہین کہ دنیا کی مختلف اقوام کی ابتدائی ترقی کا باعث وہ روشنی ہوئی ہے جو اونکے دلون مین آئی ہے وہ روشنی کونسی تھی؟ وہ آزادی بخشنے والی دلونکی اطلاقی روشنی تھی جو مختلف زمانون مین مختلف ذریعون سے اون اقوام کے پاس پہونچی ہے اور اونکے دلون کو منور کیا ہی۔ اور علے قدر مراتب اون کی تمام قسم کی اصلاح کا باعث ہوئی ہے۔ یہ امر مسلم ہے کہ انسانی افعال اوسکے خیالات کے تابع ہین۔ اور خیالات کی درستی اوسی **نیچر** کی صحیح فرائض پورا کرنا سکھلاتی ہے۔ تو اونہین دنیا کی دولت اور عزت کی طرف لے جانے کا باعث یہی عام قاعدہ ہوا ہے۔ یعنے اون کے دلون کی روشنی اور اسی　　اخلاق کا نتیجہ اونکی دنیوی آسودگی اور دولتمندی کی طرف راہ نمونی کرتا رہا ہے۔ خدائے بزرگ پوچھتا ہے۔

الم نشرح لك صدرك

کیا ہمنے تیرا سینہ نہین کھولدیا ہی

کون کہتا ہے کہ نہین۔ وہ تو ایسا کھولا گیا ہی کہ اس سے پہلے کبھی نہین کھولا گیا تھا۔

اگر ہم دنیا کی تواریخ پر غور کرتے ہین تو اون واقعات کی مشابہت اور یکسانیت کے لحاظ سے جو اقوام کے حالات سے متعلق ہین ہم اسارے مین سیدھے اور

صحیح قواعد اخذ کرسکتے ہین - ایرانیون کی سلطنت کی بلندی اور عروج کے وقت کے حال
مین ڈ ڈیلو صاحب لکھتے ہین کہ " مہم مقدونیہ کے وقت وہ واحد عقل کل خالق
حافظ اور جملہ اختیار کے مالک کا ہونا تسلیم کرتے تھے - اوسکو تمام صداقت کی روح اور
تمام نیکیون کا دینے والا جانتے تھے اوسکو کسی تصویر یا شکل سے نہین ظاہر کرتے تھے"
اسکے بعد مصنف مذکور یہ لکھتے ہین کہ " اونکے آخری یعنی تنزل کے دنون مین عناصر پرستی
رفتہ رفتہ اون مین پھیل گئی تھی سب عناصر کی پرستش کرنے لگے تھے اور خاصکر آتش کی جسکو وہ
خدا کا سب سے قابل نائب خیال کرتے تھے - اونکے آتشکدون مین جو مندرون کے اندر
نہین بنائے ہوئے ہوتے تھے بلکہ کھلے آسمان کی چھت دائمی آگ جلتی ہوئی رکھی جاتی
تھی - اور طلوع ہوتے ہوے آفتاب کو انسانی پرستش کے لئے سب سے عمدہ شے سمجھتے تھے"
یہی حال یونانیون کا ہے کہ اوہام باطلہ اور تعصبات کی گرفتاری سے اونکے
خیالات آزادی پاچکے تھے - ایک مالک کے ماننے کا راستہ اونھون نے دیکھ لیا تھا
جب وہ دنیا کی تسخیر کے لئے اوٹھے - اہل عرب کے حالات مین اونکے ملکی فتوحات کی
طرف مائل ہوتے اور گھر سے نکلنے کے پیشتر ہم اسی شرط کا پورا ہونا دیکھتے ہین
لیکن اوہام وتعصبات سے خیالات کی آزادی اور راہ حق کی آگاہی - تو اس سے
ظاہر ہوتا ہے کہ سب سے پہلا باعث یا ان مدارج مین سب سے پہلا زینہ دولت و علم حاصل

کرنے کا خیالات کی روشنی اور آزادی ہے۔

بکل صاحب نے تحصیل علم کو حصول دولت کے بعد جگہ دی ہے اور یہ کہا ہے کہ "بغیر دولت کے فراغت حاصل نہیں ہوتی۔ اور بغیر فراغت کے کوئی علم نہیں سیکھا جاسکتا" لیکن در اصل تحصیل علم کیطرف راغب کرنیکے اسباب دوسرے ہین اور تحصیل علم اور حصول دولت ایک دوسرے کے ساتھہ شریک اور یکجا ہین اور ایک ہی قسم کے وسایل دونون کی جانب راہنمائی کرتے ہین۔

ڈریپر صاحب نے علوم کی تواریخ لکھتے ہوئے جہان یونانیون کے ملکی فتوحات کا ذکر کیا ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ فتح ممالک کے ساتھہ اون کو کن کن چیزون کے دیکھنے کا موقع ملا اور کیسے کیسے اسباب سے سابقہ پڑا وہان وہ یہ لکھتے ہین کہ۔

"ایک متقوی محرک غذا یونانیون کی عقل جستی کو دی گئی۔ اون مین ایسے آدمی ہی تھے جنہون نے فوج مقدونیہ کے ساتھہ دریاے ڈینوب سے لیکر نیل تک اور نیر سے لیکر گنگا تک سفر کیا تہا۔ اونہون نے بحر اسود کی شمالی سرد ہواؤن کے جھونکے کہاے تھے اور مصری بیابانون کے سموم اور رتیلی طوفانون مین سے گذرے تھے۔ انہون نے مینارون کو دیکہا تہا جو اوسوقت بیس صدیون

کی یادگار تھے۔ ملک کی منقوش لاٹین۔ عجیب و غریب اور خیالی تصاویر۔
مکانات کے خاموش اور مخفی راستے اور ان بادشاہون کے عفریت صورت بت
دیکھے تھے جو آغاز دنیا مین حکومت کرتے تھے **الیس پھیڈن** کی کمرون
مین وہ سیر ہاکے اگلے تند اور ہیبتناک بادشاہون کے تختون کے سامنے کھڑے
ہوئے تھے جنکی حفاظت پر دار سائڈون سے کیجاتی تھی **بابل** مین اب تک
اسکی دیوارین باقی تھین جو کسیوقت ساٹھ میل کی لمبی تھین اور تین مدیون اور
تین فاتحون کے دست برد سے پامال ہوکر بھی وہ اسّی فیٹ سے بلند تھین **بل**
کے آسمان فرسا مندر کے کھنڈر اب تک باقی تھے اور سکی چوٹی پر وہ رصدگاہ بنی
ہوئی تھی جہان سے کہ **چالڈیا** کے منجم ستارون کے ساتھ اپنی شبینہ
رفاقت کے کام کرتے تھے۔ اب تک وہان وہ محلون کے نقشے مع اونکے متعلق
باغون کے موجود تھے جنمین بڑے بڑے درخت ہوا کے درمیان اوگے ہوئے
تھے اور وہ آبی کل جو کسوقت مین موجود تھی جسکے ذریعے سے دریا سے
اونکو پانی پہونچایا جاتا تھا۔ مصنوعی جھیل مین اوسکے پانی کے لانے اور بند
کرنے کے بے شمار آثار سے کوہ آرمینیا کے برف سے ڈھکے ہوئے کھیت
اور فرات کے کناروں اور شہر کے درمیان اون کا رہستہ پتہ لگتا ہے

سطح دریا کے نیچے سب سے عجیب محل یہی تھا"

"اگر چالڈیا بیبیلونیا اور بابل مین زمانۂ قدیم کے عظیم الشان اور بزرگ چیزین دیکھنے کے لئے تھین تو ایران مین بھی قریب ایام کے کچھ کم عجائبات نہ تھے پرسیپولس کے ستون اور کئی عجائبات اور معجزات نہر سے پڑتے تھے۔ نقاشی۔ سنگ تراشی۔ مینا کاری۔ سنگ مرمر کا کام کتب خانے۔ مینار۔ عجیب وغریب تصاویر۔ اور سائنڈون کے بت وغیرہ وہان پائے جاتے تھے۔ موسم گرما مین شاہان ایران سکے بسر کرنے کا سر محل جو تراشیدہ اور صاف پتھر کی سات خیط دیوارون سے محفوظ تھا۔ اون مین سے اندرونی دیوارین جو بتدریج بڑھتی ہوئی بلندی اور مختلف رنگون مین مطابقت علم ایت کے سات سیارون کی بنائی گئی تھین۔ محل پر چاندی کی کھپریلین اور سونے کے شہتیر ڈالے ہوئے تھے۔ رات کے وقت روغن نفت کے چراغ بہت سی قطارون مین روشنی کر کے آفتاب کی روشنی کی ہمسر روشنی پیدا کرتے تھے۔ شاہان مشرق کی عیاشی کا ایک بہشت تھا جو فصیل کے درمیان تھا۔ سلطنت ایران ہلس پانٹ سے لے کر دریائے سندھ تک فی الحقیقت دنیا کا باغ تھا"

مصنف دوسرے اسکے بعد پھر لکھتا ہین کہ ہم اوپر سے نہیں کہا ہے

کہ نیچر کی نئی اور عظیم چیزون سے واقف ہونا انسان کے دل کو بڑھا دیتا ہے۔ سکندر کے سپاہی اور فوج کے ساتھ کے لوگ ہر ایک منزل مین غیر متوقعہ اور بہت خوبصورت نظارے دیکھتے تھے۔ کہین نہ ختم ہونے والے ریت کے میدان تھے اور کہین بادلون مین کھولی ہوئی پہاڑون کی چوٹیان تھین۔ بیابان پر سیراب تھے اور پہاڑون پر بہلگتے ہوئے بادلون کے سائے جنگلون مین پھر رہے تھے۔ وہ ایسی زمینون مین گئے تھے جہان کھربا۔ کھجور۔ صنوبر سنبر آس اور اولی اندر پیدا ہوتے تھے۔ اونہون نے ایسے جانور دیکھے تھے جو یورپ کے جانورونکے مقابلے مین نہ صرف نئے تھے بلکہ ہیبت ناک تھے۔ مثلاً گینڈا۔ دریائی گھوڑا۔ اونٹ۔ اور دریائی نیل اور گنگا کے نہنگ۔ اونہون نے تمام رنگون اور بہت سی پوشش کے آدمی دیکھے تھے۔ سیریا کے گندمی رنگ کے آدمی۔ گورے ایرانی اور سیاہ رنگ افریقی اُنہون نے دیکھے تھے۔

اسکے بعد وہ اور علے ذخائر کا بیان کرتے ہین جو یونانیون کو مفتوحہ ممالک سے حاصل ہوے اور پھر لکھتے ہین کہ "یونان کی عقل پختگی کسیقدر اون نیچر کے وسیع نظارون سے پیدا ہوئی اور کسیقدر اسنے ممالک مفتوحہ کے مذاہب سے بددلی۔

اسکے بعد مسلمانون کے حالات کے بیان مین وہ ایک فقرہ یہ لکھتے ہین کہ "دنیا کی تواریخ مین کوئی مذہب اتنی جلدی اور اسقدر سرعت کے ساتھ نہین پھیلا جتنا کہ مذہب اسلام - اب (یعنے تھوڑے ہی عرصے مین) وہ اٹلانٹک سے لیکر بحرالکاہل تک اور ایشیا کے مرکز سے افریقہ کے مغربی کنارون تک جا پہونچا" یہان وہ کسیقدر تفصیل کے ساتھ مسلمانون کے ملکی فتوحات کا ذکر کر چکے ہین - اور پھر ایک جگہ یہ فقرہ لکھتے ہین کہ "ہم بیان کر چکے ہین کہ کسطرح (یونانیون کی) علم انجیزی کی لیاقت جو انہون نے سکندر کی مہم ایران سے حاصل کی تھی علوم کی ایک حیرتناک پختگی کا باعث ہوئی مسلمانون کے جنگی اعمال کا بھی ایک ایسا ہی نتیجہ خیال مین لایا جاسکتا ہے"

ان اقوال سے اور ان واقعات سے جو ہم نے ایک معتبر عالم کے کلام سے اخذ کئے ہین - ہماری غرض اس امر کے ظاہر کرنے سے ہے کہ جن اقوام نے دنیا مین علم و تہذیب مین ترقی کی ہے اونکی ترقی کے اسباب کیا تھے - سب سے پہلا باعث وہ دلون کو آزاد اور روشن کرنیوالی روحانی تھی جسنے تعصبات اور باطل اوہام سے آزاد کرکے ان کے خیالات کو ایک دوسرے پہلو مین ڈالا - اور تسخیر ممالک کے ولولے اون کے دلون مین

پیدا کرکے اپنے گھرون سے نکالا وہ نکلنا گھرون سے اور دنیا کے رنگارنگ
تماشون سے واقف ہونا اونکو علوم کی جانب متوجہ کرنے کا باعث ہوا ہے
دولت اور علم گویا ایک ساتھ اونکے ہاتھ مین آئے اور ایک ساتھ اونھون نے
ترقی پائی۔ یہان تک کہ ایک مختلف قسم کا وقت آگیا یہ حال صرف ایرانیون
یونانیون اور مسلمانون ہی کا نہین ہوا ہے بلکہ دنیا کی تمام اقوام مین سے
جس قوم کے حال پر غور کرینگے یہی کیفیت اور یہی نقشہ اونکے حال کا نظر آئیگا
پس کوئی ناقابل علاج سبب یا اسباب ہماری قوم کی ترقی کے موانعات مین سے
نہین ہے اور سوائے ہمت اور کوشش کے ضرورت کی کوئی وجہ نہین ہے جو اعلے
سے اعلے ترقی کرنے سے اونکو روک سکتی ہو۔ فقط

راقم

سراج الدین احمد

قسطنطنیہ

یہ شہر آجکل اسلامبول کے نام سے مشہور ہی جسکو قدیم زمانہ مین بزنتین کہتے تھے اور وہ خلیج بحر اسود پر واقع ہے اور سات ٹیلون پر بنایا گیا ہی جو یورپ کے کنارون پر ہے اور اوسکو آبنای بوغاز جسکا عرض میل ڈیڑھ میل ہے ایشیا سے جدا کرتا ہی اور یہ شہر پیرس سے چھ سو ساٹھ میل پر اور وینا سے دو سو پچاسی میل پر اور بطرس برج سے چار سو پچہتر میل پر واقع ہی - اب اوسکی آبادی نو لاکھ آدمی کے قریب ہی جنمین سے دو ثلث مسلمان باقی نصاریٰ و یہود ہین اور اوسمین ۷۰۰۰۰ مکان ہین جنمین اکثر لکڑی کے اور کم پتھر وغیرہ کے - اور شمالی جانب مین تین کہنہ فصیلون سے گھرا ہوا ہے جنکا اکثر حصہ منہدم بھی ہو گیا ہی اور اوسکے جتھون مین سمندر ہی - وہان کی آب و ہوا مختلف ہی - جاڑے کا موسم زیادہ اور بارش بھی بکثرت ہوتی ہے اور موسم خریف مین جنوبی ہوا نہایت ہی سرد رہتی ہی جس سے طرح طرح کے امراض پھیلتے ہین اور موسم گرما بیچ معتدل ہی - اور مشہور تر یہ ہی کہ تقریباً ۱۲۰۰ برس پہلے اس شہر کی بنیاد بنرنس رئیس الملغر بین نے ڈالی اور اسلیے اوسکو بزنتین کہتے ہین - اسکو کئی بار

سلاطین کے حملون نے خراب و ویران ہی کیا ہی اور جب قسطنطین مشرقی جن رومیون پر تسلط ہو گیا تہا اس شہر پر قابض ہوا تو اسکو از سر نو تعمیر کیا - اور یہ واقعہ ۳۳۰ء کے بعد ہوا ہی اور اسیوقت سے قسطنطنیہ کہلایا اور مشرقی سلطنت کا پایہ تخت قرار دیا گیا اور شہر رومیہ پر فایق ہو گیا جو اس زمانہ مین بلحاظ عمارات و دولت خیز ہونے اور دست تجار کے ام البلدان کہلاتا تہا اور ۴۵۰ء مین ایک زلزلۂ عظیم ہوا جس سے اوس شہر کی سارے خوبی جاتی رہی مگر پھر تعمیر کیے جانے سے پہلی خوبی و درستی پھر آگئی - اسکے بعد اوس شہر پر متعدد حملے ہوے اور اہل تاتار اججم و بلغار و صلیبیا نے اوسپر دانت تیز کیے آخر ۱۴۵۳ء مطابق ۸۵۷ھ مین سلطان محمد فاتح نے اسکو فتح کر کے اپنے زیر حکومت کر لیا - یہ شہر بلحاظ موقع و مرکز دنیا کے شہرون سے خوشنما ہی اور باعتبار وضع کے چار حصون مین منقسم ہی پہلا مدینہ کبیرہ قدیم - دوسرا سلطنہ تیسرا بوغاز - چوتہا اسکودار - مدینہ کبیرہ مین مکانات وسیع اور محل عالیشان اور بازارین عمدہ اور بازار خوشنما اور اسکی فصیل بہ نسبت دوسرون کے بہت بڑی ہی اور اسمین بڑی بڑی جامع مسجدین جنکے منارے بلند اور چھت سونے کی گلٹ کی ہوئی اور ان سب سے زیادہ تر شہر جامع ایا صوفیا ہی جو نصاری کے زمانہ مین ایک بڑا کلیسا تہا -

اور یہ بہی منقول ہی کہ اسکو انتیموس معمار نے آٹھ برس کی مدت مین بملک قسطنطین

کے لئے تیار کیا اور اسمین ایک بڑا گنبد تہا جو زلزلہ کے صدمہ سے منہدم ہوگیا ہر چند
دوبارہ اسکی ترمیم کی گئی مگر پہلے کی سی خوبی نہین آئی اور اس گنبد کی استواری کیلیے
ایک قسم کی مصری لکڑی کے ستون لگائے گئے تھے اور اس گنبد مین چالیس جالیان
ہین جنہین سے اندر کی جانب روشنی پڑتی ہے اور اسکے متصل دو اور عمدہ بڑے گنبد
اور ۶ چھوٹے گنبد ہین - اور اس جامع مین ایک رواق ہے جسمین ۹ پتلے دروازے
ہین اور اندرونی جانب مین سنگ سماق کے عمدہ عمدہ ستون قایم کئے گئے ہین اور
ستون کے سرے تعزیرات سے انپر اصلی ہندسی ہیئت سے بدلے ہوئے ہین جس سے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے وہان ایک شکل تہی جو منہدم ہوگئی ہے اور اسکے منبر پر سلطان
فاتح کا جھنڈا کھڑا کیا گیا ہے اور چونکہ وہان کی دیوارون پر سنہری کام کیا ہوا تہا
سلطان نے چونا لگا دینے کا حکم دیا اور حال سلطان عبدالمجید خان نے اوسکا چونا نکالکر
اصلی رونق پر لانے کا امر فرمایا ہے بلکہ اسمین انواع اقسام کے نقوش لطیفہ سونے کے
پانی سے منقش کئے گئے ہین جس سے روئے دنیا کے عجائبات سے ممتاز اور
بے نظیر ہے - اسکے قریب سلطان احمد کی جامع مسجد آت میدان کے مقابل واقع ہے
جسکے ۶ بلند منارے ہین اور شہر کے جوامع سے (جامع نور عثمانیہ وجامع سلطان بایزید ہی
وجامع لالہ لی وجامع شاہزادہ وجامع سلطان محمد فاتح وجامع سلطان سلیم اوسلیم کے

باپ کی جامع بغچہ قہوہ کے نزدیک پل کے روبرو واقع ہی - اور جامع سلیمانیہ نہایت ہی بلند ہی اور اسکے ستون بہت بلند جنمین سے ہر ایک کا طول ۳۰ دراع ہی اور ہر ایک ستون پر چار منارے ہین اور ہر منارے پر تین تین دائرے بلند کمال لطافت وصنعت سے بنا ہوئے ہین اور اس جامع کے روبرو محلہ شیخ الاسلام کا دروازہ ہی - اسکے قریب سلطان عبدالمجید کا مقبرہ قابل دید ہی اور سلطان بایزید کا مقبرہ اسی جامع کے پاس ہی اور اکثر دوسرے سلاطین کے مقبرے بھی شہر کے درمیان واقع ہین - اس شہر مین حمام تین سو سے زیادہ ہین - ان سب مین حمام ایاصوفیا اور حمام محمود پاشا اور حمام سلطان بایزید اور ایک اور حمام جو قلعے کے نیچے ہی نہایت ہی اچھا ہی - یہان خانقاہون اور سراؤن مین سنبلی خان والدہ خان بلطجی خان بیوک بالدرخان سلطان روضہ سر کوشک خان وزیر خان تحت القلعہ خان کرکجی خان بیوک یگی خان مصطفے پاشا خان جوخجی خان یارم خان تختہ خان یالدرم خان مشہور سرائین ہین - ان سراؤن مین سے اگلی نو سراؤن مین شام ومصر کے لوگ اور یالدرم خان مین مغربی لوگ فروکش ہوا کرتے ہین اور باقی سرائین عام ہین -

اس شہر مین کئی میدان ہین از انجملہ ایک میدان ہی جسکو میدان یگی بغچہ کہتے ہین اس میدان کے قریب ایک شفاخانہ ہی جو سلطان عبدالمجید خان کی

والدہ نے - اطبا اور بیمارونکے لئے نذر نگار اور جو کچھ اوسکی دوا اور غذا وغیرہ کا خرچ ہی مقرر کردیا ہی - اس میدان سے ملکہ اندرون شہر کے سب میدانون سے بڑا ایک اور میدان ہی جسکو آت میدان کہتے ہین - یہان سرزمین مصر کے تین پتھر کا ایک پہلو ستون ہی جو ایک ہی پتھر مین تراشا ہوا ہی یہ ستون بہت پتیر سے لایا گیا تھا اس ستون کے سوا ایک اور ستون ہی جسکو عمود الحیہ (سانپ کا ستون) کہتے ہین کیونکہ اس ستون مین دو بڑے سانپ ہین ایک دوسرے کو لپٹا ہوا - اب اون سانپون کا سر کسی حادثہ سے کٹ گیا ہی کہتے ہین کہ یونانیون نے اس ستون کو سانپون کے دفع کے لئے بنایا تھا یہ اونکی اون خرافاتون مین سے ہی جنکے وہ خوگر ہو گئے تھے اس میدان مین ایک اور عمود ہی جسکو شبزی طاش کہتے ہین یہ اسطوانی شکل کا عمود ہے اور نہایت قدیمی ستون کہلاتا ہی - آت میدان کے قریب زمین کے نیچے ایک مقام ہے کہ قدیمی عمارتون مین سے رہگیا ہی جسکو بن برو یک یعنے ہزار ستون کہتے ہین یہ مقام اپنے عمدہ اور بڑے بڑے ستونون کی وجہ سے قابل دید ہی -

قسطنطنیہ کے اسی حصہ مین مشرق کی طرف باب عالی ہی واقع ہے جہان دربار ہوا کرتا ہی - یہین وزیر اعظم اور اور اعیان واکابان سلطنت جو شاہانہ احکام کے بندوبست پر مامور ہین اجلاس کیا کرتے ہین - اس باب عالی مین حضرت

سلطان کے لئے ہی ایک خاص مقام ہی جہان بعض اوقات اجلاس ہوتا ہی۔
باب عالی کے قریب طوب قپوسرای نامی محل بہی ہی جسکو سلطان محمد فاتح نے از سر نو بنایا تہا
اس محل کو شہر سے ایک استوار دیوار نے الگ کر دیا ہی اسکے آٹہہ دروازے ہین چند دروازے
شہر کیطرف اور چند دروازے سمندر کیطرف۔ اسکا طول چہہ ہزار گز ہے یہ محل بڑے
مشہور محلات مین سے ہی۔ یہ محل ایک وسیع خانہ باغ مین ہے اس باغ مین بڑے
بڑے عمدہ اور خوشنما درخت قرینے سے لگائے گئے ہین اور کچہہ وحوش بہی۔
اور سمندر کیطرف قصر کلخانہ ہی جہان خیرات کے انتظامات ہوا کرتے ہین اسکے اطراف
ہین باب ہمایون ہی۔ اور ایک بڑا میدان بہی ہی جہان وہ عمارت ہی جسکے اندر
تماشا قسطنطین اکبر کا بنایا ہوا قدیمی گنبد داخل ہوگیا ہی۔ یہان سب قسم کے قدیمی ہتیار
اوزار ہین اور نادر الوجود اشیا کی خرید و فروخت ہوا کرتی ہی۔ اسیطرف ایک اور
میدان ہی اس میدان دیوان کبیر یعنے دربار کا بڑا محل ہی اس محل کے روبرو دو رویہ
سرو کے درختون کی قطار محل کے اوس دالان تک چلی گئی ہی جسکی دیوارین سنگ مرمر
سے بنی ہوئی ہین اور اون دیوارون پر سنہری نقش و نگار ہی۔ اس دالان کے متصل
ایک اور بنگلہ ہے جسمین سلطانی کرسی سنگ مرمر کی ایک بڑے گنبد کے نیچے رکہی گئی ہے
اسی بنگلہ کے متصل زنانہ محل ہی اور اسیکے قریب سلطان سلیم ثانی کا حمام خانہ ہے

اس حمام مین ۲۰۳ حجرے ہین - یہ درباری محل ایسے مقام پر واقع ہے جہان سے سلطانی خزانہ اور ضرنجانہ اور بڑا کتب خانہ ہمایون اور مالگزاری اور اوقاف کی محکمے برابر نظر آتے ہین -

قسطنطنیہ کے اس حصے مین کئے بڑے بازار ہین ان بازارون مین بازار بازستان بہت مشہور ہے یہ بازار پتھرون سے بنایا گیا ہے - دن بھر کو چند خاص اوقات مین کھلتا ہے مسلمانون کے قدیمی اور بڑے مالدار تاجر اسی بازار مین تجارت کرتے ہین اور یہین قیمتی ہتھیار اور عمدہ پوشاکین اور نفیس چیزین فروخت ہوتی ہین - اسی بازار کے قریب اور کئی نامی بازار ہین چنانچہ قلبقچی چارشوسی یعنے بازار طبنجیہ - یہ بازار نہایت خوشنما اور بڑے قرینے سے بنایا گیا ہے اس بازار مین دو رویہ دو ہزار دوکانین ہین اور ہر قسم کے عمدہ کپڑے فروخت ہوتے ہین - بیچ بازار مین نہایت خوشنما چوکی ہے جہان بہت بڑی کرسی اجلاس سلطان کے لئے بنائی گئی ہے اس کرسی پر کبھی کبھی سلطان اجلاس فرماتے ہین - اس بازار کے بازو ایک اور بازار ہے جسکو بازار کیسا جیہ کہتے ہین یہان لشکری لباس کا رچوبی کام کئے ہوئے طرح طرح کے فروخت ہوتے ہین اس بازار کے قریب جوہری بازار ہے جہان قسم قسم کے جواہر فروخت ہوتے ہین - اور اس سے متصل بازار چوخی خان ہے بڑے بڑے مالدار جوہری یہین ہین - اور اسکے قریب بازار سرایات ہے جہان قدیمی چیزین جیسے ہتھیار وغیرہ فروخت ہوتے ہین

اس بازار کے بازو بازار خانین ہے۔ جہان قیمتی بنطرفل موتی اور الماس کے بنے ہوئے فروخت ہوتے ہین۔ اسکے بازو اوزون چارشو واقع ہے۔ یہ ایک بڑا بازار ہے اسمین سب قسم کی عمدہ چیزین اور فرنگی اور مشرقی قماش وغیرہ فروخت ہوتے ہین اور وہین ایک اور بازار ہی جو سلطان بایزید کی جامع کے قریب سے شروع ہوکر قلعے کے قریب تک چلا گیا ہے۔ اس بازار کو ایک دفعہ آگ لگ گئی تھی بعد آگ لگنے کے نہایت خوشنما قرینے پر بنایا گیا اور اس بازار کے قرب وجوار کے گھر بھی ویسے ہی خوشنما بنائے گئے۔ انہین بازارونکے قریب وہ سرائین بھی جنکا آگے ذکر ہوا ہے واقع ہین۔ ہر شہری آدمی جب قسطنطنیہ آتا ہے تو کشتیان اوسکو معہ ساز و سامان کمرک تک پہونچا دیتی ہین وہان حسب قانون و دستور اسباب کی دیکھا بھالی ہو جاتی ہے۔ اسکے بعد جب مسافر سرائے مین پہونچتا ہے تو ہفتہ یا مہینہ بھر کے لئے حجرہ کرایے سے لیتا ہے۔ وہان حجرے کا کرایہ مہینہ بھر کے لئے پچاس سے دو سو روپے تک بلکہ اس سے زیادہ بھی ہوا کرتا ہے بشرطیکہ حجرے کے اندر ایک اور حجرہ ہو۔ اسکے بعد سرائے کا منتظم مسافر سے راہداری طلب کرتا ہے۔ اگر مسافر مسلمان ہے تو اوسکی راہداری مامور التذکرہ کے پاس بھیجدیتا ہے اور نصرانی مسافر کی راہداری بطریق کی وکیل کے ہان اور یہودی مسافر کی چٹھی خاخام کے پاس روانہ کر دیتا ہے۔ یہ راہداری اوسی عہدہ دار کے پاس

رہتی ہے - جب مسافر اوس شہر کا قصد کرتا ہے سرائے کا منتظم کو توالی سے اوسپر شرح کرا کے پرچہ
اوس مسافر کو لا دیتا ہے - قسطنطنیہ کے اس حصے مین فرنگی طلبا کی ہوٹل نہین جیسی دوسرے
حصے مین یعنے غلطہ مین موجود ہین اسلئے کہ فرنگی لوگون کی یہان سکونت نہ ہونے سے
مسافر فرنگی بی یہان فروکش نہین ہوتے مگر اکثر تاجرین اسی حصے کی سراؤن کو دوسرے
ہوٹلون اور گھرون سے فائق سمجھتے ہین - کیونکہ یہان کی سرائین نہایت ستھری اور
پتھر سے بنی ہوئی ہین اور دریچے اور دروازے سب آہنی ہین یہان بخلاف اور مقامون
کے آگ لگنے کا بڑا امن ہے - ورنہ اور مقامون مین کوئی دن یا کوئی ہفتہ
ایسا نہین گذرتا ہے کہ ایک دفعہ یا دو دفعہ یا اس سے زیادہ وہان آگ نہ لگتی ہو اور جب
آگ لگتی ہے تو صرف ایک یا دو ہی گھر کا فیصلہ نہین کرتی بلکہ دور دور تک جڑ لے لیتی
ہے اگر اسطرح اس شہر مین آگ نہ لگے تو اب تک اس شہر کے برابر دنیا بھر مین کوئی شہر
والا کوئی شہر نہ ہوتا - الغرض انہین سراؤن اور بازارون کے قریب بھٹیارخانے
اور خورد و نوش کی بہت ساری دکانین واقع ہین اور وہین مٹھائی اور حلوے
اور مربے اور شربت کی دکانین بھی ہین - مین سمجھتا ہون کہ کسی شہر مین اس خوبی سے
مٹھائی اور حلوے وغیرہ بنائے جاتے نہ ہونگے جیسی اس شہر قسطنطنیہ مین بنائی جاتی
ہین -

قسطنطنیہ کے اسی حصے مین بڑے بڑے مشہور محلے ایک سو سے زیادہ ہین -
اس محلہ مین نو ہزار گھر ہین - اور اس حصہ مین تین سو چوالیس جامع اور ۵۱۸ مدرسے
ہین اس حصے کی کئی گلیون مین پانی کی کلین بھی ہین اور راستے اکثر تنگ اور ٹیڑھے
ہین مگر اسوجہ سے کہ شہر کی زمین ڈھلاؤ ہے راستے کیچڑ سے پاک رہتے ہین - اس محلہ مین مسلمانون
کے اکثر گھر خوشنما اور کشادہ ہین ہوا اون مین خوب آتی ہے - اور نصاریٰ کے گھر مسلمانون
کے محلے سے دور اور شہر کے کنارے الگ الگ ہین یہ گھر اکثر ناموافق ہوا والے
مقامات مین واقع ہین - جو چند محلے ابنای بوغاز کیطرف ہین سو یہ ہین قوم قبو دیگی قبو
سماطیا قبو طرب قبو اورنہ قبو آیری قبو قرامید محلہ بترقبو - اور بندرگاہ کی
طرف سمندر کے متصل یہ محلہ ہین - جبالیا فنار - ان دو محلون مین خاص رومی
لوگ رہتے ہین اور وہین فصیح یونانی زبان بولی جاتی ہے - محلہ فنار کے قریب
محلہ بلاط ہے - اس محلہ مین یہود رہتے ہین اسکی ہوا نہایت خراب ہے - ان محلون
مین ہر ایک گھر کے لئے ایک کشادہ خانہ باغ بالضرور ہوا کرتا ہے اور اکثر گھر تختے کے
بنے ہوے ہین -

قسطنطنیہ کے اس حصے کے کئی دروازے ہین چند دروازے خشکی کی طرف ہین
ان دروازون مین مشہور تر دروازہ پدی قلعہ قبوسی ہے - اس دروازے کے باہر

ایک محلہ ہی جسکو یدی قلہ کہتے ہین یہ محلہ پیشتر بہت مشہور تھا - یہان بادشاہ اور بڑے بڑے عہدہ دار قید کئے جاتے تھے - اس محلہ کے قریب رومی لوگون کا شفاخانہ ہی اور آرمینیون کا شفاخانہ بہی یہین ہی - اور ایک اور محلہ ہی جسکو سلوری قبو کہتے ہین یہین سے اوس محلہ کی راہ ہی جسکو باتعلی کہتے ہین اور وہ بہی شہر کے باہر ہے اور اوسمین رومیون کا ایک مشہور گرجا ہی جسکو باتعلی کہتے ہین اور اوس محلہ کے متصل اور نہ قبو ہی اور جو سمندر کی طرف دروازے ہین اونکے نام یہ ہین -

بلاط قبو و فنار قبو یلزان قبو یکی قبو ایا قبو - حبب علی قبو ایزمہ قبو -
اودون قبو زندان قبو بلغہ قبو اخور قبو خجا للادی قبو قوم قبو -
داود قبو - اور اوسیطرف ایک مقام ہی جسکو لنغہ لبنانی کہتے ہین - یہ بڑا کشادہ میدان ہی - یہان طرح طرح کے درخت اور گلبن وغیرہ ہین - یہ میدان یکی محلہ تک چلا گیا ہی - اسکے متصل صمائیہ قبو اور نادل قبو بہی واقع ہین - رہا پانی جو اس حصے مین بہم پہنچتا ہی سو یہ ایک مقام سے جو شہر سے چہہ ساعت کی مسافت پر ہے آتا ہی - وہان ایک وادی ہے اوسکے اطراف دیوار ہی اسکو بنودہ کہتے ہین جملہ سات بنودی ہین وہان بارش کا پانی جمع ہوتا ہے ہر بنودی مین ایک ایک منفذ ہے اوس منفذ مین سے پانی ایک پرانی نالی مین پہونچتا ہی اور اوس نالی مین سے کئی نالیون

نالیون مین ہوکر جامع مسجدون اور حمامون اور شاہی محلات اور پنگھٹون اور اور گھرون مین پہونچتا ہی اور ان نالیون کے لئے بڑے بڑے تنظرے (فخان) بنائے گئے ہین - نہایت قابل دید یہ سلطان سلیمان کیوقت کے بنے ہوے ہین -

قسطنطنیہ کا دوسرا حصہ پہلے حصے کی شمالی طرف واقع ہی اور دونون حصون کو سمندر کے ایک آبنای نے جسکا طول قریب دو میل اور عرض قریبا ڈیڑھ میل ہے جدا کردیا ہے یہی آبنای اوس شہر کی بندرگاہ ہی جہان جہاز ٹھہرتے ہین - یہ بندرگاہ دنیا بھر کی بندرگاہون سے موقع اور اوس کے نظر کرتے کہین فایق ہی - چونکہ یہان کشتیون کو ایک طرف سے دوسری طرف گذرنے مین خلل لاحق ہوا کرتا تھا اسلیئے تختے کے دو پل بنادئے گئے ہین جسپر لوگ اور گھوڑے اور گاڑیان آیا جایا کرتی ہین - ہر پل کا ایک ایک دروازہ ہی کہ بندرگاہ مین جہاز پہونچنے کے وقت کھولدیا جاتا ہی ان پلون مین سے ایک پل اسلیئے ہی کہ سرکاری جہاز تجارتی جہازون سے جدا ہوجائین - اس پل کو سلطان محمود خان نے بنایا تھا اور دوسرا سلطان عبدالحمید خان نے بنایا ہی - شہر کے اس حصے کے بھی دو حصے ہین ایک حصہ سمندر کے متصل ہی جسکو غلطہ کہتے ہین اسمین کروڑگیری اور جہازونکے مخزن اور تاجرون کی کوٹھیان اور ہوٹل ہین یہان مشرق و مغرب سب قسم کی قومین بستی ہین - اس حصہ مین عمدہ محلہ یک آوغلی ہی - یہان کی راہین کشادہ اور خوشنما ہین اور بڑی بڑی کوٹھیان اور ہوٹل یہین ہین اور اس محلہ مین ایلچیون کے

بنگلے اور فرنگیون اور آرمینیون اور ارمنی کاتلکیون اور اور فرنگیون کے گرجے ہین - یہانکے
ہوٹل سیاحون اور ہر شہر یونکے لئے عام ہین - ان سب مین فرنسیسیون اور انگریزون کا ہوٹل
بہت مشہور ہی - وہان آدمی کو ہر روز کوٹھری اور فرش کی اجرت قریب پندرہ غروش
دینی ہوتی ہی اور معہ غذا پچاس قرش سے اسی قرش تک یعنی جیسے مقام اور اوان غذا ہونگے
ویسے ہی اجرت بی زیادہ ہوگی - اس حصہ مین کے کئی مقام پر اور کئی گھر ہین جہان بہت سی
کوٹھریان معہ فرش و پلنگ موجود ہین وہان آدمی کو دس غروش سے پندرہ غروش تک
روزانہ دینا ہوتا ہی اور وہان کا دستور یہ ہی کہ دروازے پر ایک پرچہ لگا دیتے ہین کہ یہان معہ فرش
وغیرہ حجرہ کرایتاً ملتا ہی - اس محلہ کے درمیان غلطہ سرائی بی واقع ہی - یہین ایک طبی مدرسہ ہے
جسے ۱۸۴۸ء مین آگ لگ گئی تہی - اسی مدرسے کے روبرو تیاتر و کبیر ہے یہ فرنگیون کی بانگاہ
اور تماشا گاہ ہی - اور اسی محلہ مین ایک کشادہ شرک ہی اور یہ شرک اوس مقام تک چلی گئی ہی
جسکو تقسیم کہتے ہین کیونکہ پانی وہین سے اکثر مقامات کو جاتا ہی - اور یہ پانی اون نبودون سے
آتا ہی جو پانچ ساعت کی مسافت پر واقع ہین - یہ نبود ایک وادی کو کاٹ کر بنایا گیا ہے
اس وادی مین بارش کا پانی چہ طرف سے جمع ہوتا ہی اور پتھر کی نالیون مین ہوکر اون نبودون
مین پہونچتا ہی جسطرح پہلے حصہ کی نالیون کا حال ہی - اس پانی کے علاوہ
مین اور بہی پانی موجود ہی اس پانی کا مقام پتھر کی زمین سے بہت نیچا ہی

شہر مین نہین آسکتا۔

اس شہر کے تیسرے حصہ کو فرنگی لوگ باسفور کہتے ہین یہین آبنائی بوغاز ہی جو یورپ اور ایشیا کو جدا کرتی ہوئی بحر اسود کو بحر ابیض سے ملا دیتی ہی اس آبنائی کا طول ۲۰ میل ہی اور عرض کہین میل اور کہین ڈیڑھ میل ہے۔ اس آبنائی مین ہمیشہ پانی کی موجین کثرت سے آتی ہین اور بحر مرمرا مین جو متصل بحر ابیض کے ہی گرتی ہین۔ اس آبنائی کے دونون جانب مشہور مقامات اور محلہ واقع ہین ایک ایک خطہ یہان کا گویا ایک چھوٹا شہر ہے۔ یہان خوشنما بنگلے اور مکانات اور بڑے بڑے کشادہ بازار ہین اور بازارون مین ہر طرح کے تاجر اور ہنرور لوگ رہتے ہین۔ اس حصہ کی سمت جو یورپ کی جانب ہی غلطہ سے بحر اسود تک چلی گئی ہی اس حصے کا مشہور مقام توپخانہ ہی اسی مین مشیر توپخانہ کی سکونت ہی اور سلطان محمود کی مشہور جامع مسجد بھی یہین ہی۔ توپخانہ کے متصل دو محلہ ہین۔ محلہ رقندقل اور محلہ قباطاش۔ اور اسکے متصل ایک محل ہی جسکو طوپخانہ کہتے ہین یہ بھی یہان کی ایک مشہور عمارت ہی۔ یہ عمارت سلطان عبدالمجید خان نے بنائی ہی اور اس مین بہت صنعت کیگئی ہی۔ یہ سولہ برس مین تیار ہوئی ہی اور تین لاکھ تہیلیان اسکی تعمیر مین صرف ہوئی ہین۔ اسکے بعد محلہ بشکطاش واقع ہے اور چراغان سرائے بھی یہین ہی اور سرائیہ ہمایونیہ یعنی محل سلطانی یہین ہی یہ محل نہایت قرینے سے بنایا گیا ہی محلہ اورتہ کوئی دفتر دار بیرونی توری چشمہ ارنبود کوئی اسی حصہ مین ہین اور یہ پچھلا

محایہ مشہور اور بڑا ہی ادراس محلہ کے قریب بنک ہی اور یہین فرنگی راہبون کا تجنیری مدرسہ ہی ہے
جہان مختلف لغت اور کچھہ ضروری علوم پڑہائے جاتے ہین - اسکے قریب روم ایان حصار
بوجسی کوئی - امریفان مابطہ لیان استنبہ رگی کوئی کوئی ماتبی طرابیا
بیوکوار وغیرہ محلے واقع ہین - یہ پچھلے دو محلے ایسے ہین کہ ایلچی لوگ اور فرنگی و نصرانی
امرا و عہدہ دار موسم گرما مین یہین آرہتے ہین - ان محلون کا پانی میٹھا ہی اور یہانکے
بنگلے خوشنما ہین - اور ان محلون کے قریب سیر و تفریح کے کئی مقامات ہین از انجملہ فندقلی صوی
کستناسوئی یل بیوکدرا صاری پر یکی محلہ رومیلی قوناق وغیرہ - اس آبنائی کے
کناری محلات اور مکانات سرکاری عہدہ دارونکے بھی ہین جہان وہ موسم گرما مین آرہتے ہین
جب موسم سرما آتا ہی تو شہر کو چلے آتے ہین - یہان کے مقامات اکثر خوشنما ہین سرسبز ٹیلے
اور اپر شاداب درخت بکثرت ہین - باغات بھی خوشنما اور قرینے سے یہان بہت سے
ہین - اسکے مقابل آبنائی کی دوسری طرف اسکودار کی جانب دوسرا برہے جسکو قارہ
استیا یعنے براشیا کہتے ہین اسکے اونچے اونچے ٹیلے سرسبز درختون کی پوشاک پہنے ہوے
اور وہانکے محلون کی رونق اور لنگر انداز ہوے پانی کی بہار اور جہازون اور کشتیون کا
اوسمین ستارونکی طرح چلنا اوس مقام کی ایک عجیب رونق دکھلاتا ہی گویا واقعی ایک جنت ہی
جسکے نیچے نہریں بہہ رہی ہین ایسا کوئی مقام دنیا بھر مین نہین - دنیا بھر کے سیاح یہان کا لطف

اور یہان کی عمدہ آب وہوا اور یہانکے لوگون کا اخلاق اور مروت سے بہرہ مند ہونیکے لئے دور دور سے آتے ہین۔

چوتھا حصہ اسکودار کہلاتا ہی یہ قسطنطنیہ کے دوسرے طرف بر ایشیا مین واقع ہی اسکو آنبائی بوغاز نے قسطنطنیہ سے الگ کردیا ہی۔ اس حصہ مین کئی جامع مسجد اور محلات اور مکانات نہایت خوش وضع ہین آب وہوا نہایت درست ہی۔ اس حصے کے بیرونی مقامات مین عمدہ انگور کے بہت سے سنڈ ہین۔ یہ مشہور انگور ہی اسکو چاوش ازمی کہتے ہین ایسے انگور بہت ہی کم دوسری جگہ ہونگے علاوہ اسکے اور بہت سے درخت میوہ دار لگے ہین۔ یہانکے مشہور محلہ یہ ہین۔ محلہ سلطان سلیم نام بانی سرعسکریہ یکی محلہ ہے یہان [illegible] رہتے ہین [illegible] اس حصے کی سنوارنے مین [illegible] محلہ قاضی کوی۔ محلہ اسمہ سجد پاشا واقع ہی۔ اور بحر اسود کیطرف سمندر کے کنارہ کنارہ ہی بہت سے محلے [illegible] بحر اسود کیطرف چڑھتے ہوے بوغاز کے کنارہ کنارہ قوز [illegible] پاشا لیمان اور سلطان کا مشہور محل اور محلہ کلیا یکی محلہ اشقدار کوی والد کوی [illegible] انضول حصار قاتلیجا انجیر کوی واقع ہی اور یہان پر مولوی خانہ مین اوتر کے گروہ کا لیئے پایہ تخت کا ایک مدرسہ بھی ہے رہے اور محلے سوا اونکے یہ نام ہین بیکوس نشان طاشی صمود لجہ مجیدلوی

بیوراس اناضول فنارہی - اس حصے کے بلند مقام مین اونچا پہاڑ ہی اس پہاڑ
مین ایک محلہ ہی جسکو جا یلیجا کہتے ہین یہ محلہ اپنی بلندی اور تازگی اور پانی کی عمدگی
اور انگور کے منڈھوے کی وجہ سے نہایت مشہور ہی - یہان ایک بلند ٹیلے پر عبدالحق
افندی طبیب سلطانی نے ایک رواق بنایا ہی جہان سلطان محمود خان سیر کے لئے
بارہا آیا کرتے تھے - اس قلعہ کے سوا ایک اور چھوٹا سا قلعہ اسے حصہ اسکودار کے روبرو واقع
ہے جسکو قزلقسی کہتے ہین اور غربی جنوبی جہت مین کئی جزیرے ہین ان مین
بڑا جزیرہ جسکا نام ہیبلی اضہ ہے اور اس سے چھوٹا ایک اور جزیرہ جسکو قلینہ لی اضہ
کہتے ہین - یہ دونون جزیرے قسطنطنیہ کی سیرگاہین ہین - یہان خوشنما مکانات اور مہمانخانے
اور مسافرخانے بہت سے ہین - اکثر لوگ سیر کے لئے یہان آتے ہین اور بڑے جزیرے
مین لشکری بحری مدرسہ ہی اور رومیون کا بھی ایک مدرسہ ہی - یہین رومیون کی
ایک زیارتگاہ ہی یہ اونکے یہان ایک مشہور مقام ہے - اس حصے مین آدمی بحر اسود کے
قریب قریب جسقدر چڑہتا جائیگا عمارتین کم ہوتی جائین گی اور زمین کی کیفیت بدلتی
جائیگی اور اونچے اونچے ٹیلے نظر آتے جائینگے جو سمندر کی جانب پست ہوتے گئے
ہین - اس حصہ مین بوغاز کیطرف ایک بلند پہاڑ ہی جسکو جبل یوشع کہتے ہین یہ سمندر سے
۱۸۵ میٹر بلند ہی جسکی چوٹی سے قسطنطنیہ اور اوسکے اطراف کے مقامات اور بحر اسود

اور اوسمین چلتے ہوے جہاز دکھائی دیتے ہین - اس حصہ کے قریب ایک ویران مقام ہے
کہتے ہین کہ یہان خلد دنیا نامی ایک شہر تہا اب اوسکا کوئی نشان سوائے ایک پرانے
گرجا کے جسکی دیوارین بہی منہدم ہین ایک نشان ہی باقی نہین اس محلہ کو اب قاضی کوئی
کہتے ہین - رہے اس شہر کے مکانات جہان لوگ سیر کے لئے جاتے ہین از انجلہ ایک
مقام ہے جسے کاغذخانہ کہتے ہین یہ مقام ترسخانہ کیطرف بندرگاہ کے اخیر مین ہے
یہ نہایت شاداب نہر دار ہی آدہی میل کے قریب اسکا طول ہے یہان کا میٹھا پانی ایک
استوار نالی سے آتا ہی - اس نالی کے چوطرف سرو اور زیتون کے درخت ہین - یہان
ایک محل سیر کے لئے بنا ہوا ہی اسکے گرد ایک خوشنما باغ ہے جسمین طرح طرح کے درخت پہولون
سے لدے ہوے موجود ہین یہ باغ اور محل سلطان احمد سوم نے ۱۷۲۴ء مین بنایا تہا
اور نالی جسمین سے اس مقام پر پانی پہونچتا ہی اوسکو ایک بڑے بند نے کاٹ دیا ہے جہان
سے پانی تین نالیون مین تقسیم ہوجاتا ہی - ان نالیون مین صدف بچہے ہوئے ہین
ان کا پانی ایک پتیل کی حوض مین پہونچتا ہی جہان تین بمبی بکل سانپ بنے ہوئے ہین
ان مین سے محل کی دیوارون پر پانی پہونچتا ہی - اس بند پر جسکا اوپر ذکر ہوا ہے
تین رواق سنگ مرمر کے بنے ہوئے ہین اور چہت تانبے کی مطلا اور تیرون کی ہی
وہین سے وہ نالی شروع ہوتی ہے جو سیرگاہ کو پہونچتی ہے اور آگے چلکر بہت چوڑی

ہوگئی ہے اور اوپر پانی میں ملکر ایک مقام پر جسکا نام قرن الذہب ہے گرتی ہے اس قرن الذہب میں کشتیاں چلتی ہیں اون کشتیوں میں زن و مرد اوسی وادی کے سیر کرتے ہیں - اس سیرگاہ کے سوا اور کئی سیرگاہیں ہیں جو شہر کی جانب غرب واقع ہیں وہ یہ ہیں محلہ وال افندی باقر کوئی آیا صفا نوس سوربجی وغیرہ - اور جو جانب شرق سیرگاہیں اسکودار میں واقع ہیں ان کے دیکھنے سے آنکھوں کو تراوٹ دل کو فرحت حاصل ہوتی ہے -

شہر قسطنطنیہ تمام دنیا بھر کے شہروں میں موقع اور مرکز اور قرینے کے نظر کرتے نہایت خوشنما ہے اور اس شہر کے عثمانی ترک نہایت لطیف المزاج نیک رو یہ خوشمزاج ہیں - مہمان نوازی ان کا خاصہ ہے - علوم و فنون لطیفہ گوئی حاضر جوابی اخلاق تہذیب ان لوگوں کا جوہر ذاتی ہے - عمدہ غذا کے عادی - خوش پوشاک سے زیادہ رغبت ہے دعوتوں وغیرہ میں دل کھول کے اپنا روپیہ صرف کر دیتے ہیں -

خاص قسطنطنیہ کی آبادی ۱۸۸۵ء میں ۸۷۳۵۶۵ - آدمیوں کی تھی - یہاں کے باشندے دو ثلث مسلمان اور باقی ایک ثلث یہود و نصاریٰ ہیں - نصاریٰ میں سے روی تقریباً ۱۰۰۰۰۰ اور ارمنی قریب ۱۵۰۰۰۰ - اور یہود ۴۰۰۰۰ ہیں - اور مسلمان جنکی تعداد سب سے زیادہ ہے اون کی تین قسم ہیں (۱) اعیان دولت اور ملازمین سرکاری - (۲) تجار و اہل الملاک (۳) ہنر

اور بیچ کا موان والے - نصاری مین سے رومی لوگ یا تو تجار ہین یا حرفہ گر - آرمینیون کی زبان ترکی ہے - یہ لوگ مسلمانون کے محلون کے قریب رہتے ہین - اہل نصاری بوجہ تجارت کے زیادہ مالدار ہین - ان مین سے کئی صراف - جوہری - گھڑی ساز - پارچہ بافی وغیرہ کا پیشہ کرتے ہین اور اکثر ضرب خانہ سرکاری مین ہی ملازم ہین - انہین آرمینیون مین سے بعض پوپ کو مانتے ہین جنھین کیتھولک کہتے ہین - ان مین اکثر لوگ غلطہ اور بک اوغلی مین رہتے ہین - ان کے عادات واطوار ان کے خلاف بلکہ انگریزی طریقہ کے عادی ہین -

اعیان دولت اور ملازمین کی بھی تین قسم ہین اہل علم[1] اہل سیف[2] اہل ملک[3] اہل علم مین کمتر رتبہ مدرسین کا ہے - مدرسین کی دو قسمین ہین - مدرسین استانہ (قسطنطنیہ) مدرسین بیرون خانہ - ان مین مدرسین استانہ زیادہ فایق سمجھے جاتے ہین - کیونکہ ان کے رتبے زیادہ ہوجاتے ہین - انہین مین اکثر قبلیہ بروسہ حلب شام وغیرہ کے قاضی اور عہدہ دار مامور کیے جاتے ہین - آخر انکو یہان تک رتبہ ملتا ہے کہ مکہ معظمہ مدینہ منورہ کے شریف ہوجاتے ہین - انہین مین سے قاضی دارالخلافت مقرر کیا جاتا ہے آخر شیخ الاسلام انہین مین سے منتخب ہوتے ہین - اور یہ انتخاب منجانب حضور سلطان ہوا کرتا ہے ان لوگون کو جہان تک ترقی دیجائے ممکن ہے - رہے مدرسین بیرون

ان کی ترقی صرف ملّا تک ہوتی ہے - جیسے ملّاے بیروت یا ملّا سے عین تاب وغیرہ
ہان ان مین بعض مخرج کے رتبے تک ہی ترقی کر جاتے ہین -

اس سرکار مین لشکری آدمی کی زیادہ عزت ہی - یہ لوگ بتدریج اپنے عہدہ سے اعلے
عہدہ پر ترقی کرتے ہین - ان مین کمتر رتبہ اون باش کا ہوتا ہی - ز ان بعد چاوش
پھر باش چاوش پھر یوز باشس - ملازم ثانی اور ملازم اوّل اور قول اغاسی اور یکباشی
اور قیمقام اور امیر الائی اور امیر لوا اسکے بعد رتبۂ فریق تک اوسکی ترقی ہوتی ہے
اور شیر عسکر یہ ضرور ہی کہ لشکری ہی ہے اوس درجے کو پہونچے - یہ شیر کبھی معزول اور کبھی
مامور ہوا کرتا ہی اور کبھی فوجی سلسلے سے ملکی سلسلے مین ہی آجاتا ہی - لشکری مراتب ٹبر کشت
کے بعد نصیب ہوتے ہین - ان مین کا کوئی عہدہ دار حیات عہدہ سے برطرف نہین کیا جاتا
البتہ کوئی جرم جو اوس سے ایسا سرزد ہو کہ مقتضا اوسکی عہدہ سے ہی تو برطرف کر دیا جاتا ہے

ملکی عہدون کی دو قسمین ہین - پہلی قسم مین ادنے سے اعلے تک سلسل مراتب ہین چنانچہ
رتبہ خواجگان اسکو رتبۂ خامسہ کہتے ہین اسکے بعد رتبہ رابعہ پھر ثالثہ پھر ثانیہ یہ رتبۂ
ثانیہ کی دو قسم ہین - صنف ثانی - صنف اوّل - صنف اوّل کو امتیازی رتبۂ ثانیہ کہتے
ہین - اسکے بعد ایک رتبہ اوّل ہی اسکی بھی دو قسمین ہین - صنف ثانی اور صنف اوّل
اسکے بعد رتبۂ بالا ہے اور اسکے بعد صرف وزارت اور شیریت کا رتبہ ہی

ملکی عہدون کی دو قسم ہین - ان مین بھی ادنی اور اعلی مسلسل مراتب ہین - پہلا رتبہ قبوجی باشی یعنے صدر عرض بیگی ہے - دوسرا اصطبل خاص کا رتبہ ہے جسے امیر آخور کہتے ہین تیسرا رتبہ امیر الامرائی - چوتھا میر میران - پانچوان روملی بکلربک - چھٹا وزارت ہے - ان عہدون مین عہدہ قبوجی باشی صنف ثانی کے رتبۂ ثالثہ کے برابر ہے - اور اصطبل خاص و امیر الامرائی کا عہدہ صنف ثانی کے رتبۂ ثانیہ کے مساوی ہے اور رتبہ میر میران صنف ثانی کے پہلے رتبہ کے مقابل ہے اور رتبۂ روملی بکلربک صنف اول کے اعلی رتبہ کا ہمچشم ہے - ان عہدون کے سوا اور عہدہ دارونکے لئے سرکار سے اونکی حسن کارگذاری کے نظر کرتے مجیدی نشان عنایت ہوتا ہے - اس نشان کے پانچ مرتبے ہین - پانچوان رتبہ بہت نیچا ہے - پھر رابعہ - پھر ثالثہ پھر ثانیہ - اور رتبہ اول اسمین اعلی ہے - ان نشانون یعنے تمغون کے سوا اور کئی تمغے بھی سرکار سے عنایت ہوتے ہین - یہ الماس سے مرصع ہوتے ہین - اور یہ خاص خاص اعیان دولت کو دئے جاتے ہین - چونکہ اکثر تحریر مین تعظیمی القاب بکثرت لکھے جاتے ہین اسلئے سرکار نے اس عادت کو باطل کرکے چند القاب ہر ایک عہدہ دار کے لئے اوسکی خدمت و مقام کے نظر کرنے مقرر کردئے ہین جنکی یہ فہرست ہے

اسامی مراتب	ان مراتب والونکے لکھنے کے القاب	اسامی مراتب	ان مراتب والونکے لکھنے کے القاب
مشیر و وزیر	دولتلو افندم حضرتلری	قاضی عسکر	سعادتلو افندم حضرتلری

اسمائی مراتب	ان مراتب والونکے لکھنے کے القاب	اسمائے مراتب	ان مراتب والونکے لکھنے کے القاب
عہدہ دار رتبہ بالا قاضی عسکر	عطوفتلو افندم حضرتلری	قاضی اسلامبول	فضیلتلو افندم حضرتلری
عہدہ دار فریق عساکر	سعادتلو افندم حضرتلری		
رتبۂ اعلای صنف اول	〃		
روسیلی بکلربکی	〃		
عہدہ دار رتبۂ حرمین	فضیلتلو افندم	میر میران	سعادتلو افندم
عہدہ دار رتبۂ اعلای صنف ثانی میر میران	سعادتلو افندم	مولوی بلاد خمسۂ مذکور	فضیلتلو افندی
امیر لوا	عزتلو افندم	رتبۂ ثانیہ صنف اول تمانیران	عزتلو افندم
تلا فنج	فضیلتلو افندم	رتبۂ ثانیہ صنف ثانی تلا فنج	عزتلو افندی یا بک
امیر الامرا	عزتلو پاشا	امیر الامرای عسکری	عزتلو بک
ناظر اصطبل خاص	عزتلو آغا یا بک	مدرسین اعلے	مکرمتلو افندی
قایمقام لشکری	رفعتلو بک	رتبۂ ثالثہ	رفعتلو افندی
قبوجی باشی	رفعتلو افندی یا بک یا آغا	بکباشی لشکری فوجی	فتوتلو افندی یا آغا
رتبہ رابعہ	فتوتلو افندی یا آغا	رتبہ خواجگان جوانیر رتبہ بکباشی فوجی	فتوتلو بک یا افندی یا آغا
خواجگان سوجی کوئی رتبہ نمو	حمیتلو افندی	〃	〃

اس دولت کی قوانین وآئین بالکل داد گستری ومہر پروری کے لحاظ سے اجرا ہوتے ہین
اور عرف وشرع کے نظر کرتے جہانبانی کے جتنے مہمات ہین اون سب مہمات کے پوری سرانجام
پروہ احکام شامل ہین یہان کوئی شرعی حکم بغیر منظوری شیخ الاسلام کے اور کوئی ملکی
وانتظامی حکم بغیر صوابدیدہ وزیراعظم اور مجلس کے ہونے ہی نہین پاتا جب مقدمہ سنگین مین
فیصلہ کا خلاصہ کیا جاتا ہی تو صرور حضرت سلطان کی پیشی مین پیش کیا جاتا ہی اور آپ کی مرضی
کے موافق اوسکی تعمیل ہوتی ہے - مثلاً اگر کوئی خونی کے قصاص کیلئے فیصلہ دیا جاوے
تو یہ فیصلہ قبل از تعمیل حضور سلطانی مین پیش ہوتا ہی - اگر وہ چاہین اوسے بخشدین یا قصاص
یا کسی دوسری سزا سے بدلدینے کا حکم فرماوین - مجلسون کے نام یہ ہین - مجلس خاص
(اس مجلس مین صرف وکلار سلطنت جمع ہوتے ہین) مجلس تنظیمات - مجلس احکام العدلیہ
مجلس المعارف العمومیہ مجلس عسکریہ مجلس تو بخانۂ العامرہ - مجلس لاعمال الحربیہ مجلس البحریہ
مجلس المالیہ - مجلس عموم نافعہ - مجلس الصبطیہ - مجلس انتخاب حکام شرع - سوائے
انکے اور مجلسین ہین - ان تمام مجلسون مین لایق لایق لوگ شامل ہین -

اس دولت علیہ کے بلاد تین قسمون مین منقسم ہین انمین سے ایک قسم کی پرانی دنیا کہتے ہین
جو براعظم یورپ مین واقع ہے اور دوسری قسم براعظم ایشیا مین اور تیسری قسم براعظم
افریقہ مین اور ان مین سے ہر ایک قسم مین زمین سرسبز اور میدان کشادہ اور دریا و بحیرہ

دہنرین بکثرت اور پہاڑ بلند اور عمارات عالیشان ہین اور اکثر اقلیم مین ہوا معتدل اور نباتات کی روئیدگی با فراط اور حیوانات و معدنیات بکثرت ہوتے ہین اور ان مین بے شمار لوگ مختلف مذاہب کے آباد ہین جسکی وجہ سے وہ بے نظیر سمجھے جاتے ہین اور جغرافیہ دانون نے اسکی پیمایش اسطرحے کی ہی کہ ۱۲۶ ۶۵۴۲ میل مربع ہے اور چونکہ فرانس ۹۷۴۸ میل مربع ہی اسلئے یہ بہ نسبت اسکے ۱۴ درجہ زیادہ ہی اور بہ نسبت نما کے ۱۰ درجہ وسیع ہی کیونکہ وہ (۱۲۱۲۱) میل مربع ہے اور اکثر کی یہ رائی ہے کہ اسمین ۶۳۲۶۸۳۶۱ باشندے آباد ہین اور یہ حساب بھی وہین تک ہی جہانتک جغرافیہ دانون کی رسائی ہوسکی ۔ رہے جنگل بیابان اور خشک براور اوفتادہ زمین سو یہانکے باشندون کی تحقیق جغرافیہ دانون سے نہ ہوسکی اسلئے ان کا عدد اونہون نے اوس جملہ مین نہین ملایا ۔ یہ لوگ اون صحرانشینون کے عدد کا پتا کیونکر لگا سکین گے جب انکو خود شہر کے باشندون کا ٹھیک حساب ملنا دشوار ہی فقط

راقم

حسن

ہندوؤن کی اصل اور تہذیب

ہندوستان بہت قدیم زمانہ سے ایک کرشمہ اور طلسم کا ملک سمجھا جاتا ہے اور مثل اور ممالک کے آباد ہونیکے علاوہ دولت اور عجیب و غریب دانائی اور علوم وفنون سے معمور خیال کیا جاتا تھا۔ اس مشہور و معروف ملک پر بہت سے جلیل القدر اور عالمگیر بادشاہون نے یکے بعد دیگرے حملہ کئے منجملہ انکے دارا۔ اور گشتاسپ اور۔ سکندر ذوالقرنین۔ سلطان محمود غزنوی۔ چنگیز خان۔ تیمور لنگ نادر شاہ۔ لارڈ کلائیو اور سر آرتھر ویلسلی کے لشکرون نے اوسکو مفتوح اور مغلوب کیا گو شاہ ایران سے لیکر برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی تک ھندوستان پر حملے اور لوٹ کھسوٹ برابر ہوتی رہی تاہم ہندوستان کی اصلی حالت مین کوئی تغیر صریح واقع نہین ہوا اور آج بھی وہ ایسا ہی ملک ہے جیسا کہ سکندر کے ہمراہیون نے اوسکو بیان کیا تھا یعنی اسوقت بھی یہان وہی پہاڑ موجود ہین جنکو بطور غار و نکے کھود کر بڑے بڑے عالیشان بت خانہ بنائے گئے ہین۔ اور ہنوز یہان نہایت قدیم بت پرستون کا مذہبون سے علیحدہ ہی

قومی امتیاز باقی ہے جو سکندر کے وقت مین تہا۔ غرض یہ کہ دریاے گنگا کی قدسیت۔ جگنا تھ کے بت اور اونکی پرجوش پرستش۔ شیرون اور ہاتھیون کے جنگل۔ چاولون کے کھیت اور سفیدی کے درخت۔ سونے کے خزانے اور موتیون کے ڈھیر۔ ہیرون کی افراط۔ اور خوشبودار چیزون کی کثرت سے ہنوز ہندوستان معمور ہے۔

ہندوون کی مقدس کتابین بہت قدیم ہین اور اونکا علم مثل اور علوم کے دو تین ہزار برس پہلے ہی کامل اور بے نظیر تہا مگر افسوس ہے کہ باوجود ان تمام لیاقتون کے ہندوون نے کسی زمانہ کی تاریخ نہین لکہی اور نہ ہندوون مین سالیانہ یا موجودہ زمانہ کی تاریخ کا علم رہا۔ قدیم زمانہ مین مصر کے باشندے واقعات کو اسقدر ضروری سمجہتے تہے کہ وہ پتھرون پر۔ قبرون پر۔ مینارون پر اور پائدار چیزون پر اپنے روزمرہ واقعات تک کندہ کر لیتے تہے۔ مگر ہندوون نے اس زندگی کے بعد آنیوالی اور نامحدود زمانہ کے واسطے انسان کے کارنامون کو اسقدر لاحاصل اور غیر مفید سمجہا کہ انہون نے بہت ضروری واقعات بہی قلمبند نہ کیے۔ اسلئے دنیا مین یہ قوم سب سے زیادہ بے تاریخ رہ گئی انہون نے صرف ونحو کے باریک مسائل اور علم الٰہیات کی چھوٹی چھوٹی باتون پر زیادہ خیال رکہا مگر تاریخ کے سے ضروری علم کو

خیال نہین کیا اسوقت جو کچھہ ہے وہ صرف ایک ہی تاریخی واقعہ راجہ چندر گپت کا ہے جو سکندر ذوالقرنین کے ہمزمانہ تہا اور جسکو یونانی مورخ سنڈراکوٹس کہتے ہین باقی ہے اسواقعہ سے ہندؤن کے سنہ کے بارے مین پتہ ملتا ہے اور اردے حساب کے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ چندر گپت قبل از مسیح ۳۱۵ مین تخت نشین ہوا تہا علے ہذا ہندؤن کے اس بیان کے بموجب جو وہ لکھتے ہین کہ بدھا کی وفات کو اس راجہ کی تخت نشینی کے وقت ۱۶۰ برس کا زمانہ ہوا تہا تو اس سے یہ بہی معلوم ہوا کہ بدھا نے ۴۷۵ قبل از مسیح رحلت کی ہوگی۔ صرف یہی ایک سنہ ہے جو قدیم زمانہ کے ہندؤن کی کتابون سے معلوم ہوسکتا ہے۔ غرض جیکہ ہم دیکھتے ہین کہ ہندوستان کی تاریخ نہ ہندؤنکے علوم سے مل سکتی ہے اور نہ کسی نقش سے یا کتبون سے معلوم ہوسکتی ہے۔ جو کچھہ اسوقت ہمکو معلوم ہوسکتا ہے وہ صرف علم زبان سے معلوم ہوتا ہے۔ لفظون کی بے ثبات آواز جو زبان سے نکلتی ہے باوجود اسقدر تغیر و تبدل کے اور اصل مخارج سے بہت دور چلے جانے کے بہی پہیل اور کاسی اور تبر کے کتبون اور کندون سے زیادہ پائدار کتبہ ہے۔ سنسکرت کی مقدس اور قدیم زبان غور کرنے سے ہمکو ہندؤن کی اصل اور نسل اور ہندؤن کا اپنے قدیمی وطن سے نکلکر دریاے سندہ اور گنگا کے اطراف سکونت اختیار کرنے اور

پتا مل سکتا ہے ۔ سنسکرت زبان ہمین یہ بی خبر دیتی ہے کہ آرین اور ہندو اور یورپین کا خاندان مندرجہ ذیل سات قومون پر مبنی ہے ۔

ہندو ۔ میڈو ۔ پرزین ۔ گریک ۔ اور ڈومن ۔ ان خاندانون کے لوگون نے اپنے آبائی ملک وسط ہندوستان سے کوچ کر کے یورپ اور ایشیا کے جنوب مین سکونت اختیار کی اور کیلٹ ٹیوٹن اور سلاو قومین جو یورپ مین داخل ہوکر روما کا کانسٹنٹی نوپل اور بحر کاسپین کے اطراف پھیلگئین مندرجہ بالا سات قومون کی زبانون کا مقابلہ کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب قومین اصل مین ایک تھین ۔ انھون نے بحر کاسپین کے مشرقی اور ہندوستان کے شمالی و غربی ملک سے نقل کی ۔ پہلے وہ گندھارہ تھین جو اب موجودہ ترکستان ہے کوچ کر کے دریائے سندھ اور گنگا کے وادی مین آئین اور رفتہ رفتہ آہستہ آہستہ زراعت کیطرف راغب ہوئین ۔ اور پھر ایران کا بنگل گویا اور ہرا انکے واسطے بچھا ہوا تھا ان سات زبانون کے خاندان کا مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زبانون مین بہت سے الفاظ کی اصل ایک ہی ہے اور صرف ونحو کی ترتیب بھی قریب قریب ایک ہی ہے ۔ اسی بات کی تصدیق بڑے علما کر چکے ہین کہ یہ سات زبانین ایک منبع سے نکلی ہوئی ہین

زبانون کے اثبات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہند و اور یورپین قومون کا وسط ہندوستان سے اخراج کرنیکے پیشتر انکے اصلی خاندان کو آدین کہتے تھے اس نام کی تصدیق منو کی تحریرون سے بھی مل سکتی ہے وہ کہتا ہے کہ "شرقی اور غربی بحیرون کی وسعت کے برابر پہاڑون کے درمیان مین زمین کا ایک قطعہ ہے جسکو داناؤن نے آدی ورشٹ کے نام سے ملقب کیا ہے جسکے معنی بزرگون سے آباد کیے ہوئے" کتاب زند و ستا مین ایران کے باشندون کو بھی اوس لفظ کے ساتھ موسوم کیا ہے جسکے معنی معزز کے ہین ہیرودیس (Herodotus) کہتا ہے کہ میڈ لوگون کو اصل مین آدین کہتے تھے" سٹرابو کا قول ہے کہ سکندر ذوالقرنین کے وقت مین دریاے سندھ کے اطراف تمام ممالک کو آدین کہتے تھے" زمانہ حال مین ایران اور اِرِن (آئرلینڈ) ہی شاید اوس اصل خاندان کی زبان کے الفاظ ہین۔

ویدا اور زند و ستا (epoch) کے زمانہ سے پیشتر آدین لوگ موجودہ ترکستان مین بحیرہ کیسپین کے شرقی میدانون مین چرواہانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ وسط ایشیا مین اون بکھری ہوی آدین قوم کا کسی زمانہ مین متفق البسر کرنا اس دلیل سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک افعکا نام ان سات زبانون

کوئی ہی دو یا زیادہ زبانون مین ایک ہی پایا جاتا ہی چنانچہ ہمنے ژند اور پُرانی فارسی زبان مین ہی ویسا ہی پایا ہی - ہم یہ بھی دیکھتے ہین کہ لفظ باپ اور گھر اور کشتی کے واسطے ان سات زبانون مین قریب قریب ایک ہی لفظ مستعمل ہے جبکہ گھر اور کشتی کا لفظ ساتون زبانون مین بطور واحد کے مستعمل ہے تو اس سے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہی کہ تاریخی زمانہ کے پیشتر آریہ قوم کے لوگ گھرون مین رہتے تھے اور جہازرانی ہی کرتے تھے اور کشتیون مین بیٹھکر دریاے اکسس اور جکسرٹس مین پھرتے تھے -

آر سیوم پہلے گڈریہ تھی وہ مخفف لفظ "پا سٹورل" جسکی اصل سنسکرت مین لفظ "پا" یعنی چوکی بھرنا اور محافظت کرنا (جیسا کہ انسان چوپایون کی محافظت کرتا ہے) کی ہے شہادت دیتا ہی -

پکٹیٹ کہتا ہی کہ تاریخی زمانہ سے پہلے آریہ لوگ جو ہفت اقوام مذکورہ بالا کے آبا و اجداد ہین حضرت مسیح سے تخمیناً تین ہزار برس پیشتر وسط ایشیا کے ملک باکٹریا مین رہتے تھے - کیونکہ وہان کی زبان گویا تمام ہند و اوریورپین زبانون کی مصدر ہی - وہ چرواہے تھے مگر اوارہ نہ تھے - کیونکہ اونکی سکونت ایک جا پر مقرر تھی - اونکے پاس - بیل - گھوڑے - مینڈھے - بکرے - سور

اور پلے ہوے حیوانات تھے - گایوں کی ٹولی جنگلوں مین چرتی تھی - ہر ایک ٹولی
کی خاص قوم مختار تھی - اور ہر ایک چراگاہ کے وسط مین ایک گاؤخانہ رہتا تھا - گھر
مین لڑکیان - مسکہ - دہی - وغیرہ بناتی تھین - چوپایون کا گوشت اور دودھ
دہی اونکی خوراک تھی - گائے بہت مقدس سمجھی جاتی تھی - یہ لوگ کاشتکاری
بھی کرتے تھے اور انکے کھیتون مین علاوہ دوسرے غلہ کے جو بھی پیدا ہوتے تھے
اونکے پاس ہل تھا - چکی تھی - کلہاڑی تھی - ہتوڑے تھے - اور جانورون کی
اواز پر سے آنے والے حادثے اور واقعات کہنے کا علم بھی تھا - وہ سونا - چاندی
اور قلعی سے واقف تھے - اونکو کاشنے اور بننے کا ہنر یاد تھا اور گل کی ظروف سازی
بھی کرسکتے تھے - اونکے گھرونکے دروازے تھے - دریچے تھے - اور دودھ دوہنیان
تھین - وہ چوغے اور جبے پہنتے تھے - اُبالا ہوا اور تلا ہوا گوشت کھاتے تھے
اور شوربا بھی پیتے تھے - اونکے پاس بھالے تھے - تلوارین تھین - تیر تھے - کمانین
تھین اور ڈھالین بھی رکھتے تھے - اونمین انتظام خانہ داری تھا - چند آسان قوانین
تھے - کھیل تھے - ناچ تھے - اور ہوائی باجی تھے - وہ حساب جانتے تھے اور اونکا
سال ۳۶۰ دن کا تھا - وہ آسمان زمین - آفتاب - چاند - ستارے - آگ
پانی اور ہوا اور جنونکی پرستش کرتے تھے - رفتہ رفتہ زمانہ کے انقلاب سے

یہ آریا قوم تین حصون پر منقسم ہوگئی ان مین سے ایک نے ہندوستان مین دوسری نے میڈیا اور ایران مین تیسری نے یورپ مین سکونت اختیار کی - کہتے ہین کہ حضرت مسیح سے تین ہزار برس پیشتر آریہ لوگون کے ایک گروہ نے دریائے سندھ سے گذر کر ہندوستان کے قدیمی سیاہ فام باشندون کو شکست دی - پھر اونکے ساتھ مل گئی اور آہستہ آہستہ تمام ملک مین آباد ہونے لگی - آریہ قومون نے پنجاب اور دریا گنگا کے درمیانی ممالک مین سکونت اختیار کرنیکے بعد اپنی جنگلی گڈریانہ لائف کو عمارتون کی تعمیر اور کشتکاری مین تبدیل کیا - ہندوستان اب قدیمی تہذیب یافتہ شہرونکے زمرہ مین شمار کیا گیا - ہندوؤن نے فلسفی اور علوم وفنون مین اعلےٰ لیاقت حاصل کی - مگر اونکی تہذیب بے تحریک اور محدود ہوگئی اور زیادہ ترقی نہ کرسکی زمانۂ قدیم مین ہندوؤن کا علم نامحدود تھا اونکی تمام کتابین مقدس سنسکرت زبان مین لکھی گئی تھین - اور اونمین سے اکثر کتابین چار ہزار برس کی پرانی ہین - ہندوؤنکے لٹریچر مین سب سے زیادہ پرانی کتابین وید ہین جو قدیمی اور مقدس تصنیفات ہین

ایم سنٹ مارٹن کہتا ہے کہ جب ہندو دریائے سندھ سے گنگا کو آئے اور جس مقام پر دریا جمنا گنگا سے ملتی ہے اور ہرا پنا نہایت قدیمی شہر آباد کر رہے تھے - اس عرصے مین وید کا پچھلا بھاگ لکھا گیا تھا اوسوقت اونکے پجاریون کا رنگ صاف تھا اسلئے اپنی مقدس قوم کو کالے لوگ کہا کرتے تھے آخرکار یہ کالے لوگ سلاد کے نام سے موسوم ہوگئے اور انکا شمار ہندوستان کی رذیل قوم

قوم مین ہونے لگا ۔ ہندوستان کے سیاہ فام باشندون کو مغلوب کرنیکے بعد آریہ قوم نے ذات پات کے نہایت سخت رسومات جاری کئے ۔ لوگونکو چار ذاتون پر تقسیم کیا ۔ اور یہ قانون نکالا کہ ایک قوم دوسری قوم کے ساتھ شادی نکرے اور کسیطرحکا باہمی میل جول ہی نہ رکھے ۔ اس ضابطہ کی تعمیل ابتک بھی ہندو برابر کر رہے ہین ۔ پہلے ذات دھرم گرو یعنے برہمنون کی تھی جو تمام امور مذہب اور خدا پرست سمجھی جاتی تھی اور ملکی اور دینی امورات مین کل مختار تھی ۔ اونکی تعظیم و تکریم بادشاہ کے راجہ سے بھی زیادہ ہوتی تھی ۔ وہ مقدس اور بے گناہ سمجھے جاتے تھے کسی جرم کے سب سزا کے مستحق نہ ہوتے تھے ۔ ٹیکس سے آزاد تھے ۔ بادشاہ ہونکے خاص مصاحب اور صلاح کار تھے بلکہ تمام محکمے انمین وہی وہ تھے ۔ دوسری ذات چھتری یعنے سپاہیونکی تھی جو ملک کی محافظت کرتے تھے اور جسکے معاوضے مین اونکو چند حقوق ملے ہوئے تھے ۔ مگر لوگ مطمئن تھے ۔ اور طاقتور حملہ آورون سے ہندوستان دور تھا اسلئے اونکے جنگی فرائض کی ادائی بہت کم ہوتی تھی اور یہی سبب تھا کہ سپاہی بہت سست اور کاہل ہوگئے اسلئے برہمنونکو پولیٹیکل معاملات مین دخل کرنا بہت آسان ہوگیا ۔ تیسری ذات ویش یعنے بیپاریون ۔ کاشتکارون اور اہل حرفہ کی تھی جنسے ٹکس لیا جاتا تھا اور جو زمین کہ وہ استعمال مین لاتے تھے صرف کام کرنے تک اونکو سرکار سے دیجاتی تھی پر کبھی اوسکے مالک اور خود مختار نہ کیے جاتے تھے ۔ چوتھی ذات شودر یعنے ملازمون اور مزدورون کی تھی جو اون سیاہ فام قومون سے تھی جنکو آری لوگون نے شکست دی تھی ۔ ہر شخص اپنا

آبائی پیشہ اختیار کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا اور جو لوگ اس پابندی کو توڑتے خونیوں سے بھی زیادہ مجرم قرار دیکر جماعت سے خارج کر دیے جاتے اور ہندو انکو انسان کا فضلہ سمجھکر نہایت حقارت اور طعن کے ساتھہ دیکھتے۔ وہ نہ شہروں مین رہ سکتے ہین نہ دیہاتون مین۔ کیونکہ وہ جس چیز کو چھوتے ہین ناپاک ہو جاتی ہے بلکہ خود ان لوگون کو دیکھنے سے بھی جنابت آجاتی ہے۔

ہندوؤن نے خدا کا حکم سمجھکر ذات پات مین سخت امتیاز ڈالدیا تھا۔ اس امتیاز نے تہذیب کی ترقی کو جو ایک درجہ تک بلند ہوئی تھی بند کر دیا اور آرام اور عدم حرکتی مین ڈالدیا۔ ہندوؤنکی علل دماغی اور انسانے گھڑنے کی قدرت اونکے وسیع لٹریچر مین پائی جاتی ہے اور یہ افسانے اونکے مذہب اور الوہیت کے ساتھہ کنایتاً تعلق رکھتے ہین۔ اونکے علوم مین وید کی چار کتابین نہایت نادر اور مفید ہین۔ ان کتابونکو تمام ہندو اپنے مذہب کا دار و مدار سمجھکر نہایت حرمت کے ساتھہ رکھتے ہین۔ مذہبی گیت اور دعائین۔ قربانیونکے طریقے۔ اخلاقی مرثب الامثال اور مقولے کتابون مین مندرج ہین۔ وید کے بعد مگر کسیقدر کم منو کے قوانین کی تعلیم و تکریم ہوتی ہے۔ ہندوؤن مین بہت سے شعرو سخن کی بھی کتابین ہین جو اپنے بے انتہا استعارات اور کنایات۔ اسی نزاکت اور مذہبی اثر کے سبب مشہور ہین۔ انگریز ہندوستان فتح کرنیکے بعد ان کتابون مین سے اکثر کتابین ولایت لے گئے۔ اور موجودہ یورپین زبانون مین اونکے ترجمے کئے حضرت مسیح کی پہلی صدی مین آریہ بھٹ نے جو ایک ہندو تھا یہ تعلیم دی کہ زمین ایک کرہ ہے

جو اپنے محور پر پھرتی ہے۔

سر ولیم جونس نے جو انگریزی مین بڑے عالم اور ایشیائی زبانون مین ماہر تھے ایک صدی پیشتر سنسکرت کے وسیع علوم کو یورپ مین داخل کیا اس سے پہلے یورپ کے باشندے اس لٹریچر سے بالکل نابلد تھے۔ سر ولیم جونس نے ہندو۔ پارسی۔ اور چینیون کی دانائی کو یورپ مین تازہ کیا۔ اوسوقت وہان کے باشندون کو مشرقی علوم و فنون ایسے اور اجنبی معلوم ہوے جیسا کولمبس نے امریکہ منکشف کیا اور نیا معلوم ہوا۔ وہ ہزار ہا برس سے دولت جمع کر رہے تھے اور اسی انتظاری مین تھے کہ کب صاحب قسمت آئین اور ہمارے نامہذب موتیون اور بے انتہا مشرقی سونے کو یعنی حقیقی دولت کو زمانہ مین تازہ کرین۔ سر ولیم جونس نے وید اور اور سنسکرت کتابون سے منو کے قوانین کا انتخاب کرکے اونکا انگریزی مین ترجمہ کیا اوسوقت سے اور خصوصاً گذشتہ آدہی صدی سے جبکہ شلیگل کے باشندون نے اس علم کیطرف توجہ کی سنسکرت کے مطالعہ مین عمدہ اور حیرت انگیز ترقی ہو رہی ہے اب تو سنسکرت کے پروفیسر بڑی بڑی یونیورسٹیون مین پائے جاتے ہین اور یورپ نے بھی سنسکرت کا ایک بڑا عالم پیدا کیا ہے جسکا نام پروفیسر ولیم ڈی وٹی ہے اور جو ییل کالج کے طالبعلم تھے۔ سنسکرت کے یورپین عالمون مین بہت بڑے عالم پروفیسر میکس مولر ہین جو جرمنی کے باشندے ہین اور جنہون نے آکسفورڈ کی یونیورسٹی مین تعلیم پائی تھی۔ برہمنو کا مذہب جو مغرب کے باشندونکو تھوڑے زمانہ سے معلوم ہوا ہے صرف کول بروک۔ ولکنس۔ ولسن اور چند مصنفون کے

کتابوں کے ذریعہ سے تہا گرب ٹومیکس مولر۔ لیبس ۔ ہیلو۔ ونڈسلٹ ہین۔ برنوف
میور۔ وی وین ڈی سنیٹ مارٹن۔ اور جوڈ فرانس۔ اور انگلنڈ کے بہت سے مشہور لوگونکی
کتابوں نے اوسکو بہت کچھ روشن اور ظاہر کردیا ہے۔ ان کے علوم و فنون مذہب کے ساتھہ زیادہ متعلق
ہین۔ قابل دید وہ عمارتین ہین جو پتھر کی بنی ہوئی ہین۔ ان دیولونمین زیادہ
مشہور لورانڈ یا کے دہ مین الورا۔ اور گا بوکے ہے سالسٹ اور خلیوبمبی مین جزیرہ الفنٹا
پر ہین۔ ان مقامات مین ہم دیول سب۔ ہاتھی اور رتھ دیکھتے ہین جو سنگ اور کوسون تک
دور چلے گئے پہاڑون مین کسوری ہوئی ہین اور کتبہ لئے معمور ہین۔ ان عمارتون پر اس نفاست
اور عمدگی سے کام کیا ہوا ہے کہ انکی تیاری کیلئے ہزارہا لوگون نے نہایت ہشیاری اور استقلال کے ساتھہ صدہا
برس تک محنت کی ہوگی۔ جواہرات قیمتی پتھر۔ ہاتھی دانت۔ گرم مصالح۔ عود اور ریشم وغیرہ قدرتی
اور مصنوعی چیزونکے تذکرے سب زمانہ قدیم سے مشہور ہین غرض یہ کہ ہندوستان دریائی اور
کاروانی تجارت کا مرکز رہا۔ اور اسیوجہ سے دشمنونکے لئے طمع کا سبب رہا۔ آپس کی نااتفاقی۔
ذات کی پابندی۔ تعصب۔ تنگی اور اور وجہا سے سبب ہندو غیر ممالک کے ملیچھ حملون سے
بہت جلد مغلوب ہوتے رہے ہین فقط

راقم

حسن

زرچندہ رسالہ حسن

سالانہ	۵؎
ماہوار	عہ
کم آمدنی والوں سے سالانہ	لعہ
ماہوار	۱۲

اشتہار عطریات

عطر حنا فی تولہ صہ لعہ ۔ ے ؎ ۔ عہ ۱۲	عطر موتیا فی تولہ ے ؎ ۔ عہ ۱۲	عطر کیوڑہ فی تولہ ے ؎ ۔ عہ ۱۲	عطر گلاب فی تولہ ۵ صہ ؎ عہ ۱۲	عطر اگر فی تولہ ے
عطر مٹی فی تولہ عہ ۱۲	عطر بدن ماش مونگرا فی تولہ ے	عطر چنبیلی فی تولہ ؎ ۔ عہ ۱۲	عطر فنیلی فی تولہ ے ؎ عہ ۱۲	عطر سوہاگ فی تولہ ؎ عہ ۱۲
عطر چنبیلی سرخ فی تولہ لعہ	عطر مجموعہ فی تولہ ؎ ۔ عہ ۱۲	عطر بیلہ فی تولہ ؎ ۔ عہ ۱۲	عطر عروس فی تولہ ؎ ۔ عہ	عطر شہناز فی تولہ ؎ ۔ عہ
عطر چمپا فی تولہ ؎ ۔ عہ	عطر مولسری فی تولہ ؎ ۔ عہ	عطر موتیا اکبر آبادی فی تولہ لعہ	عطر فتنہ فی تولہ لعہ ے ؎ عہ ۱۲	عطر روح خس اصلی صاف لے تولہ

المشتہر

الٰہی بخش و امام الدین ۔ لکھنؤ ۔ منصور نگر

دکن کا نامی دواخانہ

آج بازار میں عیسے کے دوا ملتی ہے　　صاف وہ صاف کہ آئینہ نما ملتی ہے
دل چاہتا ہے دوا دونکی لطافت کا اثر　　دیکھنے ہی سے مریضوں کو شفا ملتی ہے

حمد و ثنا اوس شافی مطلق کو سزاوار ہے کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے انسان ضعیف البنیان کو سیحائی عطا کی اور درود و سلام اوسکے حبیب پر جسنے مریضان ضلالت کو شربت اسلام پلا کر صحت بخشی۔ اما بعد۔ ہر خاص و عام پر روشن ہو کہ ہمارا یہ دواخانہ فی زمانہ معدن و مخزن ادویہ مفردہ و مرکبہ ہے عرصہ گیارہ سال سنہ ۱۲۹۲ سے اس شہر میں جاری ہے، دنیا کی ہر قسم کی ادویات تیار موجود ہے بہارت و تجربہ کامل ملکہ پر منحصر ہے کفایت و احتیاط و صفائی میں لاثانی چنانچہ ہمارے دوست ہمارے سرٹیفکیٹ متعدد قدر دانونکی دلیل ہے اگر ضرورت نہ ہو تو شہر کیا گیا اگر کسی صاحب کو کسی قسم کی ادویہ مرکبہ کی تیاری اس دواخانہ سے مدنظر ہو تو بشرط رسید قیمت بیشگی بخوبی دھوم گی تیار ہو کر ملسکتی ہو اگر صاحبان بیرونجات کو کوئی اشیاء اس دواخانہ سے مطلوب ہو تو مہتمم دواخانہ کے نام مذبر یعہ خط و کتابت طلب فرماوین اور بسبیل ڈاک بھیجدی جاسکتی ہے لیکن نام و تعام سکونت صاف و واضح لکھنا چاہئے **اطلاع ضروری** ہمارے یہانکے خریدار و نکو دواخانہ کی علامت مخصوص ملاحظہ معائنہ کر لینا چاہیے کہ دھوکا نہو براہ کرم بعد صرف ادویہ علامت دواخانہ بتول سے محکم کیا جاتا ہے ایسا سے ضروری۔ اوس خانہ سے سراسر علاج معالجہ بخوبی ہو سکتا ہے اگر کوئی صاحبان اندرون و بیرون کو ضرورت ہو تو حکیم مرزا خانصاحب دھکو سے خود رجوع ہوئین یا مکاتیر طلب فرماوین لیکن موافق دستور حسب حیثیت فیس دینی ہوگی **المشتہر** محمد میرزا خان دھکو مہتمم دواخانہ ہذا سے ملحق حکیم میرزا خانصاحب حیدرآباد دکن بازار عیسیٰ میان متصل کوٹھی رزیڈنسے —

مجرب و آزمودہ شربتیہ دوائین

امراض ذیل کی ادویہ شفاخانہ زبدۃ الحکماء ڈاکٹر غلام نبی اوڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور مین جو سنہ ۱۹۰۱ء سے جاری ہو ملتی ہین مفصل فہرست ٹکٹ آنہ سے ملسکتی ہو۔ **طلا** - امور استعمال بچہ پین کے نقص گرنکی رطوبت دیگار کو دور کرتا ہو دافع نامردی و رقت منی جریان سرعت انزال و احتلام۔ (ایکتولہ صبح) **مسرب** دائمی تبض و ضعف اعضائے رئیسہ معدہ تاریکی چشم و درد سر وغیرہ جو کثرت تکرار واقسام مواجس ہو کمی انتہا ضعف جگر و سستی لاحق ہو دور کرتا ہو۔ (تولہ لصبح) **مسوداک** وقر حرف نیا ہو یا پرانا علی العموم ۴۰ گھنٹہ مین اپنا اثر سراں ریم کو زائل کرتا ہو (تولہ صبح) **حبر ابیض** تیل خونبودار۔ بالونکو سیاہ رکھتا ہے نرم و نکام ریزش و درد سر ضعف دماغ ضعف بصر کو مٹاتا ہو (شیشی سے) **حب آتشک** بلا نسہ آتشک و قروح کے مرض دور ہو اور پیر نہو (دو ہفتہ **للہ حل الحواس** سر سہ تقوی بصر حافظہ بنیائی دافع زوال دہند جالا خارش پانی جانا مدہ ہفتہ سے) **عجیب الاثر مسنون** دانت کا بلا کیڑا لگنا بدبو بلغ سڑون کی خراش (للہ تولہ صبح) **حب لہ اللہ**

عرق صاحبالمسک مفرح دسوداخن مصفی دواجع ضعف جگر ودل وطاغ ومعدہ ودرد سرتاب تلی وجع مفاصل الاعرض تیق النفس سرفہ کہنہ بیقاعدگی ایام جیض نقوہ فالج رعشہ (فی اوقات کم تین اوقیہ سے کم نہیں) (دغن الاعجاز - ناسور بہکندہ تالو کا سوراخ خانہ زیر بگیڑنے خصوں کے کالی کہانسی قی ایام مہل خسرہ چیچک کو جلد دفع کرتا ہے - (دستور کار)

رسالہ دافع اشک سوزاک - رسالہ ہیضہ - رسالہ بواسیر - منوات وسکات رسالہ حافظ - صحت سالانہ
عالہ ۱۲ر ۹ر ۹ر ۱۰ر ۱۰ر

المشتہر

زبدۃ الحکماء ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور

اشتہار

اردو انشا پردازی کی تحصیل

ممالک مغربی و پنجاب وادودہ مین روز بروز انگریزی علم ادب کی تقلید سے اردو زبان کی انشا پردازی کا رواج ہوتا جاتا ہے اور آیندہ اور زیادہ ہوگا جسنے اسکے واسطے استعداد کے موافق اسباب و مصالح تیار کرنے کا ارادہ کیا ہے ابتدا اوسکی اسطرح ہے کہ علم انشا پرداز کے قواعد بالترتیب ملحاظ آسان و سہل بکار آمدہ دسودمند ہونیکے چار حصون مین لکھے ہین جنمین سے دو چھپ گئے اسکا نام مبادی الانشا حصہ اول و دوم ہے انکی کیفیت انتہا ذیل سے معلوم ہوگی - اور آریا ہندا اہل اسلام اہل فرنگ کی سیرون کتابون کا مطالعہ کرکے انمین سے نو دس قسم کے مضامین ڈہائی تین ہزار کے قریب انتخاب کئے انمین سے مضامین اخلاق اول اسلئے چھاپے ہین کہ آجکل مدرسون مین علم اخلاق کی تعلیم کا ٹیرا چرچا ہو رہا ہے انمین سے دو حصے چھپ گئے اور تیسرا حصہ چھپ رہا ہے - باقی اور قسم کے مضامین بھی اسی ترتیب سے چھاپے جاینگے اب جو کتابین چھپکر تیار ہوگئی ہین انکا اشتہار حد احد اچھاپا جاتا ہے - محمد ذکاء اللہ

قیمت ۱۲ر **مکارم الاخلاق** محصول ۱۰ر

نہایت مستند و معتبر علمے درجہ کی علم اخلاق کی بیس عربی فارسی کتابونسے انتخاب کرکے ۲۳۶ مضامین اخلاق گیارہ زبانون مین لکھے ہین اور ایک باب مین دس مضامین متفرق لکھے ہین - باب اول سے خدا تعالے کی قدرت کاملہ و حکمت بالغہ اور اوسکا فضل و کرم جو انسان پر ہے معلوم ہوتا ہے - باب دوم سے تہذیب اخلاق کے اصول

[illegible]

گناہ وتوبہ کا حال باب ہفتم سے دنیا اور محبت دنیا کی کیفیات باب ہشتم سے معاملات دنیا کے حالات باب نہم سے
وفضائل اخلاق - باب دہم سے وقت - عمر - موت کا حال - باب دہم سے حکایات - کل اس کتاب کے ۲۰۰
صفحہ ہین قیمت ۱۲ر محمد عطاء اللہ دہلی چیلون کا کوچہ -

قیمت ۶ر تہذیب الاخلاق محصول

زمانہ دراز گذرا کہ شہنشاہ چین کو جب یہ معلوم ہوا کہ ملک تبت مین لاما گرو کے سمندر مین ایک جزیرہ
جسمین نہایت مقدس قدیمی کتابین سنسکرت کی موجود ہین - اسکو ان کتابون کا اشتیاق پیدا ہوا اسنے
راما گرو کو ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ مین حکیم کے فو کو بھیجتا ہون آپ عنایت فرماکر اسکو یہ کتب خانہ کی
اجازت دینگے فو کی عمر پچاس سال کی تھی - وہ نہایت وسیع اور فصیح اور صاحب علم تھا وہان نہایت تزک
و احتشام سے آیا اور سندر مین بہت کچھ چڑھایا - اور کتب خانہ کی کتابون کو چھ مہینہ تک مطالعہ کیا اس مطالعہ مین
اسکی بڑی امداد ایک فاضل نے ہی لاما گرو کی طرف کی اسنے بہت سے مضامین انتخاب کرکے نقل کئے اور پھر انکو چینی
لیجا کر اپنی زبان مین ترجمہ کئے - اس ترجمہ کو اہل چین بڑے ذوق شوق سے پڑھتے تھے - انکا ترجمہ انگریزی
زبان مین ہوا ہے - میںنے ابتدا مین زیادہ تر مضامین اسی کتاب سے لکھے ہین - پھر میںنے رامائن کو پڑھا اور جو
حصہ اسکا اخلاق کے مضمون سے متعلق تھا اسکو انتخاب کیا - جناب سرجان میور صاحب نے کتاب مہابھارت
اور اور مستند کتابون سے اخلاق کے مضامین انتخاب کرکے انگریزی زبان مین نظم و نثر مین ترجمہ کئے ہین میںنے
اون مین سے بھی بہت سے مضامین انتخاب کئے - راجہ بھرتری کے شلکے کے مضامین بھی انگریزی سے ترجمہ
کئے ہین غرض اس طرح سے یہ مجموعہ ۱۷۰ مضامین اخلاق اور ۱۲ - اور مضامین متفرق میںنے لکھا ہے -

قیمت ۸ر مبادی الانشا حصہ اوّل محصول

(۱) کاغذات امتحان لکھنے کے قواعد جنکے پابند نہونے سے سالانہ طالبعلمون کی نمبر کم ہوتے ہین یا فیل ہوجاتے ہین (۲)
کی تعریف و موضوع - انشا پردازی کے کونسے مصالح اور اسباب لازمی و ضروری ہین اور انمین سے ان مدارس کے معلمون
متعلمون کے لئے کہان تک موجود ہین اور کہان تک وہ انکے لئے مہیا ہونے چاہئین کن کن باتون کو ملحوظ خاطر رکھا جائے
کہ جسسے انکی استعداد اور لیاقت کا اظہار اچھی طرح ہو اور انکا وقت ضایع نہ ہوجائے (۳) جب حرف و خط کی تعلیم
آغاز ہو انکے قواعد کی مشق کی طرز کیا اختیار کیجائے (۴) انکو الفاظ کے استعمال کے طریقے اور عبارتون کی

تحریر معلوم ہو جائین اور غیرونکی عبارت مین عیب وصواب جانچنے کی لیاقت پیدا ہو جائے۔ علم بیان مین عبارات تشبیہات وغیرہ کا بیان لکھا گیا ہے کہ جس سے طالبعلمونکو معلوم ہو کہ انکو کیونکر استعمال کرتے ہین (۴) پیرایفر (جسکو ترجمہ کرنا کہتے ہین) قواعد جنسے کہ طالب علمونکو اور ونکی نظم ونثر کا بیان کرنا اپنی عبارت مین اسطرح آجائے کہ عبارت بدنجائے اور مضمون مین فرق نہ آئے (۵) خطوط نویسے کے آئین وقوانین وطرز ورد شد عبارت (۶) مضامین کے قواعد کہ جنسے طالبعلمونکو ایسے مضامین لکھنے آئین کہ جنمین کسی شئے کے حالات بیان ہون (۷) مضامین تاریخیہ کے قواعد کہ جنسے طالبعلمونکو تاریخی واقعات اور اونکے اسباب ونتایج کا بیان کرنا آئے (۸) مضامین استدلالیہ کے قواعد جنسے وہ مضامین لکھنے آئین کہ جنمین دلائل منطقی اور براہین حکمیہ سے کام پڑتا ہے اور کسی امر کی نسبت دلائل موافق ومخالف کو یکجا کرکے نتایج نکالنے ہین

محصول ۱ مبادی الانشا حصہ دوم

(۱) تمہید مین انشا پردازی کی تعریف وطرز ادائے سخن کا بیان (۲) علم معانی کا بیان جسقدر اردو زبان سے تعلق ہے (۳) علم بدیع کا بیان ایک نئے طرز سے لکھا ہے کہ صنایع وبدایع کو کیونکر کام مین لانا چاہیے۔ صنایع جو مشہور ہین وہ کیونکر اور کہان استعمال کرنے چاہئین۔ اور بعض صنایع جدید لکھے ہین۔ (۴) قوت بیانیہ وقوت فہم سخن کیونکر بڑہتی ہے (۵) مذاق سخن واعتبار سخن کا بیان اور کتابونکے پڑہنے کے لئے ہدایتین کہ کیونکر پڑہنا چاہیے اور انکے بُرے بھلے پرکھنے کے طریقے مضامین تاریخیہ وبیانیہ واستدلالیہ کی مثالین لکھی ہین (۶) اوضاع واطوار لکھنے کے مظاہر قدرت ونیچر کے عمل وآثار وپیداوار کے بیان کرنے کے فضائل واخلاق بیان کرنیکے قواعد لکھے ہین اور اونکی توضیح مضامین لکھکر کی ہے (۷) آدمیونکی یادگار لکھنے کے اپنے حال لکھنے کے دوست واعظ مقرر اور کسی پیشہ ورہنر کے حال لکھنے کے قواعد (۸) ہجو وظرافت کے مضامین لکھنے کے طریقے ہر ایک قاعدے کے ساتھہ کی گئی مثالین لکھی ہین غرض ان دونون حصونکے پڑہنے سے اصول انشا پردازی سے مدل اسلوبونکے طالب علمونکو ایسی وقفیت حاصل ہو سکتی ہے کہ وہ جواب مضمون آسان آسان جیسے انکے مقابلون مین آتے ہین باقاعدہ لکھہ سکین گے۔

محمد عطاء اللہ دہلی چیلون کا کوچہ

جلد چہارم　　حسن　　نمبر ۱۰

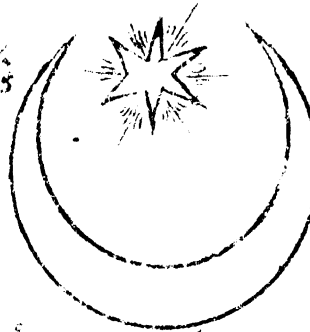

بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء

مضامین

ہندوستان میں قیصری نظام ..... از عالی جناب نواب عماد نواز جنگ بہادر　صفحہ (۱)

ریلوی کی دخانی گاڑیاں ..... ایضاً　(۱۴)

اخبار کی کیفیت ..... از جناب مولوی محمد ذکاء اللہ صاحب　(۲۷)

زمین کے حالات ..... از جناب مولوی سید آغا حیدر صاحب بی اے سابق طالب علم
اس مضمون کے صلہ میں ایک اشرفی نذر دیگئی　ٹرپلیکیٹ کلاس مدرسۃ العلوم علیگڈھ　(۴۵)

بلگرامی حیدرآباد دکن

مطبع حسن میں چھپا

ہندوستان مین قیصری انتظام

ہندوستان مین قیصری انتظام ۱۸۵۸ء کا ایک جسنے ہندوستان کو ایسٹ انڈیا کمپنی کی ماتحتی سے منتقل کرکے بادشاہِ انگلستان کے زیرِ حکومت کیا اسی نے سلطنت کی مستحکم بنیاد بھی ہندوستان مین قایم کی۔

ماتحتِ کمپنی کمپنی کے عہد مین گورنر جنرل مطلق العنان تھے اور اگر ذمہ دار اور جوابدہ تھے تو صرف انگلنڈ مین کورٹ آف ڈائرکٹرز کے تھے۔ کورٹ آف ڈائرکٹرز ایک طرف شراکت دار یا کورٹ آف پروپرائیٹرز کے جوابدہ تھی اور دوسری طرف کورٹ آف کنٹرول کے ذریعہ بادشاہ اور پارلیمنٹ کی۔

ماتحتِ بادشاہ ۱۸۵۸ء کے ایکٹ نے گورنر جنرل اور برٹش منسٹری کے درمیان ان مجالسِ متوسطہ کو منسوخ کیا۔ اور کورٹ آف ڈائرکٹرز کورٹ آف پروپرائیٹرز اور بورڈ آف کنٹرول کی بجای سکرٹری آف اسٹیٹ (وزیرِ اعظم) کو مقرر کیا۔ وزیرِ اعظم اوس کونسل (مجلس) کی مدد سے کام کرتے تھے جسکو بادشاہ نے

وزیر کے مشورت دینے کے لئے قایم کیا تھا۔

سکرٹری ہند یہ دراصل ایک کیبنیٹ منسٹر (وزیر معہ مجلس) ہے جو مع دیگر ممبران مجلس کے مقرر یا خارج کیا جاتا ہے۔ یعنے وزیر ہند جب موقوف ہوتا ہے تو اونکی مجلس کے کل ممبر بھی اُنہی کے ساتھ برخواست ہوجاتے ہین۔ اُنکی کونسل کے ممبر ابتدا مین اس شرط

انگلنڈ مین اسکی کونسل سے مقرر کئے گئے تھے کہ اگر کچھہ خارجی اسباب نہون تو یہ لوگ تازیست اسی مجلس مین رہین۔ مگر رفتہ رفتہ اسمین یہ ترمیم ہوی کہ اب دس برس تک مجلس مین رہتے ہین اور بعد دس برس کے بالضرور برخواست کر دئے جاتے ہین مگر خاص وجوہات کے باعث اور پانچ برس تک بھی کسی ممبر کو اس مجلس مین رہنے کی اجازت مل سکتی ہے۔ سکرٹری آف اسٹیٹ معمولی کام تو اپنی کونسل کی کثرت رای پر کرتا ہے۔ مگر مہمات ضروری اور امور صیغۂ راز (بشمول پولیٹکل معاملات) بدون شرکت رای کونسل کے وہ خود اپنی ذمہ داری سے کرتا ہے۔

وائسرائے یا گورنر جنرل وائسرائے یا گورنر جنرل ہند کا تقرر خود بادشاہ انگلستان کے حکم سے ہوتا ہے اس اعلی حاکم کا دارالحکومت ہندوستان مین شہر کلکتہ ہے مگر اسکی سیاحت و ملازمت صرف پانچ سال کی ہوتی ہے۔ اس حاکم کی صلاح و مشورت کی غرض سے ایک کونسل بھی مقرر ہے جسکا ہر ایک ممبر رموز سلطنت سے خوب واقفیت رکھتا ہے

ہندوستان مین انتظام سلطنت حل و عقد مہام ہندوستان کا کل اختیار گورنر جنرل مع کونسل کو حاصل ہے۔ گورنر جنرل سکرٹری ہند کے

ماتحت ہوتا ہے اور پارلیمنٹ کے ایکٹ کے مطابق ہندوستان مین حکومت کرتا ہے۔

گورنر جنرل مع کونسل افسران ہندوستان مین کل احکامات اور قوانین گورنر جنرل مع کونسل کے نام سے نفاذ پاتے ہین۔ مگر خاص خاص حالتون مین وائسرائے کو بدون شرکت رای کونسل کے آزادانہ کام کرنیکا بھی اختیار دیا گیا ہے۔ گورنر جنرل کی کونسل دو علحدہ اقسام پر تقسیم کی گئی ہے۔

ایگزیکیوٹو کونسل (مجلس تعمیل) پہلی۔ آرڈنری نرمی (معمولی) یا ایگزیکیوٹو کونسل (مجلس تعمیل) مین علاوہ وائسرای کے عموماً چھ آفیشیل (ملازم سرکاری) ممبر ہوتے ہین۔ اِس کونسل کو مجلس کانسٹیٹیوشنل کنٹری (مجلس سلطنت نوعی) کا نمونہ کہین تو بجا ہے۔

یہ مجلس عموماً ہفتہ مین ایکدفعہ منعقد ہوتی ہے۔ اس مجلس مین انتظام داخلی و خارجی کے متعلق مباحثہ اور فیصلہ ہوتا ہے۔ اور نیز لیجس لیٹو کونسل (مجلس واضع قانون) کے لئے بل (مسودۂ قانون) تیار کئے جاتے ہین علاوہ اسکے اس مجلس کے ہر ایک ممبر کو اُسکے ذاتی تجربہ اور معلومات کے لحاظ سے سلطنت کے خاص صیغہ جات کا کام بھی تفویض کیا جاتا ہے۔ مثلاً ایک ممبر کے حوالہ معاملات خارجیہ۔ دوسرے کے حوالہ انتظام صیغہ مالگذاری۔ تیسرے کے حوالہ صیغہ سنگ چونے کے تعمیرات وغیرہ۔

وائسرائی بطور نیابت بادشاہ اور وزیر اعظم دونون کے فرایض ادا کرتا ہے۔ اور صیغہ خارجیہ کا بذات خود ذمہ دار رہتا ہے یعنے سلطنت ہاے خارجیہ و سلطنت ہاے تحتانیہ کے معاملات ماتحت کے مقدمات کی ابتدا بالکل وائسرائے کے متعلق ہوتی ہے اور جن الواب کا کونسل مین پیش کرنا وائسرائے کی راے مین مناسب معلوم ہو وہ انکو اپنی کونسل مین صلاح اور مشورت کی غرض سے پیش کرتا ہے

لیجس لیٹیو کونسل اون ممبرونکے علاوہ جنکا ہمنے اوپر ذکر کیا ہر صوبہ کا گورنر (جس صوبہ کا گورنر ہو ادہر ہی میٹنگ عموماً منعقد ہوتی ہے) اور بنگالہ مدراس۔ بمبئی و دیگر صوبہ جات سے بلائے ہوئے چند ملازم سرکاری جو گورنر جنرل نے انتخاب کئے ہون۔ اور غیر ملازم جو دیسی اور یوروپین قومون کی طرف سے نایب کئے گئے ہون یہ سب ممبر جس کونسل مین جمع ہون اُسے لیجس لیٹیو کونسل کہتے ہین۔ لیجس لیٹیو کونسل مین ملازم ممبرونکی تعداد غیر ملازم ممبرونسے زاید نہین ہوتی۔ لیجس لیٹیو کونسل کا انعقاد عموماً ہفتہ مین ایک مرتبہ ہوتا ہے جہان خاص و عام بلا مزاحمت کے جاسکتے ہین اس مجلس مین جو کچھ کارروائی ہوتی ہے اُسکو مشتہر کرنے کے لئے اخبار اور گزٹ سرکاری موجود ہین مقررہ تعداد تک ڈرافٹ بل (مسودہ قانون) گورنمنٹ گزٹ اور اخبارات مین طبع ہوتا ہے۔ اور نیز یہ مسودات قانون پہلے چھاپے جات کے حاکمون

کے پاس پیش کئے جاتی ہین۔ جو انکو مقامی اغراض کے لحاظ سے دیکھہ بھال کر اپنی قیمتی رائے اور ذاتی تجربہ ظاہر کرتے ہین۔ سوای گورنر جنرل کے لیجس لیٹیو کونسل کے گورنر صوبجات مدراس اور بمبئی اور لیفٹنٹ گورنر بنگالہ کے لئے بھی لیجس لیٹیو کونسل مقرر ہے۔ مدراس اور بمبئی کے لوکل (مقامی) لیجس لیٹیو ممبر وںکا تقرر انہی علاقون (یعنے مدراس اور بمبئی) کے گورنرون کے حکم سے ہوتا ہے بنگالہ مین لیفٹنٹ گورنر کی رائے اور گورنر جنرل کی منظوری سے ممبر مقرر ہوتے ہین۔ لیجس لیٹیو کونسل متعلق صوبہ جات کے ایکٹ (جو صرف اُنہی صوبہ جات کے متعلق کام دیسکتے ہین) کی منظوری صرف گورنر جنرل کے پاس سے دیجاتی ہے۔

ہای کورٹ مجلسِ عالیہ

صوبہ جات مدراس اور بمبئی مین اور لفٹنٹ گورنری بنگالہ اور صوبہ جات شمال و غربی مین ایک ایک ہای کورٹ ہے جو دیوانی اور فوجداری معاملات کے حد تک محکمہ صدر سمجھے جاتے ہین مگر ان محکمونکی فیصلونکی آخری اپیل جوڈیشیل کمیٹی پرائوی کونسل انگلستان مین ہوتی ہے۔

چھوٹے صوبجات مین صرف ایک صدر عدالت معہ تین ججون کے ہے۔ ممالک متوسط اور اودہ مین ایک ایک جوڈیشیل کمشنر ہے جو بلا لفظ و مرافعون کا فیصلہ کرتا ہے مگر اب صوبۂ اودہ ممالک مغربی و شمالی مین شریک ہوگیا ہے۔

ممالک برہما مضافات ہند مین ایک جوڈیشیل کمشنر اور ایک رکا ہے۔

اس صوبہ مین جوڈیشیل کمشنر علاقہ جات بیرون رنگون مین بھی اختیار رکھتا ہے

اور ہندوستان کی عدالت پریوی کونسل کے مقدمات کے انفصال میں رکاوٹ
ڈالنے کا اختیار رکھتا ہے) رکاوٹ کے حدود اختیارات شہر رنگون اور
اس کے ہر حصہ پر جہاں تک پریوی کونسل کی رضا یا فوجداری مقدمات عاید ہوتے ہیں
وسیع ہو سکتے ہیں۔ رنگون کا رکارڈر اور جوڈیشل کمشنر خاص موقعوں پر ساتھ
ملکر یا اسسٹنٹ کورٹ بنکر کام کرتے ہیں۔ رنگون کا رکارڈر (۱۲۰۰) سے
(۱۰۰۰) روپیہ تک کے مقدمات کی دیوانی اپیل ہای کورٹ کلکتہ کو کرتا ہے
رنگون کی اسسٹنٹ کورٹ کے مقدمات ہر حسب طرفین کی رائین برابر وزن رکھتی ہیں
اور سوفت ان مقدمات کا تصفیہ کلکتہ ہای کورٹ ہی کرتی ہے۔ تین پہاڑی اضلاع
یعنے سمارد، کہاسی اور جنتیا۔ اور ناگا کے علاوہ تمام ملک آسام کے انفصال
مقدمات کے لئے کلکتہ ہای کورٹ کو اختیار حاصل ہے۔

ان اضلاع میں بلا اپیل فوجداری و دیوانی مقدمات کے چیف کمشنر آسام جج کے عہدہ
پر فائز ہے اور دو اور واقع سرحد بھوٹان کے لئے خاص قوانین ہیں۔

قوانین انگریزی ہندوستان جن قوانین پر ہندوستانی عدالتوں میں عملدرآمد ہے
وہ خصوصاً ذیل کے حصوں پر منقسم ہیں۔

(۱) انڈین لیجس لیٹو کونسل (جسکا ہمنے اوپر ذکر کیا) اور اون ممبروں کی
جو اونکے پہلے گذرے۔

(۲) قوانین پرلیمنٹ جو ہندوستان کے متعلق ہیں۔

(۳) ہندو اور مسلمانون کے لئے قوانین بابتہ وراثت رسومات اور معاشرت وغیرہ جو صرف ہندو اور مسلمانون کے لئے مخصوص ہون

(۴) خاص قومون اور خاص فرقون وغیرہ کے لئے رواجی قانون

ہندوستان کے قوانین کو خاص ابواب مین جمع کرنے کے لیے بہت کچھ کوشش کی گئی ہین۔ اور ہندوستان کا دیوانی و فوجداری قاعدہ اور کریمنل پروسیجر ہین اس الحاق کی یادگار رسالین ہین

صوبہ واری انتظام

گو کہ گورنر جنرل مع کونسل تمام ہندوستان کے اصولا صدر ہین تاہم انکی عملی حکومت تمام ہندوستان مین براہ راست نہین ہے ہر صوبہ مین ایک یا ایک گورنر رہتا ہے اور چند دیسی ریاستین بھی ان صوبہ جات کے ساتھ متعلق رہتے ہین جو جغرافیہ کے لحاظ سے صوبہ کے قریب واقع ہین۔ علاوہ بریں یہ صوبہ جات کئی باتون مین آزادی کے حقوق یا فائدہ بھی اٹھاتے ہین

مدراس بمبئے

احاطہ مدراس اور بمبئی شمول سندھ اب بھی چند ایسے علامات رکھتے ہین جنسے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے وہ کلکتہ کے ہمسر تھے۔ ان دونون صوبون کے پاس علیحدہ لشکر اور سوار عمروس ہے اور ان دونون صوبون پر انگلستان کا مستند گورنر حکمرانی کرتا ہے۔ ان دونون صوبون مین ایگزیکیوٹو اور لیجس لیٹو کونسلین بھی ہین اگرچہ کہ وہ گورنر جنرل کی کانسلون کے ماتحت ہین تاہم انکی کام گورنر جنرل کے برابر ہین اسطرح گویا انکے پاس مقامی لیجس لیشن ہے۔ ان صوبون کے امور انتظامی مین بھی گورنر جنرل

مع کونسل بہت کم مداخلت کرتے ہین۔

بنگالہ دوسرے صوبہ جات مین بنگالہ یا زیادہ تصحیح کے سات کہین تو نشیبی بنگالہ ایک خاص درجہ رکہتا ہے۔ اگرچہ ممالک شمالی و غربی اور پنجاب مین ایک ایک لفٹنٹ گورنر مقرر ہے مگر بنگالہ مین لفٹنٹ گورنر کے سات ایک لیجس لیٹو کونسل بہی شامل ہے جو اپنی قدیمی حکومت کے علامات بتاتی ہے۔

چہوٹے صوبہ جات دیگر شمالی صوبہ جات آسام برہما اور وسط ہندوستان کی حکومت ایک ایک چیف کمشنر کے تفویض ہے مگر تاریخی نظر سے درحقیقت یہ تمام صوبہ جات صوبۂ بنگال کے حصہ مین چیف کمشنر کو بنگال کے لفٹنٹ گورنر سے کچہہ تعلق نہین ہے بلکہ یہ حاکم گورنر جنرل کے ماتحت ہے۔ غرض یہ ہے کہ صوبۂ بنگال شمول صوبہ جات متذکرۂ بالا اور صوبۂ مدراس و صوبہ بمبئی برٹش انڈیا سمجہا جاتا ہے جو گورنمنٹ قیصری کے زیر حکومت ہے یا یون سمجہنا چاہئے کہ ہندوستان انہی تین احاطون پر شامل ہے۔

اگرچہ مدراس اور بمبی کی متعینہ فوج قدیمی بنگالہ کے حدود مین تعینات ہوسکتی ہے مگر ان صوبون کے سول افسر (اہل قلم) بنگالہ مین نہین رہ سکتے۔ تمام ہندوستان مین لفٹنٹ گورنر اور چیف کمشنر متعہد افسران سول سروس سے انتخاب کئے جاتے ہین۔

یہ تمام اعلی افسر امورات انتظام کی حد تک پوری حکومت کرسکتے ہین۔ لفٹنٹ گورنر بنگالہ کے کسی دوسرے لفٹنٹ گورنر یا چیف کمشنر کو قانون بنانے کا اختیار نہین ہے لیکن حال مین ممالک شمال و مغرب کے لفٹنٹ گورنر کے سپرد ہی لیجس لیٹو کونسل مقرر ہوئی ہے

* قدیمی بنگالہ کا صوبہ جو اب لفٹنٹ گورنر بنگالہ کے ماتحت ہے

چھوٹے انتظامات انتظام انگریزی کے ماتحت ہندوستان کے کل مقبوضات کا نیز ان کے نئے بنگالہ ممالک شمالی و مغربی و اودھ پنجاب اور برہما اور آسام کے علاوہ اون علاقہ جات کا بیان کرنا بہت ضروری ہے جو مثل چھوٹے صوبہ جات کے ہین اور جو تھوڑے عرصہ سے والسرائے کے ماتحت ہین اُنکے نام یہ ہین۔ ممالک متوسطہ یعنے ناگپور جو ۱۸۵۳ء مین اور اجمیر جو راجپوتانہ سے منتقل ہوا۔ برار یا وہ اضلاع جنکا نظام حیدرآباد نے فوج کمپنی کے تنخواہ کے معاوضہ مین بطور امانی سرکار انگریزی سپرد کیا اور ملک ٹھیٹھہ اور دکن مین میسور کے قریب ایک چھوٹا سا کورگ کا ضلع میسور کا ملک ۱۸۳۱ء سے ۱۸۸۱ء تک انگریزی سلطنت کے ماتحت رہا مگر راجہ کو بالغ ہونیکے بعد واپس حوالہ کیا گیا۔

ممالک غیر منتظمہ ممالک غیر منتظمہ مین سرکاری عہدہ دارون کو محصول کے وصول کرنے اور دیوانی اور فوجداری کے مقدمات کے فیصلہ کرنے مین بہت کچھ اختیار دیا جاتا ہے قواعد کے پابندی بہت کچھ رسم و رواج کے لحاظ سے ہوتی ہے جو ابتدا مین بسبب نئی چیز ہونے کے سختی پر معمول کی جاتی ہے۔

قوت انتظامیہ کے نئے ممبرون کے انتخاب کرنے مین بھی بہت کچھ اختیار دیا گیا ہے اور اس قسم کے اقتدارات نہ صرف متعہد سول سروس حاکمون مین ہی محدود ہے بلکہ اسٹاف کے فوجی افسر اور غیر متعہد سویلین بھی اُس مین شامل ہین۔

ڈپٹی کمشنر صوبہ جات منتظمہ مین ضلع کے منتظم اعلی کو کلکٹر مجسٹریٹ کہتے ہین اور صوبہ جات غیر منتظمہ مین اسی درجہ کے حاکم کو ڈپٹی کمشنر کہتے ہین اور بجز پنجاب کے

جہان لفٹنٹ گورنر ہے ممالک غیر منتظمہ مین حاکم صوبہ کو چیف کمشنر کہتے ہین

اضلاع ممالک منتظمہ اور غیر منتظمہ مین ہر ایک ضلع انتظام کا مرکز ہے ضلع کا حاکم (خواہ کلکٹر مجسٹریٹ یا ڈپٹی کمشنر کے نام سے مشہور ہو) بڑے ذمہ داری کے اقتدارات رکھتا ہے۔ سلطنت ہندوستان کی اچھائی برائی حاکم ضلع کی لیاقت اور کوششون پر منحصر ہے اُسکے فرائض مخصوصہ اسقدر متعدد ہین کہ اگر اُنپر غور کیا جاے تو ایک اجنبی آدمی کو حیرت مین ڈالتے ہین۔ اوسکے ماتحت بیرونین اور دیسی اہلکار ہوتے ہین جن کے کامون کا دار و مدار بہت کچھ حاکم ضلع کی مرضی پر منحصر ہے

کلکٹر مجسٹریٹ کے فرائض کلکٹر مجسٹریٹ کے متعلق دو بڑی کام ہین۔ پہلے تو وہ محصول وصول کرنیکا افسر ہے اس لحاظ سے زمین اور اور صیغہ جات کی زر تحصیل کے جمع کرنیکا مہتمم ہے دوسرا مقدمات متعلق بہ محصول اور نیز جرایم فوجداری کے دایر عدالت ہونے کے وقت سے اپیل تک کا جج ہے۔ پولس۔ محبس۔ صیغہ تعلیم۔ محکمہ صفائی۔ راستے۔ حفظ صحت۔ شفاخانے۔ مقامی محصول اور ضلع کا شاہی محصول (تحصیل اراضی) وغیرہ اوسکے روزمرہ اور معمولی کام ہین۔ کلکٹر مجسٹریٹ کو دیسی لوگون کے سوشیل (تمدنی) حالات اور زمین کے زرخیز یا شور قطعات سے واقف ہونا چاہیے۔ وکیل۔ محاسب۔ مساح۔ اور سرکاری کاغذات مین زود نویس ہونا اوسکا فرض ہے اور علم زراعت علم انتظام مدن اور علم تعمیرات سے بخوبی واقف ہونا اوسکے لئے ضروری ہے

انگریزی ہندوستان مین اضلاع کی تعداد	قبضہ ہندوستان مین اضلاع کی تعداد مختلف (۲۲۵) ہے مگر اونکی وسعت اور اونکے باشندونکی تعداد مین

بہت کچھہ فرق رہتا ہے ۔ ایک ضلع کا اوسط (۳۸۴۰) مربع میل ہے سب سے بڑا اضلاع کا رقبہ سند (کراچی) ہے جو (۱۲۱۱۵) مربع میل ہے ۔ اوسکے بعد بنگالہ (الدیانہ) جو (۱۲۰۴۵) مربع میل ہے ۔ اوسکے بعد ممالک متوسطہ جو (۱۱۸۸۵) مربع میل ہین اور چھوٹے رقبات مین ممالک شمالی وغربی (ترائی) ۹۳۷ مربع میل ۔ مدراس (نیلگیری) ۹۵۷ مربع میل اور اودہ (لکھنو) ۹۸۹ مربع میل ہے لوگونکی اوسط تعداد فی ضلع ۸۰۰۷۲۷ ہے اور وہ بھی مثل بالائے اضلاع کے بنگالہ (میمن سنگھہ) مین ۳۰۵۱۹۱۶ ۔ ممالک شمالی وغربی (گورکھپور) مین ۲۶۱۷۱۲۰ ۔ اور مدراس (ملبار) مین ۲۳۶۵۰۳۴ ہے

اونکی مختلف وسعت	چھوٹے اضلاع کی نسبت کہا جاے تو مدراس (نیلگیری) مین ۹۱۰۳۴ ممالک شمال وغربی (دہرہ) مین ۱۴۴۰۷۰ اور ممالک متوسطہ (نمر) مین ۲۳۱۳۴۱ ہے ۔ شملہ کا چھوٹا پہاڑی ضلع شمالی آراکان کے پشت کا بہت تھوڑا آباد ضلع ۔ اور ہوگرہ کے اضلاع نو بیع کلکتہ وغیرہ بالکل چھوٹے ہونے اور اور موجبات کے سبب بالائی اضلاع مین داخل نہین کئے گئے ۔ اضلاع مدراس کی اوسط وسعت مین بہت وسیع اور آبادی مین بہت آباد ہے علاوہ مدراس کے اضلاع بڑے بڑے

رقبات مین شامل کر دئے گئے ہین جنکو قسمت کہتے ہین اور جو کلکٹر کے ماتحت ہین

شکمی اضلاع اضلاع کی پہر ذیلی تقسیم کی گئی ہے بنگالہ مین اونکو شکمی اضلاع کہتے ہین - مدراس اور بمبئی مین تعلقات اور شمالی ہندوستان مین تحصیلات کہتے ہین - مالی انتظام کا دارومدار دراصل شکمی اضلاع پر ہے اور تمام قیصرے ہندوستان مین انتظام کا مرکز یہی ہے

عہدۂ سکرٹری انگریزی انتظام سلطنت کے نسبت جو کچھہ مختصر لکھا ہے اوس مین اگر عہدۂ سکرٹری کا حال نہ لکھا جاوے تو یہہ بیان بالکل نامکمل رہتا ہے انتظام سلطنت کے لئے گورنر اور چیف کمشنرون کے سب احکام سکرٹری کے ذریعہ سے اجرا ہوتے ہین اور مقامی حکام متہ قسم کے رپورٹین سکرٹری ہی کے ذریعہ سے حکام اعلی کے پاس پیش کرتے ہین - سلطنت ہندوستان کا عہدۂ سکرٹری بہ ماتحتی نواب گورنر جنرل کشور ہند کے ساتھہ شاخون پر مشتمل ہے اور ہر شاخ کے سکرٹری کو انتظام سلطنت کے لئے خاص کام تفویض کیا گیا ہے

ہندوستان کے گورنمنٹ اور وہ حسب ذیل ہے - فارین سکرٹری - ہوم سکرٹری - سکرٹری محصول اراضی - فنانشیل سکرٹری سکرٹری جنگ سکرٹری تعمیرات اور سکرٹری لیجس لیٹیو ڈپارٹمنٹ (مجلس واضع قانون) دوسرے گورنرون خصوص لفٹنٹ گورنر اور چیف کمشنر کے سکرٹریون کے بھی

وہی کام یہی کام ہوتے ہین

مگر سکرٹریون کی تعداد تین یا چار تک رہتی ہے - اور بوجہ اسکے کہ صوبون کا کام ہے اس لئے ہر ایک سکرٹری کے ماتحت دو دو تین تین صیغے ہوا کرتے ہین -

راقم

حسن

ریلوے کی دخانی گاڑیان

سب سے پہلے ۱۷۶۹ عیسوی مین سمی لک نو باشندہ فرانس نے دخانی گاڑی بنائی جسمین چار اشخاص کی نشست تھی اور جسکی رفتار فی گھنٹہ دو تین میل تھی اوسنے دوسرے دفعہ سعی کی مگر گاڑی کی رفتار فی گھنٹہ تین میل ہونے سے وہ کرگئی اسلئے وہ خوفناک سمجھی جاتی تھی۔

اس قسم کی گاڑیون کی نسبت بہت کچھ کوششین کی گئین اونمین سے ایک فتحمند کوشش وہ تھی جو سمے کرنی نے ۱۸۲۵-۳۱ مین کی تھی کرنی کے نقشہ کے بموجب بنائی ہوئی گاڑیان لندن کے اطراف چلتی تھین۔ سمے ہل کی گاڑی جو ۱۸۳۲ مین بنائی گئی معمولی گاڑیون کی رفتار سے دوچند زیادہ تھی۔

سٹراموے گاڑی ایک زمانہ سے اضلاع معدنیات مین موجود تھی۔ اور اگرچہ پانی اوٹھانی کی کل مین دخان کا استعمال کیا گیا تھا تاہم حیرت کی بات ہے کہ گاڑیون مین اس قوت کو کوئی استعمال نہ کرسکا۔

ٹرامو ے یا لکڑی کی ریل سے بومنٹ نے سب سے پہلے شہر نیوکیسل کے قریب جو کوئلہ کا مخزن ہے چلائی اور سنہ ۱۶۵۰ تک اونکی تعداد بہت بڑھگئی سنہ ۱۷۱۶ مین لکڑی کے ڈنڈونپر لوہا چڑہایا گیا اور سنہ ۱۷۶۲ مین ڈنڈے ڈہالے ہوئے لوہے کے بنانے گئے اور سنہ ۱۷۶۶ عیسوی مین انگریزی حروف تہجی کے ایل (ما) کی شکل کے ڈہالے ہوے لوہے کی ریل کو سے کارنے انگلنڈ مین مستند کیا۔

سے اوت رام نے سنہ ۱۷۹۳ سے سنہ ۱۸۰۸ تک اونمین ترقی کی اور اونکی حفاظت پتھرونسے کی جسکو ہم حال مین سلیپر کہتے ہین۔

اخبار لندن پیری ڈیکل ٹابتہ یکم ماہ اگست مین اسطرح لکھا ہے کہ ضلع سرے مین لوہے کی ریلوے شہر ونڈسر وزتھہ مین ہوکر اب پوری ہوگئی ہے۔ ۸ جون چہارشنبہ کو چند گاڑیان اوس ریل کی سڑک پر چلائی گئین۔ اور کسی طرح کی مزاحمت درپیش نہ آئی"۔

ان گاڑیون مین شہر پورٹس متھ کی گاڑی جو آٹھہ گھوڑون سے چلائی گئی تہی اور جسمین آٹھہ سو دس ٹن تک وزن تہا ریل کی سڑک پر ایسی چلی کہ سڑک کو اوس سے کچھہ نقصان نہ پہنچا

سنہ ۱۸۲۰ عیسوی مین سے برکن شا مقیم بلنگٹن واقع انگلنڈ نے آہنی سڑک پر چلانے کی گاڑی کو مستند کیا۔ سٹرنہٹ اپنی کتاب "کلونکی لغات"

مین لکھتا ہے کہ تخمیناً ۱۸۰۲ء مین مسٹر فریدرات نے مقام ہانوور مین چاندی کانون کے لئے گاڑی بنائی اس گاڑی مین اصول کیا تھے وہ ہمین معلوم نہین ہین ۱۸۰۲ء مین مسمیان ٹری وے تھک اور ڈوین نے بھی ایک قسم کی گاڑی بنائی جو لوہے کی سڑکون پر چلتی تھی۔

مسمے ٹری وے تھک نے دخان کا ذخیرہ چمنی مین لیجانے کے لئے ایک بمبا بنایا۔ اس تدبیر سے گاڑی کی رفتار مین تیزی ہوئی۔ یہ گاڑی مسمے وہیش کی ٹرمیوے کی سڑک پر چلائی گئی جہان وہ علاوہ اپنے وزن کے دس ٹن بوجھ اوٹھاکر فی گھنٹہ پانچ میل چلی۔

۱۸۱۱ء مین مسٹر بلنکن سوپ نے زیادہ مکمل کل ایجاد کرکے مقام مڈلٹن کے کویلون کی کان کے لئے استعمال کی۔ اور عموماً یہہ خیال کیا گیا کہ انجن دار گاڑیون کے لئے بلنکن سوپ کی کل عملی طور سے بہت مفید پڑیگی۔ کیونکہ اس کل نے اڑتیس ٹن وزن کی گاڑیونکو فی گھنٹہ تین یا پونے تین میل تک کھینچا۔ باین ہمہ ۱۸۱۲ء عیسوی مین مسمے بلکیٹ نے یہہ ثابت کردیا کہ دندانہ دار پہیہ اور ریک جو ریل پر رکھے جاتے ہین بیفائدہ ہین۔ اور یہ بھی ثابت کردیا کہ کسیقدر شیب دار سڑک کے ہموار ڈنڈون پر پہیون دار انجن بھاری بوجھ کے ساتھہ بھی آسانی سے چل سکتے ہین۔ اس ایجاد مین اگر رفتار کی تیزی بڑہائی جاے تو پورا پورا

ریلوے انجن بن جاتا ہے۔ سے بینک کی فرمات مین سمبان کہتے تھے
برمنگھن۔ گوردن۔ گرنی ہیڈلی اور اور موجدون نے زیادہ تر ہیم کی
جو انجن کہ ہمسبیان لوشس اور اسٹیفنسن نے بنائے تھے وہ ۱۸۱۴ء
مین مقام کلنگ ورتھ ریلوے پر مستعمل کیے گئے ۱۸۲۱ء مین برلش
پارلیمنٹ نے اسٹاکٹن اور ڈارلنگٹن ریلوے کو مستند کیا اور اس آہنی
سڑک پر ۱۸۲۵ء مین لوکو نکے بیٹھنے کی گاڑیان دوخانی انجن کے ساتھ
لگاکر چلائی گئین ہر اس کام کے لئے سے اسٹیفنسن کی صنعت استعمال
مین لائی گئی۔ اس کل مین دو سیندھی جلین اور متحرک ڈنڈے اور لوہے
لوے ڈگری کے فاصلہ پر کرینک (کج دھرے کی کجی جس سے حرکت عمودی
سے حرکت افقی پیدا ہو یا خلاف اسکے) تھے اور پہیون مین دندانے
کے لئے بہت سی زنجیرین لگائی گئی تھین ۱۸۲۰ء اور ۱۸۳۰ء کے درمیان
انگلنڈ مین لوگونکو اس بات کا جوش ہوا کہ مال اور مسافرون کی
آمد و رفت کے لئے یہہ گاڑیان عام طور سے استعمال مین لائی جائین۔
یہہ خیال آہستہ آہستہ جڑ پکڑتا چلا کیونکہ جو لوگ نہرونمین کشتیان چلانیکے کام
کرتے تھے وہ یہہ خیال کرتے تھے کہ اگر ریل جاری ہوگئی تو ہمارا کام بالکل
بند ہو جائیگا سے نامس کرے ساکن ناٹنگ بام پہلا ہی شخص تھا جسنے
ریل کے عام طریقہ کی نسبت نہایت غور و تامل کے بعد ایک کتاب لکھی اور

۱۸۶ [illegible] بیرونی

[illegible] سنگاپور و ریول نے نور ریول [illegible]

[illegible] ریاست ثقافت کے اجلاس پارلیمنٹ

[illegible] انجنیر آگیا -

[illegible] اور [illegible] ذیل کے شرایط کے ساتھ

[illegible] دخان کا خرچ خود کے ذمہ کیا

[illegible] (۵۰۰) روپیون سے زاید ہونا چاہیے اور

[illegible] زیادہ نہونا چاہیے اور ریل کے

[illegible] فی گھنٹہ مین کم سے کم دس میل تک

[illegible] یہہ خیال کیا کہ ان کل شرایط

[illegible] نے فی گھنٹہ ریل کو بارہ میل تک

[illegible] رسالہ کو [illegible] ریویو نے یہہ راے دی تھی

[illegible] کے ساتھ جلکر خاکستر ہو جانا چاہیے وہ

[illegible] مگر چونکہ یہہ آگ گاڑی ہمیشہ کے لئے قایم

[illegible] کی آمد و رفت مین سہولت کرنے کے لئے اور

[illegible] دیکھ کی آگ گاڑی کو دیکھا تھا اور جو

انجمن ہنیدائی نے ایجاد کیا تھا اور سکے اصولون سے ہی شاید وہ واقف ہوگا جبکہ سب سے پہلے مسے ٹری وے تہک نے دخانی انجن کو مستعمل کیا اسی بنا پر مسے اسٹیفنسن نے ۱۸۱۵ء مین اسے کار آمد کیا۔

کہتے ہین کہ انگلستان مین نلی دار جوشدان ۱۷۹۰ء عیسوی مین بھی مستعمل تھے مگر نورپول اور مانچسٹر مین بنے ہوئے انجنون کے ساتھ مقابلہ کرکے انعام حاصل کرنے کے لئے مسے اسٹیفنسن نے اپنے انجن مین نئی قسم کا جوشدان (بائلر) بنایا مسے ہنری بوتھہ سکرٹری لیورپول کمپنی کی تجویز سے یہہ انجن جسمین تانبہ کی چھپنی دودکش نلیان تھین ہر نلی کا قطر تین انچ تھا اور ہر نلی ایک طرف جلنے کے لئے اور دوسرے طرف آتشکدہ کے لئے کھلی ہوئی تھی ذیل کے چار انجنون کے مقابلہ مین رکھا گیا۔ مسے اسٹیفنسن کا بنا ہوا ایک نام کا انجن۔ مسے تیمتھی کا ہیک ورتھ انجن۔ مسمیان بریمیتھ ویٹ اور ایریسن کا اوٹلی انجن۔ اور مسے پرسنال کا پرسی ورنس انجن ان انجنون مین صرف ناوٹسی انجن مین خود کے کوئلہ اور پانی تھا مگر اتفاق سے کلون مین نقصان آجانے کے سبب ناکامیاب ہوا۔ پرسی ورنس انجن بھی ناکامیاب ہوا۔

ان انجنون کے امتحان مین اسٹیفنسن کا انجن جسمین جوشدان کی بڑی نلی اور دخان کا موثر استعمال دونون عملی طور سے موجود تھے پورا پورا

فتحمند ہوا۔ یہہ انجن ۹½ ٹن وزن کے ساتھہ ایک گھنٹہ مین چونتیس میل چلا۔ جس روز سے اسٹیفنسن کی آگ گاڑی چلائی گئی وہ ۱۴ ستمبر کا روز تھا۔ مسٹر ہنکنسن ہوم سکرٹری برٹش کمپنی ریلوے کی پٹرک پر کھڑا تھا کہ انجن آن پہنچا اور وہ اوسکے نیچے پس کر مرگیا۔ دوسری آگ گاڑی جسپر اوسکی لاش رکھی گئی تھی پچیس منٹ مین پندرہ میل چلی یا یون کہیے کہ فی گھنٹہ مین چھتیس میل کے حساب سے چلی۔

اسطرح آگ گاڑی کے انجن نکلے۔ اونمین صرف اونکے تکمیل کرنے اور خشکی پر چلانے کے لئے موجودہ حالت مین لانیکی کسر باقی تھی۔ مسے میکنٹری اپنی تاریخ "اونیسوین" صدی مین لکھتا ہے کہ جو انجن مسے اسٹیفنسن نے لورپول اور مانچسٹر کے مقابلہ مین بنایا تھا اوسنے تمام شک دور کئے۔ تمام اخراجات بند کردئے اور تجارت مین بڑی ترقی کا ذریعہ بنا۔ اوسوقت کی گاڑیون کے چار پہیے تھے مگر اونمین کمان اور چھت نہین تھی۔ مسٹر جوزاف نائٹ مقیم انگلنڈ نے ۱۸۳۱ء مین گاڑیون کی زیادتی کرنے کی تجویز بتلائی

انگلنڈ کے باہر ریل کی سڑکون پر جو انجن استعمال مین لیا جاتا تھا مسے اسٹیفنسن نے بنایا تھا اور ۱۸۲۹ عیسوی اگست مین مقام ڈلاور اور ہڈسن کی نہر اور ریلوے کمپنی کے لئے امریکہ بھیجا گیا۔

امریکہ مین ریل کی سواری کی پہلی گاڑی مقام اوپیوٹر اور یالٹی مور مین ۴ جولای ۱۸۲۸ عیسوی مین شروع ہوئی اور ۱۸۳۰ عیسوی مین پندرہ میل تک چلی اسکے پہلے تین چار میل تک آگ گاڑی کی کچی سڑک ۱۸۲۶ عیسوی مین کنکرلے جانے کے لئے مقام کوسی اور ماس مین بنائی گئی تھی شہر یالٹی مور اور اوہیو مین ایک کھڑا جوشدان اور مقام یورک پا مین ایک ہیلن تیار کیا گیا۔ اور ۱۸۲۱ عیسوی مین استعمال کیا اوسوقت تک ان دونون سڑکون پر گھوڑون کی طاقت سے کام لیا جاتا تھا۔

امریکہ مین ڈی وٹ کلنٹن نام کا ریلوے انجن جو شہر ہڈسن اور موہک کی سڑک کے لئے (جو مقام البنی سے شنکٹڈی تک بنایا گیا تھا) شہر وسٹ پائنٹ کے لوہارخانہ مین تیار کروایا۔ اس سڑک پر پہلے گھوڑون کی طاقت سے کام لیا جاتا تھا۔

۱۸۳۹ عیسوی مین پہلے درجہ کی گاڑیون مین گدی دار نشست تھی اور اسوقت سے بہت کچھ ترمیم ہوتی چلی۔ پارلر (ملاقات کا کمرہ) ہوٹل۔ سونے کے لئے گاڑیان وغیرہ عمدہ عمدہ بننے لگین۔ یہہ پارلر جہان جہان ریلوے ہے وہان تمام دنیا مین پاے جاتے ہین۔

ریلوی اپنی ترقی مین دہیمی تھی۔ مانچسٹر اور لورپول مین ریل جاری ہونے

سے بعد پندرہ برس کے عرصہ مین ممالک متحدۂ امریکہ مین صرف ۲۴۰۰ میل تک ریل چلائی گئی مگر انگلنڈ مین ایک جوش پیدا ہونے کے سبب ریلوے جلد جلد ترقی کرتی چلی۔ ریل کی تاریخ کے شروع زمانہ مین چھوٹی چھوٹی بلندیون پر ریل کا چلانا ناممکن سمجھا جاتا تھا جب بالٹی مور اور اوہیو کی سڑکین باندھی گئین اُسوقت ۱۱۶ فٹ بلندی پر ریل کا چلانا ایک عجائبات سے دیکھا جاتا تھا باین ہمہ موجودہ زمانہ مین بلند مقامات پر اور بالکل ناسطح راستون پر ریل گاڑی کا چلانا زیادہ مشکل نہین سمجھا جاتا۔

جو چیزین ریل کی راہ مین حائل ہون اُنکا توڑنا یہہ بھی شاید ریلوے کے متعلق سب سے زیادہ ضروری ایجاد ہے۔ قدیم زمانہ مین حائل چیزون پر قوتِ بازو سے کامیاب ہوتے تھے۔ پہیون پر حائل اشیا کی قوت کا اثر اتنا ہی پڑتا تھا جیسا معمولی گاڑیون پر پڑتا ہے صرف فرق اتنا تھا کہ ریل گاڑی مین پہیون سے کام لیا جاتا تھا اور معمولی گاڑیون مین ڈنڈے سے جو قوت سے متحرک ہوتے تھے۔ زود رفتاری اور زیادہ وزن کے سبب اعلےٰ قسم کے حائل شکن کی ضرورت تھی اب اِن حائل چیزون کو توڑنے کے لئے انجن کی قوتِ دخان ہی کافی ہے یہہ ایسا عمدہ ایجاد ہے کہ پہلے وہ خود محرک ہے اور متعدد قسم کے کام

ایک ہی وقت مین کرتا ہے - اِس قسم کی سب عمدہ اور مکمل کل مقام وسٹنگ ہوس کی ہوا شکن ہے جو ۱۸۶۹ عیسوی سے ایجاد ہونے کے ساتھہ ہی عام مستعمل ہوگئی ہے - دبائی ہوئی ہوا جو آلۂ ہوا بند سے انجن مین بند کیجاتی ہے اور عمدہ نلیونکے ذریعہ سے واپس نکالی جاتی ہے - اِس قسم کی حائل پیزون کو ہٹانے یا توڑ دینے کے لئے عمدہ قوت ہے - یہ سب کام اور حائل شکن کلین انجنیر کے زیر انتظام رہتی ہین حائل شکن کلین ساتھہ ہی یا یکے بعد دیگرے کام مین لاسکتے ہین ۱۸۷۱ء مین اسی ایجاد کے سبب دو وہ انگین کل کے ذریعہ حائل شکن بیلن سے ہوا کو زور سے نکالنے کی تدبیر نکالی گئی اِس تدبیر سے ریل گاڑی جو فی گھنٹہ ۴۵ میل چلتی ہو آلۂ وسٹ ہوس سلنڈر کے ذریعہ ۲۵۰ فٹ تک روک سکتے ہین - ہوا کی نلیان اور سوراخ ایسی تدبیر سے کیے ہوے ہین کہ اگر راستہ مین خوف کے خیال سے بریک لگائی ہوئی ہو اور گاڑیونکی قطار مین سے ایک گاڑی علحدہ ہوجاے تو اُس علحدہ شدہ گاڑی کے بریکس کی رفتار از خود بند ہوجائیگی - روانہ ہوتے یا ٹھہرتے وقت دھکا نہ لگنے کی تدبیرین بھی ایجاد کی گئی ہین - اِس لحاظ سے تمام انگلستان کی گاڑیان ساتھہ جوڑدی جاتی ہین کیونکہ گاڑی کے پیچھے ایک کمانداز کل ہونے سے چلتے یا ٹھہر جاتے وقت سب کچھہ صدمہ اُس کل کو پہنچتا ہے اور گاڑیون کو بہت کم بلکہ بالکل دھکا نہین لگتا - وزنی گاڑیان جو امریکہ

مین چلائی جاتی تھین پہلے زنجیرین یا پن نام کے ڈنڈون سے جوڑدی جاتی تھین اب عموماً ملر پلیٹ فارم اور بفر نام کے ڈنڈون سے مسلسل کی جاتی ہین - یہہ عمدہ تدبیر "ٹیلاس کوپنگ" کو روکتی ہے - اور گاڑیان مضبوطی کے ساتھہ جوڑدی جاتی ہین - گاڑیونکا دہکا جو مینلک پلیٹ کے ذریعہ ایک دوسرے پر پہنچتا ہے اور گاڑی کے پیچھے کا کمانداڑ ڈنڈا اُسکو اسطرح اٹکاتا جاتا ہے کہ تمام گاڑیون مین اُسکا اثر پہنچتا ہے اور ساتھہ ہی ضروری لچک رکھی جاتی ہے پلیٹ فارم سے نکلا ہوا ڈنڈا گاڑیون کو از خود جوڑ دیتا ہے مگر اس تدبیر سے گاڑیون کے روانہ ہوتے یا ٹھہرتے وقت دہکا لگتا ہے انگریزی تدبیر سے جوڑی ہوئی گاڑیون مین دہکا نہین لگتا -

تار برقی اور سگنل کے ایجاد ہونے سے راستون کا نقصان یا درستگی یا شکستگی کا حال وغیرہ فوراً معلوم ہو جاتا ہے - ہر ایک قسم کے نقصان سے محفوظ رہنے کے لئے سہولت ہوتی ہے ریلوے کے تمام راستون پر صدر آفس مین ایک ہی شخص تمام گاڑیونکا انتظام کر سکتا ہے کیونکہ اُوسکے سامنے ٹائم ٹیبل رہتا ہے اسلئے گاڑیون کی قطار کی حالت سے واقف رہتا ہے اور ضرورت کے وقت جلد اطلاع کر دیتا ہے

بجلی کی محرک سگنل بھی کسیقدر استعمال مین لائی جاتی ہے بجلی کی تموج کھلنے اور بند ہونے سے ریل یا ڈبہ کا گر جانا یا پہلے سے گاڑیون کے چلنے کی

اطلاع دینا یا پہئے بدلتے وقت گھنٹہ بجانا وغیرہ اکثر کام تار برقی کے ذریعے سے معلوم کر سکتے ہیں۔ اس قسم کی ایجادوں میں سب سے پہلے مسٹر ٹامس ہال کا برقی سگنل ہے جو ۱۸۶۵ء میں ایجاد ہوا۔

شہر کے اندر چلنے والی گاڑیاں بطور ٹرامویز کے سب سے پہلے ممالک متحدہ امریکہ میں ۱۸۵۰ء میں اور انگلنڈ میں ۱۸۶۰ء میں نکلیں۔ اگرچہ کہ وخانی یا ہوائی قوت کے ذریعے شہر فرانسسکو۔ چکاگو۔ اور فلاڈلفیا میں کامیابی کے ساتھ نامحدود رسیوں کے ذریعے سے گاڑیاں چلائی جاتی ہیں تاہم اکثر شہروں میں عموماً ٹرامویز کو گھوڑے باندھتے ہیں۔ اب رسیوں کی مدد سے گاڑیوں کے چلانے کی ایجاد یورپین شہروں میں قایم ہوتی جاتی ہے۔ اس طریقہ سے گاڑیاں چلانے کی تدبیر بالکل سادہ ہے۔ ان رسیوں کو راستوں میں زمین کے اندر مقامی انجنوں سے جو اسی سڑک پر خاص مقام پر ہوتے ہیں) چلاتے ہیں یعنے ٹریک کے وسط میں ایک تنگ سوراخ رہتا ہے۔ اس سوراخ میں ہوکر گاڑی سے لگی ہوئی رسی نیچے اوترتی جاتی ہے اور ایک کل کو لپیٹتی جاتی ہے۔ گاڑی کی چلانے والی ڈنڈہ سے یہ کارروائی کی جاتی ہے۔ اسطرح جب وہ گاڑی چلانا چاہتا ہے رسیوں کے بند سے بند کر دیتا ہے۔ رسیاں متحرک ہیں اسلئے اپنے ساتھ ساتھ گاڑیوں کو بھی کھینچتی جاتی ہیں اگر گاڑی ٹھہرانی ہو تو رسیوں پر سے بند اوٹھا کر پہیوں کے حایل ڈالدیے جاتے ہیں۔ ریل سے کم بلند راستے اسلئے بنائے جاتے ہیں کہ لوگوں کو چلنے

پھرنے میں تکلیف نہ ہو۔ یہ راستے معمولی استون سے بالکل علیحدہ اور نرالے رہتے ہیں
ان اصولوں پر گاڑیاں چلانے کے لئے سب سے پہلے شہر نیویارک
میں ۱۸۷۲ء میں شرک بنائی گئی۔ چند سالگیں اور معمولی شکایات کے بعد شہر نیویارک
میں بلند راستوں کا منتا اب تمام ہوگیا۔ یہ شرکین ستون پر زمین پر گرے ہوئے
لوہے کے ڈنڈوں پر رہتی ہیں اور حقیقت میں دیکھا جائے تو وہ لوہے کے لمبے
لمبے پل ہیں۔ اسطرح بلند کیا ہوا راستہ جو زیر تجربہ ہے شہر بوسٹن اور کیمبرج کے
درمیان تجربی طور سے عمل درآمد کیا جائے گا۔ اسوقت اگر کامیابی حاصل ہوئی تو اور طرح سے
بلند کئے ہوئے راستوں میں یہ راستہ سبقت لیجائے گا۔ اس راستے کو کرنل جو
نی رسیگ مقیم بوسٹن نے ایجاد کیا۔

راقم
حسن

اخبار

(۱) اخبار جمع خبر کی ہے جسکے معنی عربی زبان مین آگاہی کے ہین - ہماری زبان مین اسکے معنی اسبات کے ہین جو کہین کی یا کسی کی سننے مین آئے - مگر جس انگریزی لفظ کا ترجمہ خبر کیا جاتا ہے اسکے حقیقی معنی تر و تازہ کے ہین مگر مجازی معنے اسکے آگاہی کے ہین جو تازہ تازہ و نو بنو ہو - جس کاغذ مین وہ لکھی جاتی ہے اوسکا ترجمہ ہم اخبار کرتے ہین - وہ اہل فرانس کا ایجاد ہے - سنہ ۱۶۲۲ مین اوّل پیرس گزٹ نکلا ہے - ہندوستان مین اوّل اخبار انگریزے سنہ ۱۷۸۰ مین اور دیسی زبان مین سنہ ۱۸۱۸ مین اول سیرام پور کی مشنریون نے نکالا ہے -

(۲) انسان کو بالطبع خبر پسند ہے - جب وہ دوستون سے ملتا ہے تو مزاج پرسی کے بعد کوئی ضرور خبر پوچھتا ہے - مہمانون کو بلاتا ہے تو اونسے بھی خبرین سنکر نہایت دل خوش ہوتا ہے - خود سارے دن مین جتنے جملہ خبریہ بولتا ہے اتنے جملہ انسانیہ نہین کہتا - گانا سننے سے تھک جائے - شعرون پر کان لگانے سے بیزار ہوجائے مگر خبر سننے سے کبھی سیر نہین ہوتا - بعض آدمی تو خبرون کے ایسے ہو سکے ہوتے ہین کہ رات دن اپنا پیٹ خبرون کے سننے اور سنانے سے بھرا کرتے ہین - وہ خبرون کے سوداگر ہوتے ہین جیسی سستی مول لیتے ہین ویسی مہنگی بیچ ڈالتے ہین - ان کو کچھ طلب خبر کے جھوٹے سچے ہونے سے نہین ہوتا بلکہ فقط اسکے تازہ اور نئے ہونے سے غرض ہوتی ہے

پرانی سچی خبر کو وہ نئی جھوٹی خبر سے زیادہ بے لطف سمجھتے ہین - وہ جب تک جھوٹی خبرون کے اڑانے مین مزے اوڑاتے ہین کہ سچی خبرین آئین - جہان انھون نے بازار مین خبر سُنی کہ کچھ ہو رہا ہے وہین دوڑے جاتے ہین اور پھر حالات دریافت کرکے گھر گھر کہتے پھرتے ہین - غرض سارے شہر کی خبر رکھتے ہین اونکو مزہ آتا ہے اگر کوئی خبر ایسی سُنتے ہین کہ جس سے کوئی مصیبت عوام پر آئے اور اوسمین وہ خود بھی شریک ہون تو اوسکو بڑے لطف سے سُنتے ہین - اور جہانتک ہوسکتا ہے اوسکو پھیلاتے ہین - یہ جانتے ہین کہ خبرون کا اسباب ہمارے پاس ایسا ہے کہ اگر تھوڑے دنون وہ ہمارے پاس پڑا رہا اور خریدارون کے پاس نہ گیا تو پھر اوس سے ہمین کوئی نفع نہ ہوگا اسلئے وہ خبر کو اپنے پاس پڑا نہین رہنے دیتے جلد جلد ان کو خریدارونکے پاس پہونچا دیتے ہین - اور اسکی تعریف کر دیتے ہین کہ وہ بڑی معتبر جگہ سے آئی ہے - غرض خبرونکے ایسے بھوکے ہوتے ہین کہ اسکے شوق مین اپنا کھانا پینا بھول جاتے ہین - ناچ دیکھنا گانا سننا چھوڑ دیتے ہین - گو ہندوستان مین بھی خبرون کا یہ شوق ہمیشہ سے چلا آتا ہے - آریا قومون کی سلطنت مین بھیدی اور جاسوس وغیرہ دور دور سے خبرین لاتے تھے - مسلمانون کے یہان بھی وقایع نگار - خفیہ نویس وغیرہ مقرر ہوتے تھے - مگر جو انتظام اخبارون کی بدولت دیکھنے ہو وہ انگریزی عملداری سے پہلے یہان نہ تھی - یہ فرنگستانی درخت اہل انگلستان نے یہان لگایا ہے اور انہین کی آبیاری اور باغبانی سے سرسبز و شاداب ہوسکتا ہے

وہ بیخ زمین کا درخت یہان کی سرزمین مین لگایا گیا ہے اسمین ملکون مین رہنے کیا
بہت سی محنت و تردد کے بعد ہو سکے پہلے گا۔ اب اخبارون مین سے فقط اون
اخبارون کا ذکر ہوتا ہے جو اس زبان مین نکلتے ہین جس مین یہ مضمون لکھتا ہون
اول مین بیان کرتا ہون کہ مہذب قومون مین اخبارون سے کیا کیا فائدے حاصل
ہوتے ہین اور وہ کس کس کام کے واسطے موضوع ہین۔ پھر یہ بیان کرون گا کہ
ہندوستان مین ان سے کیا فائدے حاصل ہوئے اور آیندہ ان سے ملک کی اصلاح
و فلاح کی امید کیا ہے۔

(۲) مہذب قومون مین اخبار کا موضوع کیا ہے۔

اخبار کی جان آزادی ہے۔ بغیر اسکے وہ ڈھل قافیہ ہے۔ پس مہذب قومون مین
گورنمنٹ اخبارون کو سچی اور مستحکم آزادی اسلیے دیتی ہے کہ رعایا کا مافی الضمیر اوسپر
روشن ہو۔ اس آزادی نے اخبارون پر یہ کام فرض کیے۔ اوّل بادشاہ جن
ارکین سلطنت و عہدہ داران و اہلکاران و کارکنون کو انتظام و کاروبار سلطنت عطا کرے
اونکے ارادون اور کامون کی تفتیش کرے۔ دوم اسکو اس تفتیش سے وہ
باتین تحقیق و صحیح معلوم ہو جائین تو اوسکو اختیار ہے کہ خواہ اونکی توثیق کرے یا
اعتراض جڑے۔ اگر ضرورت ہو تو وہ خود پارلیمنٹ کے کامون پر معترض ہو اور
کارکنان سلطنت کے ارادون پر اعتراض کرے۔ سوم وہ مجاز ہے کہ عوام کو خوشکا تین
ہون اونکا اعلان کرے۔ چہارم ججون اور جیوری کے فیصلون پر صحیح صحیح انتقید کرے

کرے اور اونکے نقص بتلائے۔ پنجم گورنمنٹ کی غلطیون کی اصلاح بتلائے۔
ششم۔ وہ مجاز ہی کہ ملکی فلاح اور صلاح کے لیے اپنی طرف سے تدابیر گورنمنٹ کی
آگاہی کے لئے پیش کرے۔ گورنمنٹ نے گو خود اپنی نسبت اخبارات کو اپنی فیاضی
سے یہ سارے اختیارات دئے ہین مگر ساتھ ہی اخبار پر یہ لازم کیا ہے کہ وہ اسکی
فیاضی کے احسان مندی مین ہمیشہ اس طرز حکومت کا ادب و تعظیم کرے جس مین وہ
مسکن ہے۔ وہ مجاز نہین ہے کہ صراحتہً یا کنایتہً ایسے مباحث سے اپنے اخبار کو
سیاہ کرے کہ جسمین گورنمنٹ کے دور کرنے کی کوشش کی جائے جس سے سارے ملک
مین رعایا کے دلون مین ناراضی گورنمنٹ کیطرف سے پیدا ہو۔ وہ کبھی مجاز نہین کہ کسی
قانونی انتظامی کی اہانت ایسی کرے کہ جس سے رعایا کے دلون مین ناراضی پیدا ہو۔
نہ وہ خود کوئی قاعدہ اور دستور بنانا چاہے کہ جس سے رعایا کا دل بادشاہ سے پھر جائے
سوائے ان باتون کے وہ زمانہ حال کی خبرون کو جمع کر کے شایع کرے جو آیندہ علم
تاریخ کا مصالح ہو جائے۔ مذہب۔ اخلاق۔ معاشرت۔ رسم و عادات مین جو
کجرائیان پھیل رہی ہون اونکو اسطرح بتلائے کہ وہ رک جائین اور انکے برے
اثر جاتے رہین۔ علوم و فنون۔ زراعت۔ تجارت وغیرہ مین جو ایجادات ہون
اونکو مشتہر کرے۔ اون مین جو خطائین ہون اونکو بتلائے۔ اشتہار تجارت کے
اشتہارات شایع کرے۔ غرض مہذب قومون مین اخبارات ایک محکمہ ہی کہ جس سے
سارے ملک کی اصلاح اور اہل ملک کی فلاح کے احکامات جاری ہوتے

ہین اور لوگونپر اپنا عمل دا ثر کرتے ہین - اگر یہ محکمہ بند ہوجاے تو گورنمنٹ کے
اور سارے محکمون پر صدمہ پہونچے - غرض وہ مہذب گورنمنٹونکے انتظام کا آلہ ہے
وہی سب سے زیادہ روشن بتین بہادر اونکی تاج سلطنت کا ہے - سب قسم کی بد
کی وہ اصلاح کرتا ہے - اخلاق - مذہب - معاشرت ملک داری مین کوئی
ترقی ایسی نہین ہوئی کہ جسکے معاون اخبار نہ ہوے ہون - تدابیر ملکی مین وہ
صلاحکار - عوام کی راے مستحکم کا ذمہ دار - اہلکاران گورنمنٹ کا جاسوس
تحریر بداعمالون کا تسخہ - تجارت کے بازار گرم کرنے کا اوزار - تمام دنیا کی خبرون
لانے کا ذمہ دار - صلاح ملک و فلاح قومی کا مدار - ارباب عقل و دانش کی آزاد
رائے کے اظہار کا آلہ - رعایا کے حال دل کا وقتاً فوقتاً تبلانے والا - وہی حاکم
و محکوم کے درمیان ترجمان - اسکے ذمہ یہ کام ہے کہ ایمانداری اور راست بازی
سے ایک کا حال دوسرے کو تبلائے - چھوٹے اور بڑے زیردست و زبردست
کے درمیان صلح کرائے - پس جو اخبار ان فرائض کو ادا کرتے ہین وہ نہایت ادب
تعظیم کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین - جو ایسے پاجی شریر اخبار ہوتے ہین کہ وہ
گورنمنٹ کے کامون اور انتظامون کو جھوٹے رنگون مین رعایا کو دکھاتے ہین -
اور رعایا کے حالات گورنمنٹ کو غلط تبلاتے ہین - ان کا حال ایسا ہوتا ہے
جیسے کہ لشکر مین جاسوسون اور کرٹیون کا کہ وہ انسے بامر نکالدیے جاتے ہین
ایسے اخبارون کو کوئی اشراف آدمی نہین لیتا - انہین شریر اور بدمعاش

ہی پڑہتے ہین - خلاصہ یہ کہ مہذب ملکون مین اخبار گورنمنٹ کی کل چلانے کا ایک انجن ہے - کبھی کبھی ایسے زور ون پر آتا ہے کہ سارے اور زور اسکے آگے پست ہوجاتے ہین اور خود گورنمنٹ اسکے زور تلے دب جاتی ہے -

(۴) اب یہ دیکھنا چاہیے کہ ہندوستان مین اخبارون کا اثر کیا ہوا جسکو آزادی اپنی مرحمت و مکرمت سے برٹش گورنمنٹ نے اس نظر سے دی کہ جیسے انگلستان مین اہل انگلستان فائدے حاصل کرتے ہین ایسے ہی ہندوستان مین اہل ہندان سے فائدے اوٹہائین - اگر یہان کے کل اخبارون کی برائیون اور بھلائیون کو میزان عدالت مین تولین تو بھلائیون ہی کا پلّہ بھاری رہیگا اور نقصانون سے زیادہ فائدے ہی اس سے حاصل ہوئے ہونگے - ابتدا مین کوئی کام اچھا نہین ہوتا - ابھی ہندوستان مین اخبارون کا زمانہ طفلی ہے اسلیے بیخردی کی حرکتین بہت کرتے ہین - اخبارون کے اڈیٹرون کی لیاقتون مین یہان زمین و آسمان کا فرق ہے - بعض اڈیٹر نہایت عمدہ تعلیم یافتہ مہذب اور اخبار نویسی کے تمام امور سے آگاہ ہین - مگر اکثر اڈیٹر جاہل کم علم بے تجربہ کار - کسے علم سے آگاہ نہین یہان تک کہ وہ آزادی کے معنے یہ نہین جانتے کہ امور نفس الامری و واقعی کو راستی اور سچائی سے بیان کرین اور پھر اسمین نیک نیتی سے اپنی رائے اور خیالات ظاہر کرین بلکہ وہ آزادی کو بے لگام آدمی کی آزادی جانتے ہین کہ جو منہ مین آیا بک دیا جسکو جی مین آیا برا لکھ مارا - بعض ان مین خبیث کور باطن ایسے بھی ہین کہ وہ گورنمنٹ

کے سارے کاموں پر نام رکھتے ہیں۔ اسکے نزدیک اخبار نویسی اسی کا نام ہے
کہ گورنمنٹ کی خدمت عالی میں گستاخی بے ادبی شوخی کی جائے۔ ہر قانون
ہر حکم پر زور دلیوشن پر سرکار کے ہر بیان اور ڈائی عائمین اسکی عیبوں میں
عیوب لگائے جائیں۔ اور ہر طرح سے اور بے انصافی۔ اور خود غرضی جو ہو سکے وطن
والوں کو لگایا جائے۔ کوئی معاملہ ملکی ہو اسمیں وہ اپنی رائے خلاف ظاہر کرتے
ہیں۔ وہ اپنی ناتجربہ کاری و کم علمی کے سبب ایسی تحریریں کرتے ہیں
جو مفسدہ انگیز معلوم ہوتی ہیں۔ مگر انکی نیت میں یہ نہیں ہوتا کہ رعایا کو
گورنمنٹ سے مدارس کریں۔ اور اسکی طرف سے برے خیالات عوام کے
دل میں جمادیں۔ ایک فرقہ آزاد فقیروں کا ہے۔ ان کے منہ میں جو آتا ہے
وہ بکتے ہیں اور بڑے بڑے افسروں پر آوازے کستے ہیں۔ مگر اس
ان امیروں کی زد انکو مدنظر نہیں ہوتی بلکہ اپنی آزادی اور بے باکی دکھانی
منظور ہوتی ہے۔ ایسے ہی ان اوٹیٹروں کا حال ہوتا ہے کہ وہ جو کچھ منہ سے
اور حکام اور معزز اہلکار رئیسوں و امیروں کو آڑے ہاتھوں لیتے ہیں
اور بے نقط سناتے ہیں۔ تو ان سے انکا مطلب کچھ اہانت نہیں ہوتا
بلکہ فقط اپنی آزادی کا حال ایسا ہے کہ جیسے لڑکوں کے ہاتھ میں تیز تھپیاں
کا کہ وہ ہلاتے ہیں اور ذرا خوف نہیں کہ ہم ان سے زخمی ہو جائیں گے۔ وہ
شہر لڑکوں کی طرح ریل پر بھروسہ رکھتے ہیں کہ ٹرین اس سے اوٹ جائے

مگر وہ یہ نہین جانتے کہ اسکی سزا کیا ہوگی - وہ خوب جانتے ہین کہ اخبارون کا کہنا سننا کچھہ چلتا نہین - کوئی ان کی ماننے کا نہین - مجلسون اور محفلون مین کوئی ان کی عزت اس خیال سے نہین کرتا کہ وہ اخبار کے اڈیٹر ہین - مہذب شائستہ تعلیم یافتہ لوگ ان کی تحریرون سے نفرت کہاتے ہین کبھی اپنے پاس ہی نہین آنے دیتے - غرض ان کا حال قابل رحم ہے - غصہ کے قابل نہین - جہل مرکب کے مرض مین وہ مبتلا ہین جسکا کچھہ علاج نہین -

(۵) غرض ان اڈیٹرون کی لیاقت نے اخبارون کی تین حالتین کر رکھی ہین جنکا بیان نیچی کی سطرون مین ہوتا ہے -

اوّل - اعلے درجہ کے اخبار - ان اخبارون مین انگریزے اخبارون کے عمدہ عمدہ مضامین اور خبرین ترجمہ ہوتی ہین - جس تدابیر ملکی اور واقعات ملکی کا زمانہ حال مین چرچا ہوتا ہے اونپر مدبران ملکی اہل علم و فضل جو اپنے رائین ظاہر کرتے ہین اون کا ترجمہ لکھا جاتا ہے - یہ ترجمہ سستا کرایا جاتا ہے اسلئے ارزان قیمت گران بحکمت اسپر صادق آتا ہے - مگر پھر بھی ان خبرون اور مضامین کے طفیل سے ہمارے دلون و دماغ مین وہ مخزن معلومات جمع ہوجاتا ہے کہ ہمکو بیدار مغز اور دانش منش وہ بناتا ہے اور جن حالات سے ہمکو خبر ہزارون روپیہ خرچ کرنے سے نہ ہوتی وہ دس پندرہ روپے ماہوار ان اخبارون کی قیمت مین صرف کرنے سے ہوتی ہے - ان مین اڈیٹر اپنی رائین بھی ظاہر کرتے ہین

مگر اکثر وہی ہوتی ہین جو قومین سینکڑے پشتیر انگریزی اخبارون مین چھپ چکی ہین یا کوئی عاقل مدبر مکی کہہ چکا ہے۔ مگر بعض دفعہ ان کی اصلی رائین بھی ایسی ہوتی ہین کہ وہ گورنمنٹ اور رعایا دونون کے حق مین مفید ہوتی ہین اور گورنمنٹ اون سے استفادہ کرتی ہے اور اپنی غلطیون کی اصلاح کرتی ہے اور اونکے احسان کو مانتی ہے

ان کے بعد دوسرے درجہ کے اخبار وہ ہین کہ اعلےٰ درجے کے اخبارون سے مضامین اڈیٹر حضرات سلیقہ سے انتخاب کرتے ہین اکثر وہ انگریزی زبان سے ناآشنا ہوتے ہین مگر اپنی زبان کے نظم و نثر لکھنے مین قدرت رکھتے ہین۔ اسلئے ان انتخابون مین زبان کی نقالت جو ترجمون مین اکثر ہوتی ہے دور ہوجاتی ہے۔ اور عبارت ایسی شستہ و صاف ہوتی ہے کہ جسکے پڑہنے مین دل لگتا ہے اور بڑا لطف حاصل ہوتا ہے زیادہ تر یہی اخبار یہانکے لوگ پسند کرتے ہین اور زیادہ تر پڑہتے ہین۔ ان اڈیٹرون کا ملک پر بڑا احسان یہ ہے کہ اردو زبان کا ادب ان کے سبب سے روز بروز ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ بعض مضامین اس لطافت سے لکھتے ہین کہ ان مین وہی لطف آتا ہے جسنے کہ وہ اس زبان مین نقل کئے گئے ہین۔

تیسرے درجے کے اخبار۔ ان کی کثرت ایسی ہے جیسی کہ ریلگاڑی مین تیسرے درجہ کے مسافرون کی ان کے اڈیٹر بعض تو ایسے کم علم ہوتے ہین کہ وہ سوائے اسکے کہ اور اخبارون سے نقل کردین کچھہ اور نہین جانتے۔ نقل را چہ عقل۔ بعض ان مین شریر پڑہے لکھے ہوتے ہین۔ ان کی زبان۔ ان کے بیان

انکے مضامین انکے خیالات مین ذرا اخبار بین نہین پایا جاتا بلکہ شرارت اور شہد مین
جز ہے تو غلط - مضامین مین استدلال ہے تو بے سروپا - سارا اخبار تبختی اور
نمود اور تعریف اور شخصی لڑائیون اور اعتراضات سے سیاہ ہوتا ہے - اور اخبار بن
پر چوٹین ہوتی ہین - اڈیٹرون کے علم سیاست مدن کی اخلاقیت انکے نظام ملکی پر
بیہودہ اور لغو الزام لگواتی ہے - ان کی شرارت انکو کام پر اکساتی اور بہتان بند ہونے نہین
ہے انکے طمع وحرص سے رئیسون اور امیرون کو بدنامی کی تحریف دلاتی ہے - غرض
جو کام وہ کرتے ہین وہ شرارت اور خباثت سے خالی نہین ہوتا - ایسے حالی
دنگین مارنے کا نام خیرخواہی خلایق رکھا ہے - ملک کی خیرخواہی اور اہل
ملک کی خدمت گزاری اسی مین سمجھی ہین کہ حاکمون کے عیب چھاپا کرین - اور
اون کی نسبت وہ جھوٹی اور بھونڈی تحریرین کیا کرین کہ اگر انکے دل مین سچ مچ
ہماری رعایت اور شفقت بھی ہو تو جاتی رہے - ان کی تحریرون نے بہت سے
حکام کو جو ہندوستانیون کے ساتھ بڑی ہمدردی اور محبت ظاہر کرتے تھے بدظن
کر دیا - ان کے ناسپاسمندی نے ان کے دل سے ہم پر احسان کرنا فراموش
کرا دیا - غرض ان کی حرکتون سے ملک اور اہل ملک کو ان کو خود اور سب کو
سوائے رنج اور تکلیف کے کچھ ہاتھ نہین لگتا - وہ بڑے بدخواہ بدسگال ملک کے
بنتے ہین - اپنی بڑی اور جھوٹی تحریرون سے حکام سے الٹی مدد لیتے ہین
ان کے اخبارون مین یہ اکثر بحث رہتی ہے (۱) ہندوستانیون کو اعلے عہدے

انگریزون کے برابر کیون نہین ہین (۲) ہندوستانیون اور انگریزون مین ارتباط اور اختلاط کیون نہین ہوتا (۳) انگریزون کی بداخلاقی خشونت سے ہندوستانیون سے پیش آتے ہین اسکا علاج کیون نہین کیا جاتا - (۴) ہندو مسلمانون کے باہم فسادون مین تعصب بھری یک طرفہ رایون کی بہرمار ہوتی ہے - گورنمنٹ کے قانون پر جو نکتہ چینی ہوتی ہے وہ ابھی حالت طفلی مین ہے -

اول نکتہ چینون کو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ جو امور واقعی ہم جمع کرکے عوام مین مشتہر کرتے ہین اونکی جانچ پہان مین کرکے یہ تو دیکھہ لین کہ وہ سچ بھی ہین یا نہین - رائین جو اعلان کرتے ہین متعصبانہ یک طرفہ تو نہین ہین - تحریر بیغرضانہ اختیار کرنی چاہیئے کہ جسکا کچھہ اثر ہو نہ یہ کہ شہدے کا لٹھ - حکام پر بدنیتی کے الزام لگانے سے احتراز چاہیئے (۶) اخبارون کے خریدار اور پڑھنے والے - ان اخبارون کے اجرا کو قیام نہین بعض کی عمر تو ایسی تھوڑی ہوتی ہے جیسے بچے ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی مرجاتے ہین ایسے ہی وہ پریس کے داب سے نکلتے ہی ختم ہوجاتے ہین - ہر سال نئے اخبار جاری ہوتے ہین اور پرانے بند - بہت سے اشتہار دیکھنے مین آتے ہین کہ ایک نیا اخبار نکلتا ہے اور بہت سی باتین ایسی بیان ہوتی ہین کہ جنسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نیا اخبار درحقیقت ہوگا مگر جب یہ نکلتا ہے تو وہی پرانے اخبارون کی طرز کا - کوئی کام وہ نہین کرتا جو پہلے اخبارون نے نہ کیا ہو - اسلئے اسکو نیا کہنا تو غلط ہے مگر یہ کہنا سچ ہے کہ کوئی مردہ اخبار قبر مین سے کفن پھاڑکے نکل آیا ہے - ہندوستان مین

تیس کرور آدمیون کی آبادی مین کل اخبارون کے پرچے لاکھ ڈیڑھ لاکھ سال بھر مین تقسیم ہوتے ہون گے - اوسط ہر اخبار کی قیمت وصول ہونے کا پچاس روپے سے زیادہ نہ ہوگا - مہذب قومون کے جتنے اغراض اخبارون سے متعلق ہوتے ہین وہ ہندوستان مین نہین ہین - نہ یہان کے لوگ انتظام ملکی مین شرکت رکھتے ہین کہ اسکے لئے اخبار پڑہین - نہ یہان کے لوگون کی تجارت وغیرہ کو ایسی وسعت ہو کہ اوسکے واسطے اخبارون کو دیکھین - ہندوستان کی تجارت جن لوگون کے ہاتھ مین ہے وہ تو اخبار کا پڑہنا ہی نہین جانتے - اور اس قسم کی تجارت کرتے ہین کہ اس مین اخبارون سے کوئی فائدہ نہین اوٹھا سکتے - ہندوستانیون کے دوست آشنا غیر ملکون مین پھیلے ہوئے ہین اور جہازون مین بیٹھے ہوے سفر کر رہے ہین اون ملکون کی خبر سننے کے شایق ہون - غرض جو کچھ یہان کے حالات ہین اون مین اخبارون سے وہ فائدے حاصل نہین کر سکتے جو مہذب ملکون مین لوگ اوٹھاتے ہین - نہ یہان کے لوگون کو اخبار کا اعتبار رہے - اکثر آدمی ان کو جھوٹا جانتے ہین - یہ سبب ہے کہ مہذب ملکون کا سا شوق اس ملک مین ایسا نہین ہو سکتا کہ بلوا ہاتھ ایک ہاتھ سے ہل چلاتا ہے دوسرے ہاتھ مین اخبار رکھکر پڑہتا ہے - کوچین اخبار خریدتا ہے اور گاڑی ہانکتا ہے - جب سواری کو اوتارتا ہے تو اخبار کو پڑہتا ہے - ایک مزدور اخبار لیتا ہے کہ اوس سے روح کو علمی غذا پہونچائے اور اپنے بیکار وقت کو اس شغل مین پورا کرے - خلاصہ یہ ہے کہ ہندوستان مین

جتنے اخبار نکلتے ہین وہ ضرورت ملک سے زیادہ ہین اسلیئے اونکی سٹی خوار ہے - ایسے خریدار اخبار کے کم ہونگے جو اشتہار کے موافق وقت پر قیمت بھیجدیتے ہونگے - بعض رحمدل فیاض پریس اور اڈیٹر کو حاجت مند سمجھکر قیمت بھیجدیتے ہین - بعض قیمت وقت موعود پر تو نہین بھیجتے مگر تقاضے پر تقاضا کرے تو وہ اپنے وعدے کے موافق قیمت ارسال کرتے ہین - بعض خریدار قیمت ایک سال کی پیشگی بھیجکر برسون ہفتہ وار اخبار مین اپنا ذکر چھپوانا چاہتے ہین - اور اپنے نام کے ساتھہ بڑے بڑے آداب القاب لگوالیتے ہین - بعض خریدارون سے اخبار کی قیمت جب طلب کیجئے تو اوسمین وہ چون وچرا تو بہت کرینگے مگر کچھہ نہین دینگے - بعض خریدار ایک پیسے کے کارڈ پر درخواست اخبار بھیجدینگے - پھر پوچھی کوڑی نہین دینگے اور لوگون مین اپنی تعریف کرینگے کہ ہم ایک پیسے مین سال بھر تک اخبار پڑھتے ہین - غرض جتنے اخبار مفت ضایع جاتے ہین - اوتنے قیمت پر نہین بکتے - اور اچھے اخبار کی قدر نہین کرتے - جو کوئی ان کی ریاست مین اخبار بھیجدیتا ہے اوسکو یہ جانتے ہین کہ وہ ہم سے دس پندرہ روپے سالانہ مفت مانگتا ہے - اخبار کو اوس قیمت کا معاوضہ نہین سمجھتے - ان کے یہان تو اخبار پڑھنے چٹ بھی کوئی نہین اوتارتا - ترتیب سے رکھنا تو وہ جانتے ہی نہین -

(۷) اخبارون کی کارسپانڈنسی اور اڈیٹرون کی مالی حالت

اخبار مین جب ساری خوبیان پیدا ہوتی ہین کہ اسکے مختلف لکھنے والے بڑے بڑے اہل علم وفضل وصاحب تحصیل ہون - ایک لایق آدمی سے ایسے مختلف مضامین کہ وہ مختلف طبایع کو

کو پسند ہون نہین لکھے جا سکتے - یہان کے اخبار والون مین اتنا تو مقدور نہین
کہ کارسپانڈنٹ کو روپیہ دیکر مضمون لکھائین - محنت کا کام جانا جاتا ہے اسلئے
ان کے کارسپانڈنٹ بھی ایسے ہی کم عقل اور کم علم ہوتے ہین کہ بیٹھے بیٹھے ہاتھ مین
قلم اوٹھایا - کاغذ کا رو پشت سیاہ کیا - ڈاک صندوق مین بھیجدیا - اسکے
عوض مین اخبار آگیا - ان خطوط کے مضامین اکثر یہ ہوتے ہین کہ فلانے
معمولی خبرین - کچھ اپنے ذاتی معاملات - کچھ اپنے دوستون کی تعریف دشمنون
کی مذلت - کچھ بیجا اعتراضات - اڈیٹر اکثر مفلس ہوتے ہین یا تو وہ خود ہی اخبار
کے مالک ہوتے ہین یا کسی مالک مطبع کے پندرہ بیس اور زیادہ تیس چالیس روپے
کے نوکر ہوتے ہین - انگریزی پڑھے ہوئے تو ترجمہ کرنے لگے - فارسی پڑھے ہوئے
تو کچھ نظم و نثر کے مضامین لکھنے لگے - جو اڈیٹر خود مالک مطبع ہوتے ہین اون کا
حال یہ ہے کہ بہت سے رئیسون کے پاس اخبار بے طلب بھیجتے ہین - کوئی رئیس
آنکھون کا اندھا گانٹھ کا پورا مل گیا اور اوسکو یہ شوق ہوا کہ مین اپنی ستائش
و مدح کو اخبار کے ذریعے سے تمام ملک مین پھیلاؤن اور اپنے کامون کی تعریف
کراؤن تو وہ ان سے سالی بھر مین ایسا سلک کر دیتا ہے کہ ان کے کنبے کی روٹیان
چل جاتی ہین - اگر کوئی نہ ملا خوشامد درآمد سے اتنے اخبارون کی قیمت وصول
ہو جاتی ہے کہ کام چلا جاتا ہے روٹی کا ٹکڑا ملا جاتا ہے - اکثر رئیسون کے یہان
شادی بیاہ ختنہ شبنی اور اور رسوم مین بھی اپیل مین بھیجکر اڈیٹر صاحب حاضر

ہوتے ہین - اگر طبیعت موزون ہے تو قصیدہ تہنیت یا تاریخ یا کوئی قطع کہکر لیجاتے ہین - جہان بہاٹون مراثیون اور اسی قسم کے اور آدمیونکو کچھہ ملتا ہے اوسی بدسے انکو بھی ملجاتا ہے بعض اڈیٹر دبنگ ہوئے تو شہدون کی طرح انہون نے کچھہ لے لیا - اڈیٹرون کا شیوہ اور روئیہ بھی ہوتا ہی کہ وہ ضلع اور پولیس کے مرتشی اہلکارون سے اپنا سانجھا لڑا لیتے ہین - جس مقدمے مین ان کو معلوم ہوا کہ اسقدر روپیہ رشوت مین لیا گیا ہی اوسکو خود زبانی جاکر کہدیا یا تحریری لکھہ بھیجا کہ سانجھا عنایت ہو لیکن اب کی ہفتہ کے اندر اخبار مین یہ تحریر شامل ہوگی - کوئی ڈرپوک اہلکار ہوئے تو کچھہ اونہون نے دیدیا ورنہ پھر لڑائی شروع ہوئی - غرض اخبارون کی اڈیٹری کا پیشہ ایسی حالتون کے سبب سے معزز نہین سمجھا جاتا - بدمعاشی یا گدائی کا سمجھا جاتا ہے - بعض ضلع ایسے ہین کہ اون مین کوئی اڈیٹر اخبار ایسا نہین جسنے اخبار نکالنے کے پہلے یا پیچھے جیلخانہ نہ دیکھا ہو - ہر سال سن لو دو چار اخبار کے اڈیٹر قید ہوئے یا اونپر جرمانہ ہوا - انکی آزادی بدنیتی کے ساتھہ اس قید مین پھنساتی ہے - بدنتیجہ اینپر یہ آفت لاتی ہے - اکثر حکام ان کی اس غیر مہذب آزادی کے دشمن ہوجاتے ہین اکثر اخبار تو ایسے ہی ہین جیسے کہ ہمنے بیان کئے کہ اون مین سوائے بہتان اور افترا اور کذب صدق نما کے کچھہ اور نہین ہوتا - مگر بعض اخبار مستثنی بھی ہین اون مین وہ ساری خوبیان پائی جاتی ہین جو مہذب ملکون کے ادنے درجہ کے اخبارون مین ہوتی ہین - اڈیٹر بھی ان کے لائق ہوتے ہین اور وہ دل سے ملک کو فائدہ پہونچانا

چاہتے ہین - مگر حکم کثرت پر ہوتا ہی -

(۸) یہ مرض تو تھوڑا بہت تمام دنیا کے اخبارون کے اڈیٹرون کے پیچھے لگا ہوا ہی
کہ جیسے شاعر کو ضرور ہے کہ روز شعر کہا کرے - ایسے ہی ان اڈیٹرون کو لازم ہے
کہ وہ چھوٹے چھوٹے واقعات کو واقعات اور حادثات عظیم بنایا کرین اور اسطرح پر تحریر
کیا کرین کہ پڑھنے والون کے دل مشتاق رہا کرین کہ کل اخبار مین دیکھین کہ اس واقعہ کی
نسبت کیا خبر ہوتی ہے - اسی پر اخبار کے چلنے کا زیادہ دار و مدار ہوتا ہے - لکھتے
لکھتے اڈیٹرون کو یہ ملکہ ہوجاتا ہے کہ ذرا ذرا سی باتون پر وہ تحریرون کے طومار باندھ دیتے
ہین - ایک بادشاہ کی سپاہ سرحدکی چھاونی مین کچھ زیادہ ہوئی بس انہون نے
لکھنا شروع کیا کہ اس افزایش سپاہ کے یہ اسباب ہین اور یہ ہونیوالا
ہے - اڈیٹر جب کوئی واقعہ واقع ہوتا ہے تو اوسکے اسباب اور نتایج بتلانے مین
زور طبع اور خامہ فرسائی اور پیشین گوئیان کرتے ہین اور اوسکے جتنے پہلو
ہوسکتے ہین کوئی نہ کوئی اڈیٹر اوسکو اختیار کرتا ہی - اب ظاہر ہے کہ کسی نہ کسی
پہلو سے واقعہ کا خاتمہ ہوگا تب جسکی رائی کے موافق وہ واقع ہوگا اوسکو
اپنی رائے پر افتخار ہوگا اور لوگون کو اخبارون کی تحریرون پر اعتبار ہوگا - مثلاً
ان دنون مین منی بودکا واقعہ پیش ہے - ایک اخبار نویس کہتا ہی کہ نپولین کو
پھانسی کرنا چاہیے دوسرا کہتا ہے کہ نہین اس ریاست کو قایم رکھنا چاہیے اور
نپولین کو رئیس بنانا چاہیے - غرض جتنی صورتین اس انتظام کی ہوسکتی ہین

وہ سب بیان کرتے ہین - ظاہر ہے کہ گورنمنٹ کوئی نہ کوئی صورت انتظام
اختیار کرے گی جو کسی ایک اور فریق کی رائے کے موافق ہوگی - پس اسکو اپنی
رائے پر ناز ہوگا - اور لوگ یہ جانین گے کہ خدا نے گورنمنٹ کو انتظام بتلایا
مہذب - ملکون مین بعض مدبران ملکی جو اسلئے وجیہ کی عالی دماغ اور روشن ضمیر
ہوتے ہین وہ بس کی عزت نہین کرتے فقط

راقم
ذکاء اللہ

زمین

شروع مین زمین کی کیفیت - پرانے لوگ کہا کرتے ہین کہ زمین چکّی کے پاٹ کی کیطرح چپٹی اور بیل کے سینگون پر قایم ہے - یہ خیال جاہلون ہی کا نہین ہے بلکہ پڑھے لکھون مین پایا جاتا ہے - گو اس وہم کی اصل کسی قوم مین ہو لیکن مسلمان تو گول مثل گیند کے مانتے آئے ہین چنانچہ نظامی علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎

ہمان گوے رامرد اختر شناس　　بہ تشکل زمین مے نہد در قیاس

چو گوے زمین شاہ را سپرد
بدین گوے خواہم ازو گوے برد

زمین کی اصل بیان کرنے مین یورپین محققین خیال کرتے ہین کہ یہ ایک کرہ بے شمار چھوٹے چھوٹے ذرہ کا ہے جو کہ سورج سے علیحدہ ہوکر تبدیج حالت گداختگی سے انجماد پذیر ہوئی - یعنے اگلے زمانے مین زمین کی حالت عرق اور جسم کے بین بین یا غیر منجمدہ تھی اور یہی بیان جبکہ آیندہ وضاحت سے ذکر کیا جاوے گا زمین کی شکل معجوزہ کو ثابت کرے گا - اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ زمین بالکل گول نہین بلکہ نارنگی نما یا بیضاوی شکل کی ہے -

جبکہ ایک بیضاوی کرہ بڑے محور پر گھومتا ہے تو اوسکو انگریزی مین پرولیٹ (prolate spheroid) اور جب وہ کرہ چھوٹے محور پر گھومتا ہے تو اوسکو اوبلیٹ (oblate spheroid) کہتے ہین اور چونکہ زمین چھوٹے محور پر پھرتی ہے لہذا اسکو بھی اوبلیٹ کہتے ہین۔ کرہ زمین خط استوا پر اوبھرا ہوا اور قطبین پر چپٹا ہے۔

زمین کے قطرون کا طول اور نسبتین ذیل مین درج ہین۔

خط استوا کا قطر ..... ۷۹۲۵٫۶ میل

قطبی قطر ..... ۷۸۹۹٫۲ "

فرق ..... ۲۶٫۲ "

نسبت قطرون مین ..... ۳۰۰ : ۲۹۹

تمثیل ذیل سے اگر زمین کی حالت گداختہ پائی جاوے تو بیضاوے ہونے کا ثبوت آسانی سے ہوسکتا ہے اور نیز نتیجہ ان مثالون کا حرکت روزانہ کی سمجھنے مین مدد دے گا۔

(۱) اگر ایک قطرہ تیل کا پانی کے گلاس مین ڈالا جاوے تو وہ قطرہ پانی مین بالکل کرہ زمین سے عالم کائنات مین مشابہ ہے اگر اس قطرے کو تاہستہ جلدی جلدی گھمایا جاوے تو اوس قطرے کی شکل بیضاوی ہوجائے گی

(۲) ایک لوہے کی شلاخ مرکز پر پھرنے والی میز مین قایم کرو اور اوس شلاخ کے سرہ زیرین مین تین چار تار لوہے کے لگاؤ اور اوپر کے سرے کی طرف ایک چھلے مین جو کہ اوپر نیچے ہوسکتا ہے لگاؤ جبکہ یہ آلہ گھومتا جاوے تو اوپر کا چھلا نیچے کو اوترنے لگے گا اور بیضوے بنتا جاوے گا اور جسقدر جلدی پھرے گا ایک چیز کا بنا ہوا معلوم ہوگا۔

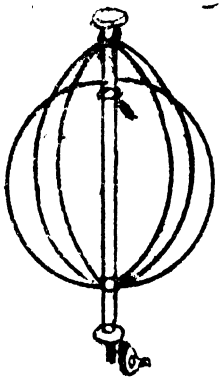

انجاد یا سنگینی زمین۔ منجمون نے اندازہ کیا ہے کہ کرہ زمین ہم قامت کرہ پانی سے ۵ ½ گونہ بھاری ہے لیکن اوسط وزن اون اجزا کا جنسے زمین کے اوپر کے پہاڑ یا ٹیلے مرکب ہین قریب تین کے ہے اسلیئے زمین کی اندرونی دھاتین زیادہ بھاری ہین۔ یا اندرونی اجزا بہ مقابلہ بیرونی اجزا کے زیادہ بھاری ہین اور اسکا سبب یہی ہے کہ پہاڑون اور ٹیلون کا جنسے سطح زمین مرکب ہے بے انتہا بوجھ پڑتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ زمین کی اندرونی چٹانین اور دھاتین وہ ہین جو سطح زمین پر پائی جاتی ہین مرکب ہین لیکن کثرت وزن سے وہ بوجھل

ہوگئین - اور کچھ محققون کا خیال ہے کہ زمین کی اندرونی دھاتین فی نفسہ بھاری ہین - اور وہ دھاتین جو کہ زمین سے بذریعہ آتش فشان پہاڑون کے نکلتی ہین اون دھاتون سے جنسے شہاب ثاقب مرکب ہوتے ہین مشابہ ہین -

زمین کے اندر کی گرمی - اگرچہ اندر زمین مین ٹھرمامیٹر دفن کر دیا جاے تو اوسمین ایسا ہی تبدیلی وقت اور موسم سے ہوتی رہے گی جیسا کہ سطح زمین پر ہوا کرتی ہے لیکن زیادہ نیچے ایک خاص قسم کی تبدیلی شروع ہوجاتی ہے - انگلستان مین پچاس فیٹ نیچے ہمیشہ گرمی اور سردی کی حالت یکسان رہتی ہے اور یہ تقریبا مساوی اوسط ٹیمپریچر سطح زمین کے ہے - زمین کے نیچے ہر ایک ۶۰ فیٹ گہرائی مین ایک درجہ فارن ہیٹ ٹھرمامیٹر کا پارہ اوپر کو چڑہتا ہے یا ہر ایک میل زمین مین نیچے اوترنے پر ۸۸ درجہ پارہ اوسی ٹھرمامیٹر مین چڑہتا ہے - اس امر کا ابرہا تجربہ زمین کے برمانے اور مصنوعی کنوین سے ہوتا ہے - پیرس مین ایک مصنوعی کنوان جوکہ ۱۸۰۰ فیٹ گہرا ہے اوسمین پانی ۹۴ درجہ پر ہے اور اون گرم چشمون مین جو انگلستان مین قریب باتھ کے نکلتے ہین پانی ۱۱۶ درجہ تک پایا گیا ہے -

اگرچہ بیانات مذکورہ بالا سے ثابت ہے کہ زمین کے نیچے بتدریج

گرمی بڑھتی جاتی ہے لیکن اندر سے زمین بالکل گداختہ نہیں۔ کیونکہ اگر ہر ۶۰ فیٹ پر ایک درجہ گرمی بڑھے تو لازم آتا ہے کہ چالیس یا پچاس میل نیچے جا کر اسقدر گرمی ہو جاوے کہ سخت سے سخت دہات کے گلانے کو کافی ہو۔ مگر اتنی گہرائی پر بے اندازہ بوجھ زمین کا ہوتا ہے اور دہاتون کو حالت گداختگی مین نہین آنے دیتا۔ کیونکہ گلی ہوئی چیز زیادہ جگہ چاہتی ہے اور بوجھ اوسکو دباتا ہے اسلیے وہ دہاتین اپنی اصلی صورت مین رہتی ہین اور جہان کہ زمین کے نیچے گہرا ہے اور غار ہین وہان بالکل گلی ہوئی ہین جیسا کہ وقتاً فوقتاً آتشی پہاڑون کے ذریعے سے باہر نکلتی ہین۔

اگرچہ اصلی شکل زمین کی بیضاوی ہے لیکن روزمرہ کی بول چال اور لکھنے پڑھنے مین کرۂ زمین یا زمین کی صورت گول کہلاتی ہے لہذا ہم بھی زمین کو آیندہ گول ہی کہین گے۔

گولائی زمین کی دلائل جبکہ منجم بذریعہ دوربین کے۔ سورج چاند عطارد زہرہ مریخ مشتری وغیرہ کو دیکھتے ہین تو اونکو کرہ یا کرہ نما پاتے ہین اسلیے ضرور ہے کہ زمین بھی اون کے ہم شکل ہو۔ لیکن مشابہت کو چھوڑ کر اور دلائل بھی زمین کے گول ہونے کے واسطے موجود ہین۔

اوّل فرض کرو کہ کوئی شخص سمندر کے کنارے پر رہتا ہے جبکہ سمندر مین جہاز روانہ ہوتا ہے تو وہ رفتہ رفتہ نظرون سے غائب ہو جاتا ہے

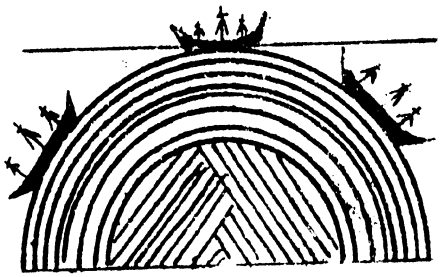

پہلے جہاز کے چمنی پھر اوپر کے حصے آخر کار سب سے بڑا مستول نظروں سے چھپ جاتا ہے۔ اور جب کبھی جہاز کنارے کی طرف آتا ہے تو سب سے پہلے اونچا حصہ اور پھر اوس سے نیچا اور علے ہذا القیاس بعد کو تمام جہاز معلوم ہونے لگتا ہے۔

دوم اگر کلڑ یان سطح سمندر پر ا۔ ب و ج کھڑی کی جاوین اور پھر

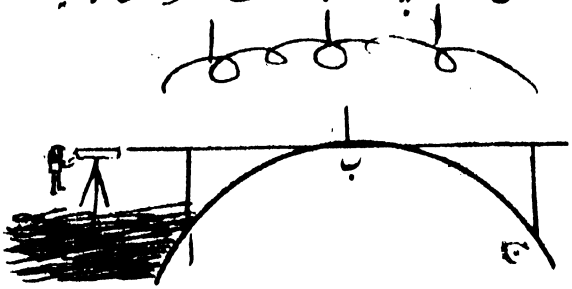

دوربین سے دیکھین تو ا۔ ج کے سرے غائب ہون گے اور ب کا سرہ اوپر نظر آئے گا۔

سوم جسقدر کہ آدمی اپنی گھڑی یا قایم ہونے کی جگہ کو بدلتا رہے گا اوتنا ہی

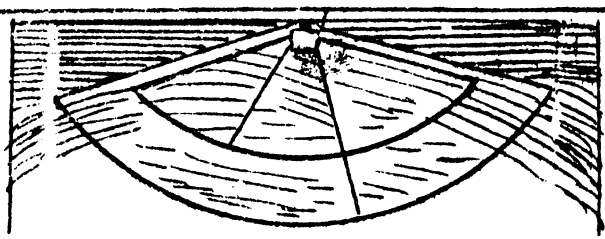

افقی دائرہ کی بڑائی چھوٹائی بلندی پر منحصر ہے

دائرہ افقی بدلتا رہتا ہے۔ اگر آدمی کی آنکھ زمین سے ۶ فیٹ بلند ہوگی تو وہ اپنے چارون طرف ۳ میل دیکھ سکتا ہے یعنے ایک دائرہ رفقی جسکا قطر ۳ میل ہے اوس دیکھنے والے کی زیر نظر ہے۔ اگر یہی شخص ایک منار پر چڑھ جاوے تو بہت بڑا دائرہ افقی بنے گا۔

چہارم۔ بہت سے جہازون کے کپتان۔ میجی لاران۔ ڈریک۔ کوک وغیرہ وغیرہ زمین کے گرد ایک سمت کو جہاز لیکر روانہ ہوئے اور کچھ عرصے کے بعد جہان سے چلے تھے وہین آگئے۔ کپتان کوک جبکہ جنوبی سمندر مین سفر کر رہا تھا جتنا کہ وہ جنوبی قطب کے نزدیک ہوتا گیا اوسیقدر چھوٹا دائرہ اوسکے سفر کا ہوا۔

دلایل جو کہ سماوی شکلون سے ظاہر ہوتے ہین

(۱) اگر آسمان کے نصف کرہ شمالی کو دیکھا جاوے تو ایک ستارہ نظر آوے گا یہ وہ ستارہ ہے جو کہ محور زمین کے مقابل ہونے کے سبب سے قطب شمالی کہلاتا ہے جتنا کہ ہم شمال کو بڑھتے ہین تو وہ ستارے جو کہ ساکن ہوئے تھے متحرک معلوم ہوتے ہین اور جتنا کہ جنوب کیطرف جاتے ہین تو شمالی ستارے نظر آنا

غائب ہوتے جاتے ہین یہان تک کہ خط استوا پر پہونچ جاوین - پھر خط استوا سے جنوب کی طرف سفر کرین تو جنوبی ستارے جو دکھائی نہین دیتے تھے معلوم ہونے لگتے ہین اس سے بخوبی ظاہر ہے کہ شمال سے جنوب تک زمین قوس کی شکل واقع ہے -

(۲) جتنا کہ کوئی شخص نصف النہار سے مغرب کو ہٹتا جاوے سورج اونچا ہی دیکھین طلوع کرے گا - اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمین شرق کو چپٹی نہین اسلئے وہ اوسطرح مین قوسی شکل مین واقع ہے -

(۳) جبکہ کسوف یا خسوف ہوتا ہے تو زمین کا عکس ہمیشہ گول ہی ہوتا ہے اور یہ خاصہ کسی شکل مین بجز کرہ کے نہین ہوسکتا ہے اسلئے زمین گول ہے -

زمین کی روزانہ حرکت - جبکہ ثابت ہوگیا کہ زمین ایک کرہ ہے تو ہمکو موقع زمین سورج اور نیز دیگر سیارون کے تعلقات پر غور کرنے کا مل جاتا ہے - جو جو سورج مین تغیرات ہوتے ہین وہ ایسے عام ہوگئے کہ صبح کو مشرق کی سمت سے طلوع ہوکر بتدریج بلند ہونا اور پھر دوپہر کو چاند پر تیز کرنین پڑنا اور پھر مغرب کی طرف کو آہستہ آہستہ چلکر غروب ہونا کوئی تعجب کی بات نہین سمجھی جاتی - عرف عام مین طلوع اور غروب سورج کے نکلنے اور چھپنے کہتے ہین - لیکن فی الحقیقت یہ سب کچھ زمین کی گردش کی بدولت ہے - جب زمین ۲۴ گھنٹے اور ۴ منٹ مین اپنے محور پر گھومتی ہے تو دن

اور رات پیدا ہوتے ہین اسطرح چاند اور ستارہ بھی شب کو طلوع اور غروب ہوتے ہین لیکن اس نکلنے اور چھپنے کی علت یہی سبب اوّل ہی ہے - تھوڑی دیر کو یہ خیال کرو کہ ہم ریل گاڑی مین سفر کر رہے ہین یا دخانی جہاز مین بیٹھے ہین اور وہ پانی مین چل رہا ہے - ذرا موری سے سر نکال کر دیکھو تو درخت - تار کی بلیان اور تمام بیرونی اجسام جو کہ اپنی اپنی جگہ پر قایم ہین بوجہ تیز رفتاری کے چلتے معلوم ہوتے ہین - مگر یہ نظر کی غلطی ہے - اور جہاز مین بہت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ جہاز مین ریل گاڑی کی سی نہ حرکت ہوتی ہے نہ دھکے لگتے ہین اسطرح خیال کرتے ہین کہ ہم یعنے زمین جسپر آدمی رہتے ہین ساکن ہے - اور بیرونی اجسام (چاند سورج وغیرہ) متحرک ہین لیکن کامل فکر کے بعد دریافت ہوتا ہے کہ معاملہ برعکس ہے اور بیرونی اجسام ساکن اور ہم سمت مخالف مین متحرک ہین - بالفرض اگر یہ کہا جاوے کہ چاند سورج اور بے شمار ستارے روزانہ حرکت کرتے ہین تو یہ ماننا پڑے گا کہ زمین مرکز عالم ہے اور سب اجرام فلکی برابر رفتار رکھتے ہین - لیکن یہ بیہودہ ہے کیونکہ سورج مریخ ارنس نیپچون اور چاند وغیرہ زمین سے نہایت ہی مختلف فاصلون پر واقع ہین اور اس سے یہ قیاس بھی ہو سکتا ہے کہ یہ اجسام زمین کے گرد مختلف اور متناسب رفتارون سے گردش کرین - اسلئے قدرتی طور سے یہی خیال کرنا نہین بلکہ یقین کر لینا صحیح ہے کہ زمین [illegible]

گردش کرتی ہی اور تمام اجرام فلکی یکے بعد دیگرے طلوع و غروب کرین اور چونکہ زمین مشرق سے مغرب کو نہایت صفائی سے چلتی ہے لہذا ہم کو محسوس نہین ہوتی۔ چند وجوہ جو روزانہ حرکت زمین کی تائید کرتے ہین ذیل مین درج ہین۔

(۱) تمام اجرام فلکی جنمین سوائے چند کے اتنے فاصلے پر ہین کہ جسکا اندازہ سوائے خدا کے کسیکو معلوم نہین تو اون اجرام کے لئے اگر وے زمین کے گرد گھومین ضرور ہے کہ خیال مین نہ آنے والی تیزی سے گردش کرین حالانکہ یہ قیاس کرنا کہ زمین اپنے محور پر گھومتی ہے بہت قرین قیاس اور امر ممکن ہے اور ۲۴ گھنٹے مین پوری حرکت کرلیتی ہے لہذا یہ امر تسلیم کرلینا دشوار نہین ہے کہ اجرام سماوی نہین بلکہ زمین روزانہ گردش کرتی ہے۔

(۲) تمام اجرام فلکی بظاہر وقت معینہ (۲۴ گھنٹے) مین ہمارے گرد پھرتی ہینا اگر یہ خیال کیا جاوے کہ وہ فضاے کائنات مین کسقدر منتشر ہین اور ہر ایک دوسرے سے اور نیز زمین سے مختلف فاصلو پر واقع ہین کبھی خیال مین نہین آسکتا کہ ایک ہی وقت مین سب اپنی گردشین پوری کرین مگر یہ اسی حالت مین ہو سکتا ہے جبکہ سورج کو چار سیارے اور ثوابت ایک ہی کیلی سے جوڑے گئے ہون لیکن اس جوڑ کا کوئی نشان نہین پایا جاتا۔ اگر یہ کہا جاوے کہ زمین اپنے محور پر گھومتی ہے تو فوراً یہ مشکل حل ہو جاتی ہے

تو تمام اجسام فلکی ساکن اور زمین بہت مختلف مین چلتی نظر آتی ہے اور وہ یکے بعد دیگرے طلوع وغروب کرتے ایک ہی متناسب رفتار سے معلوم ہوتے ہین (ایک دن رات مین)

(۳) بڑی تحقیقات اور پیمایش سے ثابت ہوچکا ہے کہ زمین خط استوا پر ابھری ہوئی اور قطبین پر چپٹی ہوئی ہے اور دونون قطرون مین ۲۶۷ میل کا تفاوت ہے۔ اور عالمان ترکیب دنیا نے بیان کیا ہے کہ ایسی شکل گداختہ کرہون کے گھومنے سے ہوتی ہے (جیسا کہ اوپر بیان ہوا) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین اپنے محور پر حرکت کرتی ہے۔

(۴) جبکہ اجرام فلکی کو جو سیارے کہلاتے ہین بڑی بڑی دوربینون سے مشاہدہ کرتے ہین تو وہ اپنے محور پر گھومتی نظر آتی ہین اسلئے یہ یقینی معلوم ہوتا ہے کہ زمین مثل کرہائے دیگر کے اپنے محور پر گھومتی ہے۔

زمین کی روزانہ گردش کے وجوہ تو بیان ہوچکے ذیل مین ثبوت جو تجربون سے معلوم ہوئے ہین درج ہین۔

(۱) چونکہ منار کی چوٹی بہ نسبت بنیاد کے مرکز زمین سے زیادہ دور ہے

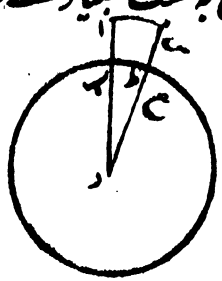

لہذا چوٹی بنیاد سے زیادہ فاصلہ ایک گردش میں طے کرتی ہے فرض کرو
کہ ا ۔ ب ۔ منار ہے ا چوٹی ۔ اور ب بنیاد ہے ۔ وہ دائرہ جو کہ
نصف قطر ا ۔ د بناوے گا بڑا ہوگا ۔ اوس دائرے سے جو کہ نصف قطر
د ۔ ب سے بنے گا ۔ اسلئے ا بہ نسبت ب کے زیادہ گردش کرے گا
چونکہ چوٹی اور بنیاد ایک وقت میں گردش کرتے ہیں تو چوٹی کی رفتار
زیادہ ہے ۔ چونکہ زمین مشرق سے مغرب کو چلتی ہے تو منار کی چوٹی بہ نسبت
بنیاد کے مغرب کو تیز چلتی ہے ۔ اگر ڈھیلا منار کی چوٹی پر سے چھوڑا جاوے گا
تو وہ منار کی بنیاد سے مغرب مشرق کو کچھ فاصلے پر گرے گا ۔ جب چوٹی
پر اور بنیاد ط پر تو ڈھیلا ع پر گرے گا ۔ یہ تجربہ ہیمبرگ میں ۲۵۰ فیٹ
کی بلندی پر کیا گیا اور ڈھیلا اپنی اصلی جگہ سے ۳۵ انچ مشرق کو گرا
اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ گردش زمین کا نتیجہ ہے ۔

(۲) ایک لمبا تار یا دھاگہ لیکر کسی مکان کی چھت یا اور جگہ میں باندہ کر
کچھ وزن نیچے لٹکاؤ اور پنڈلم بناؤ اور اسکے نیچے میز رکھکر پنڈلم کو
پیچھے اور آگے ہلاؤ ۔ اس امر کی احتیاط رکھنی چاہیے کہ پنڈلم داہنے
یا بائیں کو نہ سرکے ۔ میز پر پنڈلم کی ہر حرکت کے انتہائی نشان لگاتے جاؤ
کچھ گھنٹوں کے بعد یہ نشان ناقص قوس کی شکل میں جس طرف کو گھڑی
کی سوئیاں چلتی ہیں بنتی ہے اس سے ظاہر ہے کہ میز گھومتی ہے میز

کے گھومنے کی علت غائی اوس جگہ کا گھومنا اور اسکا سبب اوّل زمین کی گردش ہے۔

شکل ۱۰۱ کو دیکھو

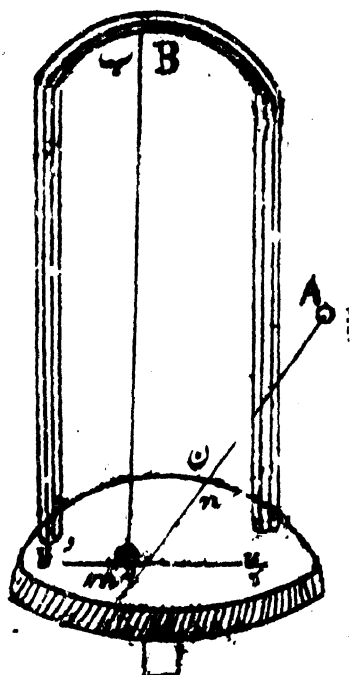

میز پر چسپن د ہ اور م ا دو خط آپسمین تقاطع کرتے کھینچے گئے ہین ایک پنڈلم ب سے لٹکایا ہے پنڈلم کو خط م ن مین ا تک لیجا کر چھوڑ دو اور اوسکے پیچھے کے خط م ن مین ملنے دو کچھ گھنٹون کے بعد پنڈلم کی حرکت یہ ملی

جگہ کو چھوڑ کر د ہ کی سمت ہوجاوے گی اور اسی طرح رفتہ رفتہ اگر تمام رات دن ہتا رہے تو پورا دائرہ بنائے گا - پنڈلم کی حرکت کرۂ شمالی مین گھڑی کی سوئیون کی سمت اور کرۂ جنوبی مین اسکی مخالف طرف کو حرکت کرے گا اس نتیجہ سے صاف ظاہر ہے کہ میز پر دائرے کا بننا حرکت زمین کی وجہ سے ہوا -

سب سے پہلے **فوکالٹ** فرانسیسی فلاسفر نے ۱۸۵۱ء مین ایک پنڈلم ۲۱۰ فیٹ لمبا بنا کر پیرس کی ایک قبہ مین لٹکایا اسکے نیچے میز رکھکر اوسپر ریت پھیلا دیا اور پنڈلم وزنکے سرے مین ایک باریک نوک لگائی - اسطرح ہر ایک حرکت کا نشان ریت پر منقش ہوتا گیا اور تجربہ ہوا -

(۳) اوسی عقیل فرانسیسی فلاسفر نے ایک آلہ سے جسکو جاے رس کوپ کہتے ہین تجربہ کے بعد زمین کی روزانہ حرکت کو بدیہی طور سے ثابت کر دیا دھات کا وزنی قرص، د جہازی قطب نما کے موافق اسطرح قایم کرو

اول قسم کا جای رس کوپ

کہ وہ تینوں سطحون پر ہر ایک کے ساتھ زوایہ قایمہ مین صفائی سے
چل پھر سکے قرص محور کے قطبین س س چولون مین جو کہ گول
س مین بنے ہین کام کرتے ہین اور یہ گرہ دوسرے محور پر جو کہ نصف
دایرہ ب ا ب ہے جوف مین کام کرتا ہے لگا ہے جسمین سمت الراس
کے نصف قطر کی پیدایش ہے دوسرا محور قایمہ ا کے سوراخ مین کام
کرتا ہے وہ قرص س س پر ایسے زاویے سے ترتیب دیا جاتا ہے
کہ وہ دونون محورات کا محور قایم ہوتا ہے اسلیئے س س ایک ہی سمت مین
رہے گا (مثل ہلتے ہوے پنڈلم کے) جبکہ قرص د گھومتا ہے۔ بشرطیکہ
اوسپر کوئی طاقت سوائے کشش زمین کے اثر نہ کرے اور کشش زمین کی
دور کرنے کے لیے اونکے بناوٹ کی ترکیب کافی ہے۔ قرص کو نہایت
تیزی سے گھومانے کے بعد س س کو کسی ستارہ کی طرف کردیا جاے
تو یہ س س اوسی سمت مین رہے گا۔ جب تک کہ قرص گردش مین
رہے گا۔ حالانکہ جو چیزین کہ اوسکے قریب ہین غیر سمت مین ہوجاوینگی
لیکن جبکہ وہ ایک مقررہ ستارہ کیطرف رہتا ہے تو محور س س
کی جگہ کی تبدیلی قریب کے چیزون کی اصلی تبدیلی کی وجہ سے
ہوتی ہے اور یہ گردش زمین کا نتیجہ ہے۔

دوسری قسم کا جائے رس کوپ

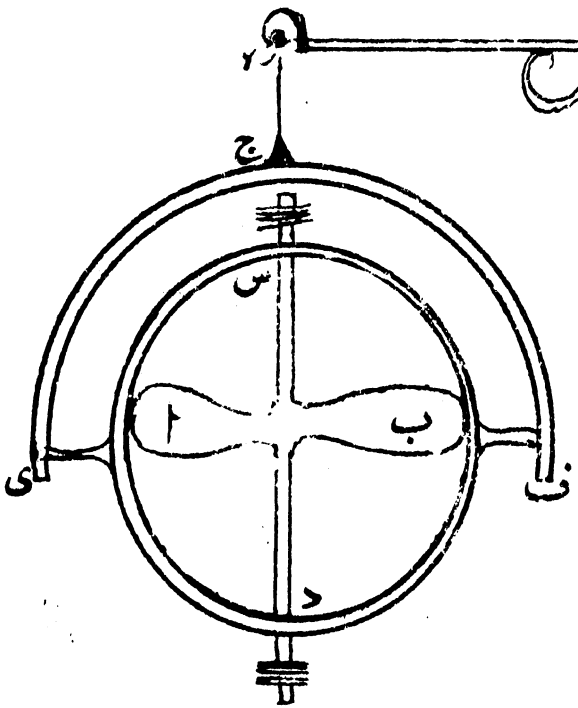

دوسری قسم کا جای رس کوپ

جای رس کوپ مین ایک قوس ہوتا ہے اور محور اوسکے ساتھ زاویہ قایمہ بناتا ہوا قوس کے مرکز مین گذرتا ہے اور محور آسانی سے ہر ایک سمت مین چل سکتا ہے ونی قوس ا ب محور س د پر گردش کرتا ہے جو کہ ایک وہاتی گرد پر قایم ہے اور یہ گرد محور ی ف پر گھومتا ہے اور یہ محور دوسرے

دوسرے دباتی گروہ پر قایم ہوتا ہے اور وہ جس صورت میں تارہ ج
میں لٹکتا ہے گردش کرتا ہے اسطرح پر محور س د ہر سمت میں حرکت
کر سکتا ہے ۔ اور باقی عمل پہلے جانور رس کوپ کی مانند کرتا ہے ۔
بیانات مذکورہ بالا سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ زمین کے رات دن میں با
۲۴ گھنٹے کے عرصے میں اپنے محور پر گردش پوری کر لینے کی وجہ سے
روزانہ طلوع و غروب چاند سورج اور دیگر ستارون کا ہوتا ہے ۔ فی الحقیقت
اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آسمان خیالی محور پر جو کہ زمین کے بڑھے ہوئے
محور پر گردش کرتا ہے ۔ بادی النظر میں جو کہ آسمان زمین کی چارون طرف
واقع ہے اور گھومتا ہے کبھی کبھی کرہ آسمانی کہلاتا ہے ۔

سالیانہ تغیرات جو صورت شمس میں واقع ہوتے ہیں ۔

زمین کی حرکت سالانہ فرض کرلو کہ سورج زمین کے گرد حرکت کرتا ہے
اگر بہت راتون تک ستارون کو جو کہ غروب شمس کے وقت مغرب کی سمت
افق میں معلوم ہوتے ہیں مشاہدہ کیا جاوے جگہ بدلتے ہوئے معلوم ہوتے
ہیں ۔ جو ستارے کہ افق میں غروب شمس کے بعد نکلتے تھے سورج کے
پیچھے سے پہلے غروب ہوجاتے ہیں اور دیگر ستارے جو افق سے کچھ
بلندی پر نکلتے تھے اب ٹھیک افق میں نکلنے لگتے ہیں ۔ اگر شرق کی
سمت کو دیکھا جاوے تو وہ ستارے جو کہ افق میں بعد غروب ہوتے

سورج کے نکلتے تھے اب افق سے اوپر آسمان مین نظر آنے لگتے ہین
اور رفتہ رفتہ یہ ستارے بلند ہوتے ہوے مغرب کی طرف کو سفر کرتے
ہین اور اسیطرح وہ ستارے جو کہ پہلے نظر دن سے چھپ چکے تھے شرق
مین پھر نمودار ہوتے ہین - یہ نتایج جب ہی حل ہو سکتے ہین اگر خیال کیا جاوے
کہ سورج مغرب سے مشرق کو آسمان کے گرد ستارون مین ہوتا ہوا گذرتا ہے
اور اس حرکت کو روزانہ حرکت سے کچھ تعلق نہین یہ بہت آہستہ حرکت ہے
جو کہ پورے سال* مین تمام ہوتی ہے - اور یہ شمس کی بدہی حرکت ہے
جو کہ آسمان کے گرد ایک برس مین ہوتی ہے - تاہم خیال کرنا چاہیے کہ
سورج کی ایک اور بدہی حرکت زمین کے گرد مشرق سے مغرب ہے لیکن
درحقیقت وہ زمین کی گردش مغرب سے مشرق کو تھی - اور جس سے یہ
ظاہری سورج کی حرکت سمت مخالف کو یعنے مشرق سے مغرب کو بدلی ہوئی نظر
مین معلوم ہوتی ہے - کیا سورج کی گردش اصلی ہے یا زمین کے
گھومنے سے سورج کی حرکت کا خیال پیدا ہوتا ہے؟ اس سوال کے
جواب کے لئے ہمکو سوچنا چاہیے کہ کوئی ممکن حرکت زمین کی ہو سکتی ہے

نوٹ　جہان کہین اس بیان مین سال یا برس کا ذکر ہوا ہے وہان سال
شمسی سے مطلب ہے -

یا نہین جس سے کہ سورج کی گردش کا تصور ہوتا ہی۔ زمین[۱] اپنے محور پر روزانہ حرکت کرتی ہے جسکے باعث سے سورج گہومتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن غور کرنا چاہیے کہ زمین کی یہ حرکت اپنے محور پر نہین بلکہ سورج کے گرد ایک سال مین گردش کرتی ہے۔ اب زمین کی روزانہ حرکت کا ذکر چھوڑ کر سالانہ حرکت کا بیان کرینگے۔ پہلے خیال کرنا چاہیے کہ سورج آسمان مین زمین کے گرد ستارون مین ہوکر چلتا ہے۔

فرض کرو کہ س سورج کی جگہ ز زمین کی جگہ اور ا۔ ب۔ ص۔ د۔ اون ستارون کی جگہ ہین جو کہ سورج[۲] کے اوس طرف واقع ہین (یہ سارے سورج کی روشنی مین نظر نہ آوینگے لیکن وے اوس مقام پر ہین جبکہ سورج آسمان کے اوس حصہ مین نہین ہوتا معلوم ہوتے ہین)

جبکہ آفتاب س پر ہوتا ہے تو وہ ص ستارے کے مقابل ہوگا اور کچھ دنون کے بعد مشرق کی طرف حرکت کرکے س پر پہونچ جاتا ہے اور

---

[۱] زمین اپنے محور پر ۲۴ گھنٹہ مین ایک مرتبہ گہومتی ہی اسکو روزانہ یا دولابی حرکت کہتے ہین اور اسے دائرہ پر آفتاب کا گرد ایک سال شمسی یعنی ۳۶۵ دن قریب ۶ گھنٹہ مین ایک مرتبہ گردش کرتی ہی اس حرکت کو سالانہ یا ناری حرکت کہتے ہین یہی حرکت سو دن اور رات اور حرکت ثانی کی تبدیلی موسم اور سال شمسی پیدا ہوتے ہین۔ اور چونکہ اسکی حرکت سے آفتاب کی گردش ظاہری پیدا ہوتی ہی اسلئے کبھی کبھی اس حرکت کو حرکت بھی کہتے ہین

[۲] چونکہ علم ہیئت کی ترجمون مین عام لوگ آفتاب بہ مقابلہ ستارہ اور سیارون کی استعمال کرتے اور روزمرہ کی زبان چال مین سورج کہتے ہین لہذا دونون لفظ اس مضمون مین بطور مرادف واقع ہوئے ہین +

د ستارے کے مقابل ہوتا ہے اور اسیطرح شرق کو حرکت کرتا رہتا ہے یہان تک

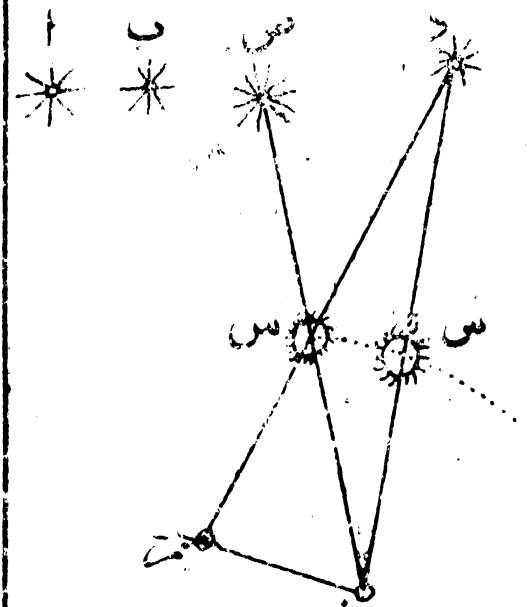

کہ سال بھر مین گرد گھوم کر پھر مقام س پر آجاتا ہے - لیکن سورج کی بہی حرکت مساوی طور پر بیان ہوسکتی ہے - اگر آفتاب کہ مقام س پر قایم اور نہا سے زمین کو سمت مخالف مین (مغرب کو) متحرک مانا جاوے جبکہ زمین مقام نہا پر ہے سورج مقام س پر ستارے ص کے مقابل ہین اور جبکہ زمین نہا اور سورج سَ پر ہے تو د کے مقابل ہوتا ہے جبکہ زمین مغرب کیطرف کو نہا سے نَہا کو حرکت کرتی ہے تو سورج مشرق کی سمت کو چلتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور ستارہ ص کے مقابل ہے ستارہ

د کے مقابل میں نمودار ہوتا ہے اسطرح زمین کی اصلی حرکت مغرب کی سمت سورج کی حرکت مشرق کی جانب کو پیدا کرتی ہے اگر زمین اپنی حرکت ایک سال میں ختم کرے تو سورج آسمان کے گرد ایک سال میں گردش کرتا معلوم ہوتا ہے

اس کاری اور اون نتائج سے جو کہ زمین کی روزانہ حرکت کے متعلق ہیں بیان کئے گئے بخوبی واضح ہے کہ زمین معہ اون تمام چیزوں کے جو اوسپر واقع ہیں حرکت کرتی ہے اور ہم اوسکو دریافت نہیں کرسکتے - ایسا ہی زمین سالانہ سورج کے گرد پھر کر ختم کرتی ہے اور ہم محسوس نہیں کرسکتے - اس حرکت کے واسطے بھی مثل سابق کے وجوہات اور ثبوت ذیل میں بیان کرینگے -

وجوہات جنسے سالانہ گردش زمین کا یقین ہوتا ہے

(۱) چونکہ آفتاب دس لاکھ گونہ سے زیادہ بہ نسبت زمین کے بڑا ہے تو یہ زیادہ قرین قیاس ہے کہ چھوٹی زمین بہت بڑے سورج کے گرد گھومے بہ نسبت اسکے کہ زمین کے گرد آفتاب گردش کرے -

(۲) پہلے سیارات کا ذکر کیا گیا ہے - یہ اجسام مثل ستاروں کے نظر آتے ہیں لیکن عرصے تک بغور دیکھنے کے بعد دریافت ہوا کہ بے شمار ستاروں کے درمیان خاص خاص ستون میں یہ قاعدہ پھرتے ہیں یعنے کبھی آگے بڑھجاتے ہیں کبھی پیچھے ہٹتے ہیں اور کبھی کسی خاص جگہ قایم ہوجاتے ہیں اس قسم کے پانچ سیارے آنکھوں سے بلا امداد دوربین کے نظر آتے ہیں اور بہت سے دوربین

کی مدد سے دکھلائی دیتے ہین - منجملہ اون باغ کے دو بذریعہ دوربین کے خاصکر دیکھنے کے قابل ہین کیونکہ اونکی ہیت چاند کے مشابہ ہے اور کچھہ عرصے کے بعد مثل کالے داغون کے سورج کے سامنے ہوکر گذرتے ہین - یہ تمام خصوصیات گردش اور ہیئت کو آسانی سے سمجھہ مین آسکتی ہین - اگر مان لیا جاوے کہ یہ سیارے سورج کے گرد پھرتے ہین - چونکہ زمین بھی ایک سیارہ ہی یہ بھی مثل دیگر سیارون کے اپنے خاص فاصلے پر اور خاص قوت مین سفر کرتی ہے کسی اور قیاس سے سیارون کی صورتین بیان نہین کیجا سکتین لہذا درست معلوم ہوتا ہے کہ زمین آفتاب کے گرد حرکت کرے اور یہ ہی قیاس صحیح ہے -

کرہ زمین کی سالانہ حرکت کے لئے مثل روزانہ گردش کے کوئی ثبوت مل نہین سکتا لہذا بیرونی اجسام پر نظر کرنی چاہیے ذیل کے ایک ثبوت مین نور کی رفتار کی بابت سوال ہوسکتا ہے لیکن یہ رفتار آلات کی ذریعہ سے دریافت ہوجاتی ہے اور ایک سکنڈ مین ۱۸۶۰۰۰ میل نور کی رفتار ہے -

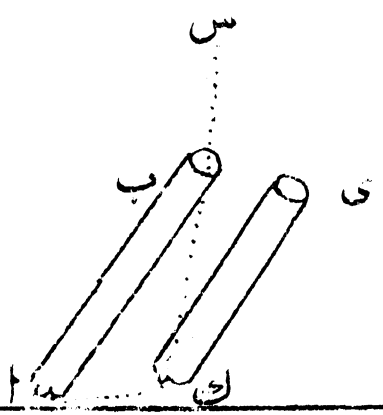

(۱) ثبوت اوّل[1] روشنی کا عام راستے سے علیحدہ ہوجانا فرض کرو کہ ایک قطرہ پانی کا نلی یا نل کے درمیان سے اسطرح نیچے گرانا چاہتے ہین کہ وہ نلی اندر سے تر نہ ہو۔ اگر وہ نلی ملابکت ہی تو اوسکو مثل کی طرح قایم کرو اگر متحرک ہی تو ترچھی۔ اسطرح پر کہ قطرہ اوسکے اوپر کے سرے مین گرتا ہی جبکہ وہ مقام ا پر ہے اور نیچے کے سرہ ا پر قطرہ جب پہونچتا ہے جبکہ نلی مقام ف ہی پر پہونچ چکی ہی جسقدر نلی جلدی چلتی ہے اوسیقدر اوسکو ترچھی یا ٹیڑھی کرنا چاہیئے تاکہ قطرے کے نیچے گرنے مین نلی تر نہ ہو اور یہی حالت ستارون کی روشنی کے بارے مین ہی اگر زمین ساکن ہوتی تو دوربین سیدھی قایم کیجاتین۔ لیکن چونکہ زمین متحرک ہی اسواسطے اونکو ٹیڑھا ستارونکے دیکھنے کے لئے کرتے ہین۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہی کہ سال بھر کے مختلف اوقات مین دوربینون کا ٹیڑھا پن بھی کم یا زیادہ ہوتا ہے اور ہر ستارہ اپنے خاص دائرے مین گھومتے ہوئے معلوم ہوتے ہین اور ان مشاہدات کی بدیہی حرکت زمین کی سالانہ گردش سے ظہور پذیر ہوتی ہے

دوربین کے ٹیڑھے پن سے نور کی رفتار کو زمین کی رفتار سے مقابلہ کرسکتے ہین

[1] ابرام سماوی کا ایک جگہ سے دوسری جگہ ہوجانا جو اوسکی نور اور اسکی رفتا محدود ہونے کی وجہ سے شاہد ہوتا ہے گو زمین اور ستارون کے خود متحرک ہونے سے معلوم ہوتا ہی۔ روشنی کا عام راستہ سے علیحدہ ہوجانا کہلاتا ہی۔ انگریزی زبان مین اسکو Deviation of light کہتے ہین۔

چونکہ نیوٹن کی رفتار معلوم ہے تو اوس سے زمین کی بھی رفتار اخذ کر لیتے ہین۔

(۲) ثبوت دوم۔ سالانہ گردش زمین کی مسئلہ کشش سے جسکو نیوٹن نے دریافت کیا ثابت ہوتی ہے اور وہ اسطرح پر ہے۔

"کہ ہر ایک ذرہ مادی اجسام کا ہر ایک دوسرے ذرہ"
"کو خاص طاقت سے کھینچتا ہے اور جسم کے ذرون کے"
"حاصل ضرب کے موافق طاقت مین تبادل مستقیم ہوتا ہے"
"اور تبادل معکوس اونکے بیچ کے فصل کے مربع کے"
موافق ہوتا ہے"

اس مسئلہ کی مدد سے یہی ثابت نہین ہوا کہ زمین سورج کے گرد پھرتی ہے بلکہ بے انتہا فائدہ اور امداد نظام شمسی کے مسائل حل کرنے مین ملی ہے زمین کا فاصلہ آفتاب سے آگے بیان کرینگے۔ گردش کی رفتار ثبوت اول مین ذکر ہوئی۔ ایک سال شمسی کے عرصے مین زمین آفتاب کے گرد دورہ ختم کر لیتی ہے۔ تب اسکو ایک اور ثبوت سمجھنا چاہیے جبکہ قیاس مشاہدے کے ساتھہ پورے طور سے مطابق ہو

مدار زمین یا کسی سیارہ کا وہ دائرہ ہے جسمین کہ وہ اپنی گردش گرد اپنے آفتاب کے خاص وقت مین پوری کرے اور انگریزی مین اوسکو

آربٹ (orbit) کہتے ہین -

مدار زمین یہ ایک راستہ ہے جسمین زمین سالانہ گردش کرتی ہے اور ایک سطح مین واقع ہے اور تقریباً بہ شکل بیضوی ہے -

بیضوی شکل بنانے کی تدبیر کاغذ کے ٹکڑے مین دو میخین لگاؤ اور ان مین ایک ڈورا باندھکر اوسمین ایک پنسل باندھو اور پھر پنسل کو گھماؤ تو اوس سے شکل بیضوی ا ب ف ف' پر بنے گی س س' مرکز شکل بیضوی کے ہین - اگر اس شکل کو زمین کا مدار مانا جاوے تو س س' مین سے کسی ایک جگہ سورج کا مقام ہوگا - اس سے ظاہر ہے

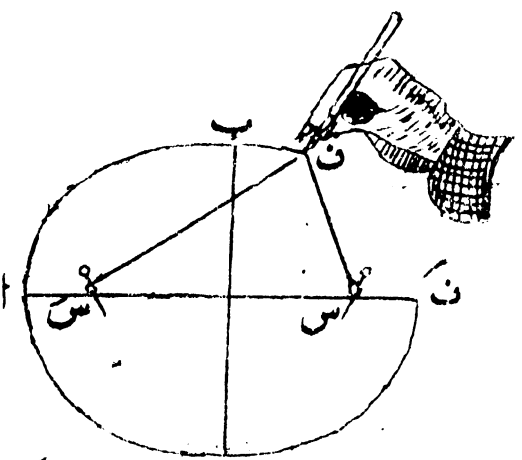

کہ ہمیشہ زمین سورج سے برابر فصل پر نہین رہتی جبکہ زمین سورج کے قریب ہوتی ہے تو اوسکو انگریزی مین پری ہلین (Perihelion

اور جب زمین سورج سے دور ہوتی ہے تو اوسکو انگریزی مین اپیلین (apheleon) کہتے ہین اور یہ صورتین آفتاب اور زمین کی یکم جنوری اور یکم جولائی کو ہوتی ہے۔

مدار زمین کی بابت تین چیزون کا خیال کرنا چاہیئے۔

(۱) وہ ایک سطح مین واقع ہے۔

(۲) وہ شکل بیضوی ہے اور سورج اوسکے کسی ایک مرکز کی جگہ مین ہوتا ہے۔

(۳) زمین رفتار اوسکے مدار پر ہمیشہ یکسان نہین ہوتی۔

جبکہ زمین سورج سے دور ہوتی ہے تو اوسکا فصل ۹۴۶۰۰۰۰۰ میل ہوتا ہے اور جب آفتاب کے قریب ہوتی ہے تو اوسکی دوری ۹۱۱۰۰۰۰ میل ہوتی ہے اور اوسط فصل ۹۲۵۰۰۰۰۰ میل ہے۔

زمین کے روزانہ اور سالانہ حرکت کے نتایج

ان حرکات سے سیارون اور ستارون کے طلوع اور غروب پر بڑا اثر ہوتا ہے چونکہ یہ بیان نظام شمسی سے زیادہ متعلق ہے اور ہمکو صرف زمین کی بابت ذکر کرنا ہے لہذا طول عمل سے درگذر کرکے اصلی مطلب کیطرف رجوع کرکے مختصر ذکر رات دن اور تبدیلی موسم کا بیان کرتے ہین۔

رات دن

چونکہ زمین اپنے محور پر ۲۴ گھنٹہ مین ایک مرتبہ گھومتی ہے اوسکو روزانہ اور دولابی حرکت کہتے ہین - اسسے رات اور دن پیدا ہوتے ہین - جو حصہ زمین کا سورج کے سامنے ہوتا ہے وہ روشن اور جو دوسری طرف ہوتا ہے وہ حصہ تاریک ہوتا ہے - اسکے نشان یہ ہے کہ ایک گیند چراغ کے سامنے رکھکر پھرانے سے ظاہر ہوتی ہے اور ذیل کی ایک شکل مین کرہ کا نصف حصہ تاریک اور دوسرا نصف روشن ہے جو حصہ زمین کا آفتاب کے سامنے سے ہٹتا جاوے گا تاریک ہوتا جائے گا اور جو آفتاب کے روبرو آتا ہے روشن ہوتا جاتا ہے اور یہی باعث ہے کہ کہین صبح ہے اور کہین شام کہین دوپہر ہے اور کہین آدھی رات -

یہ ظاہر ہے کہ اگر زمین ایسی جگہ مین ہو جہانکہ محور زمین کا شمالی کرہ سورج کی سمت مین جھکا ہو تو شمالی نصف کرہ مین دن بہ نسبت رات کے

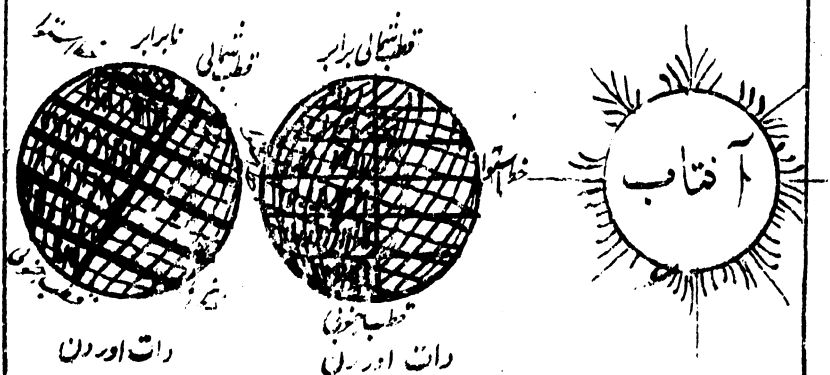

بڑھے ہوں گے جبکہ راتین جنوبی نصف کرہ مین بہ نسبت دنون کے بڑی ہونگی جبکہ زمین کا جنوبی قطب سورج کیطرف جھکتا ہے تو نتیجہ برعکس ہوتا ہے۔

موسمون کی تبدیلی اور کمی بیشی رات اور دن کا سبب وہ محور زمین نہیں بصورت عمود نہیں بلکہ آفتاب کی طرف ۲۳ ½ درجہ جھکا رہتا ہے۔ ۲۱ جون کو جسوقت کا نام علم ہئت مین حد الشمس ہے قطب شمالی آفتاب کے محاذی ہوتا ہے لہذا نصف کرہ شمالی مین روشنی آفتاب کی پہونچتی ہے اور تمام منطقہ[۱] مبردہ شمالی روشن ہوجاتا ہے اور باوجود زمین کی حرکت روزانہ کے اس تمام حصہ مین روشنی ہر وقت موجود رہتی ہے ہاں وقتیکہ یہ شکل بدل نہ جائے اور واضح رہے کہ جب منطقہ مبردہ شمالی مین یہ کیفیت ہوتی ہے تو منطقہ مبردہ جنوبی بالکل تاریک اور سلے لوذ ہوجاتا ہے اسلئے کہ وہ آفتاب سے مطلق آڑ مین ہوجاتا ہے۔ یہ

[۱] زمین باعتبار گرمی اور سردی کے پانچ منطقون مین منقسم کی گئی ہے۔ اول منطقہ حارہ یا تہ جو کہ خطوط جدی اور سرطان کے درمیان واقع ہے۔ دوم وسوم منطقہ معتدلہ جو خط جدی یا سرطان اور دوائر قطبی کے درمیان واقع ہے۔ اور شمالی منطقہ کو منطقہ معتدلہ شمالی اور جنوبی کو جنوبی کہتے ہین۔ چہارم اور پنجم جو دوائر قطبی اور قطبون کے درمیان واقع ہین مثلاً وہ منطقہ جو شمالی دائرہ کے اندر ہے منطقہ مبردہ شمالی کہلاتا ہے اور جو منطقہ جنوبی دائرہ کے اندر ہے منطقہ مبردہ جنوبی کہلاتا ہے۔

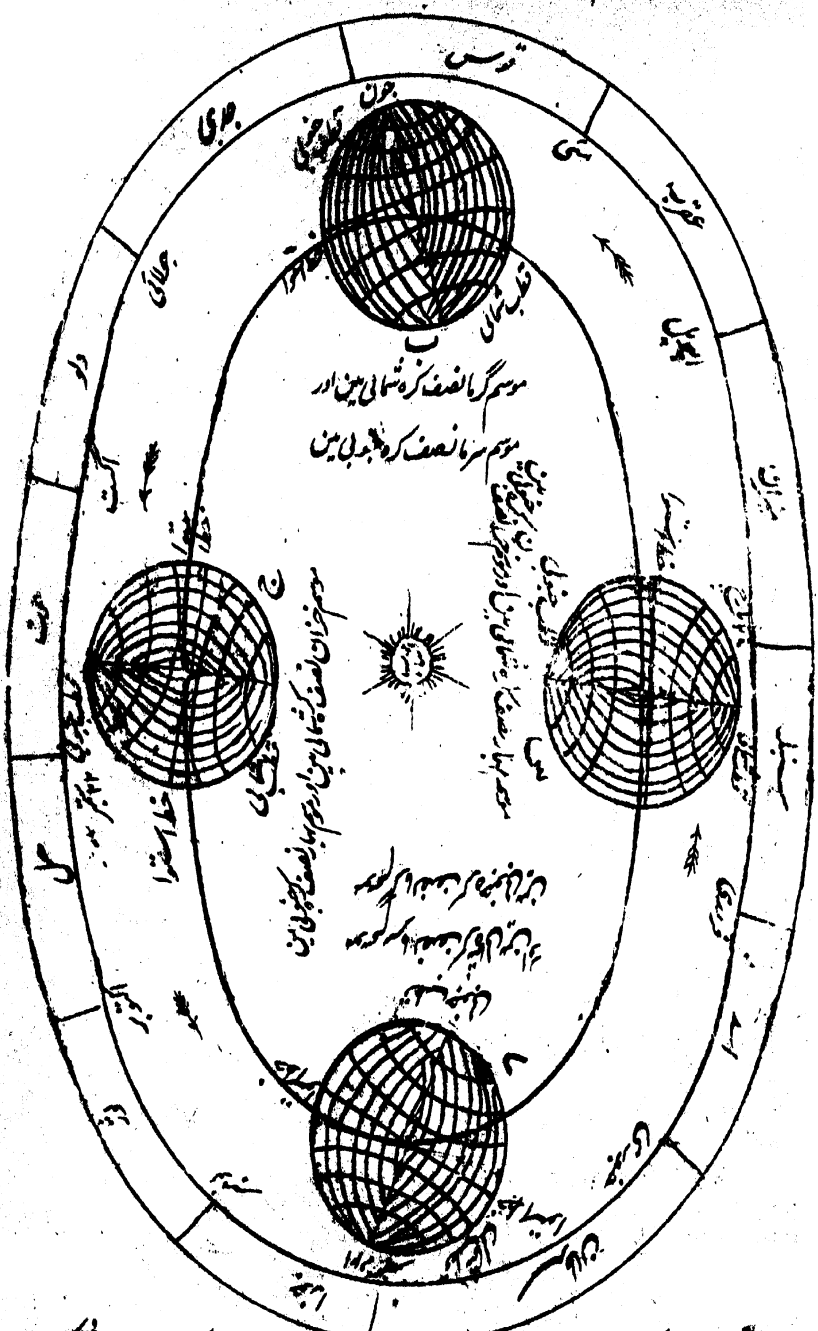

راتیں چھوٹی ہوتی ہیں جیسا کہ شکل ب سے ظاہر ہے۔ اب فرض کرو کہ زمین اس شکل

انتہائی گرمی نہیں ہوتی ہے بلکہ وہاں ہمیشہ گرمی رہتی ہے کیونکہ آفتاب کے گرد زمین کے چکر (یاد رکھنا چاہیے
اور ہمیشہ ایک جانب مائل رہتے ہیں) اپنے مدار کے مربع کو طے کر چکی ہے اور ۲۲ ستمبر کو نقطہ
اعتدال خریفی پر پہونچتی ہے۔ تب آفتاب ایک قطب سے دوسرے قطب تک برابر چمکتا ہے
اسوقت میں رات اور دن برابر ہوتے ہیں۔ یہ نصف کرہ شمالی کا موسم خزاں ہے جیسا کہ شکل
ح سے ظاہر ہے۔ لیکن جب زمین اس مقام سے آگے بڑھتی ہے تب قطب شمالی پر اندھیرا
مستولی ہوتا ہے۔ اور قطب جنوبی پر روشنی اور یہ تبدیلی آہستہ آہستہ زمین کی حرکت
بوقت ہوتی رہتی ہے اور قطب شمالی کے گرد نہیں جہاں دن ہی دن تھا چھوٹی راتیں ہونا شروع
ہو جاتی ہیں اور قطب جنوبی روشنی آفتاب سے کسیقدر کامیابی حاصل کرنے لگتا ہے جسقدر زمین اپنے
مدار پر راہ طے کرتی ہوئی آگے جاتی ہے اوسیقدر تمام نصف کرہ شمالی میں دن چھوٹے اور راتیں بڑی
ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ ۲۱ دسمبر کو راس سرطان پر پہونچتی ہے اور اسوقت میں تمام منطقہ مبردہ شمالی ۲۳
درجہ تک تاریک ہو جاتا ہے اور منطقہ مبردہ جنوبی ۲۳ ½ درجہ تک روشن ہو جاتا ہے اور یہاں اب
رات ہونا موقوف ہو جاتی ہے اور اسوقت میں نصف کرہ شمالی میں راتیں چھوٹی اور دن بڑے
ہونے لگتے ہیں یہ نصف کرہ شمالی کا موسم سرما ہوتا ہے جیسا کہ شکل د سے ظاہر ہے زمین کی کیفیت
اپنے دوسرے مدار طے کرنیکے وقت نصف کرہ جنوبی میں ویسی ہی ہوتی ہے جیسے ہم ابھی
نصف کرہ شمالی کی نسبت بیان کر چکے ہیں جب زمین ۲ مارچ کو اپنا ایک اور چوتھائی حصہ طے
کر چکی ہے تو یہاں پھر دن اور رات تمام کرہ میں برابر ہوتے ہیں اور یہ نصف کرہ شمالی
کے بہار ہے جیسا کہ شکل ب میں پایا جاتا ہے علاوہ اسکے آفتاب کی زمین ہر کم اور زیادہ رہنے
پر بھی زیادتی اور کمی گرمی اور جاڑے کی منحصر ہے۔ فہم حرکت زمین اور میلان محور شکل بالا میں
ملاحظہ کرو فقط　　راقم سید آغا حیدر موسوی

اشتہارات

دکن کا نامی دواخانہ

آج بازار میں جیسے کہ دوا ملتی ہے ۔ صاف و مصفا کہ آئینہ نما ملتی ہے + دلیہ چھاتا ہے دوا کی لطافت کا اثر دیکھنے ہی سے رفیو ہوتا ہے فاضلی ہے ۔ : حمد و ثنا اور مدح ثنا فی مطلق کو سزاوار ہے کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے انسان ضعیف البنیان کو بیماری علتوں کی اندر رود و سلام اسکے حبیب کو زیبا ہے جسنے مرایضان ضلالت کو شربت اسلام پلا کر صحت بخشی ۔ اما بعد خاص و عام پر روشن ہو کہ ہمارا یہ دواخانہ فی زمانہ معدن و مخزن ادویہ مفردہ و مرکبہ ہے سنہ ۱۲۹۰ھ اس شہر میں جاری ہے ۔ دنیا کی ہر قسم کی ادویات تیار موجود ہے مہارت و تجربہ کامل بلکہ بیمار کو کفایت و احتیاط و صفائی میں لاثانی ضیافت ہمارا وعدہ ہے یہ سند ہا ہے و سارٹیفکیٹ متعدد قدر دانوں کی دلیل ہے اگرچہ اب یہ دواخانہ ایسا مشہور ہے کہ اشتہار کی کچھ حاجت نہیں مگر فرض اسکی کہ مسافر نووارد و یا فرد و بشر اندرون و بیرون بلدہ بروقت ضرورت متفکر نہ ہوں شہر کیا گیا ۔ اگر کسی صاحب کو کسی قسم کی ادویہ مرکبہ کی یا اس دواخانہ کو مد نظر ہو تو بشرط رسید قیمت بھیجی بخوبی وعدہ کی سی تیار ہو کر مل سکتی ہے ۔ اگر صاحبان بیرون بخانہ کوئی اشیاء اس دواخانہ سے مطلوب ہو تو متمم دواخانہ کے نام بذریعہ خط و کتابت طلب فرماویں اور بسہولت داک بھیجا جا سکتی ہیں لیکن نام مقام و سکونت صلع واضح لکھنا چاہیے ۔ اطلاع ضروری ہمارے یہاں کہ خریدار رونکو دواخانہ کی علامت بغور ملاحظہ کر لینا چاہیے کہ دھوکا نہ ہو براہ کرم بعد صرف ادویہ علامت دواخانہ بوتل سے محو کر دیجاتی ہے ایسا ہے ضرورے اس دواخانہ سے ہر قسم کا علاج بخوبی ہو سکتا ہے ۔ اگر کوئی صاحب اندرون و بیرون کو ضرورت ہو تو حکیم میر زاخان صاحب بلدہ سے خود روبرو ہو یا مکاتیر طلب فرمائیں لیکن موافق دستور حسب فیس دینی ہوگی الشہر محمد میر زاخان و بلدہ متمم دواخانہ یونانی حضرت حکیم میر زاخان صاحب حیدرآباد دکن بازار علی جان متصل کوٹی روزیڈنسی

اردو انشا پردازی کی تحصیل

کالکل منولی و پنجاب و اودھ میں روز بعد انگریزی علم اپنی تقلید پر اردو زبان کی انشا پردازی کا رواج ہوتا جاتا ہے اور آئندہ اور زیادہ ہوگا پس اسکی مزاولت کے واسطے استعداد کے موافق اسباب و مصالحہ تیار کرنیکا ارادہ کیا ہے ابتدا اوسکی اصلاح بچوں کو علم انشا پردازی کی قواعد بالترتیب سہل طور آسان و مشکل کا آمد و سودمند ہونیکے چار حصے میں لکھے ہیں جنمیں سے دو حصے کتاب ہذا کے اول و دوم ہے اسکی کیفیت اشتہار دہل سے معلوم ہوگی ۔ امید وار یاد ہندوستان اس فرقہ کی یہ کتابوں کا مطالعہ کر کے امین ہے تو دس قسم کے مضامین دلچسپی میں ہزار کے قریب انتخاب کیے ان میں سے مضامین بعد ملاحظہ اوائل سلسلے چھاپے جاویں گے ۔ یہ کہ آجکل مدرسوں میں علم اخلاق کی تعلیم کا بڑا چرچا ہو رہا ہے انہیں سے دو حصے کتاب ہذا کے اور قسم کے مضامین ہی اسی ترتیب سے چھاپے جاویں گے ۔ ابھی کتابیں

چھپکر تیار ہوگئی ہین اونکا اشتہار جدا مبدا چھپا یا جاتا ہی — محمد ذکاء اللہ

مکارم الاخلاق

قیمت ۱۲ / صفحہ سولہ

نہایت مستند و معتبر اعلی درجہ کی علم اخلاق کی بیس عربی فارسی کتابون سے انتخاب کرکے ۳۶ باب مین اخلاق گیارہ زبانون مین لکھی ہین — اور ایک باب مین ۱۰ مضامین متفرق لکھے ہین — باب اول مین خدا تعالی کی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ اور اوسکا فضل و کرم جو انسان پر ہی معلوم ہوتا ہی — باب دوم سے تہذیب اخلاق کے اصول یا باب سوم سے علم و عمل و عقل کی کیفیت — باب چہارم سے سچ کہنے سننے کا حال — باب پنجم سے عشق و محبت — باب ششم سے گناہ و توبہ کا حال باب ہفتم سے دنیا اور محبت دنیا کی کیفیات — باب ہشتم سے مہمانی دنیا کے حالات — باب نہم سے رذائل و فضائل اخلاق — باب دہم سے — وقت عمر موت کا حال — باب یازدہم سے حکایات متعلق اس کتاب کے

۳۶۲ صفحہ مین قیمت ۱۲ / محمد عطاء اللہ دہلی چیلون کا قلعہ

تہذیب الاخلاق

قیمت ۶ / صفحہ نو

زمانہ دراز گذرا کہ شہنشاہ چین کو جب یہ معلوم ہوا کہ ملک تبت مین لاما گرو کے مندر مین ایک کتب خانہ ہی جسمین نہایت مقدس قدیمی کتابین سنسکرت کی موجود ہین — اسکا ان کتابون کا اشتیاق پیدا ہوا اسلیے لاما گرو کو ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ مین حکیم کے فن کو جانتا ہون آپ عنایت فرما کر سیکھنے کی کتب خانہ کی اجازت دیجئے فن کی عمر بچاس سال کی تھی — وہ نہایت صحیح اور فصیح اور صاحب علم تھا وہ میرا نہایت تپاک و احترام سے آیا اور مندرجہ ذیل کتابون کو پڑھایا — اور کتب خانہ کی کتابون کو چھ مہینہ تک مطالعہ کیا — اس مطالعہ مین اسکی بڑی امداد ایک فاضل نے بھی لاما گرو کی طرف کی اسنے بہت سے مضامین انتخاب کرکے نقل کئے اور پھر انکو چین پہنچکر اپنی زبان مین ترجمہ کئے — اس ترجمہ کو اہل چین بڑے ذوق شوق سے پڑھتے تھے — انہا ترجمہ انگریزی زبان مین ہوا ہی — مینے ابتدا مین زیادہ تر مضامین اسی کتاب سے لکھے ہین — پھر مینے رالف کو دیا اور جو حصہ اسکا اخلاق کے متعلق تھا اور اسکو انتخاب کیا — جناب سرجان میور صاحب نے کتاب مذکور کا نہایت اعلی درجہ کا ترجمہ کیا تھا اور مستند کتابون سے اخلاق کے مضامین انتخاب کرکے انگریزی زبان مین نظم و نثر مین لکھے ہین مینے اول پہلے سب مضامین انتخاب کرکے راجہ سیر نرائن کے پاس بھیجے انہون نے انگریزی سے ترجمہ کئے ہین غرض اسطرح سے یہ مجموعہ ۱۱۷ مضامین اخلاق اور ۱۲ اور مضامین متفرق کا لکھا ہی —

مبادی الاخلاق حصہ اول

قیمت ۸ / صفحہ [illegible]

[illegible] امتحان کے لئے قواعد جدید پابند مہینے سالانہ امتحان جلسہ کے [illegible] علم ادب کی تعریف و موضوع و غائت پیدائش کے کونسے مصالح اور اسباب لازمی و ضروری ہین اور دل پر [illegible]

ان مدارس کے معلمون اور متعلمون کے لئے کہاں تک موجود ہیں اور کہاں تک وہ انکے لئے مہیا ہونے
چاہئیں کن کن باتون کو مخزونہ ذہن کرنا چاہئے کہ جنسے ان کی استعداد اور لیاقت کا اظہار بھی
طرح ہو اور ان کا وقت ضایع نہ ہو جاے [illegible] صرف و نحو کی تعلیم کا آغاز ہوا نکے قواعد کی
مشق کی طرح ڈالی جاے کہ جنسے [illegible] انتشاق کے طریقے اور عبارتون کے
ترکیبین معلوم ہو جائین اور جیدہ کی عبارتون [illegible] جانچنے کی لیاقت پیدا ہو جاے
علم بیان [illegible] تشبیہات وغیرہ کو بیان کیا گیا ہے کہ جس سے طالبعلمونکو معلوم
ہو کہ انکے کیا کیا [illegible] (۲) پراقیر (جسکا ترجمہ کرنا کہتے ہین) قواعد جنسے کہ طالبعلمونکو
اردو کی زبان [illegible] عبارت مین اسطرح لجاے کہ عبارت بدلجاے اور مضمون مین
فرق نہ آے (۵) خطوط نویسی کے آئین (۴) آئین و طرز و روش عبارت (۶) مضامین بیانیہ
کے قواعد کہ جسے طالبعلمونکو ایسے مضامین لکھنے آئین کہ جنمین کسی شے کے حالات بیان ہون
(۷) مضامین تاریخیہ کے قواعد کہ جنسے طالبعلمونکو تاریخی واقعات اور انکے اسباب و نتایج کا
بیان کرنا آسے (۸) مضامین استدلالیہ کے قواعد جنسے وہ مضامین لکھنے آئین کہ جنمین دلایل
منطقی اور براہین عقلیہ سے کام پڑتا ہے اور کسی امر کی نسبت دلایل موافق و مخالف کو یکجا کر کے نتایج
نکالے جاتے ہین ۔

قیمت مبادی الانشا حصہ دوم محصول!

(۱) تمہید مین انشا پردازی کی تعریف و طرز ادا کے سخن کا بیان (۲) علم معانی کا بیان جسقدر
اردو زبان سے متعلق ہے (۳) علم بدیع کا بیان ایک نئے طرز سے لکھا ہے کہ صنایع و بدایع
کو کیونکر کام مین لانا چاہیے صنایع جو مشہور ہین وہ کیونکر اور کہان استعمال کرنے چاہئین
اور بعض صنایع جدید لکھے ہین (۴) قوت بیانیہ و قوت فہم سخن کو کیونکر ترقی ہے (۵) مذاق سخن
و امتیاز سخن کا بیان اور کتابون کے پڑھنے کے لئے ہدایتین کہ کیونکر پڑھنا چاہیے اور انکے
پڑھنے سے کیونکر فایدہ اٹھانا چاہیے اور انکے پڑھنے کے طریقے مضامین تاریخیہ و بیانیہ و استدلالیہ کے مثالین لکھی ہین
(۶) اوضاع و اطوار لکھنے کے مظاہر قدرت و صنع کے عمل و آثار و پیدایش کے بیان کرنے
کے فضایل و اخلاق بیان کرنیکے قواعد لکھے ہین اور انکی توضیح مضامین مثالی سے
(۷) آدمیون کی یادگار رکھنے کے اپنے حال لکھنے کے وقت و اوقات مقرر اور کسے
سکے حال لکھنے کے قواعد (۸) بحور و ظرافت کے مضامین لکھنے کے طریقے ہر ایک کا

سکے ساتھ کی گئی مثالیں لکھی ہیں۔ غرض ان دونوں حصوں کے پڑھنے سے اصول انشا پردازی سے کل اسکولوں کے طالب علموں کو ایسی واقفیت حاصل ہو سکتی ہے کہ وہ جواب مضمون آسان آسان جیسے انکے امتحانوں میں آتے ہیں باقاعدہ لکھ سکیں فقط

محمد عطاء اللہ دہلوی چلیانوالہ کا کوچہ

اشتہار عطریات

عطر خاص اول درجہ فی تولہ ۱۲	عطر بیلا فی تولہ ۱۲	عطر کیوڑہ فی تولہ ۱۲	عطر گلاب فی تولہ ۱۲	عطر اگر فی تولہ
عطر ولی فی تولہ ۱۲	عطر مدماں موگرا فی تولہ	عطر حنا فی تولہ ۱۲	عطر خاکی فی تولہ ۱۲	عطر سوا فی تولہ ۱۲
عطر چنبیلی سرخ فی تولہ ۱۲	عطر مجموعہ فی تولہ ۱۲	عطر عروس فی تولہ ۱۲	عطر شہناز فی تولہ ۱۲	عطر چمپا فی تولہ ۱۲
عطر موتیا سے فی تولہ ۱۲	عطر موتیا آگرا باد فی تولہ ۱۲	عطر تخمہ فی تولہ ۱۲	عطر روح خس خاصہ فی تولہ	

المشتہر

الحاج بخش و امام الدین۔ کارخانہ منصور نگر

کتب خانہ
کلیہ طبیہ نمانیہ